اوم نارائن
الکھ پرکاش
یعنی
باون اوپنہدون کا ترجمہ معہ تشریح
مترجمہ
رائے کنہیا لعل صاحب بہادر
الکھ دھاری
حصہ اول و دوم
در مطبع آتم پرکاش وزیرآباد باہتمام دیوان
آتما رام چوپڑہ مینیجر و مالک اخبار پنجاب آرگن
طبع شد
قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۸
تعداد جلد ۶۰۰

نارائن

ایکو برہم دوتیہو ناستی

الکھ پرکاش

الکھ اور انت نہیں اور لاتعین وہ سطر ذہن
نہیں ہے جو حواس ان ظاہری اور باطنی
سے باہر ہے اور شکل اور صورت اور لفظ
اور آواز اور اشارہ اور نمایت سے منزہ
ہے پس جن لفظوں سے میں اشارہ کرتا
ہوں یہی قصور بیان میں ہے کیونکہ
نرگن اور الکھ کے کہنے سے بھی ایک
گن ہو جاتا ہے جو یہی سفر ذہن سرگن ہے
اور تعین اور عقل کل اور نفس کل اور
جسم کل اور برہم اور ترتا اور ستیہ اور
پرکرت اور ناد بین اور الیا اور اینڈ و
اور الکار اور سبھ ولایت کی زبان سے
تشبیہ اور شروع عالم اور عالم بیان کا ہے
اوسی کی خواہش اور اوسی کی مایا ہے
اوسکا اور اوسی مایا اور تمام سما اور اشکال
اور اوہام کا ظہور ہوا ہے اس مقام
میں نفی اور اثبات پر حکم کرنا یا دلیل
کا پیش کرنا انتہا سے نظر اور امکان بشر
سے بعید ہے کیونکہ حواس ظاہری
اور باطنی کی رسائی وہان تک نہیں ہے
اور جہان تک حواسون کی مداخلت ہے
وہ مقام [illegible] سیتی ہیں ہے ہر ایک منظم
کا کلام ہے اور انتہا سے نظر اور امکان
بشر ہی سے گزر کر ہر متنفس نے اسی مضمون
کو بعبارت مختلف بیان کیا ہے۔ بالاتر
وہم و قیاس سے اور ہیولی و برہان گروہ
اور صانع صنعت اور واجب الوجود
اور ممکن الوجود اور ممتنع الوجود اور بیج
اور تخم اور ثمر اور شاخ اور برگ اور عنصر
بیج اوسکی مشتقات اور وجود اور عدم
اور جوہر اور عرض اور جہان سے قدم
اور وہاں یہ ختم متشکل ہو یہی ہے
اس ایک تعدد سے ہا سنگ ہے زیادہ
ہو وجود اور اس ایک نقطہ سے شیئا
خط اور شکلیں حدود اور مثلث ظاہر
ہوئیں اور [illegible] ایک حرف سے
نوع بنوع کے حرف اور اسم اور فعل
اور لغت اور معنی بنوے ہے اور اوس
ایک لفظ سے یہ تینوں عالم اسکے عرفیاں
کے پیدا ہوئے اور اوسی کو علم ہے
کہ کتنی شکل ان تینوں عالم کے اوسکے تینوں
زمان ماضی اور مستقبل اور حال سے
بنے اور بگڑے اور بنیگے اور بگڑیں گے
اور ہیں۔ انسان اور انسان کے بزرگون
کے ذہن کو اسیقہ بیان کی [illegible]
ہے اور نہی اس سے آگے جانے کی طاقت
ہے۔ وہ کیا ہے اور کہان ہے اور کیسا
ہے اور کیا کرتا ہے اور اس سے کیا اسکی
غرض ہے اور کب سے ہے اور کبتک ہے اور
ہے اور کب تک رہیگا اور اسکا نام کیا ہے
کیسی اسکی شکل ہے اور اس نے حرکت کیا یا
ہے وہ خوش یا ناخوش ہوتا ہے اور
مشتاق ہے اسکی حقیقت کوئی نہیں جانتا
ہے کیونکہ یہ حال اوس نے کسی کو نہیں بتایا
اور نہ کسی کو وہاں جاکے معلوم کرنے کی
طاقت ہوئی لیکن جو کوئی ہے کہ یہ جانتا ہے
ہے وہ اپنی خام خیالی ظاہر کرتا ہے عجب
نہیں کہ صاحب علم اور عقل اور کشف اور
اشراق اور جب وہان پہونچے ہوں
گے مگر حق الیقین سے یہ ثابت ہے کہ جو
وہاں جا پہونچے وہ واپس نہ آئے
اور ذات بحت میں محو ہوگئے تو ہم مستغنی
ہوگئے ہے [illegible] دیوار قہقہا ہے
جو اوس طرف کو جھانکا پھر اس طرف کو نہ آیا
اسو جہ سے ہر کوئی اپنے علم اور اپنی عقل
سے اوسکی صورت اور حقیقت [illegible]

جیسے کہ اُنکی تاریکی دور کرنی اور اسکو مقصود پر
پہنچانی اور اسکو اسکے مطالعہ اور ملاحظہ کا شائق
کریگا - منقل کل نے فقیر و بیکار سمجھکے اس
مجموعہ متین عام کی ترتیب اور تالیف کو بیکار
مین کیا اور جس لوجہ کے اوتہانے سے تجربہ
پڑے نہ دیا - اور اس کو بالانہ تہے بجبر میرے سامنے
بہ رکہا - ہر چند فقیر نے بہت حذر مبین کیے
کہ جو کوئی مزدوری کرتا ہے طمع اجرت کی
رکہتا ہے مجھکو کچھ مسرت نہین ہوتی ہے
جب کوئی میری تعریف کرتا ہے اور مجھکو
کسی کی دعا کی ضرورت نہین کہ دعا سے بہشت
نصیب ہوتا ہے وہ بسبب عدم علاقہ کے
میری نظر سے گر گیا اور دولت دنیا کی بہی
تمنا نہین ہے کہ پیالہ عمر کا لبالب ہو گیا ہے
لیکن کسی عذر پر التفات نہ کرکے اس مشفق
لاحاصل سے معاف نہ رکہا لاچار فرمانبرداری
مین مشغول ہوا - ہم سری الکہہ سوامی
اور برہمن اگر ہیہ اور بہ جاپت اور آتما
اور پرم آتما اور جیو آتما اور بہیم اور مایا
اور جیو اور پرپنچ اور سپکرشٹ اور پانچون
تت اور تینون گُن اور عقول اور نفوس
اور افلاک اور حیات اور کواکب ثوابت
اور سیارہ اور اقسام موجودات اور
حکماے اشراقین اور مشائین اور علما اور
عقلا کہ جنہون نے بغیر اپنی غرض کے عام
کو راہ راست بتائے اور اچہے تہا اور
ماتا اور اُستاد اور دوستون اور ان
سب کو جو سم درشٹی مین اور بیراگ
کو نمسکار کرکے کہتا ہے کہ جتنا مذہب ہنود کا
بید اور شاستر کے ہے انکو ضرور ہے
کہ بید اور شاستر کے احکام اور منشا سے
واقف ہو وین اور شرتی اور سمرتی کے
مطابق کام کرین تب نجات اور سعادت

حاصل ہو لیکن افسوس ہے کہ جنکو کچھ علم
بید ہے اور وہ انکی تعلیم اور تلقین مین
بخل کرتے ہین بلکہ اکثر ون کو غیر مستحق
بتاتے ہین اور جنکو علم نہین ہے وہ عالم
ہونے کا شوق نہین رکہتے ہین اور
ہر ایک شرتی بید سے ثابت ہے کہ سب
مراتب مکت کا ہے اور مکت بغیر گیان کے
نہین ہوتی ہے اور گیان بغیر علم بید کے
محال ہے پس ضرور ہے کہ ہر ایک شخص
مرد ہو یا عورت وہ سعی اور کوشش
کرے کہ جیون مکت اور بدیہہ مکت ہووے
کہ جنکو گیان نہین ہے انکو قالب انسانی
سے کچھ منفعت نہین کہ حیوان کی مانند
بے زبان ہوتے ہین - زبان سنسکرت
مین جو بید کو پڑہنا چاہے تو وہ مثل
۱۲ بارہ برس محنت کرے تب کچھ نتیجہ
حاصل ہو اور اتنی محنت ہر پیشہ اور
ہر قوم کے مردم سے ہونی دشوار ہے
اور زبان اردو اس ملک کے آدمیون
کی زبان ہے اس مین مطلب اور نتیجہ کا
سمجہنا ہر بشر کو آسان ہے اور اس کتاب
مین خلاصہ بید کے گیان کا اردو زبان
مین ہوا ہے امید ہے کہ جو اس کو پڑہے
اور سمجہے گا وہ اندہے کی مانند مرے
کا ہاتھ نہ پکڑے گا اور حیوانون کی مانند
جاہلون کو اپنی جان اور مال کا مالک
نکرے گا اور جاہلون کی طرح جہوٹی بہیم
اور جاہین ہینسا نہ ہیگا جیسے اسوقت
مین ادہیکاری اور غیر ادہیکاری بید اور
شاستر سے ناواقف ہوگئے پہلے زمانہ
مین ایسے نہ تہے اور ہر قوم کی زن و مرد
عالم علوم الہی اور ریاضی اور طبعی اور
تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور

سیاست مدنی کے ہوتے تہے جن صاحبون کو
کچھ علم تواریخ کا ہوگا وہ میرے بیان
کو تصدیق کرینگے راجہ بہوج کے زمانہ
مین کوئی پنڈت بید اور شاستر اور پرانا
کا فاضل ہو جکی نگری مین آیا تہا راجہ
نے اوسکے رہنے کو کسی تیلی کا مکان خالی
کروانا چاہا تب مالک مکان نے راجہ
سے کہا کہ قطع نظر اس سے کہ یہہ حکم خلاف
عدالت کے ہے آپ ان پنڈت جیو کی
خاطر باعتبار انکی فضیلت کے کرتے ہین
جس علم مین انکو کمال ہو مجہہ سے بحث
کرین اگر انکے سوال کے جواب سے مین
لاجواب ہو جاؤن تو میرا مکان مدام
کو انکی ملک ہووے اور جو یہہ میرے
جواب سے عاجز ہو وین تو میرے بچون
کا حق آپ ان کو نہ دین - آخر مجمع عام
مین شاستر ارتہہ ہوا اور طوالت کلام سے
کئی شاستر کا ذکر ایک ہی بحث مین آگیا
اور فتح تیلی کو ملی یہہ مین سے علم ہندسہ
یونان مین گیا تہا علم عدد جسکو تحریر اقلیدس
کہتے ہین یہہ علم ہند سے چین مین اور
چین سے منشا عزت یونان مین لیگیا
جب اس ولایت ہند مین ہر قوم کے مرد
اور زن صاحب علم تہے جو جو علم انگلستان
کے اب خلائق کو حیرت پیدا کرتے ہین
سب یہان موجود تہے بیلون کا نام
اوڑن کہٹولہ تہا اور وہ ترکیب سے
بنا تہا کرامات سے نہین اوڑتا تہا اور
توپ کا نام اگنت بان تہا الغرض جب
اور عقل اور عمل ہند مین تہا سب کچھ
یہان موجود تہا دو ہزار سال سے منجملہ
۳۶ قوم ۳۳ قوم کو اور ۳ قوم کی
مستورات کو بید اور شاستر کے پڑہنے سے

جہالت ہوئی رفتہ رفتہ علم اور عمل بید کا
بالکل جاتا رہا اب ہزار برہمنوں میں
سے دس چاروں بید اور چھیوں شاستر
کے پنڈت ہونگے ورنہ ۹۹۰ قوم کے
مردم جو کچھ جانتے ہیں وہ علم معاش ہے
علم معاد نہیں ہے انسان کو جب خالق نے
خلق کیا چار انتہ کرن اور پانچ گیان
اندری تینوں لوک کے مہمات کے سرانجام
کو عطا کیں وہ یہ ذاتی چیزیں اب بھی
سب آدمیوں کے پاس موجود ہیں
مرد ہیں یا عورت اگر کوئی ان کو ہوا دوے
تو وہ ان کا کام بہ احسن نتیجہ ہے تو جو کام
پچھلے وقت کے انسان کر سکتے تھے یا اور
دیس کے آدمی اب کرتے ہیں ہم بھی
کر سکتے ہیں نتیجہ بے علمی اور جاہلی کا ظاہر ہے
اگر کوئی غور سے دیکھے تمام ہندوستان میں
تخمیناً بارہ ۱۲ کروڑ آدمی ہیں نو برس سے
پہلے یہ سب بید اور شاستر کے مذہب
میں تھے اب نصف کے قریب مسلمان
ہوگئے اور لاکھوں سو برس کے اندر
کرستان ہوئے اب بھی آمدنی کی مد
معمور ہے اور خرچ کی روز بروز زیادتی
ہے بزرگوں کا قول ہے ؎

چو احوال کس بیابی گریست
کہ پیدا کند نوزدہ خرج بیست

اس حساب سے گمان ہوتا ہے کہ ؎

گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

گو کہ اس
بیان سے بعض ناانصاف نہایت ہی
ناخوش ہونگے مگر جب غور کرینگے
تو معلوم ہوگا کہ اکثر حرکات خلاف
بید اور شاستر اور بیدوں کے محض
خام طبعی سے مروج ہوئیں ہیں جیسے
ہنود میں اون میں سے نصف عورتیں
اور نصف مرد اور مرد ۹۹۰ قوم کے ہیں اور شودر
ہے براہمن تین قوم کے مردم کو بید کے
پڑھنے کا ادھکار ہے اور کل مستورات اور
شودر قوم کے مردم کو ادھکار نہیں ہے اس
حساب سے ۷۲ آدمی سے تین بید کے
پڑھنے کے ادھکاری ہیں پس ان کو ادھکار
ہے ان میں سے ہزار میں دس بھی بید
کے عالم مشکل دستیاب ہونگے اس سبب
سے عوام بید شاستر کے احکام سے ناواقف

ہو کے رسومات مخترعات کے پابند ہوگئے
سمرادگی اور مہادی اور ملیسا بچی اور نانک
پنتھی وغیرہ ہر ایک اپنے مذہب کے اصول
اور فروع سے واقف ہے اس سبب سے
ان میں سے کم اپنے مذہب سے منحرف
ہو کے دوسری طرف رجوع کرتے ہیں
ہر چند ہنود کے مذہب کی اکثر کتب نایاب
ہوگئیں اور جو ہیں انکا سمجھنا سخت
مشکل ہوگیا تاہم ستیارتھ پرکاش چھپ گئی
اگر ان میں سے ایک کتاب پر بھی کسیکا
عمل ہو تو وہ کبھی دوسرے کی طرف نہ
ہو بلکہ اپنی طرف کھینچنے کو ارادہ کرے
اور سوائے اسکے جسم آتما دنیا اور عقبیٰ کی مہمات
کا منصرم ہو رہے کوئی نہیں اور ظاہر ہے
کہ اندھا آنکھ والے سے راہ پوچھتا ہے
اور ناواقف کار بغیر امداد
دوسرے کے منزل کو پاتا ہے اگر لشکر کا
رہبر ہو تو جماعت کثیر کو منزل پر لیجاتا
ہے اسی طرح جاہل اپنے مہمات کے سرانجام
کو محتاج عالموں کے ہوتے ہیں اور بسبب
لاعلمی کے اونکی مراد سے ناواقف رہتے
ہیں نہایت شرم کی بات ہے کہ با وجود
عقل اور حواس کے جہالت اور نادانی
سے دنیا کھو دے اور عقبیٰ کو بیاد دے بید
اور شاستر کا پڑھنا جو عام نے چھوڑ دیا
اس سبب سے اب چاروں بید کا فراہم
ہونا سخت مشکل ہے اور جو منتشر کتب ہیں
وہ بھی مثل بیدوں کے نایاب ہو گئیں
تاہم چند کتاب کا نام اوس اوراق میں
لکھتا ہوں کہ لوگ انکے پڑھنے اور
سمجھنے کو مستعد ہوں تب بید
کا مطلب انکو حاصل ہو۔

چارون بید کی تعریف

(۱) رگ بید بھی برہما کے مشرقی دہن سے نکلا ہے اور برہما کا فقط اتنا قول ہے پرگیانم برہم ایکمیو یہ گیان کے معنی ہین بہا گیان برہم کے معنی ہین برہم الیشر ایکمیو یہی پیچھے لگا یا گیا ہے برہما کا قول پرگیانگ برہم ہے - اس بید کی نظم چار مصرع برابر ہوتی ہے اور سری بید بیاس نے اوس مہا باک کے معنی مین یہہ بید بنایا ہے اسمین تین قسم کا مضمون ہے - ۱ کرم کانڈ یعنی شریعت ۲ اوپاسنا یعنی طریقت ۳ گیان یعنی حقیقت اور معرفت - ۲ یجر بید یہہ برہما کے جنوبی دہن سے برآمد ہوا ہے اور برہما کا قول یہہ مہا باک ہے **آہنگ برہماسمی** - اہنگ کے معنی ہین مین برہم کے معنی ہین برہما اسمی کے معنی ہین - ہون یعنی مین برہم ہون اسکی چارون مصرع برابر ہین مگر حروف کم و بیش ہین اور اسکو بہی سری بید بیاس جیو نے بشرح صدر ترتیب دیا ہے ۳ شام بید یہہ برہما کے مونہہ سے پیدا ہوا ہے اور برہما کا مہا باک فقط یہہ ہے **تتوسمی** تت کے معنی الیشر تتوسمی کے معنے جیو سکو سرود کے ساتھ پڑہتے ہین اور ہر طرح مطابق اول بید کے ہے ۴ اتھربن بید برہما کے شمالی دہن سے نکلا ہے اور یہہ تینون بیدون سے منتخب ہوا ہے اسمین مہا باک **آہنگ آتما برہم ہے** - اہنگ کے معنی ہین مین آتما کے معنے ہین آپا برہم کے معنی ہین پریم الیشر غرضکہ چارون بید کے ایک لاکھہ اشلوک ہین - کرم کانڈ کے ۸۰ ہزار - اوپاسنا کے ۱۶ ہزار گیان کے چار ہزار ہر ایک بید مین چار ترکیب ہین - ۱ بدہی یعنی وہ ترکیب جسسے ہر کام کو سر انجام کر سکے ۲ - ارتہہ واد بمعنی استت یعنے تعریف اور نتیجہ عمل کا ۳ منتر یعنی دعا جو ہر دیوتا کے خوش کرنیکو ضرور ہے ۴ تمام مقدسون کا احوال ہر ایک بید مین چہہ قسم کا مضمون ہے (۱) پیدائیش عالم کا بیان (۲) قیامت کبری و صغرا کا حال - ۳ - دیوتا اور رکہشیر ونکا حال ۴ - چودہ منوتر کی تعریف اس سے عمر برہما اور ست جگ وغیرہ معلوم ہوتی ہے - ۵ راجہ اندر اور راجون اور فرشتون کا حال - ۶ - دہرم شاستر اسمین تمام علوم حکمت نظری اور عملی یعنی الہی اور ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی ہے اور کوئی علم اور ہنر ایسا نہین جسکا بیان اسمین نہین یہہ چارون بید جامع تمام علوم کے ہین اور تمامی شاستر اور جنکا ذکر ہوگا سب انکی فروع ہین - ہنود کے مذہب کے اصل اصول یہہ چارون بید ہین اور ان سے کوئی معتقد و منکر ہوکے ہندو نہین رہ سکتا ہے - ان بیدون سے چھہ شاستر بنے گو کہ مین ۹ کا ذکر کرتا ہون مگر سات سے ۹ تک کے شاستر علیحدہ ہین -

نو شاسترونکی تعریف

۱ - نیاے شاستر یہہ رگ بید سے بنا ہے اور اسکا مولف گوتم نیا یک ہے - یہہ پرم ایشر کو کل شے مین محیط قرار دیتے اور وحدت سے کثرت ہوئی ہے کہتے ہین اور قیامت کے بہی قائل ہین اور ہر نوع کی حکمت نظری و عملی کو ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مثل حکماے یونان سند کے حکیم تھے اور نیک عمل تھے اسکو [illegible] رکہشیر کہلاتے ۲ ممانسا شاستر یہہ یجر بید سے منتخب ہوا ہے اور اسکو جیمانسک نے بنایا ہے اور انکی کئی شاگرد نامور ہوئے مثل مراری مصر اور کماری بہٹ اسکی عقیدہ مین الیشر اکرتا ہے اور عالم کی ابتدا اور انتہا کچہ نہین اور مکت گیان سے ہوتی ہے اور بہا ہی نیک افعال آدمیون سے مراد ہے ۳ - بیدانت شاستر یہہ سام بید سے بنا ہے اور مصنف اسکا سری بید بیاس ہے یہہ توحید کے قائل ہین اور عالم کو مثل خواب کے تصور کرتے ہین اور مکت کو گیان سے قرار دیتے ہین اور برہم کو اپنے سے جدا نہین جانتے اور ہر ایک اصول حکمت نظری اور عملی اپنے بیان کے ہمراہ رقم کرتے ہین ۴ سانکہہ شاستر یہہ اتہربن بید سے برآمد ہوا ہے اور اسکے مولف کپل مُن حکیم ہین یہہ بہی الیشر کو اکرتا کہتا ہے اور انتظام عالم کا پورکہہ اور پرکرت یعنی عقول اور نفوس سے بتاتے ہین اور گیان اور جوگ سے مکت کا ہونا قرار دیتے ہین ۵ پاتنجل شاستر یہہ بہی اتہربن بید سے بنا ہے اور مصنف اسکا پتنجل ہے انکا قول سانکہہ شاستر سے قریب ہے اور وجہہ ظاہر ہے کہ ایک ہی بید سے دونون نے ہدایت پائی ہے ۶ بیشیشک مصنف اس کا کناد ہے اور اتہربن بید سے برآمد ہوا اور زیادہ اختلاف بہی اسمین ہوا - ۷ جین شاستر کو راجہ گوتم نے بنایا اور اسمین بہت کچہہ حکمت نظری اور عملی کا بیان ہے اور بسبب اسکے انہون نے سری شنکر اچارج جیو سے بہت خرابیان اوٹہائین بید کے مذہب والون سے امتیاز

پوشیدہ رکھتی ہین مگر اسقدر معلوم ہو
کہ ادنکے گیان مین آفریدگار لایقین
ہے اور آدمی نیک افعالی سے مرتبہ نجات
کا حاصل کرتا ہے اور حکیم باعلم اور عمل
کا کلام پیغمبر کا ہے ۸ بودھ
شاستر بید کو نہین مانتے ایسا
بیشمار کی زبانی سنا جاتا ہے اور
عالم کی ابتدا اور انتہا نہین بتاتی اور
عابدان کو نجات کرنا سخت بد افعالی
سمجھتے ہین مگر مردے کے کہانے سے کچھ
کراہیت نہین رکھتی اور زیادہ اختلاط
کو مستورات سے سخت عیب جانتے
ہین جب سے سری شنکر اچارج
جی کا غلبہ ہوا یہہ لوگ ہند سے ہجرت
کر گئے اب چین اور برہما کے ملک
بھی آباد ہین اور لنکا مین بکثرت ہین
اور خدا کو ضرور مانتے ہین کہ چین کی
زبان مین خدا کو ساشن کہتے ہین اور
گلے مین تعویذ بناتے ہین اور سب پرتما
پوجن بھی کرتے ہین اور پورش اور
پرکرتی کو بھی مانتے ہین — چین کی
تواریخ مین ان کا حال مفصل ہے
اور حکمت نظری اور عملی مین بے نظیر
ہین ۹ ناستک اسکا مصنف موسوم
بہ چارباک ہے یہہ پیدائش اور فنا
عالم کی عناصر سے بتاتے ہین اور ہیولا
یعنی مجموعہ عناصر لطیف کو جسکو ہرن گربہ
کہتے ہین بمنزلہ واجب الوجود کے
سمجھتے ہین اور روح کو حرارت غریزی
اور حصول لذات کو بہشت اور وقوع
مکروہات کو دوزخ کہتے ہین غرضیکہ
نمبر ۷ و ۸ و ۹ کے مذہب والے بید اور
شاستر اور پوران کو فضیلت نہین
دیتے اور برہمنون کو اپنا دشمن
جانتے ہین اور حیوانات کے آزار دہی
کو سخت گناہ جانتے ہین اور ہر کوئی

ان کے مذہب کا عالم ہوتا ہے اور جیسے
اتحاد مذہب ہند مین تہا کچھہ تفریق ۳۶
قوم کی نہ تھی اب ہیئت کم ہین اٹھارہ
سمرتی — ۱ اتری سمرتی اسمین [illegible]
کی مہاتم ہے ۲ اسمین بیاس جی کی تعریف
ہے — ۳ — ہاریت اسمین ہاریت کی
تعریف ہے — ۴ — یاگولکی — اسمین جوگ
ولک کی راہ ہے ۵ — اتری بشتر
حصدر — ۶ — انگرا ایضاً — ۷ — اُشنا ایضاً
۸ — گوتم — ایضاً — ۹ — پراسر ایضاً
۱۰ شنکھہ لکہت ایضاً — ۱۱ — سن ایضاً —
۱۲ — لشٹ ایضاً — ۱۳ — جم ایضاً
۱۴ — شاتاتپ ایضاً — ۱۵ — کبشنیہ
ایضاً — ۱۷ ابرسپت ایضاً — ۱۸ — دیونیہ ایضاً

اٹھارہ اوپ سمرتی — اجاپال

۲ بیاس — ۳ — دباگر ۴ اسگند
۵ لوکاکس — ۶ — انگرہ — ۷ — ست
کمار ۸ — کشپ — ۹ — سمنا — ۱۰ —
ششترج ۱۱ جنک ۱۲ ناچکیت
۱۳ — جات گربہ ۱۴ — سنجیل ۱۵
گودہا مین ۱۶ اکانتا مین ۱۷ اشمنا —
۱۸ ابسیوامتر —

اٹھارہ پورانون کی تعریف

۱ اشن پوران اسمین گیان کی تعلیم
ہے — ۲ — بہاگوت اسمین اوتارون کی
تعریف ہے — ۳ — متسیہ پوران اسمین
مچھہ اوتار کا حال ہے ۴ — اسکند
پوران اس مین نصیحت ہین ۵ —
مارکنڈے پوران بشتر حصدر ۶
بہوشیت پوران اسمین شدنی امورات
بلین ۷ برہم پوران اسمین
نصایح ہین — ۸ — کورم پوران اسمین
کچھو اوتار کا حال ہے ۹ پدم پوران
اسمین چار برنون اور جاتت یعنی اقوام
کا حال ہے ۱۰ برہم پوران برہما کا
حال ۱۱ بایو پوران اسمین ہوا کی

کیفیت ہے ۱۲ — باون پوران
اوتار کا حال ہے ۱۳ گرڑ پوران
بیترکرم کا بیان ہے ۱۴ اگنی پوران
آگ کی کیفیت ہے ۱۵ باراہ پوران
باراہ اوتار کا حال ہے ۱۶ لنگ پوران
شیوجی کی تعریف ہے ۱۷ — نارد پوران
اسمین نارد کا قول ہے ۱۸ برہمانڈ پوران
اسمین کرہ زمین کا حال ہے —

اٹھارہ اوپ پورانون کی کیفیت

۱ دیباشا کا قول ۲ نتمہ بہاگوت
۳ نرسنگھہ اوتار کا بیان ۴ کپل
دیو کا بیان ۵ سوکر کا بیان ۶ برن
یعنی پانی کے سوکل کا بیان ۷ سنت
کمار ۸ نتمہ کورم پوران ۹ بارہ
سرہی ۱۰ نارد ۱۱ شیو ۱۲ — کالکا
دیبی کا بیان ۱۳ اوشنتی یعنی سورج
کی تعریف ۱۴ شیو دہرم ۱۵ بہوشیہ
۱۶ شمبوست کا حال ۱۷ اتمہ نارد
پوران ۱۸ اتمہ برہمانڈ پوران
اصل اس جملہ بیان اور کلام کی
فقط چارون ہاتک ہین اوسکی
تفسیر مین چارون بید اور چھون
شاستر اور سب شرتی اور سمرتی
اور پوران اور اوپ پوران
ہوئے ہین — جس کلام مین اختلاف
واقع ہو اوسمین فضیلت بید کو
پھر شرتی کو پھر سمرتی کو ہے اور
صداقت مسائل کی چار طرح سے
ہوتی ہے اول بید اور شاستر کی
شرتی اور سمرتی سے تصدیق —
دوسرے اوستاد کامل کے قول
سے صداقت ہو — تیسرے
نیک لوگون اور فاضلون سے اور
رسم و رواج سے معتبر ہوچکی ہو
اور عبارات سے ترجن ہو ورنہ
گھوڑے کا اور بام مارگی ہی سُرتی

ہے مضمون یہہ کہ جو سمجھے کہ لذات دنیا کی
سے لالچ عوام کو راہ ہدایت ہو
جاتے ہین - یہہ اوپر لکہہ چکا ہون
ستیارتھ سے ان کیواسطے ہدایت نہین
جو با عقل لذات فانی سے کنارہ کرتے
ہین اور سواے محبت الہی کچہہ طلب
نہین رکہتے اور یہہ کام کرتے ہین لوگون
سے عام کی منفعت خیال کرتے ہین اور دنیا
جو لذات ہر لوگ سکو نہہ قابل جانتے
ہین یہہ چارون بید سے منتخب
ہوے ہین - جو لوگ لذات دنیا
کو لذیذ سمجھتے ہین اس علم سے ہدایت
نہین پاتے ہیچ اور نہ اسکی پڑہنے
کے مستحق ہین کہ وے ہمہ وقت دنیا
کے تمام بد افعال کرتے ہین اور اوروں کو
سکہلاتے ہین جیسے کہ بد ذات کی مذمت
مین ایک حکایت ہے - ایک عورت
بد ذات کی تارا مین کے درشن کو پہاڑ پہ
جاتی تھی اور تھوڑا سا سونا اوسکی
پاس تھا اوسکو عزیز رکھتی تھی اتفاقاً
کہین راہ مین رکھہ کے چلی وقت اوٹھانا
بھول گئی جب دو تین کوس آگے بڑی
اوسکو یاد آیا اور اوسکی تلاش
کو پہری تب ایک پہاڑی نے
اوسکے پھرنے کے سبب کو دریافت
کر کے کہا کہ پہاڑ کے مردم چور نہین ہین
تو بیفکر درشن کو چلی جا جب تو مراد
حاصل کر کے واپس آویگی جو چیز تو
نے جہان رکھی ہوگی تجھکو وہان دستیاب
ہو ویگی - عورت نے جواب دیا
کہ تم سچ کہتے ہو اور مین بھی پہاڑ کو
سے نہین ڈرتی ہون مگر یہہ فکر ہے
کہ اس راہ سے کسی بید اشنی کا گذر
ہو تو وہ اوٹھالیگا وے ہنر کے
مال کو ہضم کرنا عیب نہین جانتے ہین
حاصل کلام یہہ ہے کہ عام اس علم کو

جملہ محسوسات سے استغنا چاہئیے یہہ نہین
کہ بدکاری اور بد افعالی کا مرتکب ہو
جاوے - بید اشنی اوسکو سمجھنا چاہئیے
جسکے ذہن مین دنیا اور عقبی کی نعمتین
ناچیز ہو وین اور اسکے خیال مین سب
فانی نظر آوین اور ظاہر ہے کہ جسکے دل
کو ایسی صفائی ہوگی وہ مکروہ اور بیہودہ
شئے کا استعمال نکریگا بلکہ نیک افعال
کو بھی ناچیز سمجھکے چھوڑ دیگا - وہ
صاحبان انگریز کی رسم ہے کہ اپنی
اولاد کو پہلے انجیل پڑھاتے ہین
بلکہ غیر قوم کے طالب علمون کو بھی
یہی کتاب پڑھنے کو ہدایت کرتے ہین
اور مسلمان قران اور حدیث کی
تعلیم اور تلقین مین سرگرم رہتے ہین
اور ہماری قوم کے پیشوا خود شوق
پڑھنے بید اور شاستر کا نہین رکھتے
اور جو کچھہ جانتے ہین وے بجاے
تعلیم کے چھپاتے ہین اور امیر اور غریب
اور فقیر سب ملک اور مال اور عیش
اور آرام کے طالب اور شائق
ہین اور ان رسومات مین گرفتار
ہین جنکی بموجب بید اور شاستر کے
کچھہ اصل ہی نہین ہے مجھہ سے
غریب اور مفلس بہت ارادہ کرتے
ہین کہ تمام بید اور شاستر کا ترجمہ
کرین اور عام کو ترغیب کرین اور
سب بید اور شاستر جمع کرین اور
ناخواندون کو تعلیم ہووے لیکن اسکا
نتیجہ کچھہ نہین - اگر کوئی راجہ اور مہاراجہ
یہہ فکر کرے تو بہت سے گمراہی
جاتی رہے - میرے ملاحظہ مین جو کتاب
انگریزی یا فارسی یا عربی یا سنسکرت
کی گذری بے اختیار دل مین آیا کہ اس
کا ترجمہ ہو تو عام کو مفید ہو لیکن وہ
بغیر مال اور یار میرا ارادہ پورا نہوسکا

بمشکل تمام سر اکبر دارا شکوہ سے جا بجا کی
اوپنکھد کا ترجمہ کیا اور اسکا نام
الکھہ پرکاش رکھا اور جوگ باسشٹ
کا دارا شکوہ کے فارسی ترجمہ سے
اردو کیا اور اسکا نام الکھہ امواج
رکھا - اور حکمت عملی کا اخلاق ناصری
سے ترجمہ کیا اور اوسکا نام بہاگ بیری
رکھا اور حکمت نظری کے اصل اصول کا
انتخاب کئے کتاب سے کیا اوسکا
نام الوار ناشناہی رکھا - اور قدرت
الہی کے بیان مین دو کتاب نظم کین
ایک کا نام چراغ حقیقت دوسری
کا نام شمع معرفت رکھا - اور اپنے
تمام علم اور تجربہ سے جو کچھہ مناسب
اور بجا سمجھہ مین آیا اور دنیا دار اور
اور فقیر دونکو مفید معلوم ہوا اور
انتظام سلطنت حسب آئین اور نیز اخیر
ہر ولایت کے بہتر سمجھا وہ سب ایک
کتاب مین جمع کیا اور اوسکا نام خواب
و خیال سمری الکھہ سوامی رکھا - منجملہ
انکے چراغ حقیقت اور شمع معرفت
اور بہاگ بیری اور الوار ناشناہی
طبع ہو گئین اور باقی کے چھاپنے کے
فکر مین ہون - اگر اسی طرح یہہ بڑی کوئی
تھوڑی محنت گوارا کرے تو عوام
کیواسطے بہت بہتر ہو اور کار آمد
میری دانست مین تمام قسم کی ریاضت
سے یہہ عمدہ ہے اور تمام جہان کی
عمدہ عمارت سے یہہ مکلف محل ہے اور
خیرات اور حسنات اس سے بہتر کوئی
نہین ہے - اور دلیل ظاہر ہے کہ حسب قدر
عمر کتاب کی ہے اور چیزون کی نہین
ہے - اگر یہہ حرکت اور حرکتون سے
غائب ہی نہ ہو تو بھی جو سر اور لطیفہ کہلی
اور کبوتر اور پتنگ اور ڑلنے اور
اور مرغ لڑانے اور آدمی اور ہاتھی کی

کشتنی دیکھنے اور قصہ اور کہانی سننی اور کہنے سے تو بہتر ہین ہے دہرن گر ہیہ نے فرمایا کہ ہیہ کتاب صُلح کل کی ہے اسمین تعصب مذہب کو دخل نہین ہے تو اسکو سم ڈرسٹی ہوکے لکھنا اور علما کی مانند اعتدال کو نگاہ رکھنا افراط اور تفریط مین مبتلا نہ ہونا کہ دارا شکوہ نے لاکھون روپئے خرچ کرکے اور صدہا پنڈت اور سنیاسی جمع کرکے سنسکرت سے فارسی اسیواسطے کیا تہا کہ اردو ہے اور سب کو مفید نظر آوے اور اطفال اسکو پہلے اور کتابون سے پڑہنا شروع کرین۔

تو جزو ہے اور تیری سمجھہ جزوی ہے اور مین کل ہون اور کلیات پر نظر رکہتا ہون جب ایک ہاتھہ کی پانچ انگلی برابر نہین ہین تمام انسانون کے دل کس طرح تو برابر سمجہتا ہے - جیسے آفتاب ساتون یا چارون ولائیت مین ایک ہی ویسی کلام معقول ایک ہے مذہب اور ملت کا ایک ہے ہند کے حکیم ہدائیت کرتے ہین کہ آدمی کو چاہئے پہلے برہم چرج اختیار کرے یونانی حکیم حکمت نظری اور عملی کی جو تعریف کرتے ہین اصل مطلب ایک ہی معلوم ہوتا ہے یورپ کے علما لگہ عوام سلکا دستور بہی نظر آتا ہے پچیس برس کی عمر تک سوائے تعلیم اور تادیب لڑکا لڑکی نہ کچھہ معاملات خانگی مین دخل پاتا ہے نہ کچھہ دنیا کی لذات مین ہیسٹر کو مجال رکہنا ہے ہندی حکما کی آئین سے بعد تکمیل شرائط برہم چرج گرہست آسرم قبول کرنا واجب ہے یونانی عفت کی تعریف جو کرتے ہین یہہ لوازمہ دنیاوی ہے انگریزون مین کوئی نہین سنا جاتا ہے کہ جوان ہوکے باپ کی دولت پر ناز کرکے محنت بازو سے نان رہے یا محنت نہ کرسکی اور بہیکہ مانگ کے کہانے پہ دل دہرے اور بہت کم ہونگے جو سوائے ایک بی بی کے دو چار سے دل لگاتے ہونگے اور رشوت کہا اور چوری کر جیلخانہ مین عمر تمام کرتے ہون گے۔

دوسرا مرتبہ حسب آئین حکماے ہند بان پرست کا ہے یعنے گوشہ گذینی تعلقات اور معاملات دنیاوی سے - یونانی اس مرتبہ مین شجاعت کو بتاتے ہین انگریز بہی جب ۴۵ یا ۵۰ برس نوکری یا تجارت کرتے ہین گوشہ اختیار کرکے فقط تعلیم اور تلقین اطفال کو کیا کرتے ہین ۳ مرتبہ بطریق ہنود سنیت کا ہے اور حکماے یونانی کے بیان سے عدالت کا کچھہ مرتبہ عام کو حاصل نہین ہوتا ہے مگر خاص کو غرض کہ تمام انتظام دنیا اور عقبی ہنود آئین سے برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنیت کے اداب مین رقم ہے اور یونانی حکما کی ہدائیت تمیز اور عفت اور شجاعت اور عدالت مین ہے یہ کا خیال نہین ہے کہ منتقد ہین ہی ہی فرماتے ہین کہ سو سجائے اور ایک ہی ست ہے اختلاف اور نفاق حکما مین ہرگز نہین ہوتا ہے کہ یہ فقط بسبب جہل مرکب صورت پکڑتا ہے اور شہوت اور غضب سے قوی کے مرتکب ظلم کا ہو جاتا ہے علم ہدائت جسید یہہ کتاب ہی ہمہ تن حکمت اور معقولات ہے اس کی حقیقت اسکو خوب معلوم جو کچھہ حکماے یونانی کے اقوال سے بہی واقف ہوگا جاہل فقط حکماے یونانی کو گمراہ نہین کہتے بیدانتی کو بہی کرم کانڈی اور اوپاشک گمراہ بتاتے ہین - نیک بدون مین اور بد نیکون مین اور عالم جہلا مین اور جاہل عالمون مین ایسا بدنما ہوتا ہے جیسے نکٹون مین نکو - اس کتاب مین حقیقت بیان گیان کا ہے کرم اور اوپاشنا کا نہین ہے مگر کچھہ کہ گیان بغیر کرم اور اوپاشنا کے نتیجہ نہین دیتا ہے ۴ چارون مہاباک کے ارتہہ سری بیاس جیو مہاراج نے ہند کے مردم کی ہدائیت کو تمام چار بید موسوم کئے تہے گویا اسباب جیون مکت مہیا کر دئے تہے جب ہند سے سنسکرت کی تعلیم اور تلقین جاتی رہی سمجہنا چاہئے کہ بید محجوب اور مفقود ہوگئے تہے اس عرصہ مین ہزارون راجے اور مہاراجے ہندو مت ہوگذرے مگر کسی کو اسکی توجہہ نہ ہوئی کہ اس آبحیات کو خاص اور عام کیواسطے سبیل کرتا - آفرین صد آفرین شاہزادہ عالی ہمت اور بلند مرتبت دارا شکوہ

بپاون دارین وسرور گوئین کو کہ جو
دولت اور نعمت پہلے خاصون کو نصیب
تھی وہ عام کو بے منت بخش دی یعنی
تمام اوپ نکہدون کا جو گیان کے متعلق
ہین برس روز محنت کر اور لاکہون
روپیہ خرچکر اور صدہا پنڈت اور سنیاسیون
جمع کرکے اور کشمیر اور کاشی کی سیر کر اور
متعصبان کے طعن کو تحمل کر سنسکرت سے
فارسی مین ترجمہ کیا - گویا ستر خوان
صلح کل عام اور خاص کے واسطے بچھا دیا
اور دروازہ جیون مکت اور بدیہہ مکت
ہاکس اور ناکس کے واسطے کھولدیا اور
انسانیت کو مطلق مخل نہوا! اور ہر
مفلس کو شہنشاہ دارین کا بنادیا اور
اپنے پردادا اکبر بادشاہ کے نام کو روشن
کیا جس نے سری بہاگوت اور رامائین
اور مہا بہارت اور جوگ بسشٹ اور
کتبا کا واسطے عوام کی ہدایت کے ترجمہ
کیا تہا اور ہر ولایت کے علماکے دستور العمل
کو ہند مین پہیلادیا تہا اور صلح کل کا
مذہب اختیار کر ہر ایک کو ہدایت راہ
راست کا ہوا تہا - اور سری بیاس
جی مہاراج اور سری شنکر سوامی جی
مہاراج اور راجہ بکرماجیت و رپہہ
بہجن ہار اور راجہ بہوج اور اکبر بادشاہ
کے تخت اور تاجکو استحکام دیا - کیسکی ارتغا(?)
یا مذمت کرنا پیروان معقولات کو منع
ہے کہ یہ عادت غرض گویان اور
متعصبان اور مغلوبان شہوت اور
غضب اور اسیران جہل اور ظلم کی
ہے اگر یہ حجاب درمیان مین نہ آتا
تو جو حمد اور مدح ہر ایک نے اپنے
اپنے ممدوح کی شان مین رقم کی ہے
اس کا ترجمہ اس اجازت شرع کی ملازمان(?)
کیواسطے کرتا اور جو سواے پاک پروردگار(?)
کسی کو سجدہ کرنا جایز ہوتا تو اسی فقیر

موجودات کو نشان دیتا - اگر نسل
اون جہہ کے دو ہزار سال کے اندر مسلسل
ایک ہی تمام ہند مین پیدا ہوتا رہتا
تو جو جو ذلت اور حقارت اور سختی
ہند کے باشندگان پر گذری

ایک ہی بیش

نہ آتی - ہاتہی کے برابر آدمی زور
آور نہین ہے بلکہ سو آدمی کے زور
سے اگے ہاتہی قوی ہے پر جو ہاتہی
فیلبان بچہ کا جور سہتا ہے اوسکا
سبب فقط جہالت اور نادانی ہے
جو آدمی جاہل اور نادان ہے وہ بسبب
قول حکما گوبر کے کیڑے کے برابر ہے
پس دل سے شکر کرنا چاہئے اس حکیم
لاثانی کا کہ اس کی مہربانی سے کیمیاے سعادت
دارین کا نسخہ ہر ایک کو معلوم ہو گیا
ہر ایک کیمیا ساز جو چاندی اور سونا
بناتے ہین اوس مین ایک آنچ کی کسر
رہتی ہے اس نسخہ مین فروگذاشت نہین
ہے اگر علم کے موافق عمل کرے اور
لذات محسوسات کی طرف مایل نہو جاوے
۹ - حضرت دارا شکوہ کو میرا دل جو
جہک جہک کے سلام کرتا ہے کوہی گمان
نکرے کہ آبائی اور ملکی رسم کو ادا کرتا
ہون کیونکہ فقیر نے پچاس برس اوسکا
تجربہ کیا اور بالیقین ثابت کیا کہ وہ
پیشواے راہ ہدایت کا ہے اور بیشک
اوس کی تمیز شہوت اور غضب پر غالب
ہے اور ستوگن سے رجوگن کو فرمانبردار
کرنے والا ہے جو اس صفت سے موصوف
ہو وہی حکیم ہے اور وہی مہاپرش اور
وہی قلندر اور وہی بادشاہ - الحمد للہ
کہ یہہ میرا مرشد یا گرو ایسا ہی ہے جیسا
کہ مین نے سمجہا - ظاہر بین ضمیر حاضر
ہی کو غلطی عبارت تصور کرینگی کیونکہ
دارا شکوہ کو دو سو برس سے حاضر نہین

پاتے اور غایب سمجہتے ہین اسواسطے
رقم کرتا ہون کہ غایب وہ نے ہوتے
ہون گے جو جہالت سے شہوت اور
غضب مین ہمیشہ ظلم کرتے رہے -
یہ عادل اعتدال حقیقی کی حفاظت
کرکے عقل کل سے واصل ہوا پس جیسا
عقل ہے یہہ حاضر ہے " فقیر نے تمام
ستر اکبر کا ترجمہ کیا مگر دیباچہ کے ایک جملہ
کا ترجمہ نہو سکا لہذا بجنسہ اوسکو نقل
کیا - طایفہ قدیم ہند را بہ وحدت اتحاد
و ہر موحدان گفتارے نسبت ملکہ پایہ
اعتبارے ہست برخلاف جہلاے اینوقت
کہ خود علم ہا در اقرار داوہ و درپے قتل
و آزار و تکفیر و انکار خدا شناسان
و موحدان افتادہ اند فقہ جمیع
سخنان توحید را درسہ تائید - الا
بید کی شرتیون اور شاسترون کی سمرتیان(?)
سے ثابت ہے کہ آتما ہر ایک متنفس کا
ہا ایک ہے اور موکش بغیر گیان کے
نہین ہوتی ہے اور گیان بغیر مطالعہ
بید کے بہ انصاف سے بعید ہے کہ بید
کو کسی متنفس سے بخیال اوسکی قومیت کی
پوشیدہ کیا جاوے اور مستورات کو
باعتبار انکی جلقت کے محروم رکہا جاوے
کسی کی دانست مین اس فقیر کی غلط
فہمی ثابت ہو اسواسطے متقدمین کے
قول کو پیش کرتا ہون ۵

جات و پات پوچہے نہین کوہی
ہر کو بہجے سو ہر کا ہوے

اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست - ۱۲ اس کتاب
مین زیادہ اپنے افکار کو رقم کرنا فضول
تصور کیا اور اوسکی تحریر کو خواب اور
خیال فقیر الکہہ سوامی اور الکہہ اکاش
مین مناسب سمجہا لہذا اس مطلب پر
متوجہ ہوتا ہون - جن صاحبون نے

کوئی کتاب تصنیف اور تالیف اور ترجمہ
ہین کی جسے عیب جینیون کی زبان
سے خوب محفوظ ہین مجہہ سے ایسے قصور
دیدہ و دانستہ بار بار ہوسے پہر
کوئی صورت نہین ہے جو گویا ان
کے طعن سے امین رہون بجز اسکہ کہ وہی
اپنے حوصلہ کو فراخ کرین - بد مطلق اور
نیک مطلق ممتنع الوجود ہے اور سہو و
خطا لازمہ بشری ہے اور مین بہی بشر ہون
اس سبب سے صاحبان عقل اور علم سے
امید ہے کہ جہان کچہہ خطا پاوین گے
اصلاح دین گے - عبارت آرائی صورت
پرستون سے خوب ہوتی ہے فقیر سیرت
پرست ہے ۲ - کچہہ شک نہین کہ جو
منشا کلام بیاس جیو کا تہا اوس سے
تفاوت مولفان ادب نکہد کی تالیف
مین ہوا ہوا اور اون کی تالیف سے
تفاوت فارسی کے ترجمہ مین اور
اوس سے اس اردو ترجمہ مین کہ معنی
شعر فی البطن الشاعر مثل مشہور ہے
پس صاحبان نظر سے امید ہے کہ جہان
ایسی خطا پاوین درگذر کرین - ۳
اگر سنسکرت کی ادب نکہدون سے
اردو ترجمہ کرتا تو ضرور ہوتا کہ لفظی ترجمہ
ہوتا یہہ ترجمہ فارسی سے ہوا قلت اور
کثرت الفاظ پر نگاہ نہین رکہی مگر مطلب
پر اور ظاہر ہے کہ جو مطلب کو نہین سمجہا
ہے وہ جہان کہتی جہکی ہوتی ہے ایک
کہی بارکے جہکا دیتا ہے فقیر اپنے اوپر
فضل الہی سمجہتا ہے دارا شکوہ نے کثرت
کار سلطنت سے ترتیب پر کچہہ نظر نہین
فرمائی تہی فقیر نے مناسب سمجہا کہ چار دن
بید کی ادب نکہدون کو بموجب ترتیب
بید کے مقدم اور موخر کرے اور ایک
بید کے متعلق جسقدر ادب نکہد ہین
اونہین پہلے اوسکو لکہے جسکا علم پہلے دیگا

موت کا ذکر بعد پیدائش کے چاہیئے
۵ - فارسی ادب نکہد مین چند الفاظ
کے معنی دیباچہ مین رقم تہے مولف نے
ایک فرہنگ جدا بنایا ہے - ۶ مولف
نے جہان اپنی راے کو دخل دیا ہے
پہلے لکہدیا ہے کہ قول مولف تاکہ بید کے
قول کو کوئی ادب نکہد کا مضمون
نہ سمجہے - ۷ فارسی اپ نکہد مین مسلسل
عبارت تہی اور بجاے فصل لفظ برہمن
رقم تہا فقیر نے چہوٹے چہوٹے فقرے کر جدا
کئے تاکہ طالب علم آسانی سے مطلب کو
سمجہے - ۸ کل پچاس ادب نکہد اس
تفصیل سے ہین - ۱ - رگ بید ۳ ادب
نکہد ۲ - ججر بید کی - ۱۳ - ۳ شام بید
کی ۱ - ۴ اتہرپن بید کی ۳۴ - مفصل
فہرست علیحدہ ہے ۱۳ سنیاسی اور
برہم چاری اور بید انتی اور پنڈت
بالفاق فرماتے ہین کہ اپ نکہدون
کے پڑہنے اور پاٹ کرنے اور مضمون
کو غور کرنے اور معنی کا پہل تمام کرنون
اور ہر قسم کی اوپاسنا سے زیادہ ہے
اور جب کوئی سنیاس کو دہارن کرے
تب ضرور ہے کہ سکہا اور سوتر کو تیاگ
دے اور شاستر اور بید کا پڑہنا چہوڑدے
مگر ادب نکہدون کا پاٹ کرنا چہوڑدے
بر رسولان بلاغ باشد و بس
۱۴ جو کوئی اپنی اولاد کو چہوٹی عمر
مین یہہ کتاب پڑہا دیگا جیسے عیسائی
انجیل اور محمدی قران کو پڑہاتے ہین
وہ اپنی نسل کی عزت اور حرمت اور
آسودگی اور تن آسانی کا تمام اسباب
مہیا کر دیگا کہ جو لڑکی لڑکا اس مضمون
سے واقف ہوگا وہ جہوٹ بیم در جا
مین نہ ہیگا اور دم بازون سے بازی
نکہا دیگا اور چوری اور رشوت خوری
اور کسی قسم کی بدکاری نہ کریگا اور جب

حرکت سے ایک چینوٹی کو بہی
خاطر ہو رد انہ رکہیگا اور جب برا
سے باز رہیگا دوزخ اور مجلس
خوف سے امین ہو جاویگا اور
پیاسی اور سولی کے تلے نہ جاوے گا
اور لعنت اور ملامت کا مستحق ہو
اور جب نیک افعالی کو اختیار کرے
فیاض بہی ہوگا پس بہشت کو
ایک اسباب لذت فانی کا سمجہے
مغلوبان شہوت اور غضب کو
پس جو ایسا دہرم آتما ہوگا وہ جب
مکت اور بدیہہ مکت کا مستحق ہوگا
اور بیم و رجا سے دور رہیگا جب
بیٹا یا بیٹی ایسی تربیت پاوے اور
مرتبہ حاصل کرے کیا وہ اپنے بزرگ
اور خرد دون کی مکت نہ دلاویگا
بیشک یقین کرو کہ وہ ایک ایک
عالم کی مکت کا سبب ہوگا - اور کسی
مخالف کی مجال نہوگی جو اوس کے
مین بے ادبی سے لب کشا ہو - اگر
اس ترکیب سے ہی ہنود کے مذہب
کو ترقی نہوگی مگر زوال کا ہی سبب
نہوگا - دیسی زبان مین مشکل علوم
سمجہنا آسان ہے اور بغیر علم کے منفعت
دنیا اور عقبی محال ہے اور یہہ انگلستان
کی تواریخ سے ظاہر ہے کہ جب تک
ولائیت مین کوئی کتاب انکی زبان
نہ تہی اور لاٹینی پڑہا کرتے تہے وہ
حد سے زیادہ فرمان بردار تہے جب
سے اپنی زبان مین علم کو ترقی دی گئی
ولائیت کے شہنشاہ ہوگئے بیٹے اس درخت
کو اس امید سے نہین لگایا کہ اس
کا پہل مجہے کہانے کو ملے مگر اس خیال سے
کہ بزرگون کے لگاتے ہوے باغون کا
پہل ہم کہاتے ہین ہمپر واجب ہے
کہ بچون کیواسطے ہم ہی باغ لگاوین

حذا کرے یہہ کلب برجہہ خاص اور
عام کی سنو کا سنا پورن کرے - اور
جو اس کتاب کو پڑہے اور پڑہکر
اور ناخواندون کو سناوے اور
سمجہاوے وہ دنیا اور عقبی مین
سب سے بڑا مرتبہ پاوے یہہ بہی عام
کو معلوم رہے کہ علم بغیر عمل مثل طعام
بے نمک اور قالب بے روح اور گہر
بے چراغ کے ہے ٥

ہر کہ عاقل بود از خوبی عنوان داند
کہ درین نامہ چہ چیزہا ے نکو خواہد بود

اول رگ بید سمہن تین اپنکہد ہین

اکو کنک اپنکہد یہہ ستر اکبر مین نمبر ۱۲
ہے اور رگ بید مین نمبر ۳

گیان اور اعمال کی تعریف مین

۱- چیترسن نے سوبیت کنتو سے کہا کہ
مین جگ کرنا چاہتا ہون مگر اس شرط
سے کہ اوس عالم کی نعمتون سے فیض
ملے جسکی حقیقت جاہلون کو معلوم
نہین ہے اور وہ عالم ایسی فضیلت
رکہتا ہے کہ جو وہان پہنچ جاتا ہے
آواگون سے رہت ہو جاتا ہے
اور مثل اسکے کوئی مقام نہین ہے
سوبیت کنتو نے جواب دیا کہ مجکو اتنا
علم نہین ہے کہ تمہارے سوال کا معقول
جواب دے سکون مگر میرا باپ ہمیشہ
جگ کروانا ہے یقین ہے کہ وہ
جگ کے نتایج سے بخوبی آگاہ ہوگا تو مجکو
مہلت دو کہ اون سے تحقیق کرکے
جواب دون - چیترسن نے مہلت دی
پہر سوبیت کنتو نے اپنے باپ کو سوال
کے مضمون سے آگاہ کر جواب طلب
کیا - باپ نے جواب دیا کہ اس سوال
کے جواب مین میری بہی عقل گم ہے
اور زبان گنگ اب یہہ بہتر ہے کہ مین
اور تو دونون بطور شاگرد اوسکی
خدمت مین آداب بجا لاوین اور ماہیت
اس رمز کی دریافت کرین - ۳
جب یہہ دونون جواب دینے سے
عاجز ہوئے معتقدانہ بحضور چیترسن
کے حاضر آئے اور رسوم عجز و انکسار
کو ادا کر کہنے لگے کہ اب ہمکو اپنا مرید
سمجہئے اور جگ اور تپ کے عمل سے جو
عمل اعلی اور اکبر ہے اوس سے آگاہ
کیجئے - ۴ چیترسن نے خندہ پیشانی سے
فرمایا کہ جو علم مجہکو ہے اوسکی تعلیم دینے
اور سمجہانے مین ہرگز تامل نہین ہے اب
مین جگ کی حقیقت ظاہر کرتا ہون
تم دل لگا کے سنو ٥ جگ اور
تپ وغیرہ عمل کے کرنیوالے مرنے کے وقت
اپنے اعمال کے نتایج کی امید رکہتے
ہین - اور جگ کے کرنے سے جگ کا کرنے
والا چندر لوک کو جاتا ہے اور
وہان دیوتا اون کا خدمت گذار
ہوتا ہے یعنی دیوتا اون کو ایک طرح کی
مسرت ہوتی ہے کہ خدمت کو غنیمت
مانتا ہے جگ کے کرنیوالے کو بیفکری
اور آزادی اور آرام کچہہ نہین ہوتا
ہے اور جب میعاد معینہ تمام ہوتی ہے
وہ اوس لوک سے نکال دیا جاتا ہے
اور جب وہ وہان سے نکلتا ہے
مرت لوک مین آتا ہے گویا بہشت سے
نکل جہنم مین پڑتا ہے - اور جیسا اوسکا
شوق ہوتا ہے یا اوس کے عمل ہوتے
ہین ویسا قالب پاتا ہے مثل ہوک
اور شیر اور سگ اور سانپ اور زرع
اور نباتات اور مرد اور عورت - جب
کوئی اس سے دریافت کرتا ہے کہ تمہارا
کیا حال تہا اور ہوا ہے سبب جواب دیتا
ہے کہ مین وہ ایک مثل ہون کہ جیدہر لوک
سے ٹیکا ہے اور وہ لوک دینے والا عوض
اعمال کا ہی اور پاک ارواح کا عالم بہی ہے
پہلے مین بہشت تہا اور ہر روز صبح اور شام
جگ کیا کرتا تہا اب مین نے اول بہشت
پدر مین قیام کیا پہر واسطے بہگتنے نتیجہ
اپنے اعمالون کے شکم مادر مین گہر کیا
پہر اس عالم مین اپنے باپ کی صورت
متمثل کی ہے - افسوس کہ پہلے
مجہے گیان نہین ہوا تہا اور جاہلی
رہتی تہی اوسکے نتیجہ سے سخت تکلیف
وقت برآمد ہونے شکم مادر سے پائی
اب مین گیان حاصل کرونگا کہ مکرر
یہہ تکلیف اوٹہانی نہ پڑے - اور کبہی
نظر نتایج اعمال پر نکرونگا کہ آخر کو
اوس سے جہنم کی اذیتین اوٹہانی پڑتی
ہین - اور اب جو کوئی مجہسے پوچہے
کہ تو کون ہے تو کہون کہ جو تو ہے
وہی مین ہون اور گیان کی راہ کو چہوڑ
ہرگز دوسری راہ مین نہ بہٹکونگا ٦
سلوک گیان کی راہ کے بیان مین تمام
رمز اور کنایہ ہین اور جو غور اور
فکر سے سمجہیگا وہ مطلب پاویگا اور
جو لفظی معنے کریگا وہ مطلب سے دور
رہیگا - ۱- اس راہ کا نام دیوبان کہ
بمعنی ... ہے یا جو اس راہ پر چلتا ہے
جب وہ قالب عنصری سے مفارقت
کرتا ہے اوسکو برہما رہبر ہوکے پہلے
راہ سے لیجاتا ہے - ۲- پہلے آگ کے
دیوتا کے گہر مین دوسرے ہوا کے دیوتا
کے گہر مین تیسرے پانی کے دیوتا کے
گہر مین چوتہے سورج لوک مین پانچوین
اندر لوک مین چہٹے پرجاپت کے
گہر مین ساتوین برہما کے لوک مین
پہنچتا ہے - ۳- درمیان مین ان
ساتون مقام کے ایک کہانی سے
و مسما ناصم اور ہے یعنی ...

اسمین خواہش اور غضب اور حرص
اور حسد اور بغض اور تعصب اور غرور
اور شہوت بہرا رہتا ہے اس کے
کنارون پہ دو دیوتا مانع ریاضت
متعین ہین تاکہ کوئی عبور کرنے نہ پاوے
جو کوئی ریاضت کرے وہ پار ہو جاتا
ہے - ۴ اوس سے آگے ایک ندی
ہے اوسکا نام برجا ہے جو کوئی اوسمین
نہاوے وہ جوان ہو جاوے - ۵
پہر ایک درخت ہے اسکا نام ان
ساندہتی یعنی غلہ یعنی اکل حلال
تمام قسم کے میوے اوسکے پہل ہین
۶ - پہر ایک شہر ہے اوسکا نام
سالج ہے یعنی کمال وسیع اسکے درمیان
مین ایک محل یعنی مندر ہے اسکا نام
اپراجیت ہے یعنے کوئی اوس پہ
فتح نہین پاسکتا اس کی دو دربان ہین
- اندر جو تمام دیوتاؤ کا بادشاہ
ہے - ۲ پرجاپت جو تمام شکلون کا
بادشاہ ہے - پرجاپت جو تمام شکلون
کا بادشاہ ہے جو کوئی اوس گہر مین
پہونچتا ہے وہ اپنے تئین سب سے بزرگ
جانتا ہے اور کہتا ہے کہ مین برہما
ہون - ۷ اوس محل کے درمیان مین
ایک چبوترہ ہے اسکا نام بچہین ہے
یعنی عقل کل اور اوس چبوترہ پر ایک
تخت بچہا ہے اوسکا نام انت جوت
ہے یعنی بے حد روشنی
- ۸ اوس تخت پر ایک عورت بیٹھی
ہے اوسکا نام مانسی ہے یعنی خواہش
پیدا کرنیوالی اور یہہ اشارہ تعینات کیون
ہے وہ حد سے زیادہ حسین اور محبوبہ
ہے اور تمام عالم اوس کے گرد ایک
پہول سے چہوٹے نظر آتے ہین - ۹
اس عورت کے گرد کثرت سے بیکنٹہ
ہین ان سے زیادہ مہربان اور شیرین

کلام اسکی درمیان نور معرفت کا ہی اس مقام
مین وہ پہونچتا ہے جسکا دل پاک ہوتا ہے
اور برہم سے مشغول رہتا ہے - ابرہما کی
شوکت کی یہہ تعریف ہے کہ پانسو حور اوسکو
حکم سے وہان کے جانیوالے کے استقبال کو
جاتی ہین اور مایحتاج کا اسباب فراہم
کرتی ہین اور دو سو حور پہولون کے ہار
ہاتہون مین لئے حاضر رہتی ہین - اور تین
سو حور پانی کے برتن ہاتہون مین واسطے
غسل کے رکہتی ہین - اور چار سو حور عطر وغیرہ
خوشبو لئے رہتی ہین - اور پانسو حور پوشاک
لئے رہتی ہین اور چہہ سو حور زیورات
مہیا کرتی ہین - ۸ - جو ان خواہشون کو
ناچیز سمجہ کے چہوڑتا ہے وہ دوسری نہر
کی کہائی مین گر پڑتا ہے اور جو محسوسات
کی لذات کو فانی سمجہ کے چہوڑتا ہے
وہی اوس ندی مین نہا سکتا ہے جسمین
نہانے سے جوان ہو جاتا ہے اور نیک
اور بد اعمالون سے آزاد ہو جاتا ہے کہ
اسکے بد اعمال بدون سے چمٹ جاتے ہین
اور نیک عمل اسکی یارون اور فرزندون
پر قسمت ہو جاتے ہین اور یہہ سب سے
آزاد ہو جاتا ہے - ۹ جب اوس درخت
کے تلے پہونچتا ہے جسکا ذکر پہلے ہوا تمام برہما
کی لذات سے سیر ہو جاتا ہے - جب
اوس شہر مین پہونچتا ہے ہمہ تن نور اور
گیان ہو جاتا ہے اور اندر اور پرجاپت
کو بجائے دربانون کے خیال کرتا ہی اور جس طرح
برہما اپنے تئین سب سے بڑا جانتا ہے یہہ
اپنے تئین خیال کرتا ہے ۱۱ جب اوس چبوترہ
پہ پہونچتا ہے عقل کل یعنی جبرائیل ہو جاتا ہی اور
کل عالم کو بنظر عقل کل کے دیکہتا ہے - ۱۲ منتخب
اشارہ روشنی بے نہایت اور بیان سے ہے
جب کوئی وہان پہونچا کمال حاصل ہوا - ۱۳
اس تخت کے دو پائے مشرقی اشارہ زمان
ماضی اور مستقبل اور حال سے ہے اور دو پائے

مغربی زمین اور آسمان ہین - اور پایے
طویل وے دو مشرقی شام بید کی ہین جنکو
آہنگ سے پڑہتے ہین اور دو پایے عرض
اور دو سرتی شام بید کی ہین یہہ چارون
سرتی زیادہ فضیلت رکہتی ہین - اور
تمام سرتی رگ بید اور شام بید درمیان
مین اوس تخت کے چو کہنٹے کے بجا لوازمے
ہین اور سرتی ججربید کی بجائے تانے بانے
لوازمے کے چاند روشن اوس تخت کا فرش
ہے اور اہنگ شام بید کی چادر اوس
تخت کی اور تمام بیدون کا مضمون اوس
تخت کا فرش ہے اور اہنگ شام بید کی
چادر اوس تخت کی اور تمام بیدون کا
مضمون اوس تخت کا جہرا وہی - ۱۴
اوس تخت پر بیٹہنے والا برہما ہے جو الہی
سمجہ پیدا کرتا ہے اور علم کے موافق
عمل کرتا ہے وہ بے منت غیری اپنے
پاؤن سے چل اوس تخت پر جا بیٹہتا ہے
۱۵ جب کوئی اوس تخت پر جاکے بیٹہتا ہے
برہما اوس سے پوچہتا ہے کہ توکون ہی
یہہ جواب دیتا ہے کہ مین عین زمان ہون
اور مین وہ جداکاس ہون جو خود بخود
روشن اور ظاہر ہوا ہے اور جو کچہہ تو ہے
وہی مین ہون - ۱۶ پہر برہما سوال کرتا ہی
کہ مین کون ہون - یہہ جواب دیتا ہے
کہ تو سنتی ہے ۱۷ پہر برہما کہتا ہے کہ ستی
کی تعریف کرو - یہہ جواب دیتا ہے کہ جو بالا
تر وہم اور خیال اور عقل اور حواس سے
ہے وہ ستی ہے اور عقل سنتی کی ست ہی
۱۸ - پہر برہما پوچہتا ہے کہ تو کس وجہہ
سے مجہکو بضمیر مذکر خطاب کرتا ہے یہہ
جواب دیتا ہے کہ تو پران ہے اور جسم
مین تصرف کرتا ہے - ۱۹ پہر برہما کہتا
ہے کہ مونث کا اطلاق مجہپر ہو سکتا ہے
جواب دیتا ہے کہ ایک وجہہ سے کہ نطق
جسم کی مددسی ہوتی ہے - ۲۰ پہر برہما پوچہتا ہے

محنت جہکو کیون کہتے ہین - جواب بسبب
اول کے کہ یہہ نہ مرد ہے اور نہ عورت -
۲۱ سوال برہما کا ضمیر ہین و لتو داوکسواسطے
ہوتی جواب بسبب جسم کے اور جسم کی
الون کے - ۲۲ - برہما کہتا ہے کہ انتہہ
کرن اور گیان اندری اور کرم اندری
سب آتماکے تابع ہین اور وہ مین ہون
اور ہرن گرہہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف اور
بیرجاہت یعنی مجموعہ عناصر کثیف ہی مین
ہون - جب میرے تیرے درمیان سے
دوی جاتی رہی پہر تمام عالم جو میرا ہے
وہ تیرا ہے اور میری فتح تیری فتح ہے
اور میری قدرت تیری قدرت ہے - مین
اور تو ضمائیر خطابی ہین - اور علامت
دوی کی انکو دور کر پہر احدیت ہے ۲۳
بیران برہم ہے اور دل وکیل اور نطق
اور خوراک غذا اور بینائی آنکہہ کی
وزیر اور قوت سمع کی غرض ہیگی - ۲۴
بیران سب سے آزاد ہے مگر منتری
موجودات کو بخشش کرتے ہین جو کوئی
بیران سے مشغول ہو اور محسوسات کا
دہیان چہوڑ دے اوسکو سب سامان
بغیر طلب اہلکارونکے سبب سے مہیا
ہوجاوے جیسے کہ سنیاسی کسی گانو مین
جاکے کسی سے کچہہ سوال کرتا ہے جب کوئی
کچہہ نہ دے پہر وہ صبر کریگا تو سے باہر
نکل ایک جگہہ جا بیٹہتا ہے اور قصد کرتا
ہے کہ اب کسی سے سوال نہ کرونگا تو سب
دیہہ کے باشندے اوس کی خوشامد کرنے
لگتے ہین اور نہایت التجا سے اوسکو
اپنی آبادی مین لیجاکے
ما یحتاج سے زیادہ بخشش کرتے ہین ۲۵
سنیاس کا کمال تب ہے جب کسی سے
کچہہ درخواست نہ کرے اور غرض نہ
رکہے اور بیران اور برہم کو ایک سمجہے
اور قوت بصر اور سمع وغیرہ کو بہی غیر نہ

سمجہے بلکہ تمام موجودات کو ایک ہی تصور نہ
کرے اور جو ایسا سمجہے اور اس پر عمل کرے
وہ صاحب عالم کا ہو جاوے اور بغیر
طلب سب کچہہ موجود ہو جاوے ۲۶
جس طرح نوکر اپنے آقا کی خدمت مین
ہمہ تن متوجہ ہوتے ہین اور جان
اور مال آقا پر نثار کرتے ہین اوسی طرح
ایسی سمجہہ والے کے روبرو تمام دیوتا
یعنی معہ کل حواسون اور بیرالون کے
حاضر رہتے ہین اور عالم اور عامل اس
راہ کی فرمانبرداری کرتے ہین - ۲۷
بیرالون کی تعریف بموجب بید کے یہہ ہی
آگ جب جلتے جلتے بجہہ جاتی ہے عام
سمجہتے ہین کہ یہہ مرگئی حالانکہ روشنی
آگ کی برہم ہے جسکو فنا نہین ہے اور وہ
اوس حالت مین ہوا ہو کے آفتاب سے
جا ملتی ہے اور آگ کی روشنی آگ کا
بیران ہے - آفتاب کی تابندگی بیران ہے
جب شام کو مغرب مین غروب ہوتا ہے
عوام کہتے ہین کہ اب آفتاب مرگیا حقیقت
مین اوسکی حالت مین کچہہ تغیر نہین ہوتا
ہے روشنی اوسکی قمر مین اور بیران
اسکو ہوا مین آجاتے ہین چاند جب چہپتا ہے
نادان اوسکو مرا سمجہتے ہین وہ مرنے والا
نہین ہے اوس حالت مین روشنی اوسکی
برق مین اور بیران اوسکی ہوا مین ملجاتے
ہین - بجلی جب چمکنے سے معطل ہوتی ہے
بے علم سمجہتے ہین کہ وہ فنا ہوگئی اور حقیقت
یہہ ہے کہ روشنی اور بیران اوسکی ہوا
ہو جاتے ہین اور ہوا مین رہتے ہین - ۲۸
خلاصہ یہہ ہے کہ تمام دیوتا ہوا سے پیدا
ہوتے ہین اور ہوا سے زندہ رہتے ہین
اور آخر کو ہوا مین محو ہوجاتے ہین -
مولف حکماء یونان بہی اس قول کو
تسلیم کرتے ہین اور وجود تمام موجودات
کا بخار اور دخان سے بتاتے ہین اور نفس

ناطقہ کو امر بتاتے ہین - ۲۹ جسم کی تعریف
یہہ ہے کہ بات کرنا بیران کی قوت ہے اور جب
خاموش ہو جاتا ہے وہ قوت بیران مین
جا ملتی ہے - دیکہنا آنکہہ سے بقوت بیران
کے ہوتا ہے جب کوئی دیکہنے سے عاجز ہوتا
ہے وہ قوت بصر بیران سے وصل کرتی
ہے اسیطرح ہر ایک قوت سمع اور لمس
وغیرہ کو سمجہو عوام اوسکو جو بے حس اور بے
حرکت ہو جاتا ہے مردہ تصور کرتے
ہین اور حقیقت مین تمام قوتین یعنے تمام
دیوتا اوس حالت مین اپنا اپنا مقام
چہوڑکے بیران مین محو ہو جاتے ہین جب
یہہ دیوتا یعنے قوتین بیران سے جدا ہوتی
ہین کہتی اور سنتی اور دیکہتی ہین اور
جب اوس سے ملجاتی ہین بے حس اور حرکت
معلوم ہوتی ہین ۳۰ پہر ان سب دیوتاؤن
سے بڑا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ جب
بیران جسم سے جدا ہو جاتا ہے سبہی اس
یعنے انتہہ کرن اور گیان اندری اور
کرم اندری
افعال سے عاجز ہو جاتے ہین یعنے اندہے
ہو جانے سے بیران کو نقصان نہین ہوتا
اور بیران کے جدا ہونے سے آنکہہ دیکہہ
نہین سکتی ہے اسطرح سب حواسون
کو قیاس کرو - ۳۱ - حالت سخت بیماری
مین بیمار کو واجب ہے کہ ووب یعنے
ہری گہاس کا فرش بچہاکے اوس پر
لیٹے اور آگ کو روشن کرے اور
کوزہ پانی کا بہر اور سر لپیٹ اور سیر
رکہہ آگ کی برابر رکہے اور سفید چاول
اور دہی اور بڑے بیٹے کو روبرو بلاکے
اور کہے کہ اپنا ہاتہہ میری آنکہون پر رکہہ
اور سمجہہ کہ اب مین تمام حواسون یعنے
دیوتاؤن کو تیرے سپرد کرتا ہون اور
اعمال اور اوسکے نتایج اور لذات طعام
اور شراب تیرے اختیار مین دیتا ہون

بیٹے کو چاہئے کہ باپ کے گرد پہر کے کہے کہ مین
نے اس امانت کو اوٹہا لیا - پہر باپ کہے
کہ جو جواد ہافت شمشیر رانی اور معرفت
الہی مین رکھتا تہا اب تیرے سپرد کرتا ہون
تجھکو برکت ہو - پہر بیٹا سر کو زمین پر رکھ
کے کہے کہ ہمیشہ آپ کے نصیب ہووے
بعد اس وصیت کے اگر وہ بیمار نہ مرے
اور بچ جاوے تو چاہئے کہ اس مال پر
جو بیٹے کو وصیت کرکے

دیا متصرف ہو

پہہ اوسی کے اختیار مین چہوڑے اور خود
فقیر ہو کے گذران کرے ۳۲ کاشی کا راجہ
بہرت ردن حکمت کے نتایج سے اندر کے
لوک مین پونچا اور اسنے اندر سے کہا
کہ وہ نعمت جو سب سے بہتر ہے مجہے دی
اندر نے کہا کہ تجھکو اور تمام مخلوق کو
سب سے اعلے نعمت آتما کا جاننا ہے
کہ جسکو آتما کا گیان نہین ہے اوس سے
مین راضی نہین ہون اور وہ کیسا ہی
نیک اعمال ہو اوسکی میرے پاس کچھہ قدر
نہین ہے پس نعمت عظمی آتما کا گیان
ہے - ایک شخص کے تین سر تھے اور وہ
تینون لوک کا حال جانتا تہا مگر آتما کا گیان
نہین رکہتا تہا مینے اوسکو قتل کیا تہا جو
محسوسات کی لذات کا شوق رکہتا ہے
اور فانی چیزون پر نظر رکہتا ہے مین اسکو
سگ اور سور کے برابر سمجھتا ہون اور
جسکو علم الہی نہین ہے وہ کسی عالم ہی
ہو محض ناچیز ہے - جسکو معرفت الہی ہو
اور اتفاقاً اوس سے کوئی گناہ کبیرہ بہی
ہو جاوے وہ حساب سے خارج ہے کیونکہ
گیانی سے جو خطا ہووے مکرر نہو گی اور
گیانی سے نیکی اتفاق سے ہو گی - راجہ کو
اس نعمت سے گیان ہو گیا اور کہنے لگا
کہ مین عین پران ہون اور محیط عالم کا ہوتا

اور حیات دائمی رکہتا ہون اور موت سے
آزاد ہون کہ حیات اور پران یعنی واحد
ہین کہ حیات اور پران دونو ایک ساتھہ
جسم سے جدا ہوتے ہین - پران کو جب
گیان ہوتا ہے برہم سے لین ہو جاتا ہے
اور تمام حواس اسکے ہمراہ ہو جاتے ہین
۳۳ - بعضے کہتے ہین کہ حواس اور پران
ایک ہی ہین - دلیل یہہ ہے کہ نطق کو
طاقت بغیر پران کے گویائی کی نہین
ہے اور نہ آنکہہ کو اور کان کو علی ہذا القیاس
ہر ایک حواس کو اوسکے فعل کی پران کے
ہمراہ اور یہی چار پران موسوم ہین
مثل ایمان اور سمان باد کے حقیقت مین
ویسے ہی جدا نہین ہین - جو طاقت نطق
کی نہین رکہتا ہے گو لنگا کہلاتا ہے مگر اوسکی
زندگی مین کچھہ حرج نہین ہوتا ہے اسی
طرح اندہے اور بہرے ہونے سے حیات مین
خلل نہین ہوتا ہے - پس واجب ہے
کہ پران کو سب کا سردار تصور کرو اور
تعظیم کرو - پران اور دانائی ایک ساتھہ
قالب کو چہوڑتی ہے پس پران کی حقیقت
کو جاننا عین دانائی ہے - حالت سکتہ
مین تمام حواس پران سے ملجاتے ہین
کہ اوسوقت نہ کچھہ نظر آتا ہے اور نہ
کچھہ سنتا ہے اور نہ کچھہ حرکت کرتا ہے
جب حالت جاگرت مین آتا ہے تمام حواس
آتما سے جدا ہو کے اپنے اپنے مقام پر
آجاتے ہین جیسی آگ سے چنگاری جدا ہو کے
ہر طرف گرتی ہین پہر وے اپنی اپنی قوت
کے موافق فعل کرتے ہین - جب آدمی قریب المرگ
ہوتا ہے عوام سمجھتے ہین کہ اسپر ضعف
اور ناتوانی اور بے شعوری کا غلبہ ہے
حقیقت مین تمام حواس اپنی اپنی تعینات
کا مقام چہوڑ کے پران کے ہمراہ جسم سے باہر
جانے کو پران سے جا ملتی ہین - اوسی
حالت مین جب افاقہ ہوتا ہے یعنے پران

جسم سے جدا ہونے کو توقف کر
تب سب حواس اپنے اپنے محل
جا حاضر ہو اپنا فعل کرتے ہین - اگر
کہ حواس اور دانائی اور قوت
کے ہمراہ ہین - پران ایک درخت
اور یہہ سب اوس کی شاخین ہین
نطق سے تمام حرف اور اسم اور
اور ہر ملک کی زبان اور ذایقہ ا
مزہ تلخ اور ترش کا پیدا ہوا - کان
آواز اور راگ کی لذت ہے آنکہ
اشکال مختلف اور رنگ کی کیفیت
معلوم ہوتی ہے - ناک سے تمیز بو
اور بد ہوتی ہے لمس سے تمیز سخت
اور نرم متعلق ہے - ہاتہہ سے لکہنا
ہتہیار چلانا اور دینا ہوتا ہے پانو
چلنا اور پہرنا کرسکتا ہے آلہ تناسل
تولید اور تناسل
ہوتی ہے - مقعد سے کثافت دو
ہوتی ہے اس طرح چاردون اناتہہ کر
سے چار فعل ہوتے ہین - لیکن حرکت
سب حواسون اور عضوونکی پران
کے اختیار مین ہے عقلمند کو چاہئے
فروعات کو چہوڑ اصل کو دیکہے - پرا
کی یہہ سب جزو ہین اور ایک دوسرے
سے تعلق رکہتے ہین اور بغیر ایک کے
سب عاجز رہتے ہین - پس چاہئے کہ سب
کو ایک خیال کرے - یہی عین سرور ہے
اور سبب اطمینان کا خوف سے موت
کے ۳۵ - اس علم سے جیو آتما بہم آتما
اور آتما ہو جاتا ہے - یہہ علم تمام دیوتا
کی او پاستنا اور تمام قسم کے کرمون
سے افضل ہے - ۳۶ - اندر کا قول
ہے کہ جو آتما کو پہچانے وہ سب گناہون
سے پاک ہو جاتا ہے کیونکہ وہ آتما ہو جاتا
ہے - ۳۷ راجہ اجات ستر اور دوہیت
یا لاک کا بیان جو برہم داران اوپنکہد

مین ہے وہ بہی اس موقع مین دیکھنا چاہیے ۔ ۸ جب تک جیو آتما آتما کو نہین پہچانتا ہے اوس پر شیطان غالب رہتا ہے اور ہمیشہ ورجا مین پہنسا رہتا ہے اور جہل سے نتائج کی امید پر نیک افعالی کرتا ہے اور آفات کے خوف مین بد افعالی سے پرہیز کرتا ہے ۔ اور جب آتما کو پہچان لیتا ہے تمام نیک اور بد عالم کو ناچیز جان کے مرتبہ اعلی کو پاتا ہے **مولف** ۔ سواے ایک واجب الوجود دوسرا کوئی اس لائق نہین ہے جسکو دلمین جگہہ دیجاوے اور جاہلی سے زیادہ کوئی گناہ نہین ہے کیونکہ تمام گناہ اسکی مصاحبت سے پیدا ہوتے ہین جو کوئی جہل سے نکل آوے ہرگز مرتکب بد افعالی کا نہ ہووے اور جب بد فعلی نکرے خوف دوزخ سے ایمین رہے اور جسکو گیان یعنے علم اور عقل ہووے وہ معلوم کرے کہ جو جگ اور تپ اور تیرتھ اور برت اور دان اور پُن با امید پانے کسی نتیجے کے کرتا ہے وہ داخل نیک افعالی کے نہین ہے ایک قسم کا بیوپار ہے جسمین جو کہوٹا ظاہر ہے اور نفع مظنون ہے نیک افعالی وہ ہے کہ زندگی اپنی آرام سے قطع کرے اور لذات دارین کو فانی سمجھے اور وہ حرکت نکرے جس سے کسی جاندار کو تکلیف ہووے اور جہانتک امکان ہو نیک اور بد اور امیر اور غریب کو جس قسم کی قوت رکہتا ہو یا جس چیز کا وہ محتاج ہو مدد دیوے اور تمام افعال مثل دنیا دارون کے کرے مگر کسی مین محو نہو جاوے اور سمجھتا رہے کہ یہہ دنیا گذشتنی اور اسکی اسباب گذشتنی ہین جسکو یہہ سمجہہ ہووے اور سمجہہ کے موافق عمل کرے اوسکو جیون مکتا یا اتیت ہووے اور جب قالب

عنصری کو چہوڑے بدیہہ مکت یا وے فقیر کی دانست مین یہہ خلاصہ اس اوپ نکہد کا ہے ۲ ۔ اسمریہ اوپ نکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۱۱ اور رگہہ بید مین نمبر ۱ ۔

آتما کی تعریف مین

۱ ۔ آتما کو تلاش کرنا عمدہ کام ہے اور راہ نیک اور پسندیدہ فعل ہے کیونکہ اس سے برہم کو پہچانتا ہے اور یہہ راہ گیان اور معرفت کی ہے ۔ ۲ ۔ جو اس راہ کو چہوڑتا ہے یا اسکی تلاش مین غفلت اور سستی کرتا ہے یا دوسری راہ کو اس پر فضیلت دیتا ہے وہ گمراہ ہے کیونکہ بزرگ سب اس راہ پر چلتے رہے اور بید کی شرتی سے بھی یہی راہ سید ہی ہے ۔ ۳ ۔ تین قسم کی مخلوق نے اس راہ کو چہوڑا ہے ۔ اجسنے آفتاب کی روشنی کو بسیط سمجہا ہے

انکو سورج کا لوک ملیگا اوس سے بلند مرتبہ نہین ملیگا ۔

۲ ۔ جو ہوا کی تعظیم کرتے ہین اور حبس دم مین مشغول رہتے ہین یہہ یون اڑ رہی ہستہ ہو رہین اگرچہ یہہ تمام عالم مین پہیل سکتی ہین مگر گرہ باد سے بلند پرواز کرنے کو سا مرتبہ نہین رکہتی ۔ ۳ ۔ آتش پرست اور اگن ہوتری یہہ ہوم اور جگ کیا کرتے ہین ان کے کمال کا مرتبہ گرہ نار ہے اور جو چاند کو پوجتے ہین وے چندر لوک سے بلند جانے کی طاقت نہین رکہتی ۔ ۴ جسنے اس راہ کو چہوڑا ہے اوس کا عمل خلاف علم کے ہے

اگہنہ کے معنی ہین کہ سب چیزین اوس سے ظاہر ہووین ۔ چونکہ سب چیزین زمین سے پیدا ہوتی ہین اس وجہہ سے اسکا نام اگہنہ ہے اور اس سے بہت منفعت ہین ۔ اقتا سے بہی بہت نفع ہوتا ہے اس وجہہ سے اسکو بھی اگہنہ کہتے ہین اور بید کی رچا مین بہت تعریف اسکی رقم ہے زمین سے غذا پیدا ہوتی ہے جس سے سب پرورش پاتے ہین اور نفع اوٹہاتے ہین اور آکاش یعنی عالم فضا ظاہر کرنے والا تمام موجودات کا ہے اور اسکے اندر تمام پرند اوڑتے ہین اور آفتاب اور ستارا وغیرہ سب سیر کرتے ہین اور ابر اور مینہہ سب اس کے اندر ہین جس سے روئیدگی اگتی ہے اور عالم کے جاندارون کی غذا ہوتی ہے اوس وجہہ سے بید کی رچا مین اسکی مہما بہت لکہی ہے گویا یہی بہشت ہے ۔ ۶ ۔ مینہہ دیوتا جنکو عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور بیرونی ہین اور وہ ظاہر اور پیدا کرنیوالا سب کا ہے اور حقیقی ہے اور اندرون بدن کے ہے اور اوس سے پیدائش اولاد کی ہوتی ہے ۔ پس چاہیے کہ آتما کو جو کہ اندرون بدن کی ہے ظاہر اور پیدا کرنے والا جہان کا سمجہہ لیوے ۔ ۷ ۔ جسطرح زمین سے سب چیزین پیدا ہوتی ہین اوسیطرح زمین سے گویا اسی مثل آفتاب کے برابر ہوگیا جس کے تلق سے روشن ہووے پس انکو غذا انکو کیا چاہیے اور غذا سے سب کی پرورش ہوتی ہے ۸ ۔ دونون سوراخ ناک کے سبب غذا کے ہین جیسے اکاش یعنی عالم فضا سبب پیدائش عالم کا ہے ۔ جیسے اقتا عالم فضا مین ہے ویسے پران جسم مین ہے ذکر حبس دم کر کے کرتے ہین اور پیدائش غذا سے پاتے ہین ۔ آنکہہ بجاے آفتاب کے ہین اور شرتی بید کی او سکی غذا ہے ۔ ۹ ۔ غذا سے عبادت کرنیکو قوت ہوتی ہے اور عبادت سے اوس عالم پر فتح ملتی ہے ۔ اور غذا کو دیتے

اس عالم مجازی کی جاندار سطیع اور فرمانبردار
ہوتے ہین ۱۰ تمام عالم غذا ہے اور کہانیوالا
بھی غذا اکا جیسے کہ زمین خود غذا ہے اور
کہانے والی عالم کے جانداروں کی ہے
۱۱ - زمین غذا بھی ہے اور کہانے والی
غذا کی بھی ہے اور دلیل ظاہر کہ سب
چیز غذا کی زمین سے پیدا ہوتی ہین اور
جنگ مین زمین کی پیدا دار چلو تا اون
کی غذا ہوتی ہے پس زمین غذا ہوی
بارش کو زمین کہاتی ہے اس وجہ
سے زمین کہانیوالی غذا کی ہے - اس
رمز کو جو کوئی اچھی طرح سے سمجھے
وہ کل عالم کو کہا جاوے اور خود غذا
کل عالم کی ہو جاوے اور ایک دوسرے
کو لازم تصور کرے ۱۲ اکل عالم کی
پیدائیش جو شکل اور صورت رکہتی ہے
اوسکی شروع پرجابت سے یعنے
نطفہ اور تخم اور مبدا اسکا پرجابت
ہے - پرجابت سے دیوتا یعنے حواسون
کے موکل پیدا ہوئے - اون سے
ابر اور باران اوس سے بناتات
اوسسے غذا اوسسے نطفہ جاندار نکلا
اوسسے جسم جانداروں کا اوس سے
دل اوس سے عقل اوسسے گویائی
تا کہ پہلے عقل سے سمجھے پیچھے زبان
سے بات کرے پھر اوس پر عمل ہووے اوسی
وجود اوس شخص کا جو پرم آتما کا
گیان یعنے علم رکہتا ہے ایسا عالم مین
غذا ہے اور عین غذا ہے اور جانتا ہے
جو کہ نباتات کا دیوتا ہے - جو عالم غذا
کو عین غذا اور عین غذا اور عین قیوم
سمجھے وہ چندر لوک کو پہونچے اور وہ دوسرے
کے قلب اور ذہن مین مثل چاند کے
روشن ہووے جیسے اوس معروض
غیر محسوس سے پرجابت اور درجہ بدرجہ
لطافت پاتے پاتے وجود انسانی ہوا

اوسی طرح علم او عمل سے لطافت پاتے
پاتے غیر محسوس ہو جاوے - ۱۳ پرہم
پران ہی اور عالم او سکا جسم اور جسم
مین پران نے اسطرح سے دخل کیا ہی
پہلے پانو کے انگوٹھے مین آیا
اور پانو کہلایا پھر
ساق مین پھر شکم مین پھر سینہ مین غرض
جہان ہو نچا اسکا جدا نام اسکا قرار
پایا - ۱۴ - سرکراچہ کے شاگردون
نے حرارت غریزی کو جو معدہ مین ہوتی
ہے اور دل کو جو سینہ مین ہے برہم خیال
کیا - ۱۵ اجب سینہ سے پران سر مین گیا
یعنی ام الدماغ مین تمام قوت گویائی اور
شنوائی اور ذائقہ اور بینائی کہ نعمت
الٰہی ہین حاصل ہوئی - اس رمز کو جو
سمجھے وہ تمام نعمت پاوے اور سب
دیوتاؤن کو مسخر کرے - ۱۶ پران اور
حواسون نے باہم بحث کی تا کہ جسکو سب
مین بزرگی اور فضیلت ہو ظاہر ہو جاوے
آنکہہ نے اپنی فضیلت دکہلانے کو جسم
سے مفارقت کی اگرچہ جسم اندھا ہو گیا
مگر زندہ رہا اور حرکت کرتا رہا - اسیطرح
جب سماعت نے اور ہر ایک قوت لامسہ
اور شامہ نے مفارقت کی زندگی مین
ہرج نہ ہوا اور بغیر اونکے کام چلتا رہا
جب پران یعنی روح نے قصد روانگی
کا جسم سے کیا سب حیران اور پریشان
اور مضطرب ہوے اور سب نے سمجھا
کہ ہم سب بغیر پران کے ہیچکارہ اور
ناکارہ ہوتے ہین جسم کا نام سریر ہوا
پھیر حواسونکو یقین ہوا کہ جو کچھہ فضیلت
ہے پران کو ہے کہ بغیر پران کے جسم
ناکارہ ہے پس پران کا نام انگتبہ رکہا
۱۷ بعد کی سرتی ہے کہ پران اور حواس
ایک دیگر کے محتاج ہین اس وجہ سے ایک
ہی ہین اور پران سے سب کو طاقت ہے

اسواسطے اسکا نام برمابت ہے یعنی
صبح صادق - جب سونے کے وقت
حواس پران سے ملجاتے ہین تب پران
کا نام شانیگ ہوتا ہے یعنی شام اور
سانیگ کال بیداری کے وقت جو
پران سے جدا ہو کے اپنے اپنے
مقام مین آتی ہین پس پران کا نام
اہنہ ہوتا ہے یعنی دن - جب پران
ایان ہو کے حواسون کو چھپا دیتا
ہے نشا نام ہوتا ہے یعنی رات نطق
کا دیوتا یعنی موکل آگ ہے - بینائی
کا دیوتا آفتاب ہے - سماعت کا دیوتا
جہات مین یعنی سمت مشرق اور مغرب
اور شمال اور جنوب وغیرہ اور دل
کا دیوتا چاند ہے - قوت دل اور
نظر اور سمع اور نطق پران کے سبب سے
ہے اور مقام ان حواسونکا سر مین
ہے پس بالیقین سمجھنا چاہئے کہ سب
دیوتا تمہارے جسم مین ہین اور رکھتے
ہین - ۱۸ اجب پران ظاہری اور باطنی
پر غالب ہووے ستی ہو سوم ہو
اور ستی کے تین حرف ہین -
س ت ی س پران ہے ت
غذا ہے ی آفتاب ہے تر بور ستی
اوسکو کہتے ہین جو ان تینون کو اکہٹا
کرے - جیسے آنکہہ مین سیاہی او سفیدی
اور پوتلی اکہٹی ہین - جو ستی کی
حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھہ نہ بولے
اوسکی زبان سے ایک سہو اگر جھوٹ بات
بھی نکلجائے سچ ہو جاوے - ۱۹ پران
بے نطق کی رسی سے تمام عالم کو باندھ
رکہا ہے یعنے دنیا کے آدمی نام کی
قید مین پہنسے رہتے ہین اور نام کو مرتے
ہین یہہ نام نطق سے پیدا ہوا ہے اور
نطق سے ظاہر اور مشہور ہوتا ہے ۲۰
تمام وزن منظوم سنسکرت مین پر

سرل پران کے ہے اور سب وزن اشل
اسون کے چونکہ حواسون مین پران
شیدہ ہے اسواسطے نقلم کو جیتا کہتی
ہین - ۲۱ - ایک رکھیشر علم الیقین سے
ماتے ہین کہ پران وہ ہے جو تمام حواسون
پر جا رکھتا ہے اور سب کام کرم اندری
اور گیان اندری اور انتہہ کرن سے
لیتا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کبھی
سوتا نہین ہے اور مختلف راہون سے
اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے
۲۲ - تمام عالم مین پران محیط ہے یعنی
بہوت آکاش اربعہ عناصر کو احاطہ کیے
ہے بلکہ بہوت آکاش پران کی قوت سے
ٹھرا ہے - اور جس طرح بہوت آکاش
پران کی قوت سے قائم ہے تمام اجرام
اور اجسام برہما سے جینونٹی تک پران
کے سبب سے قائم ہین پس تصور کرو
کہ پران مین ہون ۲۳ پران کی گویائی کے
دو بیٹے فرض کرو ایک زمین کو کہ نباتات
اوس سے پیدا ہوتی ہے دوسری
آگ کو جو پکانے والی غذا کی ہے -
جس طرح باپ بیٹون سے خدمت طلب
کرتا ہے اوسی طرح سے تعلق انسے غذا
پاتی ہے - پران کی قوت تنفس کے
دو بیٹے فرض کرو ایک آکاش جسمین تمام
جاندار حرکت کرتے ہین دوسری ہوا
جو خوشبو لاتی ہے قوت بینائی پران
کے بہی دو بیٹے فرض کرو ایک وہ
عالم جس سے بارش ہوتی ہے اور بہشت
موسوم ہے کہ غلہ اوس سے پیدا ہوتا
ہے - دوسرا آفتاب کہ اوس سے تمام شئے
دکھلائی دیتی ہین - قوت سمع پران
کی بھی دو فرزند قرار دو ایک اطراف
اور جہالت عالم کہ اوس سے آواز
سنی جاتی ہے دوسرے سال اور
ماہ جس سے تمیز وقت گھڑی اور پل

اور برف اور مینہہ اور برس کی ہوتی
ہے - پران کے قالب سے بھی دو بیٹے فرض
کرو ایک پانی جس سے بدن پاک ہوتا ہے
اور نشو و نما پاتا ہے اور اعتقاد درست
رہتا ہے - دوسرا ایدن جو پانی کا دیوتا
ہے اور سبب توالد اور تناسل کا ہے
پانی سب عناصر کو جمع کرتا ہے پس اسکی
قوت باعث اجتماع ہے - ۲۴ پران
تمام عناصر کا باپ ہے اور جو بیٹا ہے
وہی باپ ہے اور جو جسم کے اندر ہے
وہی آفاق مین ہے پس دو نہیں
ہین ایک ہی ہے اور محقق کا قول ہے
کہ حواس اور حواسون کے دیوتا ایک
ہی ہین انکو جدا جاننا نہ چاہیے - ۲۵ سمجھو
کہ مین پران ہون اور سب مجھہ سے
پیدا ہوتے ہین اور پرورش پاتے ہین

اور
پران کو پہاڑ اور قوت بینائی اور
شنوائی اور گویائی اور دل وغیرہ کو
پہاڑ کے متعلقات تصور کرو - اسی
پران کو سعہ اور سکے حواسون کے برہم
کہتے ہین - پران کو پہاڑ اس سبب
سے کہا کہ جسطرح پہاڑ مین کان جواہرات
کی ہے اسمین کان حواسون کی ہے -
پران کو اسو بھی کہتے ہین وجہہ یہہ ہے
کہ یہہ حرکت دینے والا سب چیزون
کا ہے - ۲۶ پران دولت اور نعمت
ہے اور یہے دولتی بہی ہے دیوتا اس سے
ہر جگہہ فتح پاتے ہین اعدا اسکی قدر نہین
سمجھتے ہین - اسمر بھی اسکو بدرنگ اور
غنیمت جانتے ہین مگر ہزیمت پاتے ہین
جو پران کو نعمت عظمی سمجھے وہ دیوتا ہو جاوے
کہ یہی پران مرگ ہے اور یہی امر ہے اور
یہی دہاجیست ہے جب پران تلے کو حرکت
کرتا ہے اوس کا نام اپان ہوتا ہے اور جب

اوپر کو جاتا ہے پران کہلاتا ہے اسی
طرح حرکت سے سمان اور اودان وغیرہ
کہلاتا ہے - ۲۷ پران کے ہمراہ ہمیشہ بدن
اور حواس رہتی ہین اور جہان یہہ جاتا
ہے وہ عالم بالا یا بہشت اور عالم پائین
یا دوزخ ہوتے جاتے ہین با آنکہ پران
ان سے جدا ہے کہ بدن اور حواس فانی
ہین اور پران جاودانی - ۲۸ یہہ پران
صورت اور نام ہوکے بخش کہلاتا ہے
اور صورت مین ایک بدن مین قیام کرتا
ہے اور اس عرصہ مین حواسون کو اپنی
جگہہ پر قائم رکھتا ہے حاصل کلام کا یہہ ہے
کہ آدمی کی عمر سو برس کی مقرر ہے جب
قوت حواسون کی زائل ہوتی ہے پران
بھی جسم سے جدا ہو جاتا ہے اسواسطے
اسکا نام ستنج ہے یعنی ٹھہرنے والا
بدن کی رچا کا ۲ - نام پران کا ادہم ہے
کہ سب کو نگاہ رکھتا ہے ۳ - نام گرلس
کہ سب حواسون کو ضبط کرتا ہے ۴
نام بدہ کہ اندازہ کرنے والا نطفہ کا ہے
۵ - نام لبوا ستر یعنی دوست رکھنے والا
عالم کا - ۶ - نام کرہ نسمد یعنی دو
صفت کا جمع کرنے والا ہے ۷ - نام پران
یعنی سردار عظیم - ۸ - نام باسد یعنی
گناہون سے پاک رکھنے والا ۹ -
نام آستد یعنی نگاہ رکھنے والا جاندارون
سے ۱۰ نام ہوداج ہے اس وجہہ
سے کہ سب دیوتا اس کو بزرگ جانتے
ہین ۱۱ - لبوہیت یعنی پناہ سب کی ہو
۱۲ نام بیوکاش یعنی سب سے اول
ہے ۱۳ نام مادہ انی یعنی پاک کرنے والا
۱۴ جیو دہ سو کہ اپنا اور جہا سو اپکا پیک نام ہے
کیونکہ نیک اور بد اور شریف اور رذیل
یعنی جاندارون مین سماتا ہے ۱۵ ا
ید بمعنی پالو کہ روان کرنیوالا ہے ۱۸ ا
نام اجہر بھی پران کا ہے کہ جنہ نتیجہ دینے

اور مرت لوک مشہور ہے ۴ آب یعنی
پانی جو زمین کے طبقات میں ہے اور
پاتال لوک بھی اسکو اشارہ کرتے ہیں
۲ پھر لوکپال یعنی لوگ پال ہران پیدا ہوئی
تاکہ انتظام کریں - ۳ پھر پانی سے ایک
شکل پیدا ہوئی جسکے حواس کچھ نہ تھے
۴ پھر انڈے کی مانند وہ شکل ٹوٹی
اور اس سے مونہہ پیدا ہوا اور اس سے
گویائی یعنے نطق ہوئی اور اس سے
دیوتا نطق کا یعنی آگ ظاہر ہوئی ۵
پھر دو شگاف اور ہوئے اور سے
وے دونوں ناک کے نتھنے کہلائے
اونسے تنفس ہوا اور ہوا اور ہوا کا
دیوتا پیدا ہوا ۶ پھر دو سوراخ آنکھ
کے پیدا ہوئے اوس سے بینائی
سے آفتاب یعنی جو بینائی کا دیوتا ہے
پیدا ہوا ہوئی ۷ پھر دو سوراخ کان کے
ظاہر ہوئے اور اوس سے جہات
اور اطراف پیدا ہوئے کہ یہہ کان کے
دیوتا ہیں - ۸ پھر جرم اوس سے قوت
لامسہ پیدا ہوئی - ۹ پھر بال پیدا ہوئے
اوس سے نباتات ظاہر ہوئیں ۱۰ پھر
سینہ اوس سے دل اور اوس سے اونکا
سوکل چاند پیدا ہوا - ۱۱ پھر ناف اسکے
گرد پران اور اپان باہم بند ہے - ۱۲
پھر محل غایط کا اس کا دیوتا موت ہے
۱۳ پھر آلہ تناسل یہہ سبب تولید اور
تناسل کا ہوا - ۱۴ پھر اس سے نطفہ
پیدا ہوا اسکا سوکل پانی ہے - یہی
دیوتا عالم کے نگہبان ہیں اور ان سے
عالم قایم ہے اور یہی عالم کی قید میں
پڑے ہیں اور یہی دریا عمیق ہے ۳۵
یہہ سب دیوتا بھوکہہ اور پیاس سے
عاجز تھے اسلیے ان دیوتاؤن نے آتما
سے کہا کہ ہمارے کہانے اور پینے کو جگہہ مقرر
کرو تاکہ ہم کہا دیں اور پیویں - پھر گائے کی

کی صورت پیدا ہوئی کہ اس سے کہانے
اور پینے کا نفع بہت سے پیدا ہوا اور
آتما نے کہا کہ انہیں حلول کرکے کہاؤ اور
پیو - دیوتاؤن نے کہا کہ اگرچہ گائے
سے کہانے اور پینے کے بہت فایدے
ہیں اور گہوڑے سے سواری کے مگر
یہہ واسطے انسان کے ہیں ہمارے لایق
نہیں ہیں ہمارے واسطے اور کچھہ
تجویز کرو - تب صورت انسان کی پیدا
ہوئی اور دیوتاؤن نے اوسکو پسند
کیا اور کہا یہہ اچھی جگہہ ہے پس یہہ
صورت جگ کے عمل کرنے والون کی
ہوئی - جگ دیوتاؤن کی غذا ہے
اسواسطے آتما کی مرضی ہوئی کہ سب
دیوتا اپنے اپنے مقام پر حاضر ہوں
پھر دیوتا آگ کا نطق ہوکے مونہہ میں
سمایا - دیوتا ہوا کا پران ہوکے ناک
مین سمایا ۔ دیوتا بینائی کا آفتاب ہے
وہ آنکھہ مین سمایا ۔ دیوتا شنوائی
کا جہات ہے وہ کان مین سمایا دیوتا
لمس کا نباتات ہے بال ہوکے مسامات
مین سمایا ۔ دیوتا مرت کا اپان باد ہوکے
ناف مین سمایا دیوتا نطفہ کا پانی ہوکے
آلہ تناسل مین سمایا - ۳۶ پھر بھوکہہ
اور پیاس نے کہا کہ ہمارے واسطے
جوکچھہ تجویز کرنا چاہیے کرو آتما نے
اونکو دیوتاؤن کی شریک کردیا کیونکہ
بھوکہہ اور پیاس کی خاطر دیوتاؤن
سے دل جگ کو اختیار کرتے ہیں اگر
بھوکہہ اور پیاس نہو تو جگ کو کون
کرے - ۳۷ پھر آتما کا ارادہ ہوا کہ
تمام عالم کیواسطے خوراک پیدا کرے
سمجھ وخیال کے پانی سے مثل اوسکی
پہرکے غذا کی صورت پیدا ہوئی -
غذا نے جانا کہ سب مجھے کہا دینگے
پس بہاگی پھر وسے جنمین حواس داخل

ہوئے تھے غذا کے پیچھے دوڑے مگر
نہ پکڑ سکے مراد یہہ ہے کہ اگر کوئی جنس
اپنی قوت سے غذا کو پکڑ سکتی تو
سیر ہوجاتی حالانکہ کوئی سیر نہیں
ہوتا ہے اگر کوئی زبان سے غذا
کا نام لیوے تو وہ سیر نہوگا ؎
حلوا حلوا اگر گوئی صد سال
از گفتن حلوا نشود شیرین کام
اگر کوئی ناک سے سونگہے تو بھی
سیر نہوگا - اگر کوئی آنکھہ سے دیکھے
تو بھی پیٹ نہ بہریگا اگر کوئی ہاتھ
سے مس کرے تو بھی سیر نہوگا -
اگر دل مین غذا کا تصور کرے تو بھی
سیر نہوگا ۔ آلہ تناسل کی لذات
سے بھی کوئی سیر نہیں ہوتا پھر پران
اپان باد ہوکے مونہہ مین داخل ہوا
کہانیوالا اور پکڑنے والا اور جذب
کرنے والا اور نگلنیوالا اور ہضم کرنے
والا اور اعضا کو قسمت کرنے والا
پران ہے سو دلیل ظاہر ہے کہ پران
سے بدن زندہ اور متحرک ہے اور
پران غذا سے زندہ ہے اور پران
سب حواسون سے افضل ہے ۳۸
پھر آتما نے خیال کیا کہ اگرچہ یہہ جسم
میں نے پیدا کیا مگر بغیر میرے اس کام کا
قیام محال پس کسی راہ سے جسم مین
داخل ہونا چاہیے - پھر غور کیا کہ پران
پاؤن کی راہ سے داخل ہوئے ہیں
اور حواس اپنے اپنے راہوں سے
مجھکو اپنے افضل راہ چاہیے پس سر مین
جہان کہ دو ٹکڑے کہوپڑی مین پیوند
ہیں شگاف کیا اور اوس راہ سے
داخل کیا - اس مقام کا نام ام الدماغ
ہے اور درمدرت یعنے چیرا ہوا
اور ناندن بھی اسکو کہتے ہیں یعنی
سرور ۳۹ تمام راہیں جو حواسون

سے متعلق ہین ۔ ادنیٰ ہین دماغ کی
راہ عالی ہے وجہہ یہہ کہ آتما بادشاہ
ہے وہ اس راہ سے بدن مین داخل
ہوا ہے اور یہہ عقل کا خزانہ ہے
اور عقل سے علم ہوتا
ہے اور علم سے آتما ہو جاتا ہے
۹ ۳ جب آتما عناصر سے مخلوط ہوا
اور جاگرت اور سپن اور سکھپت
کے احاطہ مین گھر گیا جیو آتما سو سوم
ہوا جب گرو یعنی مرشد کے ذریعہ
سے علم اور عمل ہووے مثل جدا
کاس کے تمام عالم کا محیط ہووے
اور اسمین تمام اونکد اور اندر
دکھا جاوے ۔

پیدائیش کی تعریف مین

نطفہ ثبت بدر مین ہوتا ہے اور
وہ خلاصہ اعضا اور اجزا و بدن
کا ہوتا ہے اسکی حفاظت باپ
کرتا ہے ۲ جب ماں کے پیٹ مین
مخلوط ہوتا ہے جو ہر اجزا ے بدن
پدر کا تولد اول کہلاتا ہے اور ماں
کے جیسے اور عضو جسم کے تھے یہہ
بھی ہوتا ہے ۳ غور کرنیسے معلوم
ہوتا ہے کہ شوہر نطفہ کی صورت
مین کے رحم مین جورو کے آتا ہے
اور حمل کی مدت مین جورو خصم کی
محافظ رہتی ہے اور شوہر اسوجہہ
سے کہ اختلاط جوہر اجسام تکیدگر
سے وہ حمل ہوتا ہے الفت اور
حفاظت کرتا ہے ۴ جب بچہ
پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہیئے کہ شوہر
خود بمرتبہ تولد ثانی کے ہوتا ہے
۵ جب یہہ قرار پایا جو کہ او بزرگ
ہوا ایس جو فعل نیک یا بد بچہ کرتا
ہے گویا پدر کرتا ہے اسی وجہہ سی
مشہور ہوا ہے کہ بعد پیدا ہونے

فرزند کے باپ اعمال سے فارغ
ہو جاتا ہے ۔ ۶ جب وہ بوڑھا
ہوکے مرے فرض کرو کہ تیسری مرتبہ
تولد ہوا دیکھو وہی ایک جو بیدار ہے
ایک تنزل مین پہلے گرفتار تھا اب
دوسرا تنزل بہی اسکو ہو گیا گویا
ایک قفس سے دوسرے قفس مے
پہنچتا ہے ۔ ۷ جب قوت معرفت کی
ہوتی ہے معلوم کرتا ہے کہ مین
تنزلات مین گرا ہوں وہ سعی کروں
کہ اس قید سے رہی ہوں اور دوسری
مرتبہ شکم مادر مین نہ جاؤں ۔ ۱۳
رکھیشروں نے فکر کیا کہ ثابت ہو کہ مخلہ
پران اور حواس اور دیوتاؤں کے
آتما کون ہے اور اسکو تعظیم کرین
کہ ایک پاؤں کی طرف سے جسم مین
داخل ہوا اور دوسرا سر کی جانب
سے جب خوب غور کیا معلوم ہوا کہ
وہ آتما ہے جو کہ عین علم ہے اور جو
قوت تمام حواسوں اور پرانوں اور
دیوتاؤں مین ہے سب آتما کی ہے
اور وہی برہما ہے اور وہی اندر
اور پرجاپت اور سب دیوتا ہے اور
پانچوں تت بھی وہی ہے اور تخم اور
نطفہ بہی وہی ہے اور جو تخم سے اور
انڈے سے اور خیر سے برآمد ہوتا
ہے اور انسان اور حیوان اور چرند
اور پرند اور درند غرض کہ جو سوم
اور مجسم ہوا وہی ہے ۔ کیونکہ سب
اوسے ہوتے ہین اور اسی مین
رہتے ہین اور اوسی مین ہو جاتے
ہین ۔ اور وہ چیتن ہے اور متحرک
کرنے والا تمام عالم کا ۔ ۲۴ جو اس
رمز کو سمجھے اور لذات فانی کو ناچیز
سمجھے وہ رستگار ہووے ۔ الیشر ہے
پر اثر تھنا کرے کہ قول اور فعل یکسان

ہو جاوین اور بید کے احکام وا...
نہ ہووین اور راستی نصیب ہو...

مولف ۔ ایک آتما کی پوجا سے...
سب دیوتاؤں کی پوجا ہو جاتی
ہے ایک دیوتا کی پوجا سے ایک قسم
کی نعمت حاصل ہوتی ہے ایک دیو...
کی پوجا سے ایک قسم کی نعمت حاصل
ہوتی ہے آتما کی اوجا سے تو لوکی
کی نعمت بہی نا چیز معلوم ہوتی ہے
اکل حلال اور صدق مقال سب اعما...
سے افضل ہے اور اس سے کل
سے محبت پیدا ہوتی ہے جو سب
مین آتما کو ہا ایک دیکھتا ہے وہ
کسی کو آزار نہین دیتا جو کسی کو
آزار نہین دیتا وہ کبھی اور کہین
ستایا نہین جاتا ہے ۔ علم اور
عقل سب سے اعلے ہے کیونکہ
بغیر اسکے نیک اور بد اور چھوٹے
اور بڑے اور چھوٹے اور سچے
کی تمیز نہین ہوتی ۔
۳ ماسکل آپ نکہد یہہ سر اکبر مین
بہ نمبر ۴۴ اور رگ بید مین بہ
نمبر ۳ ہے ۔

توحید کے بیان مین

۱ ۔ جدھ نتہ نام ایک رکھیشر کو
اندر بہشت مین اوپر کے لیگیا تب
رکھیشر نے اندر سے پوچھا کہ تو کون
ہے اندر نے جواب دیا کہ نور یا منت
اور جگ دیوتاؤں کے خوش کرنیکو
کیا کرتا تہا وے تو کچھہ چیز بھی
نہین ہین اگر او نمین سمجھہ ہی
سامرتھہ ہوتی تو تجھکو میرے
جنگل سے چھوڑا لیتے ۲ ۔ جو نتیجہ
کسی فعل کا دنیا ہے وہ مین ہوں
اور جگ اور نتیجہ جگ کا بہی مین
ہوں اور وہ دو وہ جو جگ سے

کو پوتر کرتا ہے مین ہون ۔ وہ آگ
قب کی سامگری کو جلاتی ہے مین ہون
ہ تمام عالم کے فعلون کا مین ہون
عالم مین ہون اور تمام عالم سے
ا مین ہون ہر شر جو بصورت سانپ
ہے اور پہار زمین رہتا ہے اور شیطان
قب ہے اور سب کو ڈراتا اور بہگاتا
ے اوسکو مارنے والا مین ہون ۔ ۳ ۔
ہیے چاہیے کہ میری جاننے کا جیسا کہ
ہے ویسا مجھے پہچان کہ مین لاثانی
ور یگانہ ہون ۔ ۴ مایا کے سبب سے
شکال مختلف نمایان ہوا ہون ۵
مین نڈر ہون اور سب کے دل مین
ہاکے جو چاہتا ہون کرتا ہون ۔ ۶ ۔
وئی میری حقیقت نہین جانتا ہے
مین زمین مین ہون اور آسمان پر ہون
ور سب پرورش عوام کا ہون ۔
ب اور عمل جگ کا سوجد مین ہون
ور باپ تمام عالم کا مین ہون اور
و نطرہ شبنم کا گرتا ہے وہ بھی مین
ہون ۔ بید اور بید کا جاننے والا
ور وہ آگ جو سمندر مین ہے مین ہون
آفتاب جو بارہ مہینے سیر کرتا ہے اور
چاند بھی مین ہون ۔ ۷ ۔ جو کچھہ دیا اور
شنید اور نطق اور تصور اور یقین
مین آتا ہے یا اس سے منزہ ہے مین
ہون ۔ ۸ ۔ مجھے اپنے دل کے حجرہ
مین تلاش کر پہر تو بہی بیخوف ہو جاوےگا
مین پانچ اور دس اور ہزار قسم کی
صورت رکھتا ہون جو میری حقیقت
کو سمجھتا ہے مجھسا ہو جاتا ہے ۔ ۹ ۔
جو کچھہ پیتا ہے اور جو کچھہ بولتا ہے
اور جو فعلی کرتا ہے کہ وہ میرا روپ
اور تمام تپ کرتے اور کہانا اور پینا
اور سونا سب چھوڑ دے اور دل
مین ہی کرتا رہتے وہ میرے نزدیک

آنے نہین پاتا ہے ۱۰ مین سب کو کرتا
ہون مجھے کوئی نہین کہا سکتا ہے ۔
۱۱ ۔ تو نے جو ریاضت کی اور غرض
مجھہ سے رکھی اس سبب سے مین تجھپر
اور ہا ملا یا اب جو مین ہون وہی تو بہی
اسمین کچھہ شبہہ نکر اور پہلے تو نادان
تہا سو جہہ سے مجھے جدا تہا اب تو گیانی ہو گیا
پس مجھسا ہو گیا ۔ ۱۲ پیدا کرنیوالا تمام
عالم کا مین ہون اور پالنے والے اور
فنا کرنے والے تمام عالم کے میرے گن
ہین تشبیہ برہما کے چار مونہہ ہین
اسکی یہہ مطلب سمجھو کہ میرا مونہہ
چارون طرف کو ہے پس چاہیے کہ
سوائے میرے اور کسی طرف کو دہیان
نکرو اور سب فانی ہین اور مین جاودانی
ہون اور سب قائم بالغیر ہین اور مین
قائم بالذات ہون **مولف** رگ
بید کی تلینون اوپنکہد تمام ہو گئی
ان سب کا خلاصہ فقیر نے یہہ سمجھا ہی
۱ ۔ سوائے آتما کے اور کو پرم آتما
سمجھنا نہ چاہیے ۲ ۔ عقل اور علم
کے سوائے کوئی رہبر اور دستگیر
اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت
اور حسرت و وہم و رجا کا نہین
ہے ۳ عیش اور آرام روح
اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر
ہونا محال ہے اور نیک افعالی وہ
ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف
اور رنج اور نفرت نہو ۔

۲ ججر بید اس بید کے متعلق بارہ اوپ
نکہد ہین ۔

۱ ست رودری اوپنکہد

یہہ ستر آکبر مین بہ نمبر ۱۹ ۔ اور ججر بید مین
بہ نمبر ۶ ہی اور اسمین سو نام رودر

کے ہین یعنی صفت تہوگن کی
۱ ۔ یہ جا بیتا نے کہا اے رودر تمکو
اور تمہارے جلال اور غضب اور
تمہارے ان تیرون کو جو سب کو فنا
کرتے ہین اور تمہاری اوس کمان
کو جس سے تیر لگاتے ہو اور تمہارے
اوس ترکش کو جسمین تیر رکھتے ہو
اور تمہارے بازو کو جس سے تیر
کہینچتے ہو نمسکار ہے تم اپنے تیر اور
کمان اور بازو سے مجھے ظفر دو
۲ تم مین دو صفت ہین ایک جمالی
دوسری جلالی ۔ جمالی صفت صدر
کرشچہ الی گناہون کی ہے اور جلالی
صفت سے غم کو دور کرو اور سرور
بخشو ۔ (۳) تم نگاہ رکھنے والے
پہاڑون کے اور پہنچنے والے ابر
اور باران کے ہو میری مدد کرو
۴ اپنے غضب سے محفوظ رکہو اور
درد کو میرے دور کرو اور مسرت
عطا کرو اور ہر طرح عقلا و
ایمان مین رکھو اور بلیہ زوال کرو
وہ بیماری اور ناتوانی اور شقہ
اور غضب اور جہل اور ظلم کو بہی
دور کرو ۶ میرے حواس ظاہری
اور باطنی جو صفات ملکی کو چہوڑ
کے حرکات شیطانی کی طرف مائل
ہین انکو نیکی کی طرف لگا دو ۔ ۷ ۔
آفتاب جو ہزارون شعاع سے تمام
عالم کی ظلمت کو دور کرتا ہے وہ
تمہاری عظمت کا نمونہ ہے ۔ اور
وقت طلوع اور غروب آفتاب
کے سرخی اور وہ ہر کو زردی نظر
آتی ہے اور سبکو دسے زحمت
ملتی ہے وہ تمہاری صورت ہے
ہر ایک شخص جاہلت اور نادانی
کے سبب سے خواہش اسباب فانی

اور ناپائیدار مین گرفتار ہے اور انانیت
مین محو ہو رہا ہے اور جو حرکت کرتا
ہے اسکی نسبت اپنی طرف کرتا ہے
اگر تمہاری حقیقت کو سمجھے تو رستگار
ہو وے ٩ جو بدیا اور اودیا تمام
عالم مین پہیلی ہے یہہ تمہاری قدرت ہے
١٠ زہر تمہارے اختیار مین ہے اور تمہاری
آنکھین ہین اور تم خوشی کے دینے
والے ہو تا وجود اسکی قدیم ہو جو انسان ہو
اور بہیری کو تم مین دخل نہین ہے ١١
میری حفاظت کر مخالفان ظاہری اور
باطنی سے اپنی کمان پہ چلہ چڑہاؤ اور
اپنے تیر سے میرے دشمن کو دفع کرو
اور سرور اور اطمینان دایمی عطا کرو
١٢ کسی کی کمان بغیر چلہ اور تیر اپنا فعل نہین
کرتی اور شکستہ تیر سے کوئی دشمن دفع
نہین کر سکتا تم ہر طرح ہر فعل پر قادر ہو
١٣ تمہاری تلوار کا میان عالم کی آبدار
تلوار سے زیادہ کاٹ کرتا ہے اسواسطے
عرض کرتا ہون کہ جو میرے دشمن مجھکو ہر
چہار طرف سے گھیرے ہین انکو دفع
کرو اور ہر طرح میرے مد ہو ـ ١٤ سورج
سے زیادہ تمہارے بازو روشن ہین
اور تم تمام لشکرون کے صاحب ہو اور
تمام حیات مین محیط ہو اور ہر شے مین
موجود ہو اور تم سب کی جان ہو ـ
١٥ دیوکین مین جو تاریکی ہے وہ
تمہاری قدرت ہے اور تمام جاندار
درند اور پرند اور چرند تمہاری قدرت
سے موجود ہین ١٦ سب کو غذا تم دیتے
ہو اور سب مین تم محیط ہو اور تمہارے
بال آگ سے زیادہ روشن ہین اور
تمہارے نور سے سب راہ کو دیکھتے ہین
اور تم صاحب تمام نعمتون کے ہو اور
فنا کرنے والے ظلمت جہل کے اور تم
اور تمہارے سلاحات سب مین محیط ہین

١٧ تمام اجسام اور اجرام تمہارے ہین اور
تم سب کے رہبر ہو اور کسی کو تکلیف دینے
والے نہین ہو اور تم سب دیوتاؤن سے
اول ہو اور تمہارا رنگ سرخ ہے اور
صانع تمام برہمانڈ کے ہو اور تمام بحر اور
بر تمہارے ہین ـ ١٨ تم سب کے وکیل ہو
اور سب کے کفیل اور سراپا سود اور بہبود
اور بساطت دینے والے زمین کے ہو ـ
١٩ تم ظاہر سے ظاہر تر اور خفی سے خفی
تر ہو اور کوئی مقام اور کوئی نام اور کوئی شے نہین
جسمین تم نہین ہو ـ ٢٠ تمکو بار بار نمسکار
ہے اور تمہاری صفات کو نمو نام روپ
کی صفات کے ابروبار ہو ٢ فتح کرنے اور فتح کے دینے
والے ہو ٣ ـ عالم کے محیط ہو ـ ٤ ـ صاحب
تیر اور ترکش کے ہو اور تیرون سے پر ہو
٥ ـ چہرا اور رہزن کے بھی صاحب ہو ٦
ٹہگ اور ٹہگون کے صاحب ہو ـ ٧ ـ
ہمیشہ متحرک یعنے چلنے والے ہو ـ ٨ ہمیشہ
ساکن یعنے مقیم ہو ـ ٩ تہہ مین حشر بیجہ
رکھنے والے ہو ـ ١٠ صاحب سیف ہو
اور مارنے والے ظالمون کے ہو ـ ١١
سنسک سیر ہو ـ ١٢ تمام پرند کے صاحب
ہو ـ ١٣ ـ سیر کرنے والے پہاڑون کے
ہو ـ ١٤ نابود کرنے والے نسل نسل کے ہو
١٥ ترکش اور کمان رکھنے والے ہو اوڑنے والے تیر اور کمانکو
کمان کو چلہ چڑہانے والے اور تیر کو نشانہ
پر لگانیوالے ہو ـ ١٨ عین مقیم اور آرام
سے لیٹنے والے ہو ١٩ عین خواب اور
عین بیداری ہو ٢٠ کہڑے تم ہو اور دوڑتے
تم ہو ـ ٢١ ـ مجلس اور صاحب مجلس
تم ہو ـ ٢٢ گہوڑا اور گہوڑے کے سوار
تم ہو ٢٣ لشکر اور فتح اور تلوار باندہنے
والے تم ہو ـ ٢٤ فتح کرنیوالے ملکون اور
بہادر اور بہادرون مین تم ہو ـ ٢٥ دشمن
کو ہزیمت دینے والے تم ہو ـ ٢٦ قوت
حافظہ تمہاری قوی ہے ٢٧ مجموعہ اور

صاحب مجموعہ تم ہو ـ ٢٨ قوم اور
اقوام تم ہو ٢٩ بصورت اقسام کے
اور صاحب صورتون کے ہو ـ ٣٠ بزرگ
سے بزرگ اور خورد سے خورد تم ہو
٣١ لشکر اور سالار لشکر تم ہو ـ ٣٢
سواری اور چڑہنے والی سواری
پر تم ہو ـ ٣٣ سوار بھی تم ہو اور پیادہ
بھی تم ہو ٣٤ رتھ کے بنانے والے اور
نجار تم ہو ـ ٣٥ لوہار اور بنانے والے
تیر اور کمان اور سب سلاحات کے
تم ہو ـ ٣٦ ہیچ قوم اور بے علم بھی تم ہو
٣٧ ـ آرام اور صاحب آرام ہو ٣٨ ـ
پیدا اور فنا کرنے والے عالم کے ہو ـ
٣٩ قتل کرنیوالے عالم اور عالم کی موجودات
کے تم ہو ـ ٤٠ تمام جاندارون کے صاحب
ہو اور مرگ کے بھی ٤١ ـ لمبے بال رکھنے
والے اور بالون کے منڈوانے والے
تم ہو ٤٢ بہت آنکھ اور بہت کان رکھنے
والے ہو ٤٣ پہاڑ اور کہان مین مقیم
بھی تم ہو ـ ٤٤ تمام عالم کے منتظم ہو با
اینہمہ کاہل نہین ہو ـ ٤٥ کوتاہ قد اور
طویل القامت اور لاغر اندام اور فربہ
اندام تم ہو ـ ٤٦ پیر اور جوان اور
طفل ہو اور ہر ایک کی عادت رکھتے ہو
٤٧ اصل سب کی اور سب سے بیشتر ہو
٤٨ ـ تیز رو اور آہستہ چلنے والے
ہو ـ ٤٩ ـ ہر کام کو جلد کرتے ہو اور
توقف سے بھی نہین کرتے ہو ـ ٥٠
دریا اور امواج اور ندی اور نالہ
اور اسکی جزیرے تم ہو ٥١ عمر مین
زیادہ اور کم تم ہو ـ ٥٢ اول اور
اوسط اور آخر تم ہو ٥٣ شکم مادر سے
برامد بھی ہوئے ہو اور بستی مین بھی
ہو اور بلا بستی مین بھی ہو ـ ٥٤ جو پیدا ہے
ہو اسکو پیدا کرنے کی قدرت رکھتے ہو
٥٥ سیاست کرنے والے اور حفاظت کر

کہ وہ چار تہہ والون کا پرورش کرنیوالا
چار تہہ رکھتا ہے اور یونانی حکما
اس صفت کو تمیز اور اسکی صفائی
کو حکمت کہتے ہین - تم یا تموگن جسکی
مرادہی معنی قہار رودر ہے اور
تین آنکھہ سے مراد ہے کہ تینون
عالم کا فنا کرنیوالا ہے اور شہوت
اور غضب اور تمیز کو اعتدال دینے
والا ہے یونانی حکما اس صفت کو عفت
اور اوسکی صفائی کو شجاعت کہتے
ہین اور شجاعت حکمت اور عفت
سے ہوتی ہے اور چہارم مرتبہ مین
عدالت مبنی پر کثرت ہے پس برہما
اور بشن اور مہیش یعنی رودر سراسے
نام ہین حقیقت مین یہہ تینون صفت
ایزد لایزال کی ہین - اگر کسی آدمی
کو اوسکی مان بچہ اور جورو خصم اور بیٹا
باپ کہے تو وہ آدمی وہی رہیگا
جو تہا گو کہ تین کی زبان سے تین طرح
یعنے بچہ اور خصم اور باپ کہلا دے
زیادہ تشریح فضول ہے کہ جو اسمای
صفاتی رودر کے اس آپ نکہد مین
رقم ہین وے اوسی واجب الوجو
د کے ہین اور انکے پڑہنے اور سمجہنے
سے تمام کرم اور اوپاسنا اور گیان
کا پہل ملتا ہے -

۲ - سنت اشرپ اوپ نکہد ستر اکبر
مین ہے نمبر ۱۳ اور ججر بید مین ہے نمبر ۵
ہے -

تحقیقات مین راہ حق کر

۱ - ایک گروہ طالبان الہی نے ہر طرف
فکر کو دوڑایا تا کہ معلوم ہو کہ مادہ
پیدائیش عالم کا کیا ہے اور تمام جاندار
کس چیز سے زندہ ہین اور کس طرح
سے موجود ہوئے اور قائم رہتے ہین
اور کس کے سبب سے حرکت ارادی کرتے
ہین اور سرور کس چیز سے ہوتا ہے
اور سبب ملال کا کیا ہے - ۳ یہہ خیال
کیا کہ پیدائیش عالم کی بصورت
مختلف متخیل ہے - ۱ بعضے کہتے ہین
کہ یہہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہے
اور قائم رہتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے
کوئی صانع اس صنعت کا نہین ہے
۲ - بعضے کہتے ہین کہ سبب پیدائیش
موجودات انکے کرم یعنے افعال ہین
کہ جیسے فعل جیسے ہوتے ہین ویسی
صورت اوسکی ہوتی ہے ۳ بعضے کہتے
ہین کہ زمانہ مادہ پیدائیش اس عالم
کا ہے اور اوسی سے یہہ عالم قائم رہتا ہے
اور اوسی مین محو ہو جاتا ہے ۴ بعضے
کہتے کہ پیدائیش کرنے والا عالم کا ایک
ہے مگر بے اختیار اوس سے پیدائیش
ہوتی ہے - ۵ بعضے کہتے ہین کہ پیدائیش
عالم کی اعتدال سے تین صفت سے
ہوئی ہے جسکو پرکرت کہتے ہین ۶
بعضے پیدائیش عالم کی عناصر سے بتاتے
ہین کہ تمام موجودات مین عناصر کے
جز و نظر آتے ہین - ۷ بعضے کہتے ہین
کہ سبب پیدائیش اس عالم کا انو بتاتے
ہین - غور کرنا چاہیے تا کہ حق کی
باطل سے تمیز ہو کہ ہماری حالت
مین یہہ سب اسباب لذات دنیا
کے ہین پیدائیش عالم کے نہین ہین
کیونکہ جیو آتما یعنے والا لذات کا ہی
اور سرور اور ملال بہی اسکو ہوتا
ہے پس یہہ مادہ پیدائیش کا نہین
ہو سکتا ہے اور قرین قیاس یہی ہے
کہ کوئی اور شئے ہونی چاہیے کہ وہ
سرور اور الم کا سبب ہو بہت غور
سے معلوم ہوا کہ جو مادہ پیدائیش
عالم کا ہے وہ مین روشنی اور نہ
تمام نور اور پرکاش ہے اور صد ہم
زیادہ محجوب اور مستتر ہے اور جملہ
اسباب موجودات کے وجود کا وہ
آلہ ہے مولف اس جملہ کے معنی
اندک مشکل ہین اور بغیر علم و دلائل
حکما سمجہنا آسان نہین ہے چونکہ
اسی مضمون کو بطور دیگر حکمائے
یونان نے لکہا ہے اوسکو ظاہر کرتا
ہون - مدرک معقولات قسم سے
اجرام اور اجسام اور قوت کے نہین
ہے کیونکہ ادراک وہ چیز کہ صورت
اوسکی ذات کے دانندہ کے ہو
اور وہ ہیولی ایک چیز ہے کہ بالفعل
ذات مین دانندہ کے نہو مگر ممکن
ہو کہ جب چاہے ذہن مین آجاوے لہذا
وہ چیز ہے کہ صورت اوسکی ذات
مین دانندہ کے معدوم متعلق ہو
پس ہونا ایک چیز غیر کا ذات مین
دانندہ کے ضرور ہے اور یہہ روشنی
ہے اگر ایسا نہوتا تو ہیولی اور انسان
دو نہوتے حالانکہ دو ہین فقط ۴ اوس
روشنی سے سبب مایا شامل ہوئی یعنی
اوس نے ارادہ پیدا کرنے عالم کا کیا
پس مایا سے پچاس شئے پیدا ہوئین
۱ جبن ۲ محسوس ۳ دیوتا حس
محسوس کے ۱۰ - ۴ پران باد ۵ - ۱۰ انتہ
کرن ۴ - ۷ رنگ انتہ کرن کے ۲۱-۸
دیوتا تینون حالت کے ۳ غرض یہہ ہم
اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے
یعنے تینون کے ملانے سے تینون عالم
موسوم ہوئے اس ہیت مجموعہ کا
نام برہم جگر ہے - ۱ مایا بطور دیہی
کے ہے ۲ ست اور رج اور تم تینون گن
ہوتے ہین ۳ پانچون پران باد
دل اور پانچون گیان اندری اور پانچون
کرم اندری اور سون محسوس تینون
متفرقات جوہ یہہ کہے ہین - ۵ یہہ

پچاس چیزین مثل اون لکڑیون کے جنسے
بیت کی لکڑیا قایم رہتی ہین اور بارہ
چیتنے آٹھ تیس یہہ بمنزلہ جوڑ کے ہین
اور پچاس چیزاس برہم چکر مین ہین ا
لاسہ ۲ چرم ۳ گوشت ۴ خون ۵ چربی
۶ ہڈی ۷ مغز ۸ منی یعنی نطفہ ۹ عمل نیک
۱۰ معرفت یعنی گیان ۱۱ ترک ۱۲ تونگری
۱۳ عمل بد ۱۴ جہل یعنی اودیا ۱۵ تعلق
۱۶ اداسی ۱۷ مہربانی یعنی دیا ۱۸ تحمل اور
بردباری ۱۹ عدل ۲۰ لطافت ۲۱ پاکیزگی ۲۲ خوشی
اور شادی ۲۳ صافی ۲۴ سخاوت ۲۵ استغنا
۲۶ سدہی ۲۷ نکان ۲۸ جہان ۲۹ گیانی ۳۰
گرہان ۳۱ پراپت ۳۲ پرانکم ۳۳ الشیٹ ۳۴ سبت نیچ
یعنی بیچ ہوت ۳۵ آکاس ۳۶ ہوا ۳۷ آگ ۳۸ پانی
۳۹ خاک ۴۰ عقل کل ۴۱ پرکرت یعنی اعتدال
تینون صفتون کا ۴۲ نفس کل ۴۳ انانیت
یعنی اہنکار ۴۴ مہا ۴۵ یہ جاہت ۴۶
ہرن گربہہ ۴۷ تمام دیوتا ۴۸ دیوتا نغمہ
خوان یعنی گندہرپ ۴۹ دیوتا خزانہ
کے ۵۰ اسر یعنی شیطان اور بدافعال
۵۱ ارواح شیطانون کے یہہ سب شہوت
یعنی خواہش کے جال سے بند ہے ہین
۶ تین راہ کل ہین ۱ راہ سے عالم ذات
کو جاتا ہے یعنی مکت پاتا ہے ۲ راہ سے
بہشت کو جاتا ہے ۳ راہ سے دوزخ کو
پاتا ہے نتیجہ تینون کا خوشی اور غم ہے
۷ برہما اور مایا مثل ایک دریا کے ہے
اور پانچون حس بمنزلہ چشمون کے اور
پانچون عنصر لطیف مثل گرداب کے
اور پانچ پران مثل حباب کے اور پانچون
عنصر کثیف مثل موجون کے اور انکا پیپر چشمہ
۸ پانچ حالت تمام جاندارون کو فی
یعنی اندھیرا یاد رنج کا سبب ہے ۱
وہ جب ماں کے پیٹ مین رہتا ہے ۲
وہ جب ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے ۳
حالت بیماری اور لاچاری کی ہے

۴ - حالت پیری اور مایوسی کی ہے
۵ حالت مرگ کی ہے کہ یہہ سب سے زیادہ
باعث ملال کی ہوتی ہے اوسکو تیز رو کی
اوس دریا کی فرض کرو - ۹ پچاس حرف
ہین کہ تمام نطق انسی ہوئی ہین - اور
تمام ولایتون کی زبان سے جو جو لغت
اور حرف اور عنصر ہین انہین حرفون
سے بنے ہین یہہ مثل کوت یعنی گوشہ اور
دریا کے ہین - ۱۰ پانچ قسم کی اودیا یعنی
جہل ہے ۱ غضب ۲ تاجنبہ ۳ محبت ناجایز
۴ جزئیات کیطرف میلان - ۵ کلیات
کی تلاش ۵ لاعلمی یعنی کوتہ دہنا یہہ اوس
دریا کے کہاٹ ہین - ۱۱ یہہ چکر سب خلق
کی پیدائش اور حیات اور موت کا ہے
اور جیو آتما کہ اسی کو ہنس کہتے ہین اوس
مین قیام کرنیوالا ہے اگر یہہ جیو آتما
پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہو
جاوے کیونکہ سب اوپنکہدون سی
ظاہر ہے کہ برہم بزرگ ہے اور خود بخود
موجود ہے - اور جیو آتما اور مایا اور
عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اور
اوسی مین پہلین ہوجاتے ہین - ۱۲
یہہ عالم دو نوع کا ہے ایک ظاہر دوسرے
پوشیدہ وہ دونون کا صاحب ہے
اور دونون سے منزہ اور عالم اور
عالم کے لوگ اپنے صاحب سے لاعلم
ہین اور لذات محسوسات اور فانی
کی قید مین پہنسے ہین اور نادانی
سے کہتے ہین کہ مین کہاتا ہون اور
پیتا ہون غرضکہ ایسے قیود مین جہان
پہنسا ہی - اگر یہہ اپنے صاحب کو جانے
تو بالیقین کہے کہ مین برہم ہون پہر تمام
قیود تعینات سے نجات پاوے اور
آزاد ہووے - ۱۳ برم آتما اور جیو
آتما دونو قدیم ہین برم آتما کی اصطلاحی
معنے ہین دانا کی کل جیو آتما کے معنی ہین

دانا کی جزویات برم آتما ذی اختیار
جیو آتما مجبور ہے - مایا کے معنی ارادہ
الہی کے ہین اور کل عالم اسسے صورت
پذیر ہے اور یہہ ابہی نہین ہی گو کہ
سب کو تماشا دکہلا رہی ہے اور پرم
آتما بے نہایت ہے اور طرفہ یہہ ہے
کہ تمام عالم کا وجود اوس کی قدرت
یعنی مایا سے ہے پایہ وہ اکرتا ہے
معنی منزہ افعال سے جو مایا اور برم
آتما اور جیو آتما کی حقیقت جانے وہ
برہم ہوجاوے مایا مقید اور فانی ہے
اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے
اور اسکو مقدور ہے کہ مایا کو فنا کرے
کیونکہ مایا فانی ہے اور جیو آتما جاودانی
ہے ان کا صاحب ان دونون سے جدا
ہے جو اس مضمون کو سمجہہ لے اور
اپنے دل کو اسمین محو کرے اور تعینات
کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی
قید سے رہا ہوجاوے اور تمام قیود
جہل مرکب سے کہ نا خبث اور شہوت
اور عناد اور خوف وغیرہ ہین آزاد
ہووے اور آواگون دوسرے عالم
سے نجات پاوے ۱۴ جبتک اوس ذات
کو یگانہ جانتا وہ تو ہمات دوزخ اور
بہشت سے آزاد ہوا اور سمجہا کہ تمام
بیم اور رجا اسی عالم مین ہین اور جب
جسم کی قید سے آزاد ہوگا فضا مین
کل عالم کے یگانہ ۱۵ بسنت آسر کا قول
ہے کہ مینے اپنے گرو سے سنا ہے
کہ جو لذت کی لینے والی ہی اور جو
لذت کے دینے والی ہی وہ مایا ہی
اور برہم کے ملنے سے اسکو حرکت ہوتی
ہے جیسے لکڑی مین آگ اور دہوان
اور حرارت ہے مگر انکی صورت لکڑی
مین نظر نہین آتی ہی اوسیطرح بدن
مین اودیا اور برہم دونو ہین مگر برہم

نظر نہین آتا ہے - جب دو لکڑی باہم
رگڑتے ہین آگ ظاہر ہو جاتی ہے اسیطرح
جب کوئی دلکو پر نور سے محو کرے پر نور
ظاہر ہو جاوے ۱۶ جسطرح تیل تل مین ہی
اور پہول مین بو اور زمین مین گنج اور دہی
مین گہی اور لکڑی مین آگ اوسی
طرح جیو آتما مین آتما ہے - اور جسطرح
تیل کو لہو کے پیلنے اور بو عرق کے کہینچنے
اور گنج زمین کے کہودنے اور گہی بلونے
سے اور آگ لکڑی کے رگڑنے سے غرض
کہ عقل اور حکمت سے حاصل ہوتا ہے
اوسی طرح برہم سلوک سے ملتا ہے -
۱۷- ہر عاقل کے قول سے ظاہر ہے کہ ضبط
کرنے سے ہواسون اور دل کے -
حرارت غریزی کل عالم کے قابو مین ہوتی ہے
اور کرنیوالا اس عمل کا عالم فضا کی
سیر کرتا ہی پس جو چاہے یہہ مرتبہ حاصل
کرے - اسکو عاقل کو چاہیئے کہ قبل شروع
کرنے اس عمل کے آفتاب سے مدد چاہے
اور یہہ دعا پڑہے - آفتاب جو سنور ہے
اوسکی مدد سے مجہے قوت سلوک کی میسر
ہو تاکہ برہما کے لوک مین پہونچ کے آزادی
پاؤن اور میرے دلکو حق الیقین اور
احدیت نصیب ہو - اور آفتاب اجازت
دیوے تاکہ دیوتاؤن کے نزدیک بہشت
مین جاؤن کو راہ مین روشنی کر سکون
اور وہ مقام میسر ہو جہان کہ آفتاب ایک
دروازہ ہے - جو کوئی حواسون کو
روکے اور دل کو آفتاب سے لگاوے
اوسکو آفتاب اپنے نور کی شعاع سے
یعنی کرنون سی اپنی طرف کہینچ لیے پہر
برہم لوک کو پہونچاوے اس تمہید سے
آفتاب لتعظیم اور تعریف کے مستوجب
ہی جب تک برہما کے لوک مین رسائی
ہو آگ اور آفتاب اور نور ذات کو
ایک سمجہتا رہی اور رکہے کہ وہ قوت

مجہے حاصل ہو کہ تواضع اور تعریف تمہاری
کر سکون ۱۸ سنگ وغیرہ رکہیشر ہرن
گربہہ سے اوتپت ہوئے اور اوس
مقام مین پہونچے کہ آگ وہان سے
روشن ہے اور ہوا وہان سیر کرتی
ہے - اور چاند وہان سے کم اور بیش
ہوتا ہے اور دل اوس نور سے پیدا
ہوا ہے اور شہوت اور غضب اور تمیز
وہان اعتدال پر ہین یعنی اعتدال حقیقی
وہان ہے اور وہ مرتبہ آفتاب کا ہے
۱۹- برہم سے مشغول ہونے کی یہہ راہ ہی
۱- چار زانو ہوکے بیٹہے ۲ سر اور پیٹہ
گردن کو بلند رکہے ۳ کسی عضو کو ہلنے نہ دے
۴ دل اور حواسون کو کسی طرف مخصوص
کے جانے نہ دے اور دل سے حواسون
کو ملاوے ۵ دل کی سویدا مین برہم
کو دیکہے جو توہمات اور خطرات اور
خوف دلمین ہون اوسکو دور کرے
اور جانے کہ برہم میرا محافظ ہے - ۲۰
دوسری راہ یہ ہے ۱ ہوا کو روکے یعنی حبس دم
کرے ۲- اکل اور شرب اور خواب انداز
سے کرے اور افراط اور تفریط نکرے
۳ جب ضبط کرنا دم کا دشوار معلوم ہو
آہستہ آہستہ نتہنی ناک کے سے ہوا کو
خارج ہونے دے مگر کوشش کرے کہ ہوا
موہنہ سے نکلنے نپاوے - ۴ دم کے چڑہانے
اور روکنے اور اوتارنے کیوقت
ہوشیار رہے اور اوسوقت سیدہا بیٹہے
کج نہو جاوے - ۵ جس مقام مین بیٹہہ
کے یہہ عمل کرے وہ اونچی اور نیچی جگہہ نہو
ہموار ہو اور وہان گرمی نہو اور حشرات الارض
اور حیوانات سے خوف نہو اور گذرگاہ
عام کی نہو اور ایسی جگہہ ہو کہ وہان غیر
کی آواز مسموع نہو اور مرغوب اور
دلچسپ جگہہ ہو اگر عاقل کو کسی طرح تکلیف
نہو اور ایسی جگہہ ہو کہ تند باد کا دکان

داخل ہو غرض کہ شغل سے پہلے یہہ
بندوبست کرلے - ۲ علامت ظاہر ہونے
روشنی برہم کی سالک کے دل پر یہہ ہین
۱- کبہی تاریکی نظر آوے ۲ کبہی مثل
گاس کے دہوئین کے نظر آوے - ۳
کبہی مثل روشنی آفتاب کے دکہلائی
دیتی ہے - ۴ کبہی مثل بجلی کے آنکہہ کے
آگے چمک ہوتی ہے - ۵ کبہی مثل شب
ماہ سو شمع گرما کے دیکہتا ہے ۶ کبہی مثل
ہوا چلنے والی کے ۷ کبہی سفیدی اور
صفائی مثل مشعل کے ۸ کبہی شمین لو
وہ رنگ کے یہہ راہ ہے - اول کو رمز
کے تصور مین لگاوے اور خیال کرے
مین کرہ خاک ہون - ۲ کرہ آب کا تصور
کرے ۳ کرہ ہوا کا ۴ کرہ نار کا ۵
آکاس کا جب پنج تتت کا تصور اختیار
مکمل ہو جاوے یقین کرے کہ آفات
بیماری وغیرہ سے امن مین آیا - اور جب
یہہ قدرت ہو گی سبکی اور لطافت اور
تندرستی ازخود ہوگی اور اسکی چہرہ
پر حد سے زیادہ روشنی اور درخشانی
نمایان ہوگی اور اوسکا دل ایسا مستقیم
ہو جائیگا کہ کسی طرف کو نہ بہکیگا اور
آواز خوش ہو جاویگی اور اوس کے
بدن سے مطلق بدبو نہ آویگی اور بول
اور براز بہی کم کریگا یہہ اول منزل
سالک کی ہے اگر ہر کوئی غور کرنے
سے سمجہہ سکتا ہے کہ جو کوئی جواہر شفاف
اور مجلی مثل الماس اور یاقوت اور
زمرد اور نیلم اور لہسنیہ اور فیروزہ
کے ہو یا آبدار موتی یا بلور یا آئینہ
یا اور کوئی شے جلادار اور وہ کیچڑ
مین گرپڑے اور کثافت سے آلودہ
ہو جاوے اور اوسکی لطافت اور
رنگ حسن غیب ہوجاوے جب پانی
سے دہویا جاوے اور گرد دہ

اوسکی دوری ہو جاوے اوسکا جیسا کہ جو
ذاتی ہے پھر نمایان ہو جاوے اور
اوسکی روشنی چمکنے لگے - اسی طرح جیو
آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہہ نور بے نہایت
ہے لیکن تخیل محسوسات اور تمناے
لذات سے مکدر نظر آتا ہے اور گرہ بھی
مین عناصر کے پڑتا ہے اور اوسیکا نام
اودیا اور مایا اور جہل اور نادانی
اور اگیان ہے جب جیو آتما کو عقل
یعنی گیان ہووے اور ریاضت اور نیک
افعالی کے پانی سے دہویا جاوے اور
محسوسات اور لذات کی آلایش اسکے
دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم
آتما اور آتما اور نور ذات ہے ۵

ہے ہمارا ظہور پست و بلند
آپ ہی ارض اور سما ہین ہم

اس سے زیادہ کوئی منزل اور مقام
اور اس سے اعلے کوئی علم اور گیان
نہین ہے یہی نہایت مراتب ہے اوسی
کو حاصل کرنا چاہیے ۲۲ جو کوئی یہہ سمجھ
پیدا کرے وہ تمام عالم کی نیکی اور بدی
سے پاک ہو جاوے اور وہ محیط عالم
کا ہو جاوے جیسا کہ تھا وہ یگانہ ہے
اور دوئی سے دور ہے اور وہ صاحب
عالم اور عالمیان کا ہے اجزاے ثلاثہ
کا یعنی بہشت اور دوزخ اور پوشیدہ اور
ہر قوت کا مالک ہے ۵

نہ رہے کچھ و بیان تعین کا
لاتعین ہی اک تعین ہے

۲۳ تمام عالم کا مبدا اور تمام موجودات
سے مقدم ہرن گربہ ہے اور وہی راہ
حقیقت کو دکھلاتا ہے اور یہی عقل کل
اور جبرئیل کہلاتا ہے - اسسے بدو جاہ کہ
راہ حقیقت کی ملے اور دروازہ معرفت
کا کھلے - بہ سو سنت اسمرتی نے اپنے شاگرد کو
سمجھایا ہے جو نور شکل آفتاب کے

تخیل ہے اور وہ ظلمت جو مثل شب
دیجور مظنون ہے اور عقل اور حکمت
اور جہل اور نامعقول اور منقول ہی
اور جنکی نفی اور اثبات پر بحث ہے
وہ وہ نہین ہے ان سے برتر اور
ان سے منزہ ہے جو اس مضمون
کو سمجھے وہ انکی توہمات اور تعینات
سے منزہ ہو جاوے اور اوس سے
وصل اس سے اعلی راہ حقیقت کی سمجھ
مین نہین آتی ہے - ۲۵ ہرن گربہ
سے اعلے کوئی تعین نہین ہے اور
جو اسسے برتر ہے وہ لاتعین اور
بے نام و نشان ہے اور وہی عالم کا
خالق ہے اور لازوال ہے - ۲۶
دل کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی آپ نند
سروپ ہے - سینہ مین جگہ مختصر ہے
اس وجہ سے اوسکے جسم کو ایک انگشت
کا قرار دیتے ہین اور حقیقت مین وہ
انداز حساب سے زیادہ ہے اور تعینات
سے منزہ - ہر ایک کے دلمین جسقدر وسعت
یعنی فضا ہے اوسیقدر عقل کی روشنی
ہے اور جسقدر روشنی ہے اوسیقدر
علم ہے اور اوسیقدر عالی فہمی ہی اور
جسقدر عالی فہمی ہے اوسیقدر نیک افعالی
ہے - ۲۷ اوس پرش کے ہیئت سر
ہین اور بہت آنکھ ظاہری اور باطنی
اور وہ جملہ عناصر کا محیط ہے اور ناف
سے دس انگشت کی بلندی پر جو دل ہی
اس مین مقیم ہے - مایا یعنی خواہش فانی
کے سبب سے نظر نہین آتا ہے اور
باوجود وحدت کے کثرت سے نظر آتا ہی
وہ ایسا ہے کہ مایا سے جدا ہے اور مایا
سے ملا ہے - ۲۸ بدن ایک شہر ہے اور
اوس شہر کے نو دروازہ ہین - جیو آتما
کہ اس کا نام ہنس بھی ہے چار حالتون
جاگرت اور سپن اور سکھپت اور توریا
۲۷

مین اس شہر کی سیر کرتا ہے یا آنکہ
ہر وقت شہر کی سیر کیا کرتا ہے غرضکہ
خدا ہے اور شہر کا حاکم ہے جیو آتما
نہ آنکھ ہے اور نہ کان اور نہ ناک
ہے اور نہ ہاتھ اور نہ کوئی عضو مگر
سب کے افعال کی طاقت رکھتا ہے
اور وہی سبکی اصل اور سب کی
طاقت ہے اور عام عقلا اور
علما اول روز سے اسی کی تعریف
اور توصیف اور تصدیق کرتے رہے
ہین اور اسکی علم سے ہر قسم کا غم
اور ہر نوع کا ملال اور خوف جاتا
رہتا ہے ۲۹ وہ پرش نہ پیر ہے اور
نہ جوان اور نہ اوسکا اول ہے اور
نہ آخر اور نہ کوئی اسکا شریک
ہے نہ سہیم باوجود اس صفت کے
اشکال گوناگون سے ظاہر ہو رہا ہی
اور آگ اور آفتاب اور چاند اور
ہوا اور پانی اور ثوابت اور سیارہ
اور عرش اور کرسی اور لامکان اور
ہرن گربہ اور بید جو کہ وہی ہے دوسرا
کوئی نہین ہے - یعنی ہرن گربہ اور
پرجاپت وغیرہ اسماے صفاتی ہین
کوئی بھی مجسم علیحدہ نہین ہے ۳۰
عورت اور مرد اور مخنث اور بیٹا
اور بیٹی اور پیر اور جوان اور نابالغ
اور انسان اور حیوان اور فرشتہ
اور درندا ور پرند اور چرند اور
حشرات الارض اور رنگ سیاہ اور
سبز اور سرخ اور سفید اور زرد
اور صندلی اور چرم اور جسم اور
آنکھ اور کان اور ابر اور بجلی اور
تمام فصول مثل ربیع اور خریف اور
بہار اور خزان کہ چھ ہین اور تمام دریا
اور تمام پہاڑ اور تمام عالم غرضکہ
جو بیان مین آوے اور محسوسات سی

باہر سے ہی تو ہی اور مایا تیسری خواہش کا
نام ہے اور وہ بہی ازلی ہے اور لاثانی
ہے اور تینون رنگ سُرخ و سفید اور
سیاہ کہ یہہ اشارہ سچ و ست اور
تم سے ہے سبب وجود موجودات کے ہین ۳۱
عارفون کے جیو آتما اس کی لذات
بواجبی حاصل کرتے ہین پہر اسکو چہوڑ کے
پرم آتما ہوجاتے ہین - ۳۲ جیسا کوئی
پرندہ اڑتا ہے اوسکا سایہ پڑتا ہے
ایسی دو نظر آتے ہین انکو دو سبت فرض
کرو - اور بدن کو ایک درخت پہر ایک
درخت پر دو پرندون کو بیٹہا فرض
کرو اور ایک کا نام پرند اور دوسرے
کا نام سایہ رکہو جسکا نام عکس ہے وہ
اعمال کا نتیجہ پاتا ہے یعنی اوس درخت
کے پہل کہاتا ہے جسکا نام پرند ہے وہ
کچہہ حرکت نہین کرتا ہے فقط تماشا
دیکہتا رہتا ہے - عکس نتیجہ اعمال کا
لیتا ہے اور میوے درخت کے کہاتا
رہتا ہے اور اپنے صاحب سے غافل
رہتا ہے اور نادانی سے انواع اور
اقسام کے توہمات اور بیم اور رجا
اور تردد رکہتا ہے - جب وہ نادانی
سے باہر ہووے اور اپنے صاحب
کو پہچانے معلوم کرے کہ مین جیو آتما ہون
تب پرم آتما ہوجاوے - عکس پران
ہے اگر اسکو علم ہو کہ مین پران ہون
تمام قیود سے باہر ہوجاوے کہ مایا
کے سبب سے آتما خود مظاہر کی قیود
مین مبتلا ہو رہا ہے - ۳۳ مایا اجتماع
تین صفت سے مراد ہے یعنی ست
اور رج اور تم سے جنکو شہوت اور
تمیز اور غضب کہتے ہین اور صاحب
انکا وہ لاثانی اور بےنظیر ہے جیسے
ہر روز پیدایش سب ظاہر ہوگی ہین اور
ہر روز قیامت سب اوسمین محو ہوجاتے

ہین - اور ہر ان گہڑی اور رات اور دن
وہی ہے اور دو پانو والا اور چار پانو والا
بہی وہی ہے - جسکو ایسا علم ہووے وہ
سبکو واسطے جگ کرے کیونکہ جو جگ کا
نتیجہ دینے والا ہے اوسے ایسی سمجہہ
والا اعلی اور اکبر ہے کہ اس سمجہہ کے سبب
اور لاثانی سے احدیت ہوتی ہے - ۳۴
جیسے اوس نور کو پہچانا وہ تمام قیود
سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات
کا خیال دل سے جاتا نہین ہے وہ نور دل مین
نہین سماتا ہے - اور عقل کل کو حرکت دینے
والا بہی وہ ہے - ۳۵ مین نادانی کی آفات
سے ڈر کے اوس سے پناہ مانگتا ہون اور
عرض کرتا ہون کہ مجہی اور میرے عیال
اور اطفال اور دوستون اور معتقدون
کو نادانی کے مکروہات سے پاک کر
مخالفین اپنے دشمنون کے واسطے
بہی یہی دعا مانگتا ہون کہ جب اونکی
نادانی جاتی رہے خلق کے دوست ہو
جاوین اور جب عام سے یکسان سلوک
کرین پہر کسیکو دشمن کیون کہلاوین ۳۶
عارف اور جاہل کے جیو آتما سے وہ منزہ
ہے اور انہین کے جیو آتما مین پوشیدہ
ہے مگر جہل کو زوال شدنی ہے علم کو زوال
کبہی ہونے والا نہین ہے ۳۷ گیان یعنی
گیانی بمعنی حکیم وہ ہے کہ اوس لاثانی
کو سبب پیدایش اس عالم کا جانے - ۳۸
اعتدال تینون صفت سے کہ کوئی افراط
اور تفریط مین نہو بہشت کی صورت
عیان ہے - ۳۹ جیو آتما کی نئی راہ مین
جیو آتما انگشت کی برابر دلمین مقیم
ہے اور آفتاب کی مانند روشن ہے مگر
قید مین انانیت اور خواہش اور غضب
کے ہے یعنے دلون مین خلقی اور طبعی روشنی
کم ہے جب انکو علم ہوتا ہے وہی روشنی بسیط
ہو جاتی ہے - جیو آتما صفت مرد اور

صورت اور محنت کی رکہتا ہے
جسم مین تصرف کرتی ہے ویسی ہی
قبول کرتی ہے - جیو آتما محسوسات
تعلق بدن کا کیا کرتا ہے اور غذا
نطفہ پیدا ہوتا ہے
اور نطفہ سے بدن بنتا ہے اور
کے جیسے عمل جسکی ہوتے ہین واسطے
نتیجے کے ویسا مقام اوسکو ملتا ہے
بعضے نادان دانائی کا دعوی کرکے
کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہے
بعضے کہتے ہین کہ اتفاق سے
اچانک پیدا ہوا ہے - یہہ دونو
غلط فہم ہین جب دل کو ملوثات سے
صفائی ہوتی ہے تب حقیقت
کہلتی ہے - ۴۰ دلکی صفائی کو ایک
کرنا چاہیے دوسرے گرو پیر اعتقاد
پیدا ور شاستر پر یقین اور
کی تصدیق - تیسری دلیل اور
کے ساتہہ گردش سے راہ راست کو لینا
چوتہے تحقیقات مین راہ حق کے
اور مصروف رہنا - پانچوین کسی پر
نکرنا اور سرد اور گرم زمانہ کو یکسان
سمجہنا اور سہنا - ۴۱ جس نے کثیف
لطیف اور نیک اور بد کو اعتدال
صفت کا سمجہا وہ اعمال نیک اور
بد کی قیود سے مبرا ہوگیا اور جاگر
یعنی ناسوت اور سپن یعنی ملکوت اور
سکہپت یعنے جبروت کے مقامات سے
ہوگیا اور کثرت سے وحدت مین جا
پہونچا اور قسمت پذیر منزل غرض
مین پہونچا جسکا نام تریا یعنی لاہوت
ہے ۴۲ توفیق دینے والے ثواب
کے اور محفوظ رکہنے والے عذاب
یہہ ہین - خدا کو صانع اور مالک اور
قادر اور صاحب عالم اور عالمیان کا جا
۳ - عمل نیک کا شوق ہونا اور عوام

اور بے تمیزی سے مغلوب شہوت اور
غضب کا ہو کے محسوسات کی لذات
مین پہنس رہا ہے اگر رہبر کامل یا دے
اور علم اور عقل سے بہرہ ور ہووے
تو کمال کو پہونچ سکتا ہے اور انکال
بشیری تک جا سکتا ہے - ۳ حالت
سکہپت اور ترپا مین اشغال اور افکار
محسوسات کا نہین رکہتا ہے اور کمال
سرور اور استغنا سے وہ وقت قطع
کرتا ہے اور دنیا اور عقبی یعنی سب
سے بیخبر رہتا ہے کہ اگر اسکی بغل مین
سانپ آن بیٹہے یا کوئی خزانہ اوسکے
پہر پرواہ نہین کرتا ہے اور خبر بھی
نہین ہوتا ہے اور یہہ سب سے زیادہ
لذت ہے - ۴ لیکن سکہپت اور ترپا
مین فرق ہے حالت سکہپت مین جو
عیش اور سرور ہوتا ہے سبب اوسکا
جہل اور کاہلی ہے اس سبب سے وہ
نعمت تہوڑی دیر مین جاتی رہتی ہے
یعنے جب سوتے سوتے جاگ اوٹہتا ہے
وہی رنج اور راحت مین جو لازمہ
جاگرت اور سپن کا ہے مبتلا ہو جاتا ہے
حالت ترپا مین جو پہونچتا ہے وہ حالت
جاگرت اور سپن مین بہی وہی لذت
پاتا ہے جو سکہپت مین ملتی ہے اور کبہی
لذت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوتا ہے
سبب یہہ کہ علم اور عمل سے یہہ مرتبہ ملتا
ہے اور گیان کی آگ سے جہل اور راوڈ یا
سیا تن بدن جلجاتا ہے پس دل کمال
لذت پاتا ہے - پس اس دلیل سے
ثابت ہے کہ دل کو بہت قدرت ہے کہ
اسکی بڑی عظمت ہے اور تمام قوائے
افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکی
محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہہ جوہر
بسیط ہے - ۵ اگر یہہ دل علم معقول
حاصل کرے اور افعال پسندیدہ اختیار

کرے اور حکمت نظری اور عملی کو
دستور العمل بناوے تو اسکو تمیز ہونا
ممکن ہے کہ کونسی لذت فانی اور عارضی
ہے اور کونسی لذت جاودانی اور لازمی
ہے اور ہر شے کی حقیقت مفصل اور
مجمل اسکو دریافت ہو سکتی ہے لیکن
چاہیے کہ کچھہ سنے اور دیکہے اور
کچھہ غور کرے اور کچھہ پڑہے اور جو
نیک اور بہتر سمجہے اوسپر عمل کرے
۶ تمام اعمال جگ اور برت اور کرم
اور اوپاسنا اسی دل کے خوش کرنے
کو ظاہر ہوئے ہین جو کہ لذات بہشت
کو روچک اور مکروہات دوزخ
کو بہانک ہین - ۷ اسی دل سے وہی
حرکتین ہوتی ہین جو جہنم کو کشان کشان
لیجاتی ہین اور نعمائے دنیا اور عقبی
سے محروم رکہتی ہین اور اسی دل سے
وے کام ہوتے ہین جسسے سچا بادشاہ
کونین کا ہو جاتا ہے - ۸ صاحبان علم
اور عقل اور کشف اور کرامات کے
دل کو چراغ جسم کا اور آفتاب خشم
کا قرار دیتے ہین اور تاکید سے کہتے
ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چہوڑ
دے اور لذات محسوسات کو فانی
سمجہے پہر یہہ وہی ہے جو کہ سب سے اعلے
موسوم ہے اور سب کا صانع مفہوم
ہے اور کل موجودات مین محیط ہے
اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور
اوس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک
نہین ہے اور منتہائے کلام اور مقام
اور لنشان ہے اور بخشنے والا بہشت کا
نیک کارون کو اور ڈرانے والا دوزخ
مین ستمگارون اور بدکارون کو ہے
۹ جو نام اور شکل اور رنگ اور بو اور
مزہ اور لنشان رکہتا ہے اور لفظ اور
لغت اور حرف اور ضمیر مین آتا ہے

اور بہوت اور بہوش اور برتمان
کی قید مین بند ہے وہ سب فنا ہونے
والا ہے اور ذیل مین محسوسات کے
آتا ہے اور ہر طرح ثابت ہے کہ جو
داخل محسوسات مین ہے وہ فانی
ہے - ۱۰ یہہ دل اوس جگ کا کرنیوالا
ہے جسکا نام ست ہوتا ہے اوسکے
رگ بید اور ججر بید اور شام بید نقل
ڈہری کے ہین جو بیتہ کو پہراتے ہین
اور تمام حواس جاندارون کی بجای
تانے اور بانے جولاہہ کے ہین یہہ دل
رتہہ بان تینون عالم کا ہے اور اسکے
ہاتہہ مین رسی اون گہوڑون کی ہے
جنکا نام حواس ہے یہہ جسم رتہہ ہے
اور حواسون کے گہوڑے اسکو کہینچتے
ہین - پس یہہ دل اس رتہہ کو ان
گہوڑون سے جسطرف کو چاہتا ہے
لے جاتا ہے ۱۱ سمند نہایت عمیق
اور عریض اور طویل ہے وہ بہی
پانی سے بہر جاتا ہے یہہ دل باآنکہ
نہایت چہوٹا ہے مگر کبہی اور کسیطرح
پر نہین ہوتا ہے جب تک اسمین
خواہش لذت محسوسات کی رہتی
ہے جب شہوت لذات محسوسات
اسسے نکلجاتی ہے اور علم اور عقل
کی روشنی اسمین جاتی ہے عین
سرور ہو جاتا ہے اور ایسا بہرکے
لبالب ہو جاتا ہے کہ چارون طرف
ڈہلک ڈہلک چہلنے لگتا ہے - ۱۲ اجو کو
چاہیے کہ بہشت کے آرام حاصل کرے
اور اعراف کی سیر کرے اور دوزخ
کی آفات اور مکروہات سے محفوظ
رہے اور جمادات اور نباتات اور
حیوانات ناطق اور مطلق پر حکومت
کرے اور فضیلت پاوے اور تینون
عالم کو تسخیر کرے اور دیوتا اور ملایک

سے بزرگی پاوے اور دشمنون کو
فع کرے اور دوستون کی مدد کرے
ور صانع صنعت سے وصل کرے
ہ حواس ظاہری اور باطنی اور قوا
تعالی کو قابو کرے اور انکو محسوسات
یطرف جانے سے روکے پہر مراد حاصل
ہے - ۱۳ یہہ ترکیب اور سب ترکیبون
سے نہایت آسان ہے - اور ہمیشہ کے
رت رکہنے اور ہر وقت تیرتہہ کی
کر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے
ور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ
ور تپ اور دہیان کرنے اور مستعد کی
ویاشنا کرنے اور دہارنا دہرنے اور
وازمات جگ وغیرہ کے مہیا کرنے
سے سہل ہے - اسکو تہوڑی امداد
علم اور عقل کی مطلوب ہے اور کسی
یز کی ضرورت نہین ہے -
مؤلف یہی خلاصہ چارون بید کا
ہے اور تمام جہان کے معقول اور
منقول کا -

۱۶ پرگ بلی اوپ نکہد یہہ ستر اکبر مین ہ نمبر
اور یجر بید مین ہ نمبر ۱ ہے

خرت کے اسباب اور برہم کی تعریف مین

- بہرگ نام ایک رکہشیر تہا اوسنے اپنے
پ برن سے کہا کہ سب سے بہتر جو راہ ہے
ہ مجہے بتا - باپ نے جواب دیا کہ سب
سے بہتر برہم ہے کہ اوسسے تمام موجودات
ظاہر ہوئہین اور اسی سے قایم ہین اور
خر اوسی مین محو ہو جاوینگی اور وہ
یہہ چیز کی اجماع سے پایا جاتا ہے اور
و منتہا ہے کلام اور خیال ہے وہی برہم
ہے - ۱- غذا ۲- پران - ۳ بینائی ۴
شنوائی ۵ دل ۶- گویائی اور اسکی
نے اور اسکی فراہم کرنے کو ریاضت

جز و اعظم ہے پس تجہے چاہئے کہ اپنا دل
اوسکی حقیقت کے سمجہنے مین لگا اور
ہمہ تن اوسکی حاصل کرنی مین مصروف ہو -
۲- بہرگ نے دیر تک فکر کرکے
سمجہا کہ کچہہ شک نہین کہ غذا سے تمام
جاندار زندہ ہوئے اور قایم رہتے ہین
اور اسی مین فنا ہو جاتے ہین لیکن یہہ
صانع نہین ہے اور مصنوعی شے ہے
برہم کہ تمام صفات سے منزہ ہے اور صانع
تمام مصنوعات کا ہے وہ یہہ نہین اس
سے افضل ہے - ۳ پہر بہرگ نے پران
کی ماہیت مین فکر کیا اور سمجہا کہ پران
غذا سے پیدا ہوتے ہین اور اسمین تمام
ہوتے ہین اگرچہ پران کے سبب سے
اشرف ہے مگر یہہ بہی قایم بالذات نہین
ہے بلکہ قایم بالغیر ہے اس وجہہ سے اس
پر برہم کا اطلاق نہین ہو سکتا ہے
۴- پہر بینائی کی فضیلت کے ادراک
مین غور کیا اور بہت تامل سے سمجہا
کہ بینائی سب سے بڑی نعمت ہے
اور اس کی مدد سے تحت الثری سے
فلک الافلاک تک نظر آتا ہے اور شش
جہت عالم مین انسان سیر کرتا ہے اور
ماضی او مستقبل اور حال کے واقعات
سے علم پاتا ہے اور حکمت نظری اور
عملی پر قادر ہوتا ہے اور نتایج گیان
اور اوپاسنا اور کرم کو سمجہتا ہے
لیکن یہہ بہی جوہر نہین ہے بلکہ عرض
ہے پس اسکو برہم ہے اور عقل سے
دور ہے - ۵ پہر شنوائی کی عظمت مین
غور کیا اور ہر طرف فکر کو دوڑا کے سمجہا
کہ دور اور نزدیک کا حال اسکی سبب
سے سنا جاتا ہے اور عالم اور جاہل
کا بیان اس کے وسیلہ سے تمیز ہوتا ہے
اور شش جہت عالم کا بہید کہلتا ہے اور
جیسی فضیلت آنکہہ کو ہے ویسی اسکو بہی ہے

مگر یہہ بہی برہم نہین ہے اور فنا شدنی ہے
اور منجملہ تعینات کے ہے اور ایک
حس منجملہ حواسون کے ہے - ۶ پہر دلکی
حقیقت کے سمجہنے کو بہت زیادہ ریاضت
کرکے غور کیا تب علم ہوا کہ درحقیقت
فنا اسکی صفت اور سلامتی کو موضوع
ہوئی ہے اور پران اسکے مہمات کو
سرانجام کو اسمین مستقیم ہے
اور شنوائی وغیرہ حواس ظاہری
اور باطنی سب اسکے فرمانبردار ہین
اور اسکی خدمت گذار اور اس دلکو
حد سے زیادہ قوت ہے کہ معدوم کو
موجود اور موجود کو معدوم کرتا ہے
لیکن یہہ بہی ایک مخلوق ہستی سے ہے
خالق کل کا نہین ہے اور برہم کی جو صفت
ہے وہ یہی اسمین نہین ہے - ۷ پہر نطق
کی کیفیت سمجہنے کو متوجہ ہوا اور امکان
البشر ہی تک فکر کیا پس معلوم کیا کہ اگرچہ
اسکو انواع اور اقسام موجودات سے
شرف ہے اور نفس ناطقہ سب سے شریف
ہے اور نفس حیوانی اور نباتی ہی اسکی
ہمراہ ہین اور علم اور عمل سب اس سے
ہوتا ہے اور لوازمات عبودیت اور
ربوبیت کو یہی سرانجام کرتا ہے مگر تہوڑی
علت سے نطق معدوم ہو جاتی ہے اور
اسکی قوت جاتی رہتی ہے پس یہہ برہم
نہین ہے کیا ہوا کہ غذا اور پران سب
اسکے سبب سے حاضر ہین - ۸ جب بہرگ
نے بار بار ریاضت کر ان چہوٹی چیزون
مین تلاش کر مطلب کو نپایا تب ریاضت
حکیمانہ مین مصروف ہوا اور کشف
اور اشراق کو کام مین لایا تب ظاہر ہوا
کہ جو کچہہ محسوسات مین آیا یا آتا ہے
اور نفی اور اثبات مین سماتا ہے اور
حدوث اور قدم کہلاتا ہے اور نام
اور نشان رکہتا ہے وہ سب موضوع

اور مصنوع ہے اور جو مصنوع ہے اسکی
فنا بھی ہمراہ ہے وہ جو منزہ سب سے ہے
اور صانع سب کا ہے وہ احاطہ زبان
اور بیان مین محیط نہین ہوتا ہے اور
ریاضت اور عبادت اور وہ ان اور
ہی سے قابو نہین ہوتا ہے و ۔ جب
ہر گ کی صورت دفع ہوئی یقین ہوا
کہ جو محسوس ہے اور ضمایر سے نشان
دیا جاتا ہے خواہ وہ بہشت اور اعراف
اور وہ شیخ ہے خواہ عبد اور عبادت اور
معبود ہے خواہ عاشق اور عشق اور معشوق
ہے خواہ مظہریت اور اسم اور فعل ہووے
سب نتایج عقول اور حواس ہے اور نہ ہے
ہندسہ صورت کے اور وہ بے ہمہ نہین ہے اور
جو سب سے منزہ ہے وہ بے ہمہ ہے اجب یہ دلکا
نے سمجھا اور حق الیقین اس پر ہوا کمال
خوش ہوا اور اپنے سر مین آپ ہی
محو ہو گیا غرضیکہ مین سر مین ہو گیا کیونکہ آپ
اپنی خودی سے واقف ہو گیا کیونکہ یہی برتر
ہے اور یہی انتہاے نظر اور امکان بشر
اور صانع صنعت اس سے برتر ہے اور جو
کوئی شخص ہر گ کے ریاضت کرے نتیجہ
تحقیقات معقولات مین لگ وے اور
جہلا سے اپنا وقت ضایع کرے اور اعلی
سے اعلی کی تلاش کرتا ہے اور جسکو فانی
سمجھ اوسکو چھوڑتا جاوے وہ کمال کو
حکمت نظری اور عملی کو پاوے اور یقینی
تو لوگوں کی نیک راہ سے خود سمجھو
پاوے ۔ اسی کا نام برہم بدیا اور
علم الہی اور توحید اور حکمت نظری
اور حکمت عملی اور کشف اور اشراق
اور وید ہے ۔

مولف ظاہر ہے کہ جب تک معشوق
کی صورت دیکھی نہ ہووے وہ عاشق
صادق کیونکر ہووے اور اوس کے
سینہ مین کسکی صورت جلوہ دیوے

اسواسطے ضرور ہے کہ پہلے معشوق
کی صورت جیسی کہ ہر اچھی طرح دیکھے
اور ظاہر ہے کہ جب تک نظیر جمیل کو دیکھے
عشق ہووے اور جب عشق کامل
ہووے معشوق سے عاشق کا وصل
ہووے جو فصل درمیان مین عاشق
اور عشق اور معشوق کے ہے بلکہ حروف
اور اعراب عشق کے ہین سب ہی فنا
ہو جاوین اور وہ رہے جو بیان سے
باہر ہے ۱۳ عالم اور عامل اس راہ کو
چاہیے کہ جس غذا اور لباس اور شراب
اور حرکت اور عادت سے کسی شخص
کو رنج اور کدورت اور ملال اور نقصان
پہونچے وہ نکرے اور جزو اور کل مین
ایک ہی نفس کو نفس انسانی اور حیوانی
وغیرہ سمجھے ۱۴ اس نوع کی ریاضت اختیار
کرنیوالے کو چاہیے کہ ہر فعل مین حفاظت اعتدال
کی کرے اور افراط اور تفریط کو استعمال
مین نہ لاوے ۔ کہانے کو اندازے سے کہاوے
نہ اتنا زیادہ کہاوے کہ اگلنی لگے اور نہ
اتنا کم کہ ناتوانی سے گر پڑے اور غذا
کی بہت پرہیز نکرنا چاہیے کیونکہ بدن غذا
سے زندہ ہے نہین اگر غذا نہ ملے بدن
جاتے رہین اور جب بدن نہین جسم
کسی کام کا نہین رہے اور سوقت حواس
ظاہری اور باطنی سے بہی کچھ فعل نہ ہو سکے
اور قواے اعمالی بہی اپنے فعل سے عاجز
رہین پہر جس کام کے سرانجام کو یہ انسان
مخلوق ہوا ہے اوسکے سرانجام سے عاجز
رہے اور جب ندامت یقینی اسکے سرانجام
سے قاصر اور نکالی ہووے شرف انسانیت
نہووے اس وجہ سے حکما اور عقلا کہتے
ہین کہ فاقہ کرنا اور [illegible]
اور [illegible]
اور ظاہر ہے کہ بدن اور غذا لازم اور
ملزوم ہین جیسی [illegible] اور آفتاب

یکدیگر سے جدا نہین ہوتے ہین و…
بدن بغیر غذا نہین رہتی ۔ غذا…
ہونے کو سخاوت ہی اور ہونے…
جہالت اور خساست ہے ۳ پانی
ہے اور آگ اوسکو کہانے والی
ہے یہ دونون یکدیگر کی مدد کرکے دو…
قائم رکہتے ہین ۔

مولف اس کی کیفیت تب سمجھ…
جب علم طبعی سے واقف ہووے
انواع نا متناہی مین رقم ہین ۔…
زمین غذا ہے اور بہوت آتش اسکی…
کہانیوالا غرضیکہ ایک دوسرے کا…
ہے اور جو اجرام اور اجسام اور…
ہین سب انکی درمیان مین ہین…
جو سعادت سے اپنی فکر اور تمیز…
اس راہ پر چلے اور عام کو یکسان…
وہ سب کو پاوے اور کسی نعمت…
اور علوی اور کسی علم ظاہری اور…
باطنی سے محروم نہ رہے اور…
کلام ملوک الکلام ہووے اور جس…
چیز کو اسکا دل چاہے اوسکو…
وہ آدمی کو چاہیے کہ خاص…
کو آزادی سے بہتر سمجھے اور…
کو ایک تصور کرے ۱۷ غذا اسکے…
مین تخلل نکرے اور جب کوئی سوال…
اسکو رد نکرے اور جب توفیق…
لیوے جدا اس کی مشکل کو آسان کر…
کا آگے سے پیچھے تک اور اوپر سے
تلے تک اور دائین سے بائین تک…
اجرام کواکب اور اجسام ارضی…
عناصر اور بخار اور دخان اور…
اور جمادات اور حیوانات ناطق اور
مطلق اور مذکر اور مونث اور…
اور انکی فرزندات اور متعلقات اور
حروف اور اسم اور فعل اور…
اور اعضا اور رنگ اور بو اور…

اور وہ صورت یہی ہے جسکا اجتناب
کرنا نہ چاہیئے جو کوئی اسکو ہزار
تردد سے پاوے تو بھی ناقص
اور ناتمام ہاتھ مین آوے اور
ہنوز اسکے ناز اور غمزہ سے سیر
نہ ہووے کہ یہہ مثل سیماب اور
کافور کی اوڑ جاوے ۔ جو اسکو
حسین سمجھ اور اسمین دلکو لگاوے
اوسکو یہہ ملے خواہ نہ ملے یا ملکے
جدا ہو جاوے چاہنے والے کو ہر
حال مین غم اور حسد اور حسرت اور
رشک اور تردد رہے آرام اور
اطمینان ہرگز نصیب نہ ہووے
۶ ۔ دانشمند کو چاہیئے کہ اسکی حقیقت
کو دلائل سے ثابت کرے اور جب
اسکی ناپائداری متیقن ہو جاوے
اور ہر طرح ثابت ہو کہ یہہ بجز نام
اور صورت کے بے اصل ہے اسکو
چھوڑ دے جسکو اسکی حقیقت ظاہر
ہو گئی اوسکو یہہ بھی واضح ہوگا
کہ جو کچھ یہہ آتا ہے اور سو آگے
آتا گے کوئی اور جا وہان نہین
ہے اور نہ موجود ہے ۔ انسان
کی عمر طبعی سو برس کی ہے اگر عمر
طبعی بھی نصیب ہووے تو دنیا کی
لذات کی طرف میل نکرے اور
نیک افعالی کو نچھوڑے اور خلق
خدا سے نیک سلوک کرے اور
حواس ظاہری اور قوائے افعالی
کو حکمت نظری اور عملی کیطرف
لگائے رہے اور تن اور سن اور
دہن اور زن اور زمین اور زر
آتما کی رکھا کرے اور جگ اور
تپ اور دان اور پُن جو کچھ کرے
اسطرح کرے کہ آتما کے یہہ تن
نے سب دیوتا قالبون مین

ہو جاتے ہین اور کبھی نیک افعالی
کا نتیجہ اس عالم مین اور اوس عالم مین
جسکے آنے کا گمان ہے (خواہش نکرنی
یہی گیان ہے اور یہی دھیان اور
سوچ اور بچار ہے اور اسی سے
دیہہ مکت اور بدیہہ مکت ہوتی ہے
اور یہی سب سے عمدہ راہ ہے
۷ ۔ جو کوئی نیک افعالی بغیر طمع
عوض کے کرے گا اوسکو کبھی
نقصان نہوگا اور جب ہوگا نفع
ملیگا کیونکہ نقصان اوسوقت معلوم
ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور
نپاوے جسکو نفع کی غرض ہی نہین
اوسکو نقصان کی آفت بھی نہین
ہے پس جو اتفاق سے یا خدا کی
مرضی سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین
محسوب ہوگا اور اسی سمجھ سے مکتی
ہوتی ہے اور ایسی سمجھ والے کو
بد فعلی سے جو سہواً اور خطا ہو جاوے
ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ ضرر وہی
جیسے غم اور افسوس ہوا ایسے گیانی
کو خوشی اور اندوہ کچھ نہین ہوتا
اور تحسین اور آفرین کچھ کم اور
بیش نہین کرتی ہے پس جو پیش
آویگا مثل عمر گذران کے گذر جاویگا
اور اسکی حالت مین تغیر نہ ہوگا ۔ جو
کوئی ریاضت اور عبادت اور دان
اور پُن اور تیرتھ اور برت اور
تعظیم اور تواضع اور تعلیم اور سخاوت
اور شجاعت اور جگ اور اوپاشنا
اور کریا اور کرم بامید کسی نتیجہ کے
کرتا ہے یا انعام دیتا ہے اور
عوض اس جہان یا اوس جہان
مین چاہتا ہے وہ اسپر لوک کو جاتا
ہے اور ظلمت کی رسّی سے اٹکایا
جاتا ہے اور اپنا آرام اور مال

صفت کھوتا ہے گویا مجرم جرم قتل
نفس خود ہوتا ہے ۔ اور مستحقون
کا حق جو غیر مستحقون کو دیتا ہے اور
نیک افعالی کا وقت بد افعالی مین
صرف کرتا ہے یہہ گناہ اوسپر عاید
ہوتا ہے اور وجہہ ظاہر ہے کہ حیات
اسطرح اور اک معقولات کے ہوئی
ہے اور امداد یکدیگر کے جسنے آتما
کو نہین پہچانا اور شکر نعمت الہی
کا نہین کیا اور خدمت دنیا کے لوگون
کی نہین کی اور چھوٹے ہم ورجا مین
جہل اور نادانی سے رہا اوس نے اونپر
ظلم کیا اور اپنے اوپر الظلام
اگرچہ ہوشیار دانون کو سہز با[illegible]
نتایج کی دکہلاتے ہین مگر ثبوت نہین
رکھتے ۹ آتما لاثانی ہے اور نہایت
لطیف اور بے حرکت اور کل شے
مین محیط لیکن بشر سوچ اور بچار
آسانی سے اس کی حقیقت معلوم
نہین ہوتی ہے اور حواس ظاہری
اور باطنی اسکو نہین پکڑ سکتے ہین
کیونکہ جس راہ کو حواس ایک گھڑی
مین طے کرتے ہین وہ ایک پل مین
قطع کرتے ہین ۔ ۱۰ ۔ ہر چند کہ یہہ جو
تمام اعمال کا سبب ہے اور دینے
والا نتیجہ افعالون کا ہے وہ بھی اوسی
آتما سے موجود ہوا ہے اور اوسمین
اور اوسی کے قریب ہے اور کل
شے کے اندر اور باہر محیط ہے اور
کسی سے متنفر نہین ہے
اس وجہہ سے اسکو نہ کسی سے محبت
ہے اور نہ نفرت اگر دو شخص باہم
تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت
کرے جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے
کرے اور لعنت کس سے رکھے چونکہ
یہہ ایک ہی ہے اس مین لعنت اور

ت کو مداخلت نہین ہے سو کوئی
تما کا گیانی ہووے وہ کل عالم مین
پنے تئین محیط سمجھے اور برہما اور
شن اور مہیش اور عذاب اور ثواب
ور بہشت اور دوزخ سبکو اپنا ہی
سم تصور کرے اور ظاہر ہے کہ جو
تما ہو گیا او منزہ اور بے زوال
ہو گیا اور صفات ایجاد اور ابقا اور
نا سے پاک ہو گیا اور اعمال کی قیود
سے آزاد ہو گیا اور سمہہ وان ہوا
ور بزرگون کا بزرگ ہوا اور ر
بلندون سے بلند ہوا اور خود وہ
ہشت ہو گیا۔ عالم کے مردم جہل
ور نادانی سے واہیات خیالات کی
ستی سے بند ہے ہین جب آتما کو پہچانے
ہ رسی آپ سے آپ ٹوٹ جاوے
ا جو احمق خلب اور دان اور دین کے
ا پیچ کی امید رکھتے ہین وے اگیان
یعنی مایا کے بیند سے مین پہنسے ہین
ور تاریکی مین بہٹکتے اور ٹھوکر کہاتے
رتے ہین اور دنیا اور عقبی کو کہوتے
ہین ۱۲ جو عمل نیک نہ کرے اور بات
ار فون کی مانند بتاوے اور دل
و پاک نکرے اور صورت پارساؤن
ی بناوے وہ نقال اور نابکار ہے
اور اس سے زیادہ کو بہی احمق نہین
ہے کیونکہ ان سے وے بہی فضیلت
رکہتے ہین جو اگلے جنم مین بدلہ ملنے
کو بہروسہ کرتے ہین ۱۳ ۔ ان اور
ہن وہ ہے جو کسی کی عاجزی پر
رحم کرے وے جسکا اگلے جنم یا بیکنٹھ
مین بدلہ پانا بہروسا ہے وہ بیوپار
ہے دام پر صیاد دانہ بچہاتے ہین
پرند اوسکو جہان نواز سمجھکے کہانا
ثواب سمجھتے ہین آخر اپنی گرفتاری
کے لیے بہشتے نہین ۱۴ ۔ سمجتے ہین

کہ کرم کانڈ اور اوپاشنا اور جوگ
کا طریق جدا ہے اور نتیجہ بہی اوسکا اور
ہے اور گیان علیحدہ ہے اور اسکا نتیجہ
بہی جدا ہے وے حروف آشنا ہین
معنی فہم نہین ہین حقیقت مین گیان
اور اوپاشنا اور کرم کانڈ کا نتیجہ
ایک ہی ہے اور ایک دوسرے کے
وابستہ گیان کے معنی ہین جاننا حقیقت
کا جو حقیقت کسی کرم کی نہ جانے اور
جسکی اوپاشنا کرے اوسکی تعریف سے
ناواقف ہے اوس سے نہ کرم کانڈ
بہ درستی ہو سکے نہ اوپاشنا کرم کانڈ
کے معنی ہین نیک افعال اگر کسیکا علم
معقول ہو اور عمل بد ہو وین اور
روح فانی اشیا مین رہے اور جاودانی
مین ہو فقط گیان سے کچہہ نتیجہ نہ ہو
اور نہ اوپاشنا سے اور نہ کرم سے
اوپاشنا کے معنے ہین محبت صادق کے
کہ دوئی درمیان سے جاتی رہے جب
تک یہہ نہ ہو کرم کانڈ اور اوپاشنا
اور گیان ناقص ہے کامل نہین ہے
پس چاہئے کہ ان تینون کو مثل تینون
دیوتاؤن کے برہما اور بشن اور مہیش
اور بیدون کے کہ رگہہ بید اور ججر بید
اور شام بید ہین دینے والا سعادت
ترلوکی کے جانے ظاہرا کرم کانڈی وہ
ہین جو اپنے افعالون کے عوض سرگ
کو چاہتے ہین۔ اور اوپاشک وے ہین
جو سرگن روپ کو تعظیم کرتے ہین اور
سرگ لوک کی خواہش رکہتے ہین اور
جوگی تصور خاص اور لطیف کا کرتے
ہین اور درجہ بدرجہ تصور کو تبدیل
کرتے ہین اور آواگون سے بری ہونے
اور برہم لین ہونے کو جوگ کی ترکیب
سے چاہتے ہین اور گیانی وے لوگ
ہین جو کسی کے پابند نہین رہتے ہین۔ جو

نفسانیت کو دور کرے اور تعصب کو
چہوڑ دے وہ سمجہہ سکتا ہی کہ گیان
اور اوپاشنا اور جوگ اور کرم
کانڈ مثل اربعہ عناصر کے ہین جسسے
تمام شے موجود اور موسوم ہین۔
ان چارون کے اعتدال سے سعادت
ہوتی ہے اور انکی افراط اور تفریط
سے شقاوت جو بغیر گیان کے کرم
کانڈی اور اوپاشک اور جوگی
ہین وے دن اور رات کا یا گوشت
دیتے ہین اور بہشت کی امید اور دوزخ
کے خوف سے لذات دنیا کو تلخ کر دیتے
ہین اور جنان جنم کا حساب کیا کرتے ہین
اور بیدہ نہین ملتے۔ جو گیان کے ساتہہ
کرم اور جوگ اور اوپاشنا کرتے ہین
وے فانی لذات اور کل محسوسات حتی
اسباب اور دیا جانتے ہین اور جب تک
اس دنیا مین زندہ رہتی ہین جیون مکت
کے درجے مین رہتے ہین اور جب قالب
عنصری سے مفارقت کرتے ہین بدیہہ مکت
پاتے ہین

۵

دوزخ بدرا بہشت مزنگیان را
جانان مارا و جان ماجانان را

۵ اگیانی اوس چیز کو جو نام نشان اور
رنگ اور بو رکہتا ہے فانی سمجھتا ہے
اور جسکو فانی جانتا ہے اوسکو پیار نہین
کرتا ہے اور اوس بیچون اور چرا کو
جو جاودان ہے ہر شے مین موجود
دیکہتا ہے پس جسکو عوام جابجا اور
در بدر تلاش کرتے ہین وہ دلمین پاتا
ہے اور لذت بے نہایت حاصل کرتا ہے
اور جو مرگن کے پوجنے والے ہین اور
بیکنٹھ کی امید رکہتے ہین اور دوزخ
سے ڈرتے ہین اونکو نادان سمجہتا
ہے اور ان کے حال پر افسوس کرتا
ہے کہ یہہ نہایت تاریکی مین بہٹکتے ہین

گیان کا لازمہ یہہ ہے کہ نرگن اور سرگن
اور ظاہر اور باطن کو ایک ہی سمجھے اور
بدیا اور اودیا کو ایک ہی ہتھیلی کا بٹہ
قرار دے ؎

در انجمن فرق و نہان خانہ جمع ؛
واللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

اور جو محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے
اور تعینات کی الفت نکرے اور اونکو
فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ
ہے اور نہ شوق بہشت اور اسکی جان
اور جسم کو آفات دوزخ ملکدر نکرین اور
لذات بہشت مسرت بہی ندین کیونکہ
جو ایسا گیانی ہے وہ جاودانی ہوجاتا
ہے اوس کو فانی اسباب کب اپنا اثر
کرکے متغیر کرین ۱۶ ایک قسم کے گیانی
ہوتے ہین جو نرگن کی دہارنا کرتے ہین
اور باتن پرستی کرتے ہین اور دوسرے
قسم کے وے ہین جو سرگن کی اوپاسنا
کرتے ہین اور بہشت اور دوزخ کی بیم ورجا
مین رہتے ہین یہہ دونون ظلمات مین
بہٹکتے ہین واجب یہہ ہے کہ قوت ادراک
سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان
کو فنا کرے پہر گیان کو پہر فنا کو بہی فنا
کردے اور نرگن اور سرگن اور وحدت
اور کثرت اور جیو اور ایشر سب کو ایکذات
سمجھے اور قال اور قیل سے منزہ ہوجاوے
۱۷ جو نیک افعالی با امید حصول نتیجہ کے
کرتے ہین او لئے وے شریف ہین جو نیک
افعالی کرتے ہین اور امید عوض بازگی
نہین رکہتے اور مکت کی تمنا کرتے ہین اور
سب سے شریف وے ہین جو تمنا کو فنا کرتے
ہین ؎

ہین عشق ز کونین ہیچ کل کردم
کہ عشق سوخت رگ و ریشہ تمنا را

۱۸ جو مکت اور رستگاری کی آرزو
کرتے ہین جب مرتے ہین اون کے اعضا
جسمانی مجموعہ عناصر کثیف یعنی پنچ ابہوت مین
محو ہوجاتے ہین یعنی پانی اور رطوبت
جسم کی پانی مین اور حرارت آگ مین
اور ہوا ہوا مین اور خاک خاک مین
اور خلا خلا مین اور حواس ظاہری اور
کرم اندری اور انتہہ کرن اور پران
ہرن گربہہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف مین
ملجاتے ہین یہی مکت ہے جو ایسی گیانی ہین
مرتے وقت اپنے اعمالون سے باشارہ
کہتے ہین کہ ہم تم سے کچہہ محتاج مدد کے
نہین ہین اور پرمیشر سے کہتے ہین کہ ہمارے
افعال کی نیکی اور بدی پر نگاہ نہ کر اور
مکت کو عطا کر ۔ پہر کہتے ہین کہ جو نور آفتاب
مین ہے اور جو عین نور ہے اور جیو آ
کاس ہے اور ذات مطلق ہے اور
آتما اور برہم اور ہزارون نام اور
نشان اور اشارہ سے مبرا ہے اور
تعینات سے منزہ ہے وہ مین ہون

مولف جیسے تخم سے درخت اور درخت
سے پہول اور پہول سے پہل اور پہل
سے تخم ہوتا ہے اور معلوم نہین ہوتا
کہ پہلے تخم ہے یا پہل اوسی طرح گیان
اور اوپاسنا اور کرم ہین اور ایک
دوسرے کے محتاج حاصل مطلب تینون
سے جدا ہے ۔

۶ جہانا یائین آپ مکہہ ہین سنسکرت اکبر مین بہ نمبر ہیم
اور جو جیو مین بہ نمبر ۵ ہے

وحدت اور کثرت کے بیان مین

۱ ـ برہم اوس پانی کا نام ہے جو ناپیدا
کنار ہے اور درمیان مین تمام عالمون
کے ہے اور لامکان ہے یہی اونچا ہے
اور جو بڑا سے بڑا فرض کرو اوس سے
بہی اونچا ہے اور آپ ہی آپ ظاہر
ہوا اور قایم بالذات ہے اور تمام
نور ہے اور سب چاند اور دن کا صاحب
ہے اور سب کے گہٹ مین چہپا ہے اور
تمام سنسار اوسی پر گہٹ ہوا ہے
اور اوسی مین لین ہوجاتا ہے اور سب
دیوتاؤن کو اوس نے بڑائی دی ہے
اور تمام ستارے اوسی سے روشن ہین
اور جمادات اور نباتات اور حیوانات اور انسان
اور عناصر کثیف اور لطیف اور جو کچہہ نام
اور صورت اور شکل اور رنگ غرض
جو گمان مین آتا ہے اوس سے ہے
اور نتیجہ اعمال اور افعال کا بہی وہ ہے
یہی صانع تمام مصنوعات کا ہے اور
ہرن گربہہ اور پرجاپت اور مایا اور برہم
اور پرش اور پرکرتی اور آگ اور
آفتاب اور چاند اور تخم تمام موجودات
کا وہی ہے اور اوسکی چہن اور پل
اور گہڑی اور گہنٹہ اور دن اور رات اور
صبح اور شام اور پچہہ زائد النور اور
ناقص النور اور جنتری اور برس اور رت
اور فصل اور ابر اور برف اور علم اور
ادب اور دنیا اور آخرت اور نرک
اور سرگ اور اعراف اور کشف
اور کرامات جو کچہہ ہے سب کا وہ
صاحب ہے اور اوسکا صاحب
یا صانع کوئی نہین ہے اور اوسکی
کوئی صورت اور کوئی نام اور کوئی
نشان نہین ہے ۔ حیران ہون کہ
کسطرح اسکی ثنا ادا کرون اور کسطرح
شکر بجا لاؤن ۔ وہ ان آنکھون سے
نظر نہین آتا اور عقل سلیم اور ذہن
رسا سے پہچانا جاتا ہے ۔ ۲ نام اسکا
اننت ہے یعنے سب سے پہلے ہرن
گربہہ جسکو مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط
کہتے ہین اور عقل کل اور جبرئیل نام
رکہتے ہین وہ اس پانی سے بنا اور
پہلے سب موجودات سے موجود ہوا

٣ ہرن گربھ سے آفتاب پیدا ہوا
آفتاب مین جو روشنی ہے اسکو
جو پہچانے وہ جہالت کے دریا سے
پار ہو وے یہہ ہرن گربھ کی سری ہے
۴ باعتبار تعینات کے ہر جا یت ہے
درجہ مین ہے اور یہی اشکال مختلف
کا سبب ہے اور تمام اس سے بنے
ہین۔ جو سمجھے کہ مین وہی ہون حرکت
سے خارج ہو مرتبہ کلیت مین داخل
ہو وے ۔ ۵ آفتاب تمام ستارون
اور سب دیوتاؤن کا بلانے والا ہے
لیکن اوس نور کا ذرہ ہے جو اس
مطلب کو سمجھے وہ تینون عالم تسخیر کرے
۶۔ اندر بادشاہ دیوتاؤن کا ہے اور
برن بادشاہ پانی کا لیکن یہہ اس دریا
کے پانی سے بنے ہین اور اوسکو پیاسے
ہین۔ ۷ جو کچھہ اطراف اور وسط
عالم مین ہے وہی ہے اور سبکی طرف
کو وہ دیکھتا ہے اور سبکی طرف اوسکا
منہہ ہے اور ہاتھہ ہین۔ پرندے جو
ہوا پر اوڑتے ہین یہہ اوسکے بازو
کی قوت ہے ۸ سچ بولنا اور علم حاصل
کرنا اور نیک فعل کرنا اور حواس
ظاہری اور باطنی اور قوای افعالی
کو محسوسات کی لذات سے روکنا اور
خاص اور عام سے محبت اور مروت
اور سخاوت اور شجاعت سے مدد
کرنا اور تمام عالم کو یکسان جاننا اور
وہ حرکت نہ کرنا جس سے کسیکو ملال ہو
یہی عبادت ہے اور یہی ریاضت
اور اسکا سب سے بڑا مرتبہ ہے
جسطرح شگوفہ کی بو دور سے معلوم
ہوتی ہے اوسی طرح دور سے سچ
اور جھوٹ بولنے کی حقیقت تمیز ہوتی
ہے اور جسطرح تلوار کی دہار پر پانو
دہرنے اور چاہ مین گرنے سے بچ اسیطرح

چاہیے اوسیطرح جھوٹ بولتے لحاظ
کرنا چاہیے۔ جس طرح تلوار کی دہار پر
پانو دہرنے سے زخم ہوتا ہے اور
کنوین مین گرنے سے چوٹ لگتی ہے
اوسی طرح جھوٹ بولنے سے شقاوت
دارین حاصل ہوتی ہے ۹ دیوتاؤن
مین برہما اور کواکب مین آفتاب اور
حیوانات مین شیر اور پرندون
مین عقاب اور انسانون مین عالم
باعمل بزرگ ہے اور وہ سب سے
بزرگ ہے ۱۰ سرخ رنگ رج کا اور سفید
ست کا اور سیاہ تم کا ہے ۱۱ جیو آتما
کسی سے پیدا نہین ہوا ہے از خود
موجود ہے لیکن اسکو مایا سے الفت
ہے اسوجہ سے اپنی حقیقت سے
غافل ہو گیا ہے اور محسوسات کی لذت
مین مبتلا ہے ۱۲ بہت اولاد ہونے
اور بہت دولت ہونے اور بہت
جپ کرنے اور بار بار جگ کرنے اور بہت
ہیروفت تپ کرنے سے برہم نصیب نہین
مگر جو لذات محسوسات کو ترک کرے
برہم کو پاوے بلکہ برہم ہو جاوے
۱۳ اوپنکہت خلاصہ چارون
بیدکی ہین جو بموجب انکے عمل کرے
اوسکا دل کدورت سے صاف ہو
جاوے اور جب کدورت جاتی رہے
گناہون سے بری ہو جاوے ۱۴
تمام عالم جو ظاہر اور باطن ہے برہم
ہے اور برہم اسکے اندر محیط ہے اور
سرور اور انند وہی اوس سے پیدا
ہوتا ہے ۔ ۱۵ ایک رکھیشر نے پرجاپت
سے پوچھا کہ عارف کامل کسکو سمجھنا
چاہیے۔ پرجاپت نے جواب دیا کہ جو
راست باز ہو اسکی زبان کو تاثیر
ہوتی ہے اور اوسکا سب سے اعلیٰ درجہ
ہوتا ہے اور معانی لغات پر فتح پاتا ہے سب

جو اسی صفت سے موصوف ہو وہی
عارف ہے۔ ۱۶ حواس باطنی کے
ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور
حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت
ملتا ہے اور سخاوت مین جگ کی
اور راست بازی سے کوئی چیز بہتر
نہین ہے ۱۷ برہما اور ہرن گربہ
اور پرجاپت اور سورج ایک ہی
ہین کیونکہ آفتاب سے بارش
ہوتی ہے اور بارش سے نباتات
اوگتی ہے اور وہ غذا ہوتی ہے
اور غذا سے بدن قایم رہتے ہین
اور طاقت واسطے ریاضت اور عبادت
کے ہوتی ہے اور اعتقاد درست ہوتا
ہے اور عقل بر جا رہتی اور آرام
سے شغل معقولات کا ہوتا ہے اور
اوس سے علم الیقین پھر عین الیقین
پھر حق الیقین ہوتا ہے اور اوس
سے مکت ہوتی ہے ۱۸ جو خاص اور
عام کو غذا دیتا ہے وہ سب نعمت دیتا
ہے ۱۹ وہ پرش جو جیو آتما ہے اوس
کے پانچ خزانے ہین۔ ۱ ان مے کوش
یعنی غلہ۔ ۲ پران مے کوش یعنی روح
۳۔ منومے کوش یعنی قلب ۴ بگیان
مے کوش یعنی عقل ۵ آنند مے کوش
یعنی سرور سب مین وہ بیٹھ کے ہر ایک
کو اپنی طرف کہینچتا ہے پس کل عالم
وہی ہے دوسرا کوئی نہین ہے ۔ ۲۰
سنیاسی کے معنی ہین ترک ماسواے
ایزد کے اور یہہ سب سے بڑا مرتبہ
ہے پس چاہیے کہ دل سے دعا مانگے
کہ برہم گیان نصیب ہو وے۔ ۲۱
جب آفتاب اوترائن ہو اوسوقت
مین جو مرے وہ آفتاب کے لوک مین
پہونچے۔ جب آفتاب دکشائن ہو
اوسوقت جو مرے وہ چندر لوک کو

جاوے - لیکن جو برہم سے لین ہونا
ہے اور گیان سے نپٹر ہوجاتا ہے وہ
کبھی مرے اور کبھی مرے عالم لاہوت
مین ہوسکتا ہے -

موکلف تین نفس سے انسان
بنا ہے ایک نباتی اس کا مقام جگر
مین ہے دوسرا حیوانی اس کا مقام
دل مین ہے تیسرا انسانی اس کا
مقام دماغ مین ہے انکے تین سروپ
ہین برہما اور بشن اور مہیش اور تہذیب
اخلاق کی بہی تین ترکیب ہین گیان
اور اوپاسنا اور کرم کانڈ - ان
سب کی تہذیب ایک راستی سے
ہوتی ہے اور راستی علم اور عمل
سے پس چاہیے کہ وہ کوشش کرے کہ
سچائی نصیب ہووے -

۷ یجر کہہ سکت ادہیاے نکہد یہہ سرا کہ مین
ہے نمبر ۴۲ اور یجر بید مین ہے نمبر ۱۱ ہے

توحید کے بیان مین

۱ - ایک پرش ہے جسکے بہت سر اور
بہت آنکہہ اور کان اور ناک اور
مونہہ اور زبان اور ہاتھ اور پانو
اور ہر ایک عضو اور حواس ظاہری
اور باطنی بہت ہین اور تمام عالم
مین وہی محیط ہے - اور تمام حیوان
اور انسان اوسکی آنکہون سے دیکہتے
اور اوس کے کانون سے سنتے ہین
وہ پرش جسکی یہہ تعریف ہے ہر ایک
کے دل مین مقیم ہے وہ زمانہ ماضی مین
تہا اور حال مین ہی اور استقبال مین بہی
ہوگا اور وہ صاحب ہر ایک کا ہے
اور تمام عالم اسکی کتاب کا ایک حرف
ہے - تینون بید یعنی رگ بید اور یجر
بید اور شام بید اور تینون گن یعنی ست

اور رج اور تم کہ ان سے وجود اور بقا
اور فنا ہے اوسکے نام یعنے اوم کے تین
حرف ہین اور اوسی سے پیدا ہوئے
اور اوسی سے قایم ہین اور اوس مین
فنا ہونگے ۲ جب وہ پرش تیلی کو سانس
چہوڑتا ہے تمام عالم موجود ہوتے ہین جب
وہ دم کو روکتا ہے عالم سر سبز اور تر و تازہ
ہوتے ہین جب وہ دم اوپر کیطرف کہینچتا ہے
اور اندر کرتا ہے پرلے یعنی قیامت کبری
ہوتی ہے اور وہ اپنی لطافت مین آزاد
رہتا ہے - ۳ جب وہ عالم کے پیدا کرنیکا
ارادہ کرتا ہے پہلے ہرن گربہ کو پیدا کرتا ہے
اور ہرن گربہ سے تمام ساکن اور متحرک
موجود ہوتے ہین اور ویراٹ روپ
یعنی ہیئت مجموعی کل عالم کے - ۴ ہرن گربہ
یعنی ہیولا عناصر لطیف سے پانچون
عنصر لطیف اور اوسے ہیولا عناصر
کثیف یعنی پرجاپت اور اوسی سے منو
یعنی آدم اور ست روپا یعنی حوا اور
اوس سے تمام استہاور اور جنگم یعنی
ساکن اور متحرک پیدا ہوتے ہین -
۵ - جگ اور جہاں کے ایک ہی معنی
ہین وہ پرش عین جگ ہے سب چیزین
جگ مین موجود کیجاتی ہین اور اوس
مین محو ہوجاتی ہین - اوسیطرح تمام
جاندار صحرائی اور آبی جنگلے اور
اوپر دانت ہین مثل گہوڑے اور اوپر
دانت نہین ہین مثل بیل پیدا ہوتے ہین
اور اوسی مین محو ہوجاتے ہین - ۶ عالم
اور عاقل بید اور شاستر اور اوسکی
مطلب اور معنی کے اوس پرش کو تعبیر
جگ یعنی کل عالم ویراٹ روپ قرار دیتے
ہین اور تمام موجودات کو اوس کے
اعضا کی مانند سمجھتے ہین - مثلاً گیانی
اور کپل اور پنڈت جو چارون بید اور
چہون شاستر کو جانتے ہین اوسکے بموجب

احکام بید اور شاستر کے کرتے ہین
سواے نیک افعالی بدی کیطرف
رجوع نہین کرتے اور کشف ...
رکہتے ہین اور حکیمانہ اور ...
زندگی کرتے ہین یہہ بمنزلہ سر کے ہین
بادشاہ اور وزیر اور منجم اور طبیب
جنسے حفاظت اور انتظام مملکت ہے
وے بمنزلہ بازو کے ہین -
سوداگر اور زراعت کار اور صنا...
بمنزلہ شکم کے ہین - ہر قسم کے فرد ور...
خدمتگار اور جاہل جنکو نہ علم ہے ا...
عقل کہ بیلون اور گدہون کی طرح
اوٹہاتے ہین اور جیل اور بلی کیطر...
بیگانہ مال چہینتے ہین اور کتے کی طرح
پہرتے ہین بمنزلہ پانو کے ہین - حیوا...
مثل استخوان اور گوشت اور پوست
نباتات بمنزلہ بال اور ناخن کے جا...
پرش کا دل ہے آفتاب آنکہہ ہے -
پران ہے آگ گویا ہی ہے - عالم ف...
ناف ہے بیکنٹہ یعنی بہشت اوس کا سر
زمین پانو کا تلوا - جہات یعنی مشرق
مغرب وغیرہ اوس کے کان ہین کل عا...
کی ہیئت مجموعی کا نام ویراٹ ہے یہہ
پرش کا روپ ہے - ۷ سا مگر ہی ا...
جگ کی یہہ ہے فصل بہار کو بجاے گہی
کے اور فصل تابستان کو بجاے لکڑی
کے اور فصل زمستان کو بجاے اوس ...
کے جو ہوم کرتے ہین تصور کرو - سات
سمندر عبارت اون سات لکیر ...
سے ہے جنسے آتشکدہ کا حلقہ بناتے ہین
اور بید کی رچا بجاے اوس چیز کے
جسسے چیز دان کو ہو تمام کرتے ہین

۸ بیشتر ...
تصور سے اسطرح کا جگ کرکے ...
حاصل کرتے تہے اور وہ سرور اونکو ...

ہوتا تھا جسمین مطلق غم نہ تھا - ۹ ہرن گربہہ مجموعہ کل عالم کا ہے اسمین عناصر پیدا ہوتے ہین جبکہ یہہ بھی معدوم ہوجاتا ہے اسکا حلقہ اوس مین ملجاتا ہے جو آفتاب مین نظر آتا ہے یعنی نور ذات مین جو انسان اسکو سمجھے وہ جہالت کے دریا سے پار ہوجاوے اور معرفت الٰہی حاصل کرے اپرجاپت مجموعہ عناصر کثیف سے عبارت ہے جیسے ہرن گربہہ مجموعہ عناصر لطیف سے جو اسکو جدا سمجھتے ہین یا جسم خیال کرتے ہین غلطی پر ہین اور تمام عالم درمیان مین پرجاپت کے اور پرجاپت درمیان ہرن گربہہ کے اور ہرن گربہہ درمیان اوس ایشر کے ہے اس کی حقیقت کو عارف خوب سمجھتے ہین اور جو سمجھے وہ سمجھے کہ ہرن گربہہ مین ہون اور جسمین تمام عالم بنا ہے وہ مین ہون - ۱۱ جو کچھہ مرقوم اور موسوم ہے ایک ذرہ اوس نور لا انتہا کا ہے اوسکو بار بار نمسکار ہے جو ایسا سمجھے اور اس پر عمل کرے تمام دیوتا اوسکی فرمانبرداری کرین اور نعمت دارین اوسکو میسر ہووے ۱۲ تمام موجودات سے آفتاب اشرف ہے چاہئے کہ اپنے تئین سب مین اسکو اپنی مین سمجھے - رات اور دن بمنزلہ پہلو اوس سورج کے ہین اور زمین اور آسمان اوسکا کہلا موہنہ ہے - مولف

اور دل سن بست و دل سن بستہ او
چون آئینہ بدست سن و سن در آئینہ

افسوس ہے کہ حقیقت ایسی رموز کی علم اور صحبت عالمون سے معلوم ہوتی ہے اس زمانہ مین عام کی توجہ حظ نفس کی طرف ہے وہ گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ یعنی تینون طریق سے خارج ہے -

۱ آنند بلی اوپنکہد یہہ ستر اکبر مین بہ نمبر ۳ اور ججر بید مین بہ نمبر ۹ ہے

پانچون کوش یعنی خزانون کی تعریف مین

۱ - آدمی کو چاہئے کہ پہلے اس عبادت سے مناجات کرے اور دعا مانگے اے ستری یعنی محبت کے دیوتا - اے ورن یعنی پانی کے دیوتا اے ارجمار کے دیوتا اے اندر دیوتاون کے بادشاہ اے برہسپتا عارفون کے اوستاد اے برہما پیدا کرنے والے خلق کے اے بشن پالنے والے عالم کے تمکو نمسکار ہے اور جو کچھہ مین بیان کرتا ہون اوس کا پہل مجھے اور مجھسے سنکر اور سننے اور پڑھنے اور دیکھنے اور سوچنے والون کو بخشو - یعنی برہم کا مجھکو گیان ہو اور گیان سے مکت ہو اور نفاق اور دوئی دل سے دور ہو کیونکہ جو برہم کو جانتا ہے وہ برہم ہوجاتا ہے کوئی استہان اور کوئی سمی اور کوئی وستا اور کوئی دل برہم سے خالی نہین ہے کہ سب مین برہم بیاپک ہے - جسکو یہہ گیان ہووے اور محسوسات کی ملوناتت سے پاک ہوجاوے وہ برہم ہے - ۲ ان مئی کوش کی تعریف مین ۱ ہونت اکاس برہم سے ظاہر ہوتا ۲ پون اکاس سے ظاہر ہوتی ۳ اگن پون سے پیدا ہوئی - ۴ جل اگن سے پیدا ہوا ۵ پرتھی جل سے پیدا ہوئی - ۶ جمادات پرتھوی سے پیدا ہوئی ۷ نباتات جمادات سے اوگین - ۸ غذا یعنی غلہ وغیرہ نباتات سے بنے ۹ حیوان مطلق اور ناطق غذا سے تولد ہوتے جیو آتما کو ایک پرندہ تصور کرو اور تمام اجرام اور اجسام کو اوس کا جسم مثل سر اور ۴ ہاتھہ اور پانون اور دم اور تمام جہان کے قلوب کو اسکا گونسلہ سمجھے دلون مین جو جان ہے وہی پرندہ ہے تلے سے ناف تک اسکی دم ہے اسی وجہہ سے زمین پر رہتی ہین اور غذا سے پیدا ہوتے ہین اور زندگی کرتے ہین اور فنا بھی اسی مین ہوتے ہین - یہہ غذا سب کی دوا ہے پس جو غذا کی تعظیم کرے اور اسکو شرف جانے وہ شرف پاتا ہے - کیونکہ بدن غذا کا مخزن ہے اور بدن کے اندر پران ہین اور پرانون سے بدن بھرا ہے بید کی شرتی ہے کہ غذا سے سب جاندار پیدا ہوتے اور زندہ رہتی ہین جو کوئی اسکو برہم جانے وہ تمام نعمت پاوے - ۳ پران مئی کوش کی تعریف - ۱ پران بائو کو سر اوس پرندہ کا فرض کرو ۲ بیان بائو کو داہنا ہاتھہ ۳ اودان بائو کو بایان ہاتھہ ۴ سمان بائو سے تمام جسم ہے - ۵ اپان بائو دم ہے اور یہہ نظام اس پرندہ کا ہے - بید کی شرتی ہے کہ پران خلاصہ غذا کا ہے اور تمام فرشتے اور حیوان ناطق اور مطلق اسکے سبب متحرک ہین اور پران اور حیات اشرف ہے اور اسی سے عمر طبعی پاتا ہے اور حیات معلوم ہوتی ہے - ۴ منومئی کوش کی تعریف - درمیان دل اور پران کے جو ہے اوسکو ایک پرندہ فرض کرو - ۱ ججر بید یہہ اسکا سر ہے ۲ رگ بید یہہ اوسکا داہنا بازو ہے ۳ شام بید یہہ اوسکا بایان بازو ہے عمل کرنا بموجب احکام بید کے اوسکی جان ہے - ۴ اتہرن بید اوسکی دم ہے یہہ وہ ہے جہان گویائی کلو رسائی کی مجال نہین ہے - جو یہہ سمجھے وہ بیخوف سرورہو جاوے اور کسی طرح سے رنج نہ پاوے اور یہی بید کی شرتی ہے

پوشیدہ ہوا پہر آتما ہوا اور آتما سی
حل ہوا جب حرارت ہرن گربہ مین
آئی فرشتون کا بدن لطیف پیدا
ہوا - پہر جاننے والو اسرار پوشیدہ کے
نے کہ عین علم اور دانائی ہین اوس
پانی پر نگاہ کی اوس سے برجاپت
پیدا ہوا اوس نے تمام عالم کو پیدا کیا
ایسی دانائی کو چہوڑ کے مین کسواسطے
عمل کرون اور جگ کے بندہن مین
پہنسون - ٦ - جیسے بہت جانور ایک
پنجرے مین بند ہوتے ہین ویسے عالم مین
تمام جاندار ہین - راجہ مین نے اس
رمز کو خوب سمجہا کہ اوس نور مین
سب اسیطرح پوشیدہ ہین جیسے ایک
قفس مین بہت پرندے - تمام عالم
اوس سے پیدا ہوتا ہے اور اوسیسے
قایم رہتا ہے اور آخر اوس مین محو ہو جاتا
ہے - ٧ تمام دیوتا اور گندہرب وہی
ہے جو اوسکو پہچانے سب کے باپ
اور گرو کی مانند ہے اور مسبب ہر سہ
صفت یعنی برہما اور بشن اور مہیش
کا ہے اور اننت جامی اور سہ ہم
ورنایا وہی ہے اگر حواسون کے
دیوتا اوس لازوال کی حقیقت کو
سمجہین تو برہم مین محو ہو جاوین
٨ - جو بید اور سب اعمال اور جگ
اور تپ اور باشندا کو برہم جانے
وہ عین ذات ہو جاوے ٩ کل
عالم کو مثل اشیاء جگ کے اور آتما
کو مثل آگ کے جانے پہر اوسمین
ہوم کرے پس جو مرتبہ تمام دیوتا ولن
کا ہے اوس سے زیادہ اسکا ہووے
اور یہی معنی اس اوپ نکہد کے ہین
کہ سب کو جلاوے یعنی سرب میدہ
جگ کرے ١٠
مہل سیر سے دان کہ صفہا شکند

شیر آن را دان کہ خود را بشکند
١١ اس عبارت سے دعا مانگے اے
آگ والے برجاپت والے اندر والے
ہوا والے برہما والے بشن والے
رودر مجہے وہ علم اور عقل دے
کہ برہم کو پہچانون - پہر کہے کہ عقل
معاش اور دولت دنیا اور لذات
محسوسات راجون اور برہمنون
اور عوام کو سلامت رہین سے برہم
اپنی معرفت اور اپنی محبت مجہے دے
کہ مین نے سب کو ہوم کیا -

مولف جب تک آدمی کو
تمنا بہشت اور حکمت اور اگلے جنم
کے آرام کی رہے اور خوف دوزخ
دل سے نہ جاوے اور لذات محسوسات
مین مبتلا رہے اور جہل نہ جاوے
کوئی ہو شریف ہو رذیل ہو امیر ہو
غریب ہو بیراگی ہو سنجوگی ہو
بصورت انسان ہے مگر سیرت
انسان سے دور ہے اور جو انسان
ہے وہی فرشتہ اور دیوتا ہی
بلکہ انکا پیدا کرنے والا ہے -

تیتری اوپ نکہد یہہ سر اکبر مین بہ نمبر
٣ اور رجر بید مین بہ نمبر ٢ ہے

چند نوع کے بیان مین

اسر راجہ برہد رتہ نے مدت تک سلطنت
کی پہر اوسکی سمجہ مین آیا کہ یہہ جہان
ناپایدار ہے اور یہہ جسم فنا ہونے
والا ہے پس سلطنت اپنی بیٹے کو سپرد
کی اور خود سرد دل ہو کے جنگل کو گیا
اور ریاضت سخت مین مشغول ہوا -
یعنی آنکہون کو سورج کیطرف کر
اور ہاتہون کو اوپر اوٹہا کے مدت
تک گذارا - اس ریاضت سے

راجہ کا دل کدورت تعلقات سے
بہت صاف ہوا تاہم گیان یعنی
معرفت حق کی حاصل نہوئی مگر
صفائی قلب سے اوسکی دل نے چاہا
کہ کسی عارف سے راہ حقیقت
کو دریافت کیا چاہیے ٢ ساکین نام
ایک رکہیشر کہ اوس وقت مین تمام عارفون
سے زیادہ مشہور تہا اور فی الحقیقت
اپنے گیان کے سبب مثل آتش بے دود
منور رہتا اور ایسا اوسکا تیج تہا کہ
کسیکو اوسسے بات کرنے کی جرات
نہ تہی یہہ راجا اوسکے پاؤن پہ جا گرا
رکہیشر نے راجہ کے دل کی صفائی
معلوم کر کے پوچہا کہ تم کیا چاہتے ہو
راجہ نے جواب دیا کہ آتما کا گیان
چاہتا ہون کہ جسمانی اسباب کا
طالب نہین ہون کیونکہ یہہ بدن
ہڈیون سے بہرا ہے اور پوست اور
نس اور چربی اور گوشت اور نطفہ اور
خون اور اشک اور چرک اور گوشت
اور پیشاب اور غلیظ اور صفرا اور
سودا اور بلغم اور رحم متعفن اور
مکروہ اشیا سے بنا ہے + دنیا پایدار
نہی ہے پس مجہکو فانی لذات کی خواہش
نہین ہے اور تلاش لذات مین اور
حرص اور حسد اور شہوت اور غضب
اور طمع اور غفلت اور بیم اور رجا اور
غم اور تردد اور رنج جدائی دوستون
اور آفات زمانہ کے انقلاب اور
بہوکہ اور پیاس اور فکر پیری اور
افسوس نالائقی اور خیال موت
سے مدت تک مبتلا رہا ہون - اب
لذات دنیا کی کیا تلاش کرون کہ ہزارون
آفات اس کے سبب سے ظاہر ہوتی
ہین پہر بہی یہہ ناپایدار سے طالبان
دنیا مثل مچہر اور مکہی اور زاغ

اور تخم اور خاک اور جس پیدا
ہوتے اور مرتے ہین - اور جو
راجے اور مہاراجے عظیم الشان
تھے اور لشکر اور خزانہ حد اور
حساب سے زیادہ رکھتے تھے وہ
سب معدوم ہوگئے اور کسیکی
حشمت باقی نہ رہی گنگ اور جمن اور
اسپر اور سر اور گنج اور دریا اور
پہاڑ اور ستارے اور جو کچھہ
نظر آتا ہے اور بیان مین سماتا
ہے سب فنا ہونگے - قطب
بھی کسی دن اپنی جگہہ کو چھوڑیگا
اور زمین اور آسمان بھی لپیٹ
کر اٹھا دینگے - اب سمجھہ
میری مین آگیا ہے - کہ جمع مال دنیا
آرام اور رستگاری کا نہین
ہے - افسوس ہے کہ ستون زمین
تارتلی مین انگلیان تھے اور جیسے
اور جہل سے اور جہل سے نکل
حیرت مین آیا ہون آپ کرم کرکے
مجھے راہ دکھلا دین - کمشنر نے
کہا کہ مین تجھے گیان بتاتا ہون جو
سب سے بڑی نعمت ہے اور تو مجھے
مین کیا دیگا - راجہ نے کہا کہ تمام
راج جو میرا ہے وہ آپکی نذر ہے
کمشنر نے کہا کہ اس سلطنت کو تو تو
اپنی قرار دیتا ہے اسپر تجھسے
بیشتر بہت سلاطین ہوگئے اور اپنی
قرار دیتے تھے معدوم ہوگئے
جنکا نام اور نشان بھی کچھہ کہین
نہین ہے جب یہ راج اونکا نہوا
تو تیرا اسمین کیا حق ہے - ۳ علاوہ
اسکے اس راج کے مستحق جسقدر راج
ملک کے تیرے بیٹے اور پوتے ہین
تجھے اسکے بخشنے کا کیا اختیار ہے سوا راج
حقیقت مین ایک خدمت ہے عام کی
جو آئین سلطنت سے واقف ہو
وہ مستحق اس عہدہ کا ہے اور
یہی جو راج انکو حرام سمجھتا
ہو پس اوسکو بغیر مصلحت رعایا
کسطرح کسیکو دے سکتا ہے -
۴ بہت ہمسایہ اس راج پر دانت
پیستے ہین اور جو زور آور ہوتا ہے
وہ راج کرتا ہے تیرا اسمین کیا
حق ہے اور جب راج تیرا نہین
ہے جو دولت اور لوازمات
سلطنت مین وے تیرے نہین ہین
پس بیگانہ مال تو مجھے کس طرح
دے سکتا ہے - ۵ جو روپیہ اور
اسباب سلطنت کا ہے وہ رعایا
کی مصلحت کی مہمات کے مصارف
کو ہی اسواسطے نہین ہے کہ تو اپنی
مصلحت کیواسطے صرف کرے -
۶ روپیہ جب ایک ہاتھ سے دوسرے
کے ہاتھ مین جاتا ہے اوسکا ہوجاتا
ہے جسکے ہاتھ مین ہوتا ہے تو اوسکو
اپنا کیونکر بتاتا ہے اپنا وہ مال ہے
جو تجھے ابد مرنے تک ساتھ رہے - ۴
راجہ نے کہا کہ آپنے جو فرمایا بجا ہے
میری جورو البتہ میری ملک ہے
وہ آپکی نذر ہے - کمشنر نے کہا
کہ تیری جورو فقط تیرے ہمراہ
شب خوابی کو متعہد ہے اور جو
حق تیرا اسپر ہے وہی اسکا
تجھپر ہے تو اوسکو کسی اورکو بخشنے کا
مجاز نہین ہے تم اوسکی خدمت
نہ بیچنے کا اختیار رکھتی ہو اوسکا سلوک
وہ تمام مردانہ تمام کر سکتی ہے کچھہ
تمہاری لونڈی زرخرید نہین ہے
جیسے اوسپر تمہارا حق ایک قسم
کی خدمت لینیکا ہے ویسا ہی
زرخرید کا دوسری قسم کا حق اوسپر ہے
کہ وہ اوسکو دودھ پلانے اور پرورش
کرنے کو سونپی ہے اسیطرح نوع بنوع
کے حقوق بہت کے اوسپر ہین -
۵ - راجہ نے اس نصیحت کو تسلیم
کرکے کہا کہ مین اپنے جسم کو آپکی
نذر کردون - کمشنر نے جواب دیا
کہ اسکا بخشنا بھی تیرا حق نہین ہے
۱ - یہ جسم جو بیشتر تیرے باپ اور ماں کا
ہے اور اسواسطے ہے کہ اونکے
نام کو روشن کرے اور اونکی روح کو
تازہ کرے - ۲ - یہ جسم شوہر تیری
جورو کا ہے اگر تو کسیکو بخشے پس
اوسپر ظلم ہے اور سخت نادان ہے
ہے وہ جو کسیکی حق تلفی کرکے دوسرے
کی تفریح کو بخشتا ہے - ۳ تیرا جسم اولاد
کی پرورش اور تربیت کو ہے اگر
تو اسکا حق غیر کو دے اور وے
جہالت اور بیحیائی سے زندگی کرین
اور عوام پر ستم روا رکھین
پس وہ ستم تیرے نام پر قیم ہو
۴ - یہ جسم کفول انتظام مملکت
ہوا ہے اور اوس علم اور ادب
سے کہا یا گیا ہے جس سے عام اور
خاص رعایا اطمینان سے سوئین
اور ظالم اور مکار اور دغاباز سیج
پا ذہ نہ کہا دین - ۵ - یہ جسم فنا
ہونے والا ہے اور خون حیض اور
نطفہ سے بنا ہے اور پیشاب کی
راہ سے نکلا ہے یہ کسی مصرف
کا نہین ہے اور تو اسکی دینے کا مجاز
بھی نہین ہے - ۶ راجہ نے قول کمشنر
کو تمام نصیحت سمجھکے کہا کہ اس اور
بیت اور یہ اور اسکا اسکو آپ قبول
کرین تو مین آپکی نذر کرون
کمشنر نے کہا کہ سب سے مقدم دل
ہے یعنی نفس اور یہ ایک خبر جسم کثیف

کہ ہے اور جسکا یہہ جز و ہے وہ کُل
فانی ہے مین فانی چیز کو لیکر کیا
کرون ایسے اشیا کے طالب جاہل
شہوت پرست ہوتے ہین مجھے
وہ چیز دے جو رکہیشرون کے لائق
ہو۔ ۷ راجہ سخت حیران ہوا اور
حیرت کے دریا مین غوطہ کہانے لگا کہ
جن چیزون کو وہ اپنا سمجہتا تہا
اور جس اسباب پر ناز و غرہ کرتا
تہا اور جس عیش کو بہترین نعمت
دنیا اور عقبی خیال کرتا تہا وہ سب
حسب بیان رکہیشر کے ناچیز ہو گئین
اب یہہ تصرف مین کیا ہے جسے
نذر کرون دیر تک سوچ اور بچار
کرتا رہا آخر عرض کیا کہ مجھے کوئی
شے اپنی نظر نہین آتی اور جو والی
مفہوم ہمن ہوتی جو واسطے آپ
کے دینے کے ظاہر کرون آپ جس
چیز کو بہتر جانتے ہو وہ طلب کرین
مین پیش کرون۔ رکہیشر نے کہا کہ
اگر تو صاحب کسی نعمت کا ہوتا
تو تجہسے مین اوس نعمت کو طلب
کرتا جو سب سے عمدہ تو رکہتا اب
معلوم ہوا کہ تو مفلس محض ہے
اور کوئی شے عمدہ اپنے پاس
نہین رکہتا اس وجہ سے تجہپر رحم
آتا ہے پس تو منجملہ انکے ان اپنا
چت مجھے دے مگر اس شرط سے
کہ جب چت کو مجہے بخشدے پہر اوسے
واپس کرنے کو ارادہ نکرے اور کسی
کسی خدمت کے سرانجام کو فرمائش
نکرے کیونکہ اوسمین پہر تیرا حق
کچہہ نہ رہیگا۔ ۸ راجہ نے بکمال [illegible]
اس کلام کے چت کو دینا قبول کیا
اور سنکلپ کر دیا۔ رکہیشر نے بعد تمام
شرایط سنکلپ کے راجہ سے کچہہ بات نکی

اور ونڈ اور کمنڈل اوٹہا کسی طرف
کو چلا گیا ۹ راجہ کو وہم ہوا کہ رکہیشر
نے کچہہ ہدایت نکی اور اوٹہ گئے
بہتر ہے کہ انسے کچہہ پوچہون پہر سوچا
کہ وہم اور چت ایک ہے اور اوسکو
مین بخشدیا پہر اوسکو اپنے تصرف مین
لانا خلاف شرایط سنکلپ کے ہے پس
خاموش ہو بیٹہہ رہے بار بار نوع
بنوع سے واہمہ نے ترغیب دی
لیکن راجہ نے چت کو روکا اور
یہہ حالت راجہ کی ہو گئی اگر کسی نے
کچہہ کہلایا تو کہایا اور پانی پلایا
تو پیا از خود کسی چیز کی فرمائش نہ
کی الغرض راجہ کی چت مین کسی چیز کی
خواہش کبہی نہ ہوئی چند روز
کے بعد رکہیشر واپس آئے مگر راجہ
نے کچہہ اونکی طرف التفات نکیا۔
رکہیشر نے کہا کہ اے راجہ آفرین
تجہے کہ صادق القول اور راسخ الاعتقاد
ہے اور جگیاسو کامل اور طالب لائق
ہے اور بے نظیر اور لاثانی اپنے
وقت مین ہے اور اب تو لائق
تعلیم کے ہوا جو کچہہ مین بیان کرون
تو سن۔ راجہ نے جواب دیا کہ کیا اوس
مسئلہ سب جیت کے ارادہ سے ہو
ہے وہ مین نے تکو دے دیا مین
مستطیع کوئی حرکت کرون۔ رکہیشر نے
کہا کہ میرے چت سے میرے سوال کا
جواب دے اور جو اوپدیش یعنی
ہدایت کرتا ہون وہ سنکے سمجہہ
۱۰ اے راجہ اب جو تیرے بدن مین
باقی ہے وہی آتما ہے اور وہی تو ہے
یہہ کائنات جبلی نمود بے بود ہے اس
تماشہ کہ تاریکی مین رسی کو سانپ
سمجہکے ڈرے اور چاندنی رات مین
چمکتی ریگ کو پانی جان کے پینے کو

دو شے یہہ مند دو سمجہکے عق
ہے فقط آتما ہیچ ہے اور تارک
اور اگلیان مترادف ہین اور جا
اور تمیزی عقل مترادف ہین عوا
ہین سو جسکو کچہہ علم اور عقل ہے اور
جاہل مطلق ہین سب کرم اور داو
اور جوگ اور تپ کے بندہن سے
بندہے ہین اور جتنا جسم کا حساب
حاصل مطلب کو تاتے ہین۔ تو
ہو تا انمود کر کے سمجہہ کہ جب وہ
مفہوم ذہنی اور ہوا اور تو اور
تب اوس کی تلاش اور فکر ہی ضرو
ہو اور اوسکی ملاقات کو نہ
لازم ہو اور جگ اور جوگ وغیرہ
کرم اور اوپاسنا بہی لا و حبب
ہو جب وہ اور تو ایک ہی او
دوئی کو اوسمین دخل ہی نہین
ہے اور تو جسم ہے اور نہ وہ جان
ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم
ہے اور تو عکس ہے اور وہ اصل
ہے اور تو سر ہے اور وہ مغز
اور تو پوست ہی اور وہ نہ
تلاش کون کسکی کرے۔ دریا مین
جو موج اور ہستی ہین اور جو حباب
بنتے ہین وے دریا کو کیا تلاش
کرتے ہین اور دریا سے باہر کب ہو
ہین۔ جب یہہ تیری سمجہہ مین آوے
پہر تجہے جگ اور تپ اور کرم اور
اوپاسنا کرنا حرکت فضول ہے
اور یہہ مشق پریشان بے سود ہی
یہہ رسومات جہلا کے ڈرانے اور
بہلانے کو ہین گیانی کو جنہار نہ کیا
ہے اور گیان سے سرور ہے اور وہی
مکت ہے۔ ۱۱ جب انکا رہا بار ہی
دوئی دور ہو جاوے کیونکہ جب
کسی نے انکار یعنی انا ہست

کچھہ سمجھا اور عام یا خاص کو کچھہ
سمجھا تب تلاش کیا جب اُنا ینت
محو ہوئی یکتا ہی خود بخود پیدا ہو گئی
اور دوئی جو فرض کی تھی جاتی رہی
پھر ایک ہی ہو گیا - اسے راجا دریا
اور موج اور حباب تو ہی ہے دوسرا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا -
اس رمز کو اگیانی نہین سمجھتا ہے
اسواسطے جنم مرنے ہیم درجا مین پہنسا
رہتا ہے اور گیانی سمجھتا ہے پس
وہ سرور حاصل کرتا ہے اور آرام
پاتا ہے - ۱۲ رکھیشر نے بہت خوش ہوکے
کہا کہ اب تو آتما کی تعریف سی بخوبی
واقف ہوا اور جو تعمیل تجھہ پہ
فرض تھی سب ادا ہو چکی اور عقل
تجھے خدا داد ہے - جس آتما کو تو تلاش
کرتا تھا وہ تو ہی ہے - جو فانی چیز تھی
اور جسکا چھوڑنا واجب تہا اور جسکو
جدا جانتا تہا وہ تجھسی جدا ہو گئیں
اب تجھہ مین سواے آتما کے اور کچھہ
باقی نہین رہی - ۱۳ - راجہ نے کہا کہ
ہنوز میری سمجھہ مین نہین آتا کہ مجھہ
مین جو آتما ہے وہ کیا چیز ہے اور کیسا
اوسکا رنگ ہے اور کیسا اوسکا قد ہے
رکھیشر نے کہا کہ جو تیرے جسم کی حفاظت
کرتا ہے اور وہ جب بدن سی جدا ہوتا
ہے بدن کو دوکھہ ہوتا ہے اور اوسکو
کچھہ پرواہ نہین ہوتی ہے اور جو
نادانی کو دور کرتا ہے اور عقل
سلیم رکھتا ہو وہی آتما ہے - ۱۴
میرے گرو کا یہہ قول ہے کہ وہ
نہین سر وہی جو اپنے بدن سی نکل
نور اعظم مین ملجاوے اور جزو سے

کل ہو جاوی اور جس طرح سے صعود
سے نزول کیا تہا نزول سے صعود
کرے اور جو سرور دیتا تہا اوسکی سرور
ہو جاوے پس یہی آتما ہے اور یہی
برہم بدیا ہے جو تمام کے سے مختلف
تعین ہے اور لا تعین ہے اس امر
کے سمجھنے اور ذہن مین قایم ہونے
کا نام برہم بدیا اور گیان ہے اور
یہی خلاصہ توحید کا ہے اور جگ اور
جپ اور تپ اور تیرتھہ اور جوگ
اور اوپاسنا اور کرم کانڈ سے نتیجہ
یہی ہے اگر یہہ لوح دل پہ نقش ہو جاوے
گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ
ہو یا نہو اور جو یہہ نقش نہووے
تینون ہون یا نہون مساوی ہین
۱۵ پرجاپت نے چند رکھیشرون سے
کہا کہ جس طرح چہکڑہ بغیر متحرک ہی یہہ جسم
بہی ساکن ہے پس وہ کون ہے جو اسکو
حرکت دیتا ہے اور کیسا ہی جو لفظ
ہنین آتا ہے اور بیان سے منزہ ہی
اور بغیر بیان کے زندہ ہے اور وجود
بخود ہی کوئی اوسکا صانع نہین ہے
اور اوسکو فنا نہین ہے اور پیدا
نہین ہوا ہے اور مختار ہے اور بدن
بغیر اسکی حرکت سے عاجز ہے -
رکھیشرون نے اعتراض کیا کہ آتما جب
حرکت نہین کرتی اور خواہش نہین
رکھتی دوسرے کو کسطرح حرکت دیتی
ہے اور کسواسطے متحرک کرتی ہے
پرجاپت نے جواب دیا کہ یہہ آتما جو
حرکت دینے والی بدن کی ہے اسکی
حقیقت اور لطافت ترک کرنے خواہش
حواسون اور چھوڑنے لذات محسوسات

سے تمیز ہوتی ہے بغیر اوس کے اسکا
معلوم کرنا مشکل ہے کیونکہ یہہ ہاتھہ سے
پکڑ لیے اور آنکھون سے دیکھی نہین
جاتی ہی آتما کا نام پرش ہے پرش
ہے یعنے سب شے مین بہری ہے اور
حواسون کو اوسکا پانا غیر ممکن ہے
آتما پہلے عقل مین سمائے تب جیو آتما
کہلائے پھر بدن مین سمائی تب سیر
عالم کی کرنے لگی پھر آتما حالت سکوت
مین جاتی ہے تب وہی آتما ہو جاتی
ہے جب حالت سکوت کو چھوڑ جاگرت
مین آتی ہے عقل سے سیر عالم کی
کرتی ہے -
پس جیو آتما عین آتما ہے اور عقل
اور علم ہے اسکا نام حرکت دنیا ہے
جو بدن سے عقل کے موافق سیر عالم
کی کرتی ہے ہر ایک بدن مین یہی حرکت
کرتی ہے اور یہی دیکھتی اور سنتی
اور سب فعل کرتی ہے - سواے جیو آتما
کے کوئی نہین ہے جسکو خواہش
اور غرض یا مدد انکار ہووے اور
بدن مین تصرف کرے یہی پرجاپت
ہے یعنی کرنے والا سب فعلون کا
اور جاننے والا سب حالتون کا
اور سب چیزون کا اور اوسکا علم
بدن کو پہنچتا ہے ۱۶ اعتراض
کیا کہ جب آتما منقسم نہین ہوتی ہر
پھر ہر ایک جسم سے جدا جدا فعل
کیونکر کرتی ہے جواب دیا کہ پہلے
آتما ایک تھی اوسسی سب جہان
پیدا ہوا جب وہ تنہائی سے بے چین
ہوئی اوس نے گوناگون صورتین پیدا
کین وے اجسام مثل پتھر بے حرکت

اور مثل درخت بے حس کے موجود
ہوئی اس حالت کو دیکھہ خود اوسمین
سمایا اور اوسکو متحرک کیا ۔ جب وہ
سمایا ہوا ہوکے داخل ہوا لیکن ایک
ہوا سے کام نہ چلا تب اوسنے ہوا کو پانچ
قسم کیا ۔ ۱ ۔ پران اس کی حرکت
اوپر کیطرف کو ہے ۲ اپان اسکی
حرکت نیچے کو ہے ۔ ۳ سمان یہہ کیلوس
غذا کو رگون کی راہ سے تمام جسم مین
پہونچاتی ہے ۔ ۴ اودان یہہ غذا کو
اولٹ پلٹ کرتا ہے ۔
۵ ۔ بیان یہہ تمام رگون مین پہری رہتی
ہے ناف کے متصل پران اور اپان
کا اجتماع ہوتا ہے اور دونو باہم
جنگ کرتی ہین کبھی پران غالب اور
اپان مغلوب ہوتی ہین اور کبھی برعکس
واقع ہوتا ہے انکی کشاکش سے جو حرارت
پیدا ہوتی ہے اوسکا نام حرارت غریزی
ہے اور بزبان ہندی اوسکو جٹھرا
اگن کہتے ہین ۔ یہہ حرارت غریزی
وہی ویش ہے اور وہ ویش حرارت
غریزی ہے اور اسکو جیو آتما
کہتے ہین اور اوسی کی حرارت سے
طعام معدہ مین ہضم ہوتا ہے وہ آواز
جو کانون کے بند کرنے سے مسموع ہوتی ہے
وہ اسی کی حرکت کی ہے اور جب
آدمی کی موت قریب ہوتی ہے وہ آواز
سماعت نہین ہوتی ہے ۱۷ آتما
پانچ حصہ ہوکے بدن مین داخل ہوئی
۱ ۔ دل ۲ پران ۳ روشنی ۴
خواہش راستی ۵ جیو آتما ۔ یہہ باوجود
اسکے کہ پنجم مرتبہ مین ہے دلمین متمکن
ہوئی ۔ آتما باوجودیکہ پانچ قسم کی

ہوئی مگر سمجھتی کہ بنونہ لذت محسوسات
حاصل نہین ہوئی پس خواہشگار لذات
ظاہری کی ہوئی پہر اس نے پانچ موقعہ
مین سوراخ کئے یعنی پانچو حواس
ظاہری بجا ہے مثل چشم اور گوش
پہر اس نے پانچ کرن ان سوراخون
سے باہر نکالے ۱ قوت بصر اسکو
روپ کہتے ہین کیونکہ شکل اور صورت
اس قوت سے نظر آتی ہے ۔ ۲
سمع اسکو شبد بولتے ہین ۳
ذائقہ اسکو رس کہتے ہین ۴ لمس
اسکو سپرس بولتے ہین ۵ شامہ اسکو
گندہ کہتے ہین پہر ان سے لذات
محسوسات کی حاصل کین یہہ پانچون
قوت حواسون ظاہری کی بمنزلہ
باگ اور راس گھوڑون کے ہین
جو رتہہ اور بگھی مین جوتے رہتے ہین
۱ ۔ پانچون کرم اندری یعنی ۱ نطق
۲ ہاتہ ۳ پانو ۴ اعضائے تناسل ۵ مقعد
۵ پانچو بمنزلہ گھوڑون کے ہین جنسے
رتہہ چلتا ہے ۔ آنکھہ اور کان اور
ناک اور موںہہ اور تمام مسامات
متفرقات اشیار تہہ کے ہین دل کہ
یہی جیو آتما ہے بمنزلہ رتہہ بان کے
ہے ۔ اعتدال تینو صفت کا بجائے
تازیانہ کے ہے جب جیو آتما بدن
کو چہوڑتا ہے بدن حرکت سے باز
رہتا ہے اسواسطے اسکو حرکت دینے
والا قرار دیا اور ظاہر ہے کہ جیو
آتما ایک ہے کان سے اور قسم کا
کام لیتا ہے اور آنکہہ سے اور قسم کا
۔ ۱۹ آتما فی الحقیقت محیط عالم کی
ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ

نیک ہون یا بد اجسام مین مقید ہے
اور بسبب اجسام ہر جسم مین نظر آتی ہے
ورنہ وہ لطیف اور واحد ہے کہ حتی
کہ دیکھی نہین جاتی اور گرفت مین نہین
آتی اور کوئی مثل اوسکی نہین جسسے
تشبیہہ دیجاوے جو کچھہ ہے وہی ہے
اور عین باطن ہے ۲۰ لڑکپن اور
جوانی اور پیری اور موت اور
حیات اور مقامات ناسوت اور
ملکوت اور جبروت اور لاہوت
کو اس سے نسبت دینی نہ چاہیے کیونکہ
وہ کوئی کام کا کرنے والا نہین ہے گو
کہ فاعل ہر فعل کا وہی معلوم ہوتا ہے
یہہ آتما قدیم اور پاک اور بے حرکت
اور بے ارادہ ہے اور لاثانی ہے
یہہ مثل تماشہ بین کے سبب سے علیحدہ
رہکے تماشہ دیکہتی ہے اور خود بخود
ہے آتمانے تاریکی و تین صفات یعنی
ست اور رج اور تم سے ایک حجاب
بنی اور اسمین اپنے تئین چہپایا ہی
اور حاصل مطلب یہہ ہے کہ یہہ
عالم تین صفت یعنی شہوت اور
غضب اور تمیز سے بنا ہے اور یہی
حجاب اوس آتما کے دیکھنے کو ہے
۲۱ سوال رکھیشرونکا یہہ جاہت ہے
تمہارے بیان سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آتما سب سے منزہ ہے پہر جو نتیجہ
نیک اور بد کا پاتا ہے اور تعینات
بدن کی قید مین ہے اور نیک اور
بد راہ کو دکہلاتا ہے اور سردی اور
گرمی سے تغیر حالت کرتا ہے اور
حرکات متضادہ کیا کرتا ہے وہ
کون ہے ۔ جواب پرجاپت کا پانچ

عنصر لطیف کو بہوت کہتے ہین اور
مجموع انسانی پانچ عنصر کثیف کو بھی
بہوت کہتے ہین اور روح حیوانی
ان دس کی فراہمی سے بدن موسوم
ہوتا ہے اور اوسکا نام بہوت آتما
ہے کہ مجموعہ عناصر لطیف اور کثیف
کو بہوت آتما کہتے ہین - آتما اگرچہ
بہوت آتما مین ہے مگر مثل قطرہ
پانی کے کنول کے پتہ پر ہے گو کہ
پتہ کے اوپر ہے مگر علیحدہ ہے
وہ آتما بہوت آتما سے کچھہ اختلاط
نہین رکھتی ہے اور جب اعتدال
تینون صفت سے پاتی ہے دانائی
حاصل ہوتی ہے اور اوسکا نام
پکریت ہے یعنی علامت جب منقلب
سچ اور رتم کی ہوتی ہے اپنے صاحب
کو بہولتی ہے اور اپنے کو بھی بہول
جاتی ہے اور لذات محسوسات مین
رہتی ہے - ان اسباب سے مطلق اور
مقید نظر آتی اور سالک اور متنفر
متردد اور مطمین اور شریف اور رذیل
اور عاقل اور نادان سمجھی جاتی ہے -
جسطرح پر عنکبوت اور کرم دانہ سے
اپنے تئین جال مین پہنساتے ہین اوسی
طرح وہ اپنے کئے ہوئے عالم مین
آپ پہنسا رہتا ہے اور نیک اور بد
افعالون کا نتیجہ پاتا ہے اور کبھی راحت
اور رنج پاتا ہے اور اپنے وہم
سے بہشت اور دوزخ بناتا ہے -
۲۲ سوال وہ کون آتما ہے جو انکا
کرتا ہے جواب بید کی شرتی ہے
جو کہ سب کا پیدا کرنے والا ہے
وہ بہوت آتما سے کام کراتا ہے

اور بہوت آتما سبب ہوتی ہے
درحقیقت فاعل جیو آتما ہے لوہا
جب آگ مین رکہا جاتا ہے آگ
ہوجاتا ہے جب گہتنے سے ریزہ
ریزہ ہو کے اوڑتا ہے اوسکے ہمراہ
آگ بھی اوڑتی ہے اور عام سمجھتی
ہین کہ آگ اوڑتی ہے لیکن آگ
وہ شے نہین ہے جو قسمت پذیر ہو
وہ جو ٹکڑے ہو کر اوڑتا ہے حقیقت
مین وہ لوہا ہے بس بہوت آتما
جو متعدد نظر آتے ہین مثل لوہے
کے فرض کرو اور تینون صفت یعنی
رج اور ست اور تم کو وہ آلہ سمجھو
جس سے لوہا ٹکڑہ ٹکڑہ ہوتا ہے - ۲۳
سبب نمائیش بہوت آتما کی کثرت
سے تینون صفات ہین ایجاد اور بقا
فنا - ۲۴ مخلوق چار قسم کے ہین
۱ - انڈج یعنی جنکی پیدائش بیضہ سے
ہوتی ہے ۳ نوع انسان ۴ نباتات
یعنی روئیدگی آسمان کے سات طبق
یعنی سات مرتبے بلندی کے ہین
زمین کے سات طبق یعنی سات مرتبے
پستی کے ہین چوراسی لاکہہ قسم کی
موجودات ہے اور اسکو چوراسی
لاکہہ جون کہتے ہین - جس طرح سے کمہار
کیچ کو پہرا کے طرح طرح کے چہوٹے اور
بڑے کہلونے اور برتن اپنی مرضی کے
موافق بناتا ہے اوسیطرح اوسکی تینون
صفات کی گردش سے موجودات
موجود ہوتی ہے اور جس طرح وہ
برتن اور کہلونے شکست ہوتے ہین
معدوم ہوتے ہین سچلانے والا
اس چرخکا وہ ہے جسطرح سے لوہا

آگ مین تپا ہوا چوٹ سے ٹکڑہ ٹکڑہ
ہوجاتا ہے اور اوسکی ہمراہ چنگاری
متعدد نظر آتی ہین اور اسی طرح
یہہ آتما جدی جدی دکہلائی دیتی
ہے حقیقت مین واحد ہے ع

زصد آئینہ یک روے متقابل
اگرچہ صد نماید لیک یک روست
چو یکدانہ بیست آمد نمودار
درخت و برگ و بار و مغز و پوست
غلط نبود اگر گوئی کہ مجموع
ہمان یکدانہ اصلی خود اوست

آتما سب جگ مین بیاپک ہے اور اپنی
صفت بدن کو دیتی ہے اور بدن کی
صفت آپ قبول کرلی ہے - اجسام
کثرت سے ہین مگر آتما واحد ہے اسیطرح
آمیزش بہوت آتما کی بہوت آتما مین
نظر آتی ہے - ۲۵ پیدائش اجسام
کی نر و مادہ اور مرد اور زن کے
اتصال سے ہوتی ہے اور جب تک روح
قالب مین تصرف نہین کرتی جسم
تمیز نہین ہوتی ہے اور وہ کثیف رہتا
ہے وجہ یہہ ہے کہ جس راہ سے بدن
کی کثافت خارج ہوتی ہے اس کا در
ہوتا ہے - اس بدن کو مانند حجرہ
کی فرض کرو کہ مرد کی منی سے استخوان
بمنزلہ ستون کے بنے ہین اور خون حیض
عورت سے گوشت مثل گارے کے
جس طرح کہ مکان مین سفیدی کیجاتی
ہے چمڑہ لگایا گیا ہے - طعام اور
شراب کی کثافت سے بلغم اور صفرا
اور چربی اور مغز بنا ہے - جس طرح
دولت گہر مین جمع کرتے ہین یہہ چیزین
بدن مین جمع ہوتی ہین - عقب یعنی

تموگن کے آثار بموجب شرتی بید کے
یہہ ہین ۔ ۱ نا دانی یعنی اودیا ۲ ۔
خوف یعنی بھئے ۳ غم اور ماتم
یعنی شوک ۴ نیند اور کاہلی ۵ ۔
ضعف اور ناتوانی اور پیری ۶ ۔
بہوکہہ اور پیاس ۷ ۔ تخیل ۸ ۔
غصہ ہونا ۹ بے ایمانی اور حق
ناشناسی ۱۰ بے مہری ۱۱ ۔ بیوقوفی
اور بے شرمی ۱۲ ابیدین رہنا ۱۳ ۔
تکبر کرنا اور عجب کرنا اور غرور رجوگن
کے آثار بموجب سرتی بید کے یہہ ہین ۔
۱ ۔ آرزوے محال اور مال ۲ موہ یعنی
گرویدہ ہونا کسی چیز پہ اور گرفتار
رہنا الفت زن اور فرزند مین اور
دوستی کرنا عوام سے ۳ حرص کرنا
۴ آزار دینا کسیکو اور بد خواہی
کرنا اور نفاق رکہنا اور غیبت کرنا
اور حسد کرنا ۔ ۵ سب سے یکسان
سلوک نہ کرنا اور تعصب کرنا ۔ ۶ بیقرار
اور متردد رہنا ۷ خواہش کے متعلق
رہنا ۸ جہد اور سعی مال کی فراہمی
مین کرنا ۹ بطلب برابری کو خوشامد
کرنا ۱۰ خوش ہونا جب حسب مرضی
وقوع مین آوے اور ملول ہونا جب
خلاف مرضی ظاہر ہووے ۱۱ تکبر
اور انانیت سے بات کرنا ۱۲ اخلاق
جمع کرنا واسطے نفع کے اور فراہم
کرنا اسباب فانی کا ۔ بہوت آتما
مین واحد ہے مگر بسبب صفات مذکور
کثیر نظر آتی ہے ۔

معالف پیدائش تمام عالم کی بصورت
واحد کے ہے کہ سب لطیفہ سے پیدا ہوئے
ہین شریف قوم ہین چار زیل استخوان

اور جرم وغیرہ سب کے برابر ہین افعال
کے سبب سے برہم گیانی اور دشٹ
دکاری اور بیوپاری اور سودر
اور چور اور حاسد اور ظالم اور
جاہل یعنے بصفات متعدد نظر آتے
ہین بلکہ ایک ہی شخص زبان مختلف
غریب اور امیر اور نیک اور بد اور
چور اور ساہوکار ہوتا ہے اور بعض
عالم اور عاقل اور عامل اور بادشاہ
اور مالدار اور جمیل کہلاتے ہین اور
بعضے جاہل اور ظالم اور شہوت پرست
اور متعصب مشہور ہوتے ہین حالانکہ
وہ شخص ایک ہی رہتا ہے متعدد
ہو نہین جاتا ۲۶ ۔ سوال اے
پرجاپت تمہاری کرپا سے ہمارا گیان
گیا اب وہ ہدایت کرو کہ راہ راست
ملے اور فرمائو کہ جیو آتما کس ترکیب
سے پرم آتما ہوتی ہے ۔ پرجاپت
نے جواب دیا کہ اے رکہیشرو تم
ایسے نیک افعال ہو کہ تمہارا لطیفہ
کبہی تلے نہین گرا تمکو معلوم ہو کہ
بید کی سرتی ہے کہ نتیجہ فعلون کا مانند
لہرون دریا کے ہے جس طرح لہرونکا
روکنا ناممکن ہے انکا روکنا ہی امکان
بشری سے باہر ہے جس طرح سمندر
اپنی حد سے باہر نکل نہین سکتا ہے
آدمی بہی اپنی عمر مقتیہ یعنی طبعی کو
جو سو برس کی ہے زیادہ نہین کر سکتا
نتیجہ افعال کا مثل رسی کے لپٹا ہے
اور جیس طرح لنگر ڈالکر ادسکو پانو کام
سے جاتے رہے حرکت کرنے سے عاجز
رہتا ہے یہہ بہی ویسے ہی باہر نہین
ہو سکتا ہے اور مجبور رہتی ہین

بند ہو رہتا ہے ۔ اگر کوئی ملک الموت
سے لڑے ضرور مرے گا ۔ جسطرح
شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش
ہو جاتا ہے اور دین و دنیا سے
بیخبر اوسیطرح یہہ جیو آتما لذات محسوسات
کی خواہش کے نشہ سے متوالہ ہو
رہتا ہے جس طرح کوئی دشمن کے
خوف سے کہ مبادا گرفتار کرے
اور مار ڈالے ہمیشہ بہاگتا رہتا
ہے اور سرگردان پہرتا ہے یہہ محسوسات
کے وسواس سے پریشان رہتا ہے
جسطرح سانپ کا ڈسا بیہوش ہو جاتا
ہے یہہ لذات دنیا کا ڈسا بے تمیز ہو
جاتا ہے جسطرح ظلمات مین جو جا
پہنستا ہے کچھہ نہین دیکہتا اسی طرح یہہ
جہالت سے کچھہ نہین جانتا جس طرح بازیگر
کی حرکات کی کچھہ اصل نہین ہے اسیطرح
اس عالم کی کچھہ اصلیت نہین ہے
جس طرح کیلہ کا درخت بے مغز ہے اور
پیاز کا اسیطرح یہہ عالم محض بے معنی
ہے اور ہر وقت نئی صورت بدلتا ہے
جس طرح دیوار پر کسی حسین نازنین کی
شبیہ دیکہنے سے کچھہ لذات نہین ملتی
اوسی طرح خواہش نافعہ سے کچھہ نفع
نہین ہوتا ہے جو کچھہ نظر آتا ہے اور
مسموع ہوتا ہے اور ذائقہ سے مزہ
ملتا ہے اور خوشبو سونگہی جاتی ہے
اور مساس کرتا ہے اوسکو آدمی عمدہ
نعمت سمجہتا ہے لیکن اس سے لذت پایدار
حاصل نہین ہوتی ہے وجہ یہہ ہے
کہ بہوت آتما محسوسات کے اشغال
کے باعث سے اصلی لذت سے دور
رہتی ہے آدمی کو لازم اور فرض

کہ پہلے بید اور شاستر اور حکمت
علمی اور عملی اور معقول اور منقول
علم عالم کو پڑھے پھر پڑھے اور مراد
اور اشارہ اوس کا سمجھے پھر اپنی عقل
اور مقابلہ اقوال مختلف سے عمارت
مطلب کو حاصل کرے پھر اوس پر عمل کرے
ایسا کرتا ہے وہ علم اور عمل اور راستی
اور خوش خلقی سے خود بخود منزل
مقصود کو پہونچتا ہے جو علم حاصل کرے
اور موافق اوسکے عمل نہ کرے اور جو
ممنوع ہو وہ فعل کرے وہ ایسا ہو وے
کہ ڈھونڈنے کو دیکھے اور اوسکا تہہ تک
پہونچے اور سمجھے کہ پھر دیکھنے سے ڈھونڈنا
نہیں ہوتا ہے جو بموجب علم اور
عقل کے عمل کرتا ہے وہ بہشت
یعنی بے نہایت سرور کو پاتا ہے اور پستی
سے بلندی کو جاتا ہے اور جو برعکس
اس کے کرتا ہے اور جہل اور نادانی
مین مبتلا رہتا ہے وہ جہنم یعنی بے نہایت
اندوہ مین پڑتا ہے اور بلندی سے
پستی مین گرتا ہے - کچھہ فرض نہین
ہے کہ صورت سنیاسیون کی بناوے
اور عوام کو پارسا نظر آوے بلکہ اختیار ہے
جیسا چاہے لباس رکھے لیکن افعال نیک
کرے اور بدفعلی نکرے - فقیر صورت ہو
اور سیرت دنیادارون کی رکھتا ہو
اور زن یا زمین یا زر کی محبت مین سرگردان
ہو اور شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم
سے موصوف ہو اور ہوا اور ہوس
اور حرص اور حسد اور تعصب اور
بغض سے بھرا رہتا ہو اور شرائط
درویشی بجا نہ لاتا ہو تو وہ دنیادارون
سے بدتر ہے فقیر سیرت ہو اور ظاہرا
صورت دنیادارون کی رکھتا ہو وہ
پرہنس اور مہاپرش ہے خوب غور کرو

سمجھو کہ بغیر زہد اور تقوی دل صاف
نہین ہوتا ہے اور جبتک دل صاف
نہین ہوتا رجوگن اور تموگن مین پھنسا
رہتا ہے - اور جب دل صاف ہوجاتا
ہے از خود ستوگن اثر کرتا ہے یعنے
تمیز کہ وہ راستی اور درستی حاصل
ہوئی کہ آتما کا پہچاننے والا ہوا اور
جب طاقت پہچاننے آتما کی ہوئی
اور آتما کو پہچانا عین آتما ہو گیا اور
جب آتما ہو گیا پھر پرم آتما سے جدا نہین
ہو سکتا -
۲۷ جو بید کو پڑھے اور مدعا کو سمجھے وہ
حق الیقین سے سمجھے کہ پرمیشر کوئی نہین
اور وہ لاتعین ہے اور ادراک محسوسات
سے برتر ہے اور وہی لائق پرستش کے
ہے اور اسکے سواے کوئی مستحق سجدہ
کا نہین ہے - جو ریاضت یعنی نیک افعالی
کرے اور دل کو لذات محسوسات سے
روکے وہ جانے کہ کمال حاصل کرنے
کی راہ حسن سلوک ہے جو پیدا تو سے
شغل کرے اور تمام عالم کو واحد سمجھے
وہ کمال کو پہونچے ۲۸ برہم تین طرح
سے پہچانا جاتا ہے - ۱ تحصیل حکمت نظری
یعنی بید اور معقول اور منقول وغیرہ
یعنی تماشائے موجودات سے - ۲ حکمت
عملی یعنی تہذیب اخلاق اور ریاضت
اور نیک افعالی کہ سواے راحت کسی
متنفس کو آزار نہ پہونچاوے اور محسوسات
کی لذات مین مبتلا نہ ہووے - ۳ -
عشق الہی کہ سوائے محبت خدا کچھہ دل مین
نہ ہووے

ہ

وردیو اور دریں ہوا حب دیکھیون اوس
تو وہ بٹ سا ہمکو پایا تیرا انگریہی ہو تجی
آرسی ہو وہ ۴ - جو کوئی کیفیون
ترکیب سے عمل کرے وہ پہو مرالغیب
لین ہووے اور یہی مستفسر دیکرم کانند

اور اوپاشنا اور جوگ اور گیان کا ہے
اور یہی طریق ہر مذہب کی شریعت اور
طریقت اور معرفت اور حقیقت کا ہے
جو اس قول کے موافق فعل کرے وہ
دیوتاؤن اور فرشتون سے بلند رتبہ
پاوے بلکہ اونکا رہبر اور پیشوا اور
شفیع ہوجاوے کیونکہ یہ لازوال
اور لاتعین اور بے نہایت اور ابدی
ہوجاوے - ۲۹ سوال سمجھ ان
دس کے کسکو شرف ہے ۱- آگ ۲
ہوا ۳ پانی ۴ آفتاب ۵ زمانہ ۶
پران ۷ غذا ۸ برہما ۹ وشن ۱۰ رودر
اور کسکی پرستش انسب اور اولے ہے
جواب ان سب کو معہ عالم یعنی جگت کی
کہ جگت تمام اجرام فلکی اور ارضی اجسام
سے شامل ہے برہم کا بدن فرض کرو -
ہ حق جان جہان ہست و جہان جملہ بدن
توحید ہمین ست دگرہا ہمہ فن
گو کہ وہ بزرگ تر اور لازوال ہے اور
یہ سب ناچیز اور زیر صدمہ زوال کے
ہین اور وہ بے جسم ہے اور یہ سب
مجسم اور موصوف بصفات ہین - اگر
کوئی انہین سے کسی کو برہم سے جدا
جانے گیگا اور پاشک ہو پس جبکا
او پاشک ہوا اوسکی منزل مین پہونچے
اور وہان کی لذت پاوے جب نتیجہ
اعمالون کا تمام ہووے اگر معرفت
حق وہان پاوے تو اوسکی ہمراہ برہم
سے جا ملے - اگر معرفت حق حاصل
نہ ہووے پھر وہی راہ پیش آوے
جیسے پہلے تہی اور تنزلات مین پڑے پس
لازم ہے کہ سب کو برہم سمجھے ذات
واحد اور بے نہایت کی پرستش کرے
اور ان تعینات کو ناچیز سمجھے تب
مرتبہ علمی کو پہونچے اور ذات پاک
سے وصل ہو جاوے گو دت سال [illegible]

بموجب بید کی سرتی کے برہم کی استت
اس عبارت سے کی -
برہما تو ہے - بشن تو ہے
رودر تو ہے - پرجاپت تو ہے
آگ روشن تو ہے - برن تو ہے
پران تو ہے - دیوتا تو ہے
ہوا تو ہے - اندر تو ہے
چھلی تو ہے - غذا تو ہے -
جسم تو ہے - زمین تو ہے
تمام عالم تو ہے - اکاس تو ہے
بیخطا تو ہے - کرنے والا ہر قسم کے افعال
کا تو ہے - صاحب عالم تو ہے پس تجھکو
سجدہ کرتا ہون ۲ - اے جان عالم
والے کرنے والے تمام فعلون کے والی
عمر عالم کی والی لذت لیتے والے محسوسات
عالم کی والے ظاہر والے باطن والی
کہانے والے تمام عالم کے یہہ سب کچھہ جو
نظر آتا ہے تیرا کہیل ہے اور تو نے ثابت
ہے اور سراپا سرور ہے تجھکو سجدہ ہی
اے پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ والے
اندیشہ وہم اور خیال سے بالاتر والی
ادراک معقولات سے برتر والے
محاصرہ محسوسات سے باہر تیرا نہ
اول ہے نہ آخر نہ تیرا وار ہے نہ پار
تجھے منکار ہے ۳ سب سے پہلے وجود
مایا کا ہوا ہے اور مایا مین صفت
تم کی مقدم اور غالب تھی یعنی وہ
ذات تھی کہ اوسکو کنندہ اور کردہ شدہ
کچھہ کہا نہین جاتا ہے اور منطبہ خلائق
کا ہے کہ وہ کنندہ اور کردہ شدہ ہے
اور فاعل اور فعل و مفعول ہی - پہر
مایا نے جو پہلے سے زیادہ حرکت کی رج
کی صورت عیان ہوئی پس کنندہ عالم
کی ہوئی - پہر زیادہ پہلے سے حرکت
ہوئی ست کی صورت نمود ہوئی اور
پیہہ ورش عالم کی ہوئی - ۴ اجتماع

تینون صفات سے خلاصہ نکلا یعنی
عطر اوسی عالم کا - یہی جیو آتما ہی
اور یہی جان جہان ہے اور یہی بدن
کو کثیف و بیتہ جان ہے پہر شنکلپ پیدا
ہوا اس سے قصد کرنے فعلون کا ہوا
پہر اہنکار یعنی انانیت کا وجود ہوا کہ
اسکے سبب سے نسبت تینون صفات
کی اپنی طرف کو کرتا ہے - ۵ یہہ سب
حرکات جیو آتما کی ہین سوا اس کے
دوسرا کوئی نہین - ۶ خلاصہ اور قطرہ
اور عطر اور اشارہ ہرن گربہ سے
ہے اور یہی تعین اول یعنی عقل کل ہی
۷ سو کل عالم پرجاپت آگ اور پانی
اور آفتاب ہے اس قطرہ یعنی عطر
سے برہما صفت ایجاد بشن صفت ابقا
رودر صفت فنا پیدا ہوئین - ۸ سب
کی اصل وہی ایک ذات ہے ان تینون صفت
سے نظم عالم ہوا ہے ۹ - جو حواسون
کو ضبط کرے وہ جانے کہ ایک ذات ہی
جو تعینات سے باہر ہے اور جو محسوسات
سے دیکھیے تو تین دیوتا ہین یعنی برہما
اور بشن اور مہیش - ۱۰ وہی ذات
پاک جسکی تین صفت مذکور ہوئین آٹھ
قسم بھی ہوئی پانچ پران آفتاب
مہتاب جملہ کواکب ۱۱ اوسی ذات
کی گیارہ قسم ہین دس حس ایک عقل
۱۲ - جب عقل سے پران نے وصل کیا
بارہ صورت ظاہر ہوئین ۱۳ پہر وہی
بیشمار اور بے حساب نوع نسے ظاہر
ہوا - ۱۴ سنسکرت کی زبان مین
بہوت کے معنی ظاہر ہونے کے ہین
اسواسطے بہوت آتما نام ہوا اور
مہا بہوت یعنی زیادہ سے زیادہ
ظاہر اسواسطے نام ہوا کہ کل شی مین
محیط ہوا اور وہ صاحب سب کا ہے
اور سب مین بیٹھکے سب کی سیر کرتا ہی

اور جان ہی وہ ہے اور جسم بہی وہ
اور جان اور آتما سب ایک بیان
ہے اور سب کا پیارا ہے -
مولف اس دفعہ کو جو غور سے
پڑھے وہ کل عالم کے معقولات کے
مطلب کو پاوے - ۱۳ آتما کی دو
صورت ہین - ایک یہہ ان دوسرا [illegible]
دونون کی دو راہ ہین ایکا نام
دہونی اور دوسرے کا نام برو[illegible]
رات اور دن دونون حرکت مین
ہین کبہی کوئی ساکن نہین ہی - آفتاب
رات اور دن مین ایک حرکت کرتا
ہے ۱۴ یعنی سانس لیتا ہے - آفتاب آتما
تمام عالم کا ہے پران آتما ہر ایک جسم
کا ہے جس طرح آفتاب سے تمام جہان
روشنی پاتا ہے اوسیطرح آتما سے
ہر ایک کا جسم روشنی پاتا ہے - یہہ
دونون ایک ہین کیونکہ آفتاب کی
ایک حرکت سے ۲۱۶۰۰ حرکت تنفس
کی ہوتی ہین اور اسی سے مقدار حیات
نفس انسانی تمیز ہوتی ہے - ظاہر بین
اور بے علم حرکت آفتاب اور پران
کو جدا جانتے ہین اور جو گیانی ہین اور
گناہون سے پاک ہین اور صاف دل
ہین اور جو اسون کو لذات محسوسات
سے روک سکتے ہین اور باہر سے بہتر کو
کہینچتے ہین اور دل مین آتما کا تصور
کرتے ہین وے اپنے پران کی حرکت
کو آفتاب کی حرکت جانتے ہین - جو اسون
کے ضبط کرنے سے آفتاب کی حرکت
معلوم ہوتی ہے اسکی تعریف علم عروض
یعنی پاس انفاس مین ہے - ۲ - ۱۵ وہ
پرکش جو آفتاب مین تابان ہے علین
نور ہے اور دیکھنے والا عالم کا ہے
اور تمام عالم اس سے روشن ہین
اور وہی دل کے سوراخ مین جو بجنو[illegible]

نیلوفر کے بیچ رہتا ہے اور وہی غذا کی
لذت لیتا ہے اور وہی آفتاب میں
چمکتا ہے اور وہی آسمان پر نظر آتا ہے
اور اسی کا نام کال ہے یعنی وقت جو
نظر نہیں آتا ہے اور عناصر کو کہا ہے
کہ جملہ مفردات اور مرکبات اوس کی
غذا ہیں — ۳۶ سوال وہ برہم جو دل
نیلوفری میں ہے آفتاب میں کس طرح
اور کہاں ہے جواب بہوت اکاس یعنی
محیط عناصر نیلوفر ہے اور چاروں سمت
مثل مشرق اور مغرب اور چاروں گوشہ
مثل اگنی اور بایو اس پہول کے پتے
ہیں اس گل نیلوفر میں پران اور
آفتاب میں پران اور آفتاب سیر کرتے
رہتی ہیں ان دو نوں کو ایک سمجھ کے
اوم کا شغل کرنا چاہئے۔ ۳۲ برہم دو قرار
کرو ایک نرگن یعنی لا آئین اور بے نام
اور بے نشان دوسرا سرگن یعنی با نام
اور نشان اور مکان اور شکل اور
صورت جو صورت رکہتا ہے بے ثبات
ہے اور فنا ہوگا اور جو صورت سے
منزہ ہے فنا سے ہی منزہ ہے جو کہ ہر شے
سے منزہ ہے وہ برہم ہے اور وہی
نور ہے اور وہی آفتاب ہے —

برہم اور نور آفتاب ایک
ہی ہیں اور ایک ہی شے ہے نیز نام ہوتی
پر نو کے تین حرف ہیں ا و م اور
یہ برہم ہے جیسی تمام عالم کا انتظام
ان تین حروف سے ہے ویسے ہی پران
اور آفتاب اور آتما ہے —
چاہئے کہ ان سے مشغول ہووے
اور سمجھے کہ یہ میں ہوں پس وہ میں
آتما ہو جاوے — ۳۳ بید کی شرتی ہے
کہ آہنگ سے جو کچھ ہے وہ
پر نو ہے اور پر نو کو آہنگ سے

برہنا چاہئے پس واجب ہے کہ آفتاب
اور پر نو کو ایک جانے حرکت دینے والا
عالم کا پرش سرب ہے اور وہ نور
ہے اور اسکو غفلت اور بیہوشی
اور سوتا نہیں ہے — اسکی نام کے
تین حروف سے تینوں عالم موجود
ہوئے ہیں پس تینوں عالم اوسمیں
ہیں — اور وہی بنیاد پانچوں پرانوں
کی اور احساسوں کی ہے — ۳۵ یہ
عالم صورت برہم کی ہے اسکو ایک درخت
فرض کرو اور اسکی جڑ اوپر کو
تصور کرو اور تینوں صفات یعنی
ایجاد اور ابقا اور فنا کو ڈالیے اوس
بیخ کے اور پانچوں تت یعنی اکاس
اور ہوا اور آگ اور پانی اور مٹی
کو پانچ شاخیں او سکی نام اوس درخت
کا اسنت یعنی جہوٹا یقین کرو اور
دیدہ دل سے دیکہو کہ جسکا نام قرار پایا
اور صورت ظاہر ہوئی وہ جہوٹا ہے
کیونکہ صورت اور نام کو فنا لازم ہے
پس چاہئے کہ تمہارا روپ برہم کا دہیان
دہرو — جو برہم کو پہچانے وہی برہم
ہے ۳۶ بید کی شرتی ہے کہ پر نو آتما
پرشبد ہے اور وہی برہم کا جسم ہے
اور اسپنے تین حروف سے تین قسم
کی صورت نمایاں ہیں — مذکر مونث
مخنث — یعنے ان تینوں میں اسی کا
جلوہ ہے ۲ روشنی آگ روشنی
پران روشنی آفتاب یہ پر نو کے جسم
نورانی ہیں — ۳ برہما بشن مہیش پر
نو سب کا صاحب ہے اور یہ تینوں
دیوتا اوس کے تینوں حرف ہیں
۴ — آتش عنصری یعنی جہتیرا اگن —
آتش ظاہری پنچوا نترا اگن یہ ارکان
جسم برہم کے ہیں ۵ رگہ بید ججر بید
سام بید یہ علم جسم برہم کا ہے — ۶ مرتبہ

لوک سدہ لوک سرگ لوک عالم زمین
عالم فضا بہشت یہ عالم جسم برہم کے
ہیں — ۷ بہوت بہوش برتمان یعنی
مستقبل حال ماضی یہ تینو زمان جسم برہم
کے ہیں ۸ پران آگ آفتاب یہ
چمک جسم برہم کی ہے — ۹ پانی غذا
چاند یہ سبزی اور تازگی جسم برہم کی
ہے — ۱۰ من چیت اہنکار قلب
دانسہ انانیت یہ اسباب آگاہی
برہم کے ہیں — ۱۱ پران اپان بیان
یہ اسباب حیات برہم کے ہیں
جو ایک مرتبہ پر نو کہے وہ تمام اسمای
مذکورہ کی پوجا کرے گویا سب کا دہیان
ہو گیا اور سب کو برہم سمجہ گیا
پس سمجہو کہ یہ اسم پر نو ذات مطلق
ہے جس نے اس رمز کو سمجہا
برہم کو پہچانا — ۲۷ پہلے وجود عالم
سے آفریدگار خاموش تہا جو لفظ
سب سے پہلے اوسکی زبان سے
برامد ہوا وہ پر نو یعنی اوم ہے پہر
آسمان اور عالم فضا اور زمین پیدا
ہوئی انکو برہم کا بدن سمجہو — آسمان
یعنی بہشت اوسکا سر ہے فضا یعنی
اعراف اوسکی کمر ہے زمین یعنی دوزخ
اوسکی پانو ہیں آفتاب اوسکی آنکہہ
ہے اور ظاہر ہے کہ تمام اعضا سے آنکہہ
کو فضیلت ہے کہ بغیر آنکہوں کے کچھ علم
نہیں ہوتا ہے اور یقین اور راستی
دیکہنے سے ہوتی ہے فقط سماعت
سے اور کسیکی گواہی سے یقین عاقل
کو نہیں ہوتا ہے اسوجہ سے اسکو
شرف ہے اور تعظیم کے لائق ہے
اور اوسی کے وسیلے سے برہم کو
پہچانتا ہے — آفتاب سے التماس
کرے کہ اوسکا نور آنکہوں میں
جاوے کیونکہ عقل کی قوت یعنی روشنی

آفتاب کی حرارت سے ہے آفتاب
سے کہے کہ میرے عقل کو صفائی دے
اور آنکھوں کو روشنی دے جو آفتاب
کے نور سے قریب ہے یعنی علم اور عقل
رکھتا ہے اور روشن اوسکا رسا ہے
وہ مثل آنکھوں کی پتلی کے ہے - اور
جسکی آنکھوں کو نور ہے یعنی چشم بینا
ہے وہ عین آفتاب ہے اور اسکا
نام ہرگس ہے بمعنی جلانیوالا گناہونکا
۳ ہرگس کے تین حرف ہین ہہ رگ
ہہ کے معنے ہین روشن کرنیوالا عالم کا
ر کے معنی ہین آرام دینے والا عالم کا
گ کے معنی ہین تمام آرزو کا پورا کرنیوالا
مراد یہہ ہے کہ جب آفتاب روشن ہوتا تا نکی
غفلت کی کہ مثل موت کے ہے جاتی رہتی
اور ظلمت غفلت کی کہ مثل موت کی ہی
دور ہوتی ہے اور تمام کام عالم کے
ہوتے ہین جب آفتاب نکلتا ہے اور
شغل ہوتی ہے گویا زندگی دوبارہ ہوتی
ہے ۲ آفتاب کا نام سوتا ستہ ہے یعنی
پیدا کرنیوالا غذا کا - ۳ نام ادت ہی
یعنے جذب کرنے والا پانی اور رطوبت
کا - ۴ نام پاون بمعنی پاک کرنیوالا
۵ اب ہے یعنی سیر کرنے والا عالم کا
۶ امرت ہی یعنی اسکو موت نہین ہے
اور لازوال ہے اور وہ اپنی تئین
آپ حرکت دیتا ہے یہہ بید کی سرتی
ہے ۷ چتیا نام ہے یعنی دینے والا
شعور اور تمیز کا ۸ دیتا نام ہے یعنی
منظور رکھنے والا درخواستون کا -
۹ کساست نام ہے یعنی چکھنے والا اور دیکھنی
والا اور دینے والا تمام فعلون کا
اور چکھنیوالا ذائقون کا اور سونگھنی والا
خوشبو کا اور سننی والا آوازون کا
اور دیکھنی والا شکلون کا اور مساس کرنیوالا

محسوسات کا اور محیط عالم اور اطراف
کا اور پانے والا ہر قسم کی لذات کا
اور با اینہمہ خطاب فاعلی اور فعلی اور
مفعولی سے منزہ ہے اور صاحب عالم
اور آتما ہے ۱۰ رودر نام ہے بمعنی
فنا کرنیوالا عالم کا ۱۱ پرجاپت نام ہی
بمعنی صاحب عالم کا - ۱۲ برہما نام ہے
پیدا کرنے والا عالم کا - ۱۳ بشن نام ہے
پرورش کرنیوالا جہان کا ۱۴ ہرن گربہہ
نام ہے یعنی مجموعہ عناصر بسیط کا کہ آسمان
بہی اسکو کہتے ہین - ۱۵ ست نام ہی بمعنی
حق ۱۶ پران نام ہے بمعنی نفس اور حرکت
روح ۱۷ ہنس نام ہے بمعنی جیو آتما
۱۸ انارائن نام ہی بمعنی عین سرور ۱۹ اپہوم
نام ہے بمعنی خالق خلق کا ۲۰ ارک بمعنی
سزاوار ستائیش ۲۱ دہاسیا کا دینی
والا ۲۲ مدہ بنانے اور پکانے والا پہلون
کا ۲۳ سمراہیت بمعنی بادشاہ عالم کا ۲۴
اندر بادشاہ فرشتون کا ۲۵ اند نام
ایک مچہلی کا ہے کہ آبحیات اوسکی مونہہ
مین ہے ۲۶ سماسا اوسکا نام ہے یعنی
حکم کرنیوالا خلاصہ یہہ ہے کہ آفتاب کی حرارت
سے موجودات عالم کی حیات ہے قرص
آفتاب کا طلائی رنگ ہے اور ہزار
شعاع اوسکی بمنزلہ ہزار سوراخ کے ہین
اون سے نور اوسی ذات لایقین کا
باہر آیا ہوتا ہے پس اوسکی جاننے کی
خواہش کرو اور اوسی کو تلاش کرو ۲۹
اوس لایقین کے پانے کی راہ یہہ ہے
سب جاندارون یعنی انسان کو خواہ
مرد ہو یا عورت دوست ہو یا دشمن امیر ہو
یا غریب شریف ہو یا رذیل نزدیک ہو
یا دور اور تمام حیوانات کو پرند ہون
یا درند چرند ہون یا گزند پہونچانے والے
امان دو اور کسیکو نہ ستاؤ اور کسی

غرض سب کو تکلیف نہ دو اور کسی کی
جان اور آرام کو نہ کہو تو پاک قصد
بہی نہ کرو ؎
شاباش دے آزاد و ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست
۳ جنگل یعنے تنہائی مین بیٹہکے خواہشون
کو خواہش لذات محسوسات سے
رد کے جو یہہ عمل کرے آتما کو خود بخود
پا جاوے ؎
گذشتیم از سر مطلب تمام شد مطلب
نقاب چہرہ مقصود بود مطلبہا ؎
مولف عوام سمجہتے ہین کہ مرہم
زخم کو بہرتا ہے حقیقت مین مرہم
سے زخم بند نہین ہوتا ہے - مرہم
سے زخم ملایم رہتا ہے اور ہوا کو روکے
رہتا ہے کہ جب زخم کی آلائش پاک ہوتی
ہے اپنے جسم کی قوت سے بہر جاتا ہی
اسی طرح جب دل محسوسات کے
تصورات سے پاک ہو جاتا ہے جلوہ
اوس یار کا نظر آتا ہے ؎
ما بہ نیا طلبیدیم و دیدیم عیان
زاہد گم شدہ آن را کہ بعقبی طلبید
۴ آتما کی بیشمار شکل ہین اور ہر شکل سے
سب کو اپنی طرف کشش کرتی ہے
جو کوئی اوسکو جو آفتاب کے قرص
مین ہے اور اوسکو جو دل کے حجرے
مین ہے ایک جانے پہر اپنے کو آپ
پہچانے وہ اپنے سے آپ مشغول
رہے اور اپنے تئین آپ پوجا کرے
اور اپنی تئین آپ قربان کرے دل
کو آتما سے ملاتا ہی دہرتا ہے اسکی سوا
اور کچہہ نہین ہے اور نہ کوئی اور دوسرا
اور کرم اس پر واجب ہے ۴۱ دل کے
پاک کرنے کی یہی ترکیب ہے ۱ - پہلا لقمہ
جب اوٹہاوے تب کہے کہ بعد [illegible] ہونے
شکم کے جو مین قصد کیا کرون پاکسی

کا جوٹہا یعنی لیسخوردہ کہانے کا
ارادہ کردن یا شتہیہ طعام کہانیکا
قصد کردن یا کریدہ طعام کے کہانے
کو خواہش کردن یا سہوسے مرتکب
اس حرکت کا ہوا ہوں تو حرکت سو
بشن دیوتا کے کہ یہہ کل طعام کا ہے
اور حرکت سے آگ کے اور حرکت سی
شعاع آفتاب کے وہ پاک ہو جاوے
کہ مجہہ اسکی حقیقت پر علم نہیں ہے
اور جو کچہہ مین کہاتا ہون یہہ پاک ہوجاے
۳ - ہتہوڑا پانی پیے ۴ کہانا طعام کا
شروع کرے ہم پانچ لقمے اس نیت
سے کہاوے کہ یہہ پانچون پران اوپان
اور بیان اور اودان اور سمان کو
دیتا ہون ۵ اس قدر کہانا کہاوے
کہ سیر ہو جاوے افراط پر مائل نہ ہو
۶ - پانی پیے اور کہے کہ واسطی بیان
کرنے کے ہتہہ اور مونہہ دہوے
۸ یہہ دوبات کہے - ۱ پران آتش
غریزی ہی اور ہضم کرنا طعام کا اسکا
کام ہے اور یہی برہم آتما ہے کہ پانچ
قسم کی ہوا بن کے جسم مین سماتا ہے
اور سب کی لذت لیتا ہے اب مین
اس غذا سے آسودہ ہوا تمام
عالم مثل میرے آسودہ ہو جاوے
۲ - آتما سے کہے کہ اے آتما غذا کرنے
والی تو ہے اور پیدا کرنیوالی بہی
تو ہے یہہ طعام جو مین نے کہایا ہی
تجہے سونپے ۹ جو اس ترکیب سے عمل
نہین کرتا ہے اوسکی غذا جزو بدن
نہین ہوتی ہے اور وہ خوراک سگ
کی ہوتی ہے - ۳۲ جاننا لازم ہے
کہ غذا کیا چیز ہے اور کیا فہ والا غذا کا

کون ہی اسواسطی بیان کیا جاتا ہے - جو
شخص تمام علم ہے وہ حفاظت اعتدال
کی کرتا ہے یعنی پرکرت مین رہتا ہے
اور کچہہ شک نہین ہے کہ تمام موجودات
پرکرت سے پیدا ہوتی ہی پس وہی
خورندہ غذا کی ہے اور جب مفید ہوا
خورندہ بہی ہوا غذا بہوت آتما ہے
یعنی بدن پس جو غذا کہاتا ہے وہی
غذا ہے - بہوت آتما تین صفات سی
مرکب ہوتی ہے - دلیل ظاہر ہے کہ
جو پیدا ہوا ہے تخم سے ہوا ہے اور
تخم غذا سے ہوتا ہے پس غذا اعتدال
یعنی پرکرت تین صفات کا ہے
پس جو خورندہ ہے وہی تینون
صفات سے بنا ہے - جو کچہہ ابتدا سے
انتہا تک یعنی عقل کل سے ادنی تک
محسوسات مین محسوب ہے یعنی دنیا
مین جو دہ طبق زمین اور آسمان کے
ہے سب کی پیدائش اسسے آزادہی
یا مقید غم مین ہے یا خوشی مین جہل مین
مبتلا ہے یا عقل سے منور - جو ان
تینون صفات کی ذیل مین نہین
ہے وہ خورندہ بہی نہین اور جو نام
اور نشان رکہتا ہے وہ ان تینون
صفتون سے بنا ہے کوئی محبت کرے
کہ کیا دلیل ہے جس سے معلوم ہوا
کہ تینون صفت کے اعتدال کو نہین کہاتا
اور اعتدال سے تینون صفت کے جو
بنا ہے اوسکو کہاتے ہین اسواسطی ظاہر
کرتا ہون - اعتدال تینو صفات کا تخم
جو بویا جاتا ہے اوسکو کوئی نہین کہاتا
ہے اور اوسکے کہانے سے کچہہ لذت
اور نفع بہی نہین ہوتا ہی - جب وہ

تخم سبز ہوتا ہے اور شاخ اور برگ
اور پہول اور پہل نکالتا ہے - پس
نوع بنوع کے غلے اور میوے اوسسی
پیدا ہوتے ہین اور اون سے لذت
طرح طرح کی ملتی ہی اور کہانے مین آتے
ہین ۴ تین حالت پیدائش تمام موجودات
کی ہین ابتدا اوسط انتہا اعتدال
حقیقی تینون صفتون کا اگرچہ ظاہر
نہین ہی اور تمیز نہین ہوتا ہے لیکن
وجود ہونے سے ان تینون حالتون
کے ظاہر ہوتا ہے - پس تخم اشارہ
اعتدال تینون صفت سی ہے اور پہول
اور پہل اشارہ تینون حالتون سے ہی
ہم عقل اور انانیت اور آرزو
دل کی یہہ سب اوس تخم اور درخت کے
پہل ہین اور دل لذت شیرین اوس
میوہ کی ہے حواس جب تک لذت
محسوسات نہین پاتے سیر نہین ہوتے
ہین اسوجہہ سے حواسون اور دیوتاون
سے کوئی ظاہری چیز پوشیدہ نہین
رہتی - ۵ - لذت ظاہری جیو آتما لیتا ہی
اور لذت باطنی برہم آتما جو کہ اعتدال
کی قید مین نہیں ہے پس یہہ تخم کے وجود
کی دلیل ہے - ۶ آتما کے وجود کی دلیل
ہے کہ آتما عین علم ہے اور بدن کے
اندر مستقیم ہے جو کوئی علم رکہتا ہے
وہی لذت پاتا ہے جسکو علم نہین
ہے اور جاہل مطلق ہے اوسکو کچہہ
لذت بہی نہین ہی - ۷ جب جیو آتما بدن
سے جدا ہوتی ہے وہ بدن اور اوسکی
لذت محسوسات سے باز رہتا ہے - ۸
دیوتا اور ان کی بہی یہی حالت ہی آگ
کا دیوتا کی غذا چاند ہے کیونکہ چاند بنات

ہم دیوتا سب کو کہاتا ہی اور اس

قمر کی تاثیر سے پیدا ہوتے ہین اور حرکت جمادات کو آگ کے اثر سے ہوتی ہے - اس دلیل سے ثابت ہے کہ آگ کہانے والی چاند کی ہے یعنی حرارت سے رطوبت جاتی ہے ،

اور آگ خورندہ اور قمر خوراک ہے اس جسم مین ہوت آتما بمنزلہ چاند کے ہے یعنی خوراک کے اور جیو آتما بمنزلہ آگ کے ہے یعنی خورندہ کے - اب سمجھ کہ وہی جیو آتما ہے - ۹ اعتدال تینون صفت کو اوسکی زبان فرض کر جس سے لذت حاصل ہوتی ہے ۱۰ آتما بذات خود گیرندہ لذت کسی چیز کا نہین ہے پس گیرندہ لذات کا اعتدال ہے - ۱۱ جو اس مرکو سمجھے وہ سنیاسی ہے اور ہر طرح سے افضل ہے اور جوگی آتما کا پوجنے والا ہے ۱۲ ایک مثل واسطے سمجھانے کے رقم ہے ایک گھر مین بیشمار عورتین حسین اور شکیل اور جمیل ہمہ صفت موصوف ہووین اور کوئی مرد مجرد شہوت سے بہرا ہوا وہان پہونچے اور کوئی حجاب واسطے شہوت رانی کے مانع ہو اگر اوس وقت مین وہ مرد کسی عورت پر دست اندازی نکرے اور محسوسات کی لذات کو حقیر سمجھ کے اونکی طرف متوجہ نہو - پس وہ سنیاسی ہے اور وہی جوگی ہے اور وہی آتما پرست ہے **مولف** افسوس ہے کہ آجتک اس عبارت کے معنی برعکس سمجھتے ہین اور عوام گیروا پوش کو مرد کامل جانتے ہین اور پاکھنڈی کو صاف کشف اور کرامات سمجھکے سر جھکاتے ہین جو غور کرے وہ سمجھے کہ کرامات دکہلانا ترک

محسوسات کی لذات سے ہوتا ہے اور جسقدر کرامات اور معجزات دکہلاتے ہین وہ شعبدہ بازی ہین - ۱۳ آتما سفید ہے اور سب سے نیاری ہے رہی بند ہین غذا ہے کیونکہ پران بغیر غذا کے گذران نہین کر سکتی اگر پران کو غذا نملے دماغ کو خلل آوے اور تمام عضوون مین ضعف پیدا ہو وسے پہر نہ دیکھنے کی طاقت رہے اور نہ بولنے اور نہ سونگھنے اور نہ پکڑنے اور نہ چلنے اور نہ سوچنے اور نہ سمجھنے نہ دہیان کرنے کا اوپاشنا کرینگی بلکہ قالب سے جان ہی نکل جاوے پس یقین کر کے سمجھو کہ حیات غذا سے ہے اور تمام افعال نیک اور بد اسکی مدد سے ہوتے ہین اور جو جان اور جسم رکھتی ہین اسکی محتاج رہتی ہین ۱۴ جتنے جاندار زمین پر پیدا ہوتے ہین ناطق ہون یا مطلق غذا سے زندہ رہتے ہین اور غذا سے مرتے ہین یعنی افراط اور تفریط سے نقصان پاتے ہین - ۱۵ - تمام جاندار غذا کے واسطے ہر روز حرکت کرتے ہین یہان تک کہ آفتاب بہی واسطے حاصل کرنے رطوبت کے چکر کہاتا ہے اور پانی جو اسکی غذا ہے اوسکے سبب سے زندہ ہے پس آفتاب پانی سے زندہ ہے ۱۶ پانچون پران کی غذا اخلاط غذا کا ہوتا ہے اور اوسی سے پران زندہ رہتے ہین یعنی غذا کو پران کی قوت ہضم کرتی ہے - **مولف** جو پانچون پران کی تعریف ہے وہی نفس حیوانی کی صفت حسب بیان حکمائے یونان کے ہے ۱۷ آگ کی غذا لکڑی ہے اور لکڑی آگ کو نملے آگ مر جاوے پس یہہ بہی محتاج غذا کی ہے اور غذا سے قوی ہوتی ہے

اور روشنی دیتی ہے -
نتیجہ پیدا کرنے والے عالم نے تمام جہان کو غذا کی رسی سے باندہ رکہا ہے اور غذا کے بس مین ڈالا ہے چاہیے کہ غذا کو آتما سمجھ کے غذا کی تعظیم کرے پس سمجھو کہ غذا حیات ہے اور حیات کے رہنے سے تمام کام کر سکتا ہے اور اس سے ہی آتما کا گیان پاتا ہے ۱۸ غذا سے سب جاندار پیدا ہوتے اور حرکت ارادے کرتے ہین غذا آدمی کی غلہ ہے اور غلہ کو ان کہتے ہین اور ان کے دو حرف ہین آ ن الف کے معنی خورندہ - ن کے معنی خوراک کے ہین غرضکہ غذا کو خورندہ غذا کا کہاتا ہے - اور خورندہ غذا کو غذا کہاتی ہے - ۲۰ - غذا کا پرورش کرنیوالا ابتدا کا بدن ہے کہ سب کی پرورش اس صفت سے ہوتی ہے اور خلاصہ غذا کا پران ہے اور خلاصہ دل کا عقل ہے اور عقل کا خلاصہ سرور ہے ۲۱ جسکو یہہ علم ہووے وہ غذا اور راستی اور دل اور عقل اور علم اور پران اور آتما اون سب کو اپنے وبا دے اور جو شخص اتمام جاندار کہاتے ہین سب کی لذت اسکو ملی ۲۲ غذا سے سیری نہین ہوتی ہے فراہم کرنا اسکا عادت ہے بید کی شرتی ہے کہ محل بید اکیتی تمام جاندار ون کی غذا ہے اور وہ کال یعنی زمانہ سے پیدا ہوتی ہے مراد یہہ کہ فصل بے غلہ اوگتا ہے اور تعین وقت کا آفتاب کی گردش سے ہے کیونکہ فصل ربیع اور خریف وغیرہ شمس کی گردش سے ہوتی ہے - ۲۳ زمانہ کا اسقدر ایک ماہ نے کا ہے اور اسی کی گہڑی اور دن اور رات اور مہینا اور برس وغیرہ کا حساب ہوتا ہے - برس کے دو حصے ہین یعنی آفتاب کی گردش کے - جب جنوب سے آفتاب شمال کی سیر کرتا ہے

جنوب کی شمال کی سیر کی ابتدا جدی
اور انتہا جوز ہے جنوب کی سیر کی ابتدا
سرطان اور انتہا قوس ہی جب آفتاب
جنوب شمال کیطرف دورہ کرتا ہے گرمی
ہوتی ہے جب جنوب شمال کی سیر
کرتا ہے سردی ہوتی ہی آفتاب کی حرکت
سے چاند اور سب ستارون کی حرکت
محسوب ہوتی ہی پس یہ دلیل زمان کی
ہے اور ظاہر ہے کہ زمان آفتاب سے
ہوا ہے اور زمان سے بہت چیزون کا
حال اور عمر کی تعداد معلوم ہوتی ہے
زمان سے والبستہ ہر ایک شے ہے پس برہم
ہے کیونکہ جو سب مین ہے اور سب
اوسمین ہین وہ برہم ہے جو زمان
کی حقیقت کو جانے وہ زمان کی قید
سے باہر ہو جاوے کہ سب اسی سے پیدا
ہوئے اور اسمین مرتے ہین۔ زمان
کی کوئی صورت نہین ہے مگر ہی یعنی برہم
کی دو صورت ہین اکال ۲ اکال آفتاب
کی پیدائش سے پہلے زمان نہ تہا آفتاب
کی پیدائش کے بعد زمان ہی یعنی آفتاب
سے برس اور مہینے کا حساب ہوتا ہے
اور یہی بید چاہت ہے کہ سب چیز اس
سے پیدا ہوتی ہین اور اسمین محو ہو جاتی
ہین۔ اسوجہ سے سالتمام کو پرجاپت
کہتے ہین اور یہی زمان عین غذا ہے
اور برہم کے پانے کو محل ہے بید کی
شرتی ہے کہ تمام جاندار زمان مین
ہین اور زمانہ سب کو کہاتا اور ہضم
کرتا ہے۔ جو آتما کو سزاوار تعظیم کا جانے
کہ یہ زمان کو بہی کہاتا ہے۔ وہ بیدانتی کا
اور گیانی اور دہیانی اور سب برہم کا جاننی

والا ہے اور بید کا سمجہنے والا زمان آفتاب
سے ہے کہ آفتاب کے سبب سے جیسے سمندر
کو تیرکے کوئی پار نہین ہو سکتا ہے ایسے
اوسکی انتہا کو کوئی پا نہین سکتا ہی۔ آفتاب
خود زمان ہے اور زمان مین ہی اوس
سے چاند اور سب سیارے اور ثوابت
ظاہر ہوئے ہین اور جو کچہہ سعد اور نحس
ہے اور سب ہی جو اسکو برہم سمجہکے
تصور کرے وہ سعادت پاوے۔ برہم
آگ جو جگ کی ہے اوسکو بہی برہم جانی
اور جو ہوم کرتے ہین اوسکو بہی برہم جانی
غرضیکہ علم اور بشن اور پرجاپت اور
جزو کل کو برہم جانے بید کی شرتی ہے کہ
بیٹہے جیو فوق آفتاب کو برہم
سمجہنے مین اسواسطے سمجہتا ہون کہ
سب کے پہلے برہم محض تہا اوس
وقت نہ مشرق تہا اور نہ مغرب اور
نہ اونچائی تہی اور نہ نیچائی اور نہ
اور نہ کوئی
دلیل تہی
محسوس اور نہ کوئی حد اور نہ حدود
غرضیکہ کچہہ نہ تہا فقط وہ برہم تہا
پس جو تہا وہ برہم ہے اور وہ محسوسات
مین نہین آسکتا ہے کہ وہ اکاس
مطلق ہے۔ اسی طرح جب قیامت
ہوگی اور سب فنا ہو جاوینگے وہ
بغیر تغیر بحالت اصلی رہیگا۔ جب وہ تن
تنہا رہتا ہے کچہہ او اس ہی نہاین
ہوتا ہی اور اوسی جد اکاس سی کہ
عین علم سے جیو آتما ہوا ہے اور جیو آتما
عین علم ہو کے مشغول اوس جد اکاس
بیدانتی کا ہی۔ آفتاب مین جو نور نظر آتا ہی
یا آگ مین اور حرارت غریزیہ ہی بیز

اور نگ برنگ سے دکہائی دیتا ہی
اور گونا گون شکل رکہتا ہی وہی جد اکاس
ہے۔ جو آگ اور آفتاب اور دلبر
سے ایک ہی شے ہے جو انکی یگانگت
سے واقف ہووے وہ شکل انکی ہو جاوے
۵ ہم اوس یگانہ زمانہ سے وصل ہونے
اور وصل کی راہ پانے کو جو فعل ہین
اجپا دم یعنی پرانایام کا کرنا۔ الفنا
حواس ظاہری اور باطنی کا کرنا یعنی
پرتیاہار ۳ تصور ایک چیز خاص کا یعنی
دہیان ۴ ہم مضبوط اور قایم کرنا تصور
کا اوس چیز مین اسکو دہارن کہتے ہین
۵ یقین کو درست کرنا یعنی بلا تفکر
اسکو گیان کہتے ہین ۶ محویت یعنی
فنا فی اللہ اسکو سمادہ کہتے ہین۔ ان چہیون
کی فراہمی کا نام جوگ ہی اور اسی سے جیو
آتما پرم آتما کو پاتا ہے جو نور محض
ہے جو ان چہیون کو بہ ترتیب بطور واجبی
عمل کرے اور ان پہ قادر ہووے
وہ سب شے مین محیط ہو جاوے
اور سب کا پانے والا بنجاوے جو
اس طرح پرم آتما کو جانے اوس سے
نیک اور بد افعال از خود ترک ہو جاتی
جو اس حالت مین پہونچتا ہے وہ تمام
عالم کو وہی ذات لازوال سمجہتا ہے
جب پہاڑ پر آگ لگتی ہی اوس حالت
مین کوئی جانور درند ہو یا پرند اوس
پہاڑ پر نہین جاتا ہے اور جو نزدیک
ہوتا ہے وہ بہاگ جاتا ہے وہان
نہین رہتا ہے اوسی طرح جو برہم کو پہچان
لیتا ہے اوسکے پاس سے پاپ اور پن سب
بہاگ جاتے ہین۔ ۶ ہم چاہئی کہ تمام ظاہری

حواسون کو کہینچ کے دل مین جمع کرے
۲ دل کو کہینچ کے پران مین رکہے ۳ خواہش
لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سی
بیٹہی ۴ جیو آتما کو آتما مین محو کرے
اس حالت کا نام نربا کہتے ہین ۲۷
جبکہ دل نہین ہے وہ دل کہین مقیم
ہے اور دل اوسکی حقیقت کے سمجہنے
کو ہترف لقصور ہے کہ حد سے زیادہ
پوشیدہ ہے - چاہئے کہ دل کو اوسمین
محو کرے جب دل اوسمین محو ہو جاوے
جیو آتما سے آتما ہو جاوے کہ حقیقت
مین آتما جیو آتما سے جدا نہین ہے
مگر جہالت اور نادانی سے جدا نظر
آتا ہے - ۱۸ ہم چاہئے کہ نوک زبان
کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے
کہ اس ترکیب سے گویائی اور حرکت
دل اور حواسون کی مسدود ہو جاتی
ہے اور دل اوس ذات مین محو ہو جاتا
ہے - جو یہہ عمل کرتا ہے یہہ ہم کو کہ وہ
حد سے زیادہ لطیف اور روشن ہے
بیقین سی اپنے آپ مین دیکہتا ہے
اور تخیلات جیو آتما اور پرم آتما اور
شک اور یقین اوس سی دور ہو جاتے ہین
اور وہ تمام عالم خود ہو جاتا ہے اور وہ
مرتبہ پاتا ہے کہ پیدا کنندہ غیر کو نہین
جانتا ہے اور بے فکر ہو جاتا ہے اسی
کا نام مکت اور رستگاری ہی اور کوئی
مراتب تعین کا اوسکی وسطی باقی نہین
رہتا ہے یہی راز حد سے زیادہ پوشیدہ
رکہنے کے لائق ہے منصف جاننا اہلوان سی
کہ وہ اس امر کے معنی کثافت باطنی
سے سمجہہ نہین سکتی ہین - سمجہکے
مولف جاہل اس قول کو معتبر

متکبر ہو جاتے ہین اور بدفعلی کو دلیر
ہوتے ہین ۹ ہم جب صفائی قلب کو
حاصل ہو اور نیکی اور بدی فعلون
کی اوسکی خیال سے دور ہو جاوے
اور نگاہ نتیجہ اعمال پر نہ رہے تب جیو
آتما کے مرتبہ سے گذر پرم آتما ہو جاتا
ہے اور وہی سرور لازوال ہے
اور منتہائے مراتب ہے ۱۰ جو کوئی
سوکہنا رگ کی راہ سے کہ وہ نہایت
باریک اور روشن ہے پران کو
اوپر کہینچے کہ پران اور دل اور پدتو کو
ایک کرام الدماغ مین پہونچاوے
۲ زبان سے تالو کو بند کرے اور
حواسون کو روکے وہ سب طرح کے
کمال کو پاوے ۳ پہلے پہ ان کو روکے
عین جیو آتما ہو جاوے پہر تصور پرم آتما
کا کرے اور جیو آتما کا تصور چہوڑ دے
اور دماغ مین تصور کو قایم رکہے اس
عمل سے ہر قسم کے غم اور اندوہ سے فارغ
ہو جاتا ہے ۱۵ برہم کی آواز دو قسم
کی ہے - ۱ شبد یعنی آواز مرکب لفظون
سے ۲ شبد یعنی آواز غیر مرکب لفظون
سے ۳ شبد یعنی آواز اناہد بمعنی آواز
مطلق کہ اوسمین تمیز حروف کی نہین
ہوتی چاہئے کہ دونو کو برہم جانے اور
دونون سے مشغول رہے کیونکہ آواز
مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع
ہوتی ہے آواز مرکب پر لو ہے اسکے
وسیلہ سے بلندی پر پہونچتا ہی اور مشغول ہو
محو ہوتا ہی جس طرح لکڑی تار کے وسیلہ
سے بلندی پر چڑہتی ہے اور رموز نیز کو
آفتون سے امن مین رہتی ہے آدمی
پہ نوکے شغل سے تمام آفات سے

امین ہو جاتا ہے ۲ چاہئے کہ دو
اونگلیون سے دونو کانون کے سوراخ
بند کرے پہر دل کی آواز کو جو خود
بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے سماعت
کرے جو آواز اوس وقت مسموع
ہو اوسکا نام اناہد ہے - اناہد آوا
سات طرح کی ہوتی ہے - ۱ مانند دریا
کے شور کے جیسا کہ سمندر کے کنارہ پر
ہمیشہ اور دریاؤن مین بسبب چلنے
سخت ہوا کے ہوتا ہے ۲ مثل آواز
چہوٹے گہنٹہ کے ۳ مثل گہڑیال کی آواز
کے ہوتی ہے ۴ آواز مثل رتہ کے پہیہ
کی گڑگڑاہٹ کے ۵ آواز رعد کے موافق
ہے ۶ موافق آواز بارش باران کے
۷ چاہ کی آواز کی مانند جیسی پہاڑ اور
آواز کے مکانات مین بولی سماعت ہوتی
ہے یہہ بموجب شرتی بید کے ہے بعضے
کہتے ہین کہ اناہد شبد کو تشبیہ کسی آواز
سے کرنا درست ہے کہ وہ آواز مطلق
ہے مقید نہین ہے بلکہ مقید کرنے سے
بطور مختلف آوازین مسموع ہوتی ہین
یہہ سب آوازین مطلق کی ہین اور اوسمین
محو ہو جاتی ہین جیسی شہد کی مکہی قسم
کے پہولون کی مٹہائی کا مزہ ایک کر دیتی
ہے -

مولف تحقیقات اناہد شبد کی نہایت
آسان ہے اور بے تکلف اگر کوئی آدمی
کسی وقت اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات
سے روکے تو بلا تیر کان مین او انگلی
دینے کے بہی اناہد شبد مسموع ہوگا
اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ آواز
ہر وقت ہر بشر کے اندر خود بخود
ہوتی رہتی ہے سماعت اسکی بسبب

اشغال محسوسات کی نہین ہونی ہی اگر دلکو محسوسات کے خیالات سے منع کرسکے تو فقط کانون کے بند کرنے سے بہی لذت نہ ملیگی اور جو محسوسات سے دل کو منع کرسکے او سکو اسکی کیفیت خوب معلوم ہوگی اگر اس عمل کی مشق کرے اور چند مدت مشق کو دیرتک کرتا رہی تو غیب کی آواز سننے کو قدرت ہوگی اگر اس مشق کا کرنیوالا بعد پانے اس قدرت کی غیب کی باتون کا بتانا اختیار کریگا تو اس مرتبہ سے گر پڑیگا جیسے کہ بے بنیاد مکان بلند ہونے سے گر پڑتا ہے جو چاہی اس فعل کا امتحان کرے ہر چند ایسے راز کو بزرگ چہپاتے رہے لیکن مجہے معلوم ہوا کہ اب ایسے راز چہپانے چہپانے معدوم ہوے جاتے ہین اسواسطے ظاہر کر دیا۔ ۲ ٥ بید کی سرتی ہے کہ برہم کی دو صورت فرض کرو اشبد برہم یعنے جہ لو کہ آواز سے بنا ہوا ہے۔

۳ - پرم برہم یعنی پر لو یہہ عبارت ذات مطلق سے ہے جو کوئی ذکر پرلو کا کمال کرے وہ ذات مطلق کو پالیوے یعنی پرم برہم کو ۳ ٥ شرتی بید کی ہے کہ جسکا شغل اوم ہے وہی برہم ہے یعنے غیر مقید اور مطلق - وہان کسی آواز کو رسائی نہین وہ ممکن ہے کہ اوسکی صفت نہین ہوسکتی ہے اور نام اور نشان اور صفت اسکی خاموشی ہے اور مجال دم مارنے کی نہین ہے اور اسکی ہمراہ مشغول ہونے کو اُم الدماغ ہے ۴ ٥ سرتی بید کی ہے کہ نیم ناتراوم کی پرلو ہے

اور یہہ تلفظ مین نہین آتی ہے اور یہہ علین برہم ہی اور اوسکا ذکر سب سے اعلی ہے اور تمام سرور ہی ذاکر اس ذکر کا کمال کو پاتا ہے کہ یہہ بے اند وہ ہے اور آسودہ ہے اور قائم بالذات ہے اور بے حرکت ہے اور بے زوال ہے اور بے نقصان ہے اور جاودان ہے اور یکسان ہے اور محیط ہے اور وہ تلفظ مین نہین آسکتا ہے اور کوئی صفت اور کوئی نام اوسکا نہین ہے اور اوسکی عبادت فقط ام الدماغ سے ہوتی ہے کیونکہ جس طرح سے وہ بے نام اور بے نشان ہے اوسی طرح ام الدماغ ہے اور اوسمین حواس کو مداخلت نہین ہے -

۵ ٥ بید کی سرتی ہے آدمی کے بدن کو کمان اور پرلو کو تیر اور دل کو نشانہ تصور کرو اور غفلت اور نادانی کو نشانہ یعنی خاک تو وہ جب تیر نشانہ پر لگیگا - غفلت اور نادانی کا ناس ہو جاتا ہے پہر اپنی کو آپ جان لے ۶ ٥ بید کی شرتی ہے کہ جب تیر نشانہ پر لگتا ہے تب وہ معرفت حاصل ہوتی ہے کہ جو تمام سرور ہے -

۷ ٥ بید کی سرتی ہی کہ حواس ظاہری سوتے وقت اور اگ محسوسات ظاہری سے معطل ہوکے متوجہ اندرون کے ہوتے ہین یعنی دل ہی صاف ہوتا ہی او سوقت خواب دیکہتا رہتا ہے اس عالم کو بہی مثل اُس خواب کے سمجہہ اور قیود سے باہر ہو جو عمل کرے وہ پہر لو ہے کہ خواب غفلت اور خوف مرگ اور اندوہ سے پاک ہوجاتا ہے

پہر وہ جسکو دیکہے مثل اوسکی ہوجاوے ۸ ٥ بید کی سرتی ہے کہ جوگ اور گیان مترادف ہین کیونکہ جوگ کے معنے ہین ایک کرنا متعدد کا یعنی جمع کرنا کل کا جب عارف پاگیانی پیران اور پرلو کو جمع کرے اور اپنی تنین برہم سے ملادے اوسکی صفات کدورت کو چہوڑ صفائی حاصل کرین - اسوجہ سے گیان کو جوگ قرار دیا ہیں اسیکا نام عرفان ہے ۹ ٥ بید کی سرتی ہی جس طرح مچہوا جال کو پانی مین ڈال کے مچہلیون کو پکڑ کے کہا جاتا ہے اور اپنی شکم کی آگ مین جلاتا ہے تو پرلو کو دام قرار دے اور حواسون کو اور دلکو مچہلیان پہر کہینچ پہر اسکو کہا یہی آدمی کیو اسطے غذا ہے

مصرع

خون خالص خود خور کہ شیر ایسے ہاندین ہست
دندان بہجگر زن کہ کباب ہے بازیست

۱۰ ٦ ایک برتن ہو جسکی اندر اور باہر تیل لگا دے جب تیز آگ مین رکہا جاوے گی روشنی مثل چراغ کے اندر بہی ہو جاوے اور باہر بہی - پہر دیکہو کہ وہ برتن ایسی چیز نہین ہے جس سے روشنی ہوتی لیکن وہ روشنی بسبب تیل اور آگ کے ہوئی اسیطرح سے بدن کو روشنی پیران سے ہوتی ہے اور پیران وہی نور بے نہایت ہے اور جسکی یہہ چنگاری وہ خلق کا پیدا کرنے والا ہے جو ہر ایک اور لبش اور دور کو پیدا کرتا اور پالتا اور فنا کرتا ہے اور جس طرح آگ سی چنگاری اوڑتی ہین اور

اور آفتاب سے کرن نکلتی ہین۔ اوسیطرح اوس ذات بے نہایت سے پیران اور دل اور حواس ظاہر ہوتے ہین۔

۶۱ سرتی بید کی ہے کہ برہم جو بیرنگ ہے اور بے زوال اور بے جسم ہے وہی جسم کی گرمی ہے اور حواس سے تمام اعضا کے تیل کہ جسسے آگ کو روشنی ہوتی ہے جاے قیام اوسکا دل ہے جو دل کو لو دیے ملاوے اور جدا نہ جانے اور ہمیشہ اوس سے مشغول رہے وہ اور اوسکا دل وہی نور ہوجاوے جس طرح لوہیکے ٹکڑے کو زمین مین دفن کرو وہ جلد خاک ہوجاوے اگر وہ پہر زمین سے نکالا جاوے اور آگ پر رکہا جاوے تو اوسمین وہ حرارت پیدا نہ ہو جو لوہے کی تہی اسیطرح جو دل اور پیران اور حواس برہم سے لین ہوویے پہر اونکی اوسکی صفت جاتی رہے اور تمام سرور حاصل ہووے اور نور آفتاب اور آگ اور سب منور اشیا کا معنی واحد ہی ۶۲ بید کی سرتی ہے کہ یہہ جسم پانچون عنصر سے بنا ہے حواس ظاہری اور باطنی اور محسوسات کو چھوڑے اور ترک نتیجہ اعمال سے چلہ اور استقامت سے کمان بناوے اور ترک انانیت کو تیر بناوے اور سمجہے کہ انانیت مثل دربانون کے مانع بر ہم کے پاس پہونچنے کو ہین اور حلیہ دربانون کا یہہ ہی کہ جہل کی پگڑی سر پر باندہتے ہین اور اونکی دونو کانون مین حرص اور حسد کے بالے پڑے ہین اور سستی اور کاہلی کی چہری ہاتہون مین لئے ہین اور دوسرے دربان غرور کے تخم ہین اور بید الٹنیش اون کی سبب سے پیشہ گری ہوی اور طمع کی کمان پر غصہ کا چلہ چڑہا شہوت کے تیر سے جاندارون کو ہلاک کرتے ہین۔ پس تیر اور کمان علم اور عمل سے کسے اغفس کرکے اون دربانون کو قتل کرے اور بیرنو کو کشتی سمجہکے خواہش دلکو چھوڑے کہ یہی علم ہے اوس دریا سے پار ہونے اور منزل مقصود کو پہونچیگا جو کہ بعد عبور ہونے اس دریا سے ملتی ہے جس طرح لعل اور الماس اور زمرد کے نکالنے کیواسطے زمین کہودتے اور آہستہ آہستہ اوسکی کان مین داخل ہوتے ہین اسیطرح اس لعل بے بہا کے لئے کہ مراد برہم سے ہے اور یہی اصلی گہر ہے پانچ پردون کو اوٹہا اور اوسکی اندر جا اور وے پردے یہہ ہین ا پر دہ بدن یہ پہلی غذا ہے ۲ پیران ۳ دل ۴ عقل کہ بعضے نادان جو علم الہی نہین جانتے اور علم طبعی جانتے ہین اون چارون کو آتما کہتے ہین ۵ پردہ وہ ہے کہ حسب قول مرشد اور مضمون بیدون کے توقع سرور کی آرزو رکہنا جب تک ان قیود سے باہر نہ ہو مطلق اور منزہ نہین ہوتا ہے کیونکہ یہہ ہی مشمول خواہش لذات کی ہے اور یہہ پانچون ہی حجاب ہین۔ انکی حد سے جو باہر ہے اور بے نام اور بے نشان ہے وہ لاتعین آتما ہی غرضیکہ وہ ان کو پاکی کو مداخلت نہین ہے اور نہ کسی حس کو اور مقام خاموشی کا ہے جو اس مرتبہ مین پہونچتا ہے وہ دائمی بندگی مین رہتا ہے جیسے کہ کوہی رتبہ سے اتر رتبہ کے پہیہ کی گردش کو دیکہے اور اوسسے گردش پہیہ رتبہ کا کچہہ تعلق نہ رہے۔ مراد یہہ ہے کہ آتما محض ہوکے نیکی اور بدی سے جدا ہوجاوے اور تماشا سب کا دیکہتا رہے۔

۶۳ جو کوی چہہ مہینے تک حواس کو ضبط کرکے آتما مین مشغول رہے وہ گیان بے نہایت پاوے اور ترغیب سے جدا ہووے اور جیو آتما اور پرم آتما کا تمیز جاتا رہے یعنی خود پرم آتما ہوجاوے جو کوئی لذات دنیاوی مین پہنسا رہے اور شہوت اور غضب اور تمیز کا حساب کرتا رہے اور زن اور زمین اور زر سے محبت رکہے اور کثرت مناکحت اور جلد حرکات جور اور ظلم اختیار کرے اوسکو یہہ مرتبہ کبہی نصیب نہ ہوگا جو کمال ذہن رسا رکہتا ہووے وہ اس رمز کے معنی کو پاوے عوام کا کام اسکے مطلب کے پانے کو نہین ہے کہ یہہ منتہی کلام ہے۔

۶۴ سالکین رکہیشر نے راجہ بر ہد رتہ سے کہا کہ جو اسمین قدم رکہے اوسکو چاہی کہ ہمیشہ اوپ نکہد ون کو پڑہتا رہے اور انکی معنی اور مطلب کو سمجہا کرے اور سواے کلمہ توحید بیہودہ بات نہ کرے اور سواے برہم دوسرے سے مشغول نہ ہو اور سواے برہم دوسرے کو نہ سمجہے۔ پس برہم مہربان ہووی اور اپنی طالب کا آپ طالب

ہو جاوی پس تعینات جیو آتما سی جدا ہو جاوے اور جب اس بند سے رہائی ہووے اور خواہش دل سی جاتی ہی سبکو یکسان سمجھے خیال بزرگی اور خودی کا کسی پیند رہے اور خوف دنیا اور عقبیٰ دل سے کہو جاوی پس وہ سرور حاصل ہو جسکو کبھی فنا نہین ہے جیسے کسیکو زمین کہودتے ہوئے دفینہ ملجا دے اور وہ افکار دنیا سے یک بیک مطمین ہو جاوے جب تک کہتا ہی کہ یہہ حرکت مین کرتا ہون عقل کے بند مین رہتا ہی جب تک اس فکر مین رہتا ہے کہ اس کام کو کرون یا نکرون دل کا بندہ ہی جب تک یہہ تینون صفت کسی پر غالب رہتی ہین مقید رہتا ہے جب یہہ دفع ہو جاتی ہین آزاد ہوتا ہے اور اسیکا نام مکت ہے بعضون کا قول ہے کہ جو کچھ ہے جیو آتما ہے اور یہہ جلیس اور نجات سے منزہ ہی یہہ جو تینون صفات ہین یعنی رج ست تم یہی اسباب بند و نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے اونکی افعالون کو اپنی طرف نسبت کرتی ہی اور مقید ہو جاتی ہے جب اس نسبت کو چھوڑ دے وہ قید سے رہا ہو جاوی اور یہہ تینو ازخود کوئی فعل نہین کرتے ہین فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہے اور یہ ناحق کی تہمت ہے دیکھو جب کوئی غافل رہتا ہے اوسوقت اوسسی کوئی کچھہ بات کہی یہہ مطلق نہین سنتا جب وہ جواب طلب کرتا ہے یہہ کہتا ہے کہ اسوقت میرا دل حاضر نہ تہا اسے جہیہ سے صاف ثابت ہے کہ سامع کان اور دل نہین ہین جیو آتما ہی پس بند اور نجات جیو آتما کو ہے

اور جیو آتما جو دل کے فعلون کی نسبت اپنی طرف کرتی ہی مثل خواہش اور ارادہ اور شک اور اعتقاد اور حیا اور خوف اور ثبات اور بے ثباتی اور عقل اور سستی اسوجہہ سے لطافت سے بشکل کثافت مین پڑتی ہے ۔ جیو آتما ثابت اور لاجنبش ہی مگر متحرک ہو جاتی ہی اور علاقگی سے خارج ہو کر الفت مین لی ہے اور مین اور تو اور وہ اور یہہ کرتی ہے جسطرح سی پیدا اپنی شکین آپ جال مین پہنساتا ہے غرضیکہ گرفتاری شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم سے ہوئی جبکہ سمجہی کہ خواہش اور تمنا دل کا فعل ہے پس ان تینون کی حرکات کی نسبت اپنی طرف نکرے وہ آزاد ہے اور یہی اسباب برہم کے پانے کے ہین ۵ یہہ بند کی سرائی ہے کہ جب حواس خمسہ ظاہری اور دل اور عقل اپنی حرکت سے باز رہین کمال آرام ہے ۔ برہم کے پانے کو سوائے گیان کے اور کوئی نہین ہی ۶ نرگ اور سرگ کی تعریف مین بہشت کی راہ کے معنی ہین کہ جب روح قالب سے جدا ہووے آفتاب مین سوراخ کرکے برہما کے لوک کو جاوی اور اسکی ہمراہ ہے جب برہما کہ مرادف اسکا جبرئیل ہے نجات پاوی یعنی تعینات سے لاتعلق ہووے اوسکی ہمراہ یہہ بہی مکت پاوے ۔ جیو آتما مثل چراغ خانہ بدن مین ہے اور اوسکی شعاع بہت ہین اور رنگ شعاع کا سفید ہے اور سبز اور زرد اور صندلی شعاع مراد رگون سے ہے پس ایک رگ ہے کہ اوسکا اتصال ام الدماغ سے ہے اوسکی شعاع آفتاب

مین سوراخ کرکے برہما کے لوک کو پہونچاتی ہے وہان پہونچنے سے کشف حاصل ہوتا ہے پہر آزادی یعنی مکت پاتا ہے اس رگ سے اور سو رگ ملی ہین اوس لیتی سے بلندی کو جاتے ہین جسکی جان اور رگون سے نکلی اوسکی روح اون رگون کے دیوتاؤن کے لوک کو جاتی ہی اور چند قسم کی رگ سو کہنا ہے وصل ہین اونکا سونہہ نیچی کو ہے جسکی روح نرگ کو جاتی ہی تا کہ بد اعمالی اور مردم آزاری کا نتیجہ وہان رہ کے پاوی آفتاب سبب ہدایت اور پہونچانے بہشت کا ہے ۷ سوال حواسون کی حقیقت مین اور حواس کسطرح حرکت کرتے ہین اور ضبط کس ترکیب سے کئے جاتے ہین ۔ ۳ اور انکا عامل کون ہے ۔ جواب حواس عین آتما ہین اور ان کی حرکت آتما کی حرکت ہے اور حرکت دینے والا اونکا وہی آتما ہے اور ضبط کرنے والا بہی آتما ہی اور محسوسات انکی بہی آتما ہے اور دلیل حس اور محسوس کا بہی آتما ہے آتما پانچ شعاع ہے یعنی پانچون حواس ظاہری سے محسوسات کو اپنی طرف کہینچتی ہے ۔ سوال آتما کون ہے اور کیا ہے ۔ جواب آتما وہ ہے جو ہر صفت سے منزہ ہی اور پاک جسم اور لاثانی ہے اور حواس وغیرہ کچہہ نہین رکہتا اور نشان اوسکا بے نشان ہے مگر دیکہنے سے نقشون کے نقاش خیال کیا جاتا ہے ۔ جیسے کہ آگ دو علامت سی پہچانی جاتی ہی او ہو تپش سے گرمی سے اور سابق مذکور ہے ۔ بعضے کہتے ہین کہ حواس خمسہ اور دل اور بعض اور پران اوسکی وجود کی علامت ہین

[illegible]

کہتے ہین کہ علامت آشنائی کی جسم مین عقل
اور استقامت اور حافظہ ہے جسسے
یاد کرتا ہے - لیکن مجہہ یقین ہے کہ
جس طرح بیج سے درخت ہوتا ہے اور
آگ سے چنگاری نکلتی ہے اوسیطرح
اوس ذات بے نہایت سے عالم ہوا ہے
پس جس سے یہہ عالم موجود ہوا ہے
وہی آتما ہے - جیسے آفتاب سے کرن نکلتی
ہیں اوسی طرح پران اور عقل اور دل
اوس نور کی شعاع ہین اور یہہ بید کی
شرتی ہے اور اوسکی پہچاننے کو اپ
آنکہہ بین ہین ۹ ۶ جس طرح گیلی لکڑی
کے جلانے سے رنگ برنگ کا دہوان نکلتا
ہے اوسیطرح چارون بید اور سب کتابین
اور سب علم اوس سے موجود ہوئے
ہین - جسطرح آگ بوقت تمام ہونے
لکڑی اور لکڑی کی رطوبت کے آہستہ
آہستہ بجہتی ہی اور اوسکا شعلہ کم ہوجاتا
ہے اوسوقت وہ اپنی لطافت سے
جا ملتی ہے اوسیطرح دل جب خواہش
اور حرکات طبعی سے باز رہتا ہے اپنی اصل
سے ملجاتا ہے - جب دل اپنی اصل سے
ملجاوے گا وہ حق ہی ہے کوئی خواہش اوسمین
نہین رہتی ہے اور تمام آرزو جو خواہش کی
کی مدد سے ہوا کرتی ہین از خود بند
ہوجاتی ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ جب
کمال کو پاتا ہے مستغنی ہوجاتا ہے دل
شبیہ کل عالم کی ہے چاہیے کہ وہ کوشش
کرے جسمین یہہ صاف ہوجاوے پس
جسنے دل کو پاک کیا اوسنے کل عالم کو
تسخیر کیا اور وہ کل عالم پر غالب ہوگیا
اور کل پر محیط ہوا دل کی خاصیت ہی جسطرح

متوجہ ہووے عین وہ ہوجاتا ہی اگر
عالم کی طرف متوجہ ہو عین عالم ہوجاتا
اگر حق کیطرف توجہ کرے عین حق
ہوجاوے - یہہ قول قدیم ہے اور یہہ بھید
نالایقون سے چھپانے کے لایق ہی
اور جو نالایق ہے وہی اسکو سمجہنے
کا مستحق نہین ہے - جنکا دل صاف
ہوجاتا ہے اوسکو نتیجہ افعال نیک اور
بد کا کچہہ نہین ملتا ہے کیونکہ بسبب صفائی
کے سرور دایمی مین محو ہوجاتا ہے
اور سرور دایمی کو فنا نہین ہے تنبیہ
جس طرح دل کو محبت زن اور فرزند سے
رکہتے ہین اگر سب ہم سے رجوع کرے
تو رستگار ہوجاوے ۹ ۶ دل دو
طرح کے ہین ناپاک جسمین خواہش
بہری رہتی ہے ۲ پاک جسمین خواہش
نہین ہوتی ہے - جب دل جنبش خطرات
اور تخیلات سے جو پیش نظر ہوتے
ہین اور نظر آتے ہین معطل ہوجاتا ہی
اور خواب آرام مین جاتا ہے کچہہ خواہش
نہین کرتا ہی اور قایم رہتا ہے اور پاک
ہوجاتا ہے اور یہی کمال ہے دل کو
وسواس سے روکنا اور شہوت اور غضب
کیطرف نہ دینا اور اپنے تئین
آپ مین محو کرنا کہ انا سے ہوتا ہے
اور یہی کمال اور حکمت موافق تمام
دنیہ متا اور شاعری اور عبارت آرائی
اور کہانی ہین - جو دل سماد یعنی
استغراق سے صاف ہووے اور سب
عالم کو برہم سمجہے وہ آتما ہوجاوے اور
کمال کو پہونچے اور اوسکو جو سرور
اسکی کیفیت بیان سے باہر ہے اس مرتبہ کا

ہو پہنچنے والا آپ ہو اسکی لذات کو جانتا
ہے ۱۷ علامت محو ہونے کی آتما مین
جیسے کہ پانی پانی ڈالنے سے اور آگ
آگ مین ملنے سے اور خلا خلا کے ملنے سے
تمیز اور تفریق نہین کیا جاتا ہے اور ایسا
یکبارگی سے وصل ہوجاتا ہے کہ دوئی کا
خیال بہی نہین ہوتا ہے جو جیو آتما
یعنی آتما سے اسیطرح ملے وہ آتما ہوجاتی
یہی حکمت صریح ہے جس اور نجات کا سبب
یہہ دل ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جب
لذات محسوسات کیطرف متوجہ ہوتا
ہے اور تعینات مین رہتا ہے مقید
ہوجاتا ہے - اور جب تعینات کا خیال
چہوڑتا ہے اور ہمیں اور جا چہوڑ دیتا ہی
اور نیک اور بد کو یکساں سمجہتا ہے
وہ آزاد ہوتا ہے - چراغ ان اور بتی
بتی اور تیل اور چراغ کے اجتماع سے روشنی
ہوتی ہے - جب تیل جل جاتا ہی باقی سب
چیزین بے سود رہجاتی ہین - اسیطرح
خواہش کو روغن بدن کے چراغ کا تصور
کرو پس بسبب خواہش محسوسات کے بدن
اور جیو آتما جدا جدا متشکل ہوتا ہے
اگر خواہش کسی چیز کی نرہے یا دون ایک
ہوجاوین اور جیو بھی آتما اور بڑائی
مغلوب ہوجاتی رہی یعنی تصور حقارت اور
شرافت اور عبد اور معبود اور جیو اور ایشر
سب جاتا رہے اور ایک ہوجاوے -
من خدا شدم تو خدا شدم من خدا
فارغم از کبر و کینہ وانہ ہوا
من کافر عشقم و فنا کافر ماست
بس کہ پیر خدا شدیم خدا مرشد ماست
۴۳ ترکیب دور کرنے خواہش حواسون کی

دولت دنیا کے کہ زن اور زمین اور
زر اور شان اور شکوہ سے مراد ہے
رہے اور حیات کو اسی کام کیواسطے سمجھے
۵ بھیکھ مانگنی اور دید بھرنے کو شرف
سمجھکر یہہ اسباب شرافت کے نہیں بلکہ
رذالت کے ہیں ۶ نالائق اور بیوقوف
سے جو جہل مرکب میں پھنسا ہو معقولات
کا بیان کرے اور بید اور شاستر کا ذکر
کرے دلیل ظاہر ہے کہ گنجے کو ناخن ہونے
سے نقصان ہوتا ہے - ۸ ہوہی اپنی
علم اور عقل پر گرنا - ۹ چغلی اور دروغگوئی
اور مکاری اور حرص اور حسد کرنا اور
رقاصی اور ایسے پیشوں سے روٹی کمانا ۱۰ -
چوری اور رہزنی اور ٹھگی کہ لباس فقیروں کا
پہننا اور کام شیطان کا کرنا اور احمقوں
کو فریب دیکر اونکا مال مفت کھانا - ۱۱
کسی کی تقلید کرنا اور حرص کرنا ۱۲ جسکی
اختیار میں رعیت ہو وہ نیک سلوک
نکرے بلکہ رعیت کو خراب کرے ۱۳
بدذاتی اور بدعہدی اور بدمعاملگی

مولف اسوقت میں رشوت کھانا
اور جعل بنانا اور جھوٹے بیم اور رجا
دکھلاکے کچھ لینا اور حائل رہنا اور
رعیت کو ستانا خلاصہ عقلمندی کا ہر
جو ایسی حرکات سے باز رہتا ہے وہ
عام کی آنکھوں میں خار ہو جاتا ہے
۱۴ جن فعلوں سے کسیکو نقصان ہووے
اور موجب [illegible] شاستر کے ممنوع ہووین
اونکا مرتکب ہونا - ۱۵ تہمت لگانا یا
اور کسی کے مال کو تغلب کرنا اور شعبدہ
اور فسونگری یعنی [illegible] وغیرہ کرنا ۱۶
لباس فقیری کا پہن کے عمل فقیروں کے
نہ کرنا ۱۷ اسب قسم کی معاش کو چھوڑ کے
بھیکھ مانگنی پیشہ کر لینا ۱۸ - اپنے طلب کے
موافق بید کے معنی کو تبدیل کرنا -
۱۹ جھوٹی کرامات دکھلانا - ۲۰ ایسے

آدمیوں کی صحبت میں بیٹھے ہی بھی گیان
سے محروم رہتا ہے کیونکہ یہہ چوروں سے
بھی بدتر ہیں کہ چوری چھپا کے فعل کرتے ہیں
یہہ ظاہر میں بھی بدکار ہیں اور ایسے اشخاص
بہشت کو ہرگز نہیں پاتے ہیں ۶ ۷ بید کی
منکر جو آتما کے منکر ہیں اور آخرت
کو نہیں مانتے ہیں اور اپنے عقل سے باتیں
بناتے ہیں اور کلام عام اور خاص کو تمیز
نہیں کرتے ہیں ایسے اشخاص کی صحبت سے
دور رہنا لازم ہے وے علم جنکے سیکھنے
سے معرفت حاصل نہیں ہوتی ہے اونہیں
بھی زیادہ مطالعہ کرنا نہ چاہیے بر سبب اونکو گرو اور
گرو نے اس نے اپنی صورت زہرہ کی بنائی
اور اسیروں کو علم اودیا کی تربیت کی اور
اسیروں کے بیچ کو جھوٹھا اور جھوٹھا کو
بیچ سمجھایا غرض کہ اس ترکیب سے اسیر
گمراہ ہوگئے - اسواسطے منع ہے کہ کوئی
وے قصے اور کہانی نہ پڑھے جنکا مضمون
بیہودہ کچھ نہیں ہے اور نہ اونپر عمل کرے
کہ نتیجہ اوس کا کچھ ہی نہیں - علم ناقص
اور نامعقول مثل عورت عقیمہ کے ہے کہ
جیسے اوس سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اسی
عقل نہیں ہوتی ہے غرضکہ جس حرکت سے
ملک آخرت کی نہ ملے عبث ہے - جس
علم سے معرفت حق نہ ہووے اودیا ہے
بدیا علم باطن اور معرفت الہی ہے
اودیا علم ظاہر اور وہ جسمیں نفاق اور
تعصب پایا جاوے ۴ بدیا کے دو قسم
ہیں ایک علم باطن یعنی کشف اور اشراق
دوسری ریاضت اور مجاہدت کہ حق
سے دور رہے اور تصنیفات میں پیچ کے
اسکو ہی مثل اودیا کے تصور کرنا چاہیے
اودیا کی دو قسم ہیں ایک وہ جس کے
نتیجہ افعال کا مضمون ہو دوسرے نتیجہ
نہ جاننا اس مراد سے کہ درمیان اس
عالم اور اس عالم کے فرق ہے اور بدکار

ایسی تربیت کیا کرتے ہیں - ہم ملک الموت
یعنی جم نے نچکیتا سے کہا ہے کہ خود آتما کو
جو ڈھونڈتا ہی آتم گیان ہے جو شخص عمل کرکے
اور نتیجہ نہ چاہتے اور آتما کے راہ کی تلاش
کرے یہی بدیا ہے کیونکہ اس سے دل
صاف ہوتا ہے اور معرفت حق کی
حاصل ہوتی ہے اور وہی سبب رستگاری
کا ہوتا ہے جو نتیجہ فعلوں کا چاہتے ہیں وے
گمراہ ہیں جیسے ایک اندھا دوسرے اندھا
کا ہاتھ پکڑ کے چلے دونوں چاہ میں گرتے
ہیں اسی طرح اگیانی اور اگیانی کے
گرو اور سب ظلمات میں پڑتے ہیں -
۵ ۷ دیوتا اور اسیر ہم حاجت کے پاس
حاضر ہوئے اور التماس واسطے تعلیم
گیان کے کی اور کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہمکو آتما
کا گیان دیوے تب حاجت نے بموجب
رسم اوستادوں کے ہر ایک کے لیاقت
کو دیکھا اور علم قیافہ سے آزمائش کی
تاکہ معلوم ہو کہ کسکو تربیت اثر
کریگی یا نہیں پس معلوم ہوا کہ اسیر آتما
کے پہچاننے کے لائق نہیں ہیں کہ جسم
پرست ہیں یعنی بدن کو آتما تصور کرین
گے ۳ - اوستاد کو لازم نہیں ہے کہ
تربیت میں بخل کرے یا خلاف واقع بتاوے
اسوجہ سے دونوں طالب علموں کو
یکسان سمجھایا لیکن — مصرعہ

فلک بکس بقدر ہمت اوست

پس دیوتاؤں نے جو سمجھا اسیروں نے
اوسی لفظ کے معنی کو برعکس سمجھا غرض
کہ جسکی طبیعت جسطرف مائل تھی اوسی
ویسا ہی سمجھا ہم [illegible] حاجت نے دونوں کو
کہا کہ آتما تم ہو غیر کوئی نہیں ہے
اسیروں نے جسم کو آتما سمجھا اور تن پرست
ہو کر گمراہی میں گرفتار ہوگئے - عوام
جانتے ہیں کہ ناز نخرے کے تماشے محض
بے اصل ہیں مگر اونکو دیکھ کے خوش ہوتے ہیں

اسیطرح اسرشن کو آتما سمجھہ کر بہت
خوش ہو گئے - ٥ بموجب بید کے کہ وہ
سراپا معقولات ہے دیوتا اور گیانی
استر ذوق ہین عمل کرتے ہین - ٦ ہر
شخص کو فرض ہے کہ برہم کا گیان حاصل
کرے اور جو کوئی خلاف بید اور معقولات
کے عبادت کرے اوسکو مطلق نہ سننا اور نہ
اوسپر عمل کرے کیونکہ جو خلاف بید کے
چلتا ہے اوسکی عاقبت خراب ہوتی
ہے جو ایسی راہ پر چلتا ہے وہ اسیر ہے
٧ آتما تمام نور ہے اور دل کی سوراخ مین
مقیم ہے اور آتما کے تین محل ہین آگ
آفتاب بیراٹ یعنی تینون نشان نور کے
ہین اور جو دل ہے اور دلمین ہر دہی
ان تینون محلون مین ہے - ٨ وہ نور
اناہد یعنی آواز ہے کہ پرلو کی نیم ماترا
ہے تخم سے پہلے درخت ہوتا ہے پہر کامل
ہوتا ہے ایسے نیم ماترا پرلو مثل تخم کے
ہے اور پرلو بمنزلہ درخت کامل کے ہے
٩ وہ نور جو پرلو ہے حرارت غریزی
کو لیکر پران کے ساتھہ اوپر کو متوجہ
ہوتا ہے اور وہان پہونچتا ہے جہان
سے آواز برآمد ہوتی ہے اور جسمین
حرف اور آواز بنے ہین -
١٠ جیسے دہوان حرارت آگ سے اوپر کو
جاتا ہے کہ شعلہ آگ کا ہوا سے سرد ہوتا
ہے اور جسقدر بلند ہوتا ہے پریشان
اور بسیط ہوتا ہے اور جیسا سوراخ یعنی
محل پاتا ہے اوسمین ویسی صورت بناکے
داخل ہوتا ہے اوسیطرح پرلو سے بید
ظاہر ہوئے پس بید عین پرلو ہین -
١١ جیسے نمک پانی مین ڈالنے سے پانی
ہو جاتا ہے مگر مزہ اوسکا باطل نہین
ہوتا ہے اور جب پانی کو خشک کرو پہر
بصورت نمک ہو جاتا ہے اور جیسے
گھی دہوپ مین رکھنے سے پگہل جاتا ہے
اور جب سردی مین رکہو جم جاتا ہے
اوسی طرح برہم سے بید اور بید کے علم
سے پرلو ہو جاتا ہے ١٢ جسطرح دل اپنے
ارادہ سے ایک عالم کو پیدا کر لیتا ہے
اور پہر جب خیال کو چھوڑتا ہے وہ
عالم دلمین محو ہو جاتا ہے ویسی بید
برہم سے بنتے ہین اور برہم مین لین
ہو جاتے ہین - ١٣ بید کی شرتی ہے
کہ پرلو کو بدنت یعنی برق خندہ ١٥ اور
چابدار کہتے ہین وجہہ یہہ ہے کہ تمام عالم
اوس سے روشن ہوا ہے پس سمجھو
کہ پرلو کے ذکر سے اوسیطرح روشن
ہو جاتا ہے ٨ ٧ پرلو کے شغل کی ایک
یہہ ترکیب ہے وہ نور جو آنکہون
مین ہے داہنی آنکہہ کے نور کو اندر
اور بائین آنکہہ کے نور کو اندر والے
اور دونون کی اتصال کی جگہہ دل اور
دل کا گوشت اون کی غذا اور وہ رگ
جسکا سرا دل سے ملا ہے اور اوسکی دو
شاخ ہو کے دو نور آنکہون کی پتلی
مین گئین اور یہی سبب بینائی کا ہے
انکو برہم سمجہی اور دلکا دہیان کرے
٧ ٩ آواز کی تعریف دل حرارت
غریزی کو متحرک کرتا ہے اور بسبب
اسکی کہ آگ اور ہوا مین مناسبت ہے
پران باد کو حرکت ہوتی ہے جب وہ
پران باد سینہ مین پہونچتی ہے ایک
ملایم اور پست آواز ظاہر ہوتی ہے اس
کا نام سنبدرا ہے جب وہ سینہ سے گلو
مین پہونچتی ہے اوس سے متوسط آواز
پیدا ہوتی ہے اوسکا نام بیت ہے
جب وہ متوسط آواز منہہ مین پہونچتی
تیسری مرتبہ بلندی مین ہو کے شبد
موسوم ہوتی ہے اور نادہ کہلاتی ہے
جب زبان سی آواز باہر نکلتی ہے اوسی
حرف بنتا ہے اوسکا نام ماترا ہے
اور ناد حاصل یہہ ہے کہ تمام حرف اور
ماترا اور لفظ اور عبارت اور نظم اور نثر
دل اور زبان سے بنے ہین ملخص
اس مطلب کا مین مترجم آگے بہی
مین بہی بعبارت دیگر لکہا ہے مگر
آجتک معلوم نہین ہوا کہ کوئی اس
رمز کو سمجھا ہے یا نہین اور
حسب رائے حکمائے ہر ولایت کے اس
جملہ کے معنی کو سمجھنا نہایت ضروری
ہے کہ یہہ کلید گنجینہ عقل ہے ١٨ جاگرت
اور سپنا کی تعریف - اجاگرت حالت
بیداری کو کہتے ہین اس حالت مین
قوت حواس کی متوجہہ محسوسات
ظاہری کے رہتی ہے اور کاروبار
کرتی ہے سپن کی حالت مین توجہ
حواس کی باطن کی طرف ہوتی ہے
اور وے باطنی کامون کو سرانجام
کرتے ہین ٣ سکہپت اس حالت مین
آدمی بیخبر سوتا ہے اور تمام حواس
دل کے ہمراہ ہو کے آتما سے ملجاتے
ہین اور تمام حرکات بیداری اور
خواب سے خارج رہتے ہین - اگرچہ
اس حالت مین حواس آتما مین محو
ہو جاتے ہین لیکن جہل اور اودیا
ہمراہ رہتی ہے اور جب سمع قوی پاتی
ہے اوسکو جگا دیتی ہے اور جاگرت
اور سپن کے مقامات مین لے آتی ہے
٤ اور ستہا کا نام تریا ہے یہہ صفائی
قلب اور گیان سے ہوتی ہے اور جب
اودیا کا سایہ بہی اس پر پڑتا باطل
نہین ہوتی ہے اسحالت مین استغراق
آتما مین ہو جاتا ہے - پس وہ کہتا ہے
آتما مین ہون اور مین قبل برہم ہون یہ
حالت سبہ حالتون سے اشرف ہے
اور جو اس حالت مین پہونچے وہی انسان
ہے ٥ تینون حالتون مین برہم [illegible]

ہو وے وہ اسر یا حق یا خبیث یا
شیطان جو فرض کرو وہ ہے دیوتا
کے لغوی معنی ہیں آزاد و نیک افعالی
اسر کے معنے خواہش لذات فانی
۲ مبتلا حواس ظاہری اور لذات محسوسات
اور جہل مرکب اور جہل بسیط اور
شہوت اور غضب اور ظلم جو ہیں وے
شیطان اور جن اور اسر اور دیت ہیں
اور یہ سب اسی انسان کے جامہ میں
ہیں پوشیدہ نہیں ہیں اور کثرت سے
ہیں اور ظاہر ہے کہ بے علم اور بدکار
بہت ہیں ۳ جو لذات محسوسات کو فانی
جانتے ہیں اور حکمت اور شجاعت اور
عفت اور عدالت سے عمل کرتے ہیں اور
کشف اور اشراق اور وہب سے
انتہائے نظر سے مکان لامتناہی تک دیکھتی
ہیں اور حواسوں کو اپنے قابو میں
رکھتے ہیں اور بدی اور خلق آزاری
کیطرف جانے نہیں دیتے ہیں وہی
دیوتا اور فرشتے اور رسول ہیں اور
یہ بھی اسی لباس انسانی میں ہیں پوشیدہ
نہیں ہیں مگر کمیاب بلکہ نایاب ہیں -
۴ دیوتاؤں میں سے جو زیادہ نیکی کیطرف
متوجہ ہیں وے مہا پرش ہیں اور مہادیو
ہیں شیاطین میں سے جو زیادہ شیطنت
کرتے ہیں وہی مہا جن ہیں ۵

آدمی زادہ طرفہ معجون ست
از فرشتہ سرشت و از حیوان
گر کند میل آن شود بہ از ان
ور کند خواہش آن شود کم از ان

۵ گرفتاران لذت محسوسات سے جہان
بھرا ہے اور پہلے بھی تھا اور آئندہ بھی
رہیگا مگر آزاد لذات محسوسات سے
ہمیشہ کم نظر آوینگے - ۶ جیسے نیک
اور بد سب اسی جہان میں ہیں
ویسے سر اور اسر ایک ہی جسم میں ہیں

اور ہمیشہ طرفین میں جنگ اور جہاد
ہوتا ہے اور ہر کوئی اپنا غلبہ اور دوسرے
کا استیصال چاہتا ہے - ستوگن یعنی
تمیز کو سر اور رجوگن اور تموگن کو اسر
فرض کرو - ستوگن چاہتا ہے کہ میں غالب
رہوں اور رجوگن چاہتی ہیں کہ ہم دونو
ملکی ستوگن کو جہان سے نابود کریں لیکن کبھی
ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی اون
دونوں کو بالکل اخراج دوسرے کا
ایک سے کبھی نہیں ہوتا ہے کہ یہ ممتنع الوجود
ہے - ۷ فرشتوں نے اپنے رتبہ کے
لائقوں سے مشورت کرکے تجویز کیا اگنشٹوم
جاگ واسطے مدافعت معاندین کے کرنا چاہئے
کہ یہ جگ اصل اصول تمام نوع کے جگوں
کا ہے اور اس جگ میں قتل حیوانات
کا مطلق نہیں ہوتا ہے کہ آزار جاندار
کا سخت ناروا ہے اور اوس سے اسروں
پر غلبہ ملتا ہے ۸ حواسوں ظاہری
اور باطنی اور قوات افعالی کو کہ
اوسکے واسطے شریک کیا اور جگ کا کرنا شروع
کیا ہر ایک حواس نے بطور خود یاد الہی
شروع کی تا کہ اس دشمن پر فتح ملے وہ
ذکر جو کیا تھا فقط اوم ہے ۹ شیاطین
نے اپنے غلبہ کیواسطے منشت اور سالگے
جنم اور بہتر لوگ میں دوسرے اقسام
کے جگوں کو شروع کیا اور حواسوں
کو واسطے مدد کے سفر کیا نطق نے
اونکو قصے اور کہانی کی طرف متوجہ کر دیا
اور اسیطرح ہر ایک حواس نے محسوسات
کی لذات کو مشتاق کیا چونکہ تمیز نیک
اور بد اور دوست اور دشمن کی
عقل سے ہوتی ہے اور عقل علم سے اور
علم تسخیر حواسوں سے اور یہ شیطانوں
سے اور دور رہتی ہے - پس ان کو آداب
جگ یعنی جگ کے معلوم نہ ہوئے -
۱۰ حواس سردوں کے نیک فعل کرتے

ہیں جنسے ثواب ہوتا ہے اسروں کی بدفعلی
کرتے ہیں جن سے عذاب ہوتا ہے
اب ہر ایک حس کی تعریف ہوتی ہے
انطق سے وہ بات نکلے جو خلاف
توحید کے ہو یا خلق کی گمراہی کو سبب
ہو یا جھوٹ ہو ورجا سے متعلق ہو
یا علم اور عقل کے خلاف ہو گناہ میں
داخل ہے اور اسر بانی ہے - اگر وہ
بات کہے جس سے پرمیشر کی محبت پائی
جاوے اور مشرقوں کے طور پر ہو
اور خلائق کیواسطے دنیا اور عقبی میں
مفید ہو اور جہلا کو گمراہی سے چھوڑا
نیک رہی کو لگائی ہو داخل ثواب کے
ہے یہ دیوبانی ہے ۲ شامہ جس چیز کے
سونگھنے سے کوئی نفع معتبر نہ ہو اور مکروہ
اور متعفن ہو کہ ہمنشین کو نفرت ہو وہ
داخل گناہ کے ہے - جو دماغ کی تقویت
اور روحکی فرحت کو سونگھے تا کہ عقل کو
تیزی ہو اور ادراک معقولات کو
تقویت ہو داخل ثواب کے ہے ۳
بصارت اگر سوا اوسکے جسکی معرفت
حق کی ہو اور کوئی چیز دیکھے
یا کسیکی چیز بد نظر کرے یا ہر ایک بات کی
جلوہ اوس نور کا نہ دیکھے یا اپنی تئیں
تکبر سے دیکھے گناہ ہے اگر معقولات
سے انتہائے نظر تک دیکھے اور علم الیقین
حاصل کرے اور عام اور خاص کو یکسان
دیکھے ثواب ہے ۴ سماعت جھوٹی
بے اصل اور بے سروپا بات کے سننے
میں رہے اور غیبت اور عشانا اور عیب
لوگوں کی باتیں سنے اور معقولات کی سننے
سے کنارہ کرے گناہ ہے - اگر پرمیشر
کی مہما سنے اور حکما اور عقلا کی نصیحت
اور توحید کے اذکار اور معقولات
کے مسائل اور دلائل سنے اور خوشامد
کی بات نہ سنے داخل ثواب کے ہے

۵ - زبان گنہگار ہے اگر کوئی غذا
فقط ذائقہ کے واسطے کہاوے اور اس
سے یہہ مراد نہ ہو کہ جسم واسطے ذکر
اور عبادت پرمیشر کے تندرست رہے
اور خدمت خلائق کی بجا لا سکے
اور نیکوکاری اگر تندرستی کیواسطے
ہو اور لطیف غذا بغیر آزار بیچارے
کسیکے کہاوے - ۶ - دل گنہگار ہے اگر
اندیشہ اور توہم اور افکار بیہودہ
اور فانی اسباب میں متوجہ رہے
اور جسکا سوچنا ضرور ہے اونکا خیال
نکرے اور خلاف حکمت کچہ فکر کرے
داخل ثواب ہے اگر خلائق کی آسائش
اور پرمیشر کے دہیان میں مشغول ہے
اور ادراک معقولات کرتا رہے ۷
غرض کہ حواس ظاہری اور باطنی اور
قواے افعالی کو لذات محسوسات فانی
کیطرف متوجہ کرنا اور جہل اور شہوت
اور غضب اور ظلم میں محو ہونا گناہ
ہے اور حکمت اور شجاعت اور عفت
اور عدالت میں متوجہ رہنا کہ نتیجہ اسکا
گیان ہے ثواب ہے اسیر تمام
حواسوں کو نیکی کیطرف جانے نہیں
دیتے بلکہ جو اوسطرف کو جاتا ہے اوسکو
مجروح کرتے ہیں تاکہ اونکا رفیق رہے
اور دیگر قسم کے جنگ کیا کرتے ہیں - ۱۱
پران برخلاف تمام حسوں کے بغرض
شریک دیوتاؤں کے رہتا ہے اسوجہہ
سے آسیب اسیروں سے محفوظ رہتا
ہے کہ پران شہوت اور غضب سے بری
ہے اور موت اور بیماری سے منزہ
ہے اور اسیوجہہ سے فتح اسیروں کی
پر ہوتی ہے ۱۲ اہل افعال اور شیطان
اور اسیر مترادف ہیں یہہ نیک افعال
اور معقولات کو عیب جانتے ہیں اور
کاہلی کو عبادت اور اسباب سعادت

سمجہتے ہیں اور نتیجہ اعمال کا بہروسا لیتے
ہیں اور لذت کے طالب عاقبت میں
بہی رہتے ہیں اور جہل اور نادانی سے جہنم
کے محکوم اور مطیع ہوتے ہیں اور جہوٹی
امید سے خوش ہوتے ہیں اور بے حقیقت
خوف سے ڈرتے رہتے ہیں سر اور دیوتا
اور نیک افعال مترادف ہیں اونکے افعال
اور برافعال برعکس اونکے ہوتے ہیں اور عوام
کو نیک راہ سکہلاتے ہیں تمام حواس ظاہری
اور باطنی تلاش کو پران کے متوجہ ہوسکے
کیونکہ اسکو اپنے سے افضل پایا اور سب
کی اصل اوسکو سمجہا تاکہ یہہ بہی اوسکے
وسیلہ سے کمال کو پاویں اور اسکا نام
انگ رس رکہا انگ کے معنی عضو رس کے معنے
عنصر چونکہ پران زبدہ اعضا کا ہے
اسوجہہ سے اسکا نام انگ رس مقرر ہوا
ہم ادس نام پران کے ہیں اس سبب سے
اسکو پارس کہا جو کوئی پران کی حقیقت
کو سمجہے اوس سے موت دور رہے پران
ایک دیوتا ہے اور گناہ دیوتاؤں کے
واسطے موت ہے جو کہ زمین پر پیدا
ہوتے ہیں جس دل میں علم اور عقل کی
گنجایش ہے اور بید کے موافق اوسکا عمل
ہو وہ زمین آباد ہے جس دل میں
جہل اور اگیان ہے وہ زمین ویران
ہے اور موت کا مقام ہے یعنی بہوتوں
کا باسا ہے اور انکی مختلف شکلیں ہیں اور
انکا بطور مختلف کے انجام ہے پس ایسے
اشخاص کی صحبت سے دور رہنا چاہیے
کہ انکی صحبت داخل گناہ کے ہے جو
برخلاف اس قول کے عمل کرے اوس
پر گناہ جو بصورت موت کے ہے عائد
ہووے ۱۰ پران کی عادت ہے کہ جو [illegible]
پر غالب رہتا ہے اور اپنے بید کے
موافق مقام واسطے قیام کے قبول
کرتا ہے پران جب نطق کیطرف

متوجہ ہوا
نطق موت کے جنگل سے رہا ہو کے
اور آگ ہوگئی اور آگ جب
موت کے جنگل سے رہا ہوئی

روشن ہوئی جب پران نے بو پائی تہی
قوت شامہ کو موت سے بچایا ہوا
ہوگئی اور ہوا جب موت کی آفت
سے بچی آفتاب ہوگئی اور آفتاب موت
سے بچ کے تابان ہوگیا - سمع
جب موت سے بچی جہات ہوگئی - دل
جب پران کی مدد سے موت کے جنگل سے
بچا چاند ہوگیا - جو اس رمز کو سمجہے وہ
موت کے جنگل سے آزاد ہوجاوے اور
دیوات روپ ہوجاوے **مولف**
نادان اور بدکار اسیر ہے اور دانا
اور عالم سُر ہے اور جو دانا ہے
وہ ہمیشہ زندہ ہے اور سب سے بڑے
دیوتا برہما اور بشن اور مہیش ہیں
وے بصورت شہوت یعنی رج
اور تمیز یعنی ست اور غضب یعنی
تم آدمی کے دل میں براجے اور اگر
لیجے آفتاب اور ماہتاب اور آگ
اور ہوا وغیرہ دیوتا ہیں اونہوں نے
آنکہہ اور کان اور ناک وغیرہ میں مقام
کیا اور یہہ سب پران کے تابع ہیں
اور پران پرمیشر ہے اسکی تلاش کرنے
سے سب ملتے ہیں اور اسکی پوجا کو
سب از خود پہنچ جاتے ہیں وہ دل میں
موجود ہے ۵

لوک کہیں ہر دوار ہے ہر دو کا ماتہہ
ماٹی ٹاٹی کہیٹ کی تا سے موجہت تا ما
۵ [illegible]
چہ آئینہ بدست من [illegible]

جو غذا پران کی ہوتی ہے اوس سے تمام
حواسوں کو حصہ ملتا ہے اور [illegible]

سیر ہوتے ہیں اور قوت پاتے ہیں اسی
طرح سے جو آدمی قبیلہ پروری کرتا ہے
وہ کنبہ پرور کہلاتا ہے اور جو عام اوسا
خاص کی پرورش کرتا ہے وہ پرجاپت
مشہور ہوتا ہے ۱۷ پران کا نام
راس ہے یعنی اصل تمام اشیا کی ۱۸ ا
پران کا نام انگرس ہے یعنی خلاصہ
غذا کا اور وجہ ظاہر ہے کہ جس عضو کو
یہہ حصہ نہ دیوے وہ خشک ہو جاوے
اور اپنے فعل سے معطل رہے - ۱۹ اپران
کا نام یجر ہے جو وزن چھند رگہہ
پہ کا ہے اور تمام اوزان سے عمدہ ہے
اور شروع سب اوزان کا - ۲۰ پران
کا نام پران پت ہے یعنی سب کا صاحب
۲۱ پران برہم ہے کیونکہ برہم مجہہ پہ
ہے وجہہ یہہ ہے کہ جیسی مجیب پہ کے وزن
کا تعین نہیں ہے ویسے برہم بھی انا تعین
ہے - ۲۳ پران سام ہے کیونکہ سا کی
معنی گویائی اور م کے معنی پران یعنی
سام نطق اور پران کا نتیجہ ہے اور تمام
اجسام میں یعنی جو جسم مچھر کا ہے یا ہاتھی
کا سب کے بدن میں برابر ہے اور وجہ
ظاہر ہے کہ جان سب کی برابر ہے گو کہ
جسم چھوٹے اور بڑے ہوں - چونکہ
تینوں عالم کا ایک ہی حال ہے اسوجہ
سے سام ہے - اس رمز کو جو سمجھے
وہ سب میں برابر ہو جاوے - ۲۴ -
پران ادگیت ہے اود کے معنی پران
اور ادہاسنے والا اور حافظ گیت
کے معنی نطق یس پران میں یہہ صفت
موجود ہے زیادہ تعریف پر بہت کی
کہتا ہوں ہی رقم ہی - ۲۵ سام کے شیرینی
کو تال اور سر یعنی علم موسیقی کی آگاہی
نکہال جاتی جب تک یہہ علم نہو گا اثر
مرتب نہو گا اور گانے والے کو خوش
آواز ہونی ضروری اور سبب اوسکی

تفصیل کی یہہ ہے کہ پہلے تین منتر ہیں
تب پہ کی قرات شروع کرے - ۱ - یعنی
اسنت یعنی گذشت سے کہ بہی گناہ ہی بدا
کرست یعنی حق اور راستی سے کہ ثواب
سے ملاوے کہ وہی عملین القا ہی ۲ تم سے
یعنی اسباب ذہنی اور نفاق کا ہی
جب اگر اور نور وحدت سے ملاوے ۳
سچ سے کہ یہی اسباب موت اور زندگی
اور گمراہی ہے خدا کرکے گیان بخشدے
جو اسطرح سے تفصیل کرے جو مراد ہے حاصل
ہو وے ۱۰ پیدائش عالم کی تعریف
یعنی سرشٹی کی تمام رنگ اور شکل اور
صفت ہرن گربہ کے اندر پوشیدہ
تہی یس یہی صورت ہرن گربہہ کی تہی
اب بہی جو چاہئے ہرن گربہ پیدا ہو جاوی
یعنی لغیات سب کا چہوڑ دے سوائے
کیا نہ تہے دو تہا مر کہے یس مجموعہ عناصر
لطیف ہو جاوے اور جب ایک ہو جاوے
خوف بہی نہ رہے کہ خوف دوسرے
سے ہوتا ہے جب کوئی دوسرا
نہ ہے ڈر کسکا رہے - ۲ ہرن گربہ نے جب
خیال کیا کہ بجز میرے اور کوئی نہیں ہے تب بہی
(ایہم) کہا ہندی میں فارسی من عربی انا انگریزی
آئی سو تنہائی سے مسرت اور آرام اور
تفریح نہیں ہوتی ہے دوسرے کی خواہش
کی یعنی عورت کی یس بسبب خواہش کے
ایک سے دو ہو گئے ایک کا نام پتی یعنی
پت دوسرے کا نام پتنی یعنی عورت یعنی
ایک چنے سے دو دال ہوئین یہہ اشارہ
سب ہم اور مایا سے ہے - مرد جب تک تنہا
رہے مثل دال کے فرض کرو جب عورت
سے متصل ہو تو کامل ہوتا ہے مرد
کا نام پتی اور عورت کا نام اشتری
اور ست روپا قرار دیا یہہ اشارہ آدم
اور حوا سے ہے اور برہما اور ساوتری
سے - ۵ جب من اور ست روپا کا اتصال

ہوا یعنی برہم نے خواہش کی کہ حدت سے
گذشت ہو نوع انسان کی خلقت ہوئی
بہرست ہو جانے گا بعد کی صورت
قبول کی اور من ملے بیل کی یس خلقت
بیلون کی ہوئی اسیطرح جملہ حیوانات
نر اور مادہ کی جو اس رمز کو سمجہے جب
بدن سے جدا ہوئی ہرن گربہ ہو جاوے
۷ ہرن گربہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف اور
بسیط نے صورت پرجاپت یعنی ہیولی
عناصر کثیف کی قبول کی تب اوس کا نام
سرشٹی یعنی موجودات اور مخلوقات
ہوا پہ اوسنے اپنے دونوں ہاتہہ سو نہہ
میں دیئے اوس سے آگ پیدا ہوئی
جسمیں جگ اور ہوم کرتے ہیں - ۸
تمام دیوتا عضو پرجاپت کے ہیں اور
جو رطوبت تمام عالم میں ہے یہہ نطفہ
پرجاپت کا ہے اور اسکو سوم گہاس
کہتے ہیں یعنی آبجات جو موجودات
ہیں یا خوراک ہے یا خورندہ ہے یس
غذا آبجات اور چاند ہے اور خورندہ
آگ اور آفتاب ہے ۹ ہرن گربہ
پہلے خواہش کرنے سے اوم تہا بعد خواہش
کرنے کے ہرن گربہ ہوا - ۱۰ اشترا اور
دیوتا یعنی موکل اور فرشتے خلقت
انسان سے اشرف اور اعلے موسوم
ہیں مگر انسانوں میں سے ہیں اور
یہہ اگر منہ الا تمیز ان کا شرمدن سی
اشرف ہے ہرن گربہ سے نام اور
صورت ظاہر ہوئی اور یہہ دم آتما
اجسام میں تمام موجودات کے سمایا
اور بال بال میں موجود ہوا جیسی کہ
چھری میان میں اور آتش چقماق
جسم میں اور جیسا اگن معدہ میں اور
درخت تخم میں جو اس رمز کو سمجہے
وہ اپنے سے زیادہ کے پیدا کرنے پر
قادر ہو وے ۱۱ پہلے درخت تخم میں

پوشیدہ تہا جب درخت نے صورت اور
نام کو پایا تخم اوسکی اندر پوشیدہ ہوگیا
اگر جیو آتما نظر نہین آتی ہے سبب یہہ
ہے کہ جس چیز سے آمیزش کرتی ہے عین
وہ ہوجاتی ہے اور صفت اور عادت
اوسکی قبول کرتی ہے جیسے حرارت
غریزی جب معدہ مین جاتی ہے جٹھر اگنی
کہلاتی ہے اور یہان جہان جاتی ہے
بنام دیگر موسوم ہوتی ہے حقیقت مین
ایک ہی ہے اسیطرح سے آتما محیط
عالم کے ہے اور ایک سا ہے

ع

یکے شود آتش دو رنگ از اختلاف سنگہا

۱۲ اجسام مین جیو آتما ہوا کے ساتہہ
حرکت کرکے پران موسوم ہوتا ہے
آنکہہ کے ساتہہ وصل کرکے باصرہ موسوم
ہوتا ہے کان سے اتصال کرکے سامعہ
کہلاتا ہے دل کے سامعہ کہلاتا ہے دل کے
ساتہہ وصل کرکے متفکرہ کہلاتا ہے حاصل
یہہ ہے کہ جیو آتما ایک ہے مقام اور حالت
کے اختلاف سے بنام دیگر موسوم ہوتا
ہے

۵

مدتے در گمان این بودم
کہ منم ذاکر و توئی مذکور
شد یقینم کنون کہ غیر تو نیست
ذاکر و ذکر و شاکر و مشکور

۱۳ - جو بے تمیز جہل مرکب مین گرفتار
ہے اور ایک صفت سے موصوف
جملہ صفات کو دیکہتا ہے اور جسکو دیکہتا
ہے اوسمین مشغول ہو محو ہوجاتا ہے
پس وہ اوسی صفت مین فنا ہوتا
ہے یہہ ناقص ہے وجہ یہہ ہے جسنے
ایک صفت سے دیکہا اوسنے ایک ہی
صفت کے موصوف کو پایا جسنے یہہ صفت
دیکہا اوسنے عالم کی صفات کے موصوف
کو پایا پس محیط اور عین کل عالمون
کا جیو آتما کو یہہ صفات موصوف

سمجہتا ہے وہ ایک آتما کے پہچاننے
سے کل عالم کی حقیقت سے واقف ہوتا
ہے اور سب کے پیدا کرنے کو قدرت
رکہتا ہے جیسے کسی راہ چلنے والے کے
کبہو ٹہکی پانے سے وہ راہ چلنے والا
دستیاب ہوجاتا ہے ۱۳ آفتاب
فرزند اور زن اور دولت اور
اسباب وغیرہ سے عزیز ہے اور
سب سے شریف ہے اور سب
بزرگ ہے اور معشوق ہے جو
سوا سے آتما کے اور کسی چیز سے
عشق رکہتا ہے یا اوسپر اندک توجہ
کرتا ہے وہ جاہل مطلق ہے اور
وجہہ ظاہر ہے کہ اوسکا معشوق فنا
ہوگا پس جسکا معشوق مرجاویگا اوسکی
زندگی تلخ ہوگی

مگر وہ معشوق جسکو
فنا نہین ہے آتما ہے ۱۵ تمام
خدا پرستون کی راے کا اتفاق ہے
کہ آتما کے پہچاننے سے تمام آرزو
مین پوری ہوتی ہین اور طالب سی مطلب پا
ہوجاتا ہے کیونکہ آتما سب سے بزرگ
ہے جسنے اوس بزرگ کو پہچانا
یا پایا جب پایا تو وہ ہوگیا - پس
بزرگون کا بزرگ ہوگیا اور جسنے
کہا کہ مین برہم ہون اور برہم دوئی
کا اوسکی دل سے جاتا رہا وہ عین
برہم ہوگیا - ۱۴ اصل سب کی برہم ہی
تعینات اور تفرقے اقوام کے بجز تعلق
کے کچہہ نہین ہین جو ایسا سمجہے وہ اپنی
اصل سے وصل ہوجاوے - بد لونام
ایکبار کہشترات اور ذات اوس تقوس
مین رہتا تہا کہ مین برہم ہون اور برہم
ہین اوسکا یقین تہا اور اپنے علم اوسکا
تفہیم سے اوس نے برہم کو پایا جب

اوسکی دل تصورات مختلف سے خالی
ہوگیا کہنے لگا کہ برہما مین ہون اور
بشن مین ہون اور رودر مین ہون
اور آفتاب مین ہون اور جو کچہہ
دیدہ اور شنیدہ اور گفتگو مین آتا ہے
مین ہون پس وہ برہم ہوگیا
پس جو کوئی اوسکی طرح شغل کرے
برہم ہوجاوے - ۱۷ جو مطلوب
کو پہنچنے سے قصور کرے اور دیوتا
مقبول بغیر سمجہے اوس سے مشغول
ہووے اور سمجہے کہ مین اور ہون
اور وہ اور ہے اور مین مخلوق ہون
اور وہ معبود ہے وہ آئین خدا شناسی
سے جاہل مطلق ہے اور مطلق حق وحدت
آشنا نہین ہے اور کبہی وہ منزل
کو نہین پہونچیگا جیسے حیوان آدمیون
کو جیسا اونہا نے ہین اور آدمیون
کی شکم کی سیری کو اپنی جان دیتے
ہین اور بار برداری کرتے گوشت اور
پوست اور آرام کے رات دن درپے
رہتے ہین اور گہر اور وطن چہوڑ دور
دراز راہ پہرجاتے ہین اور عیال اور
اطفال سے جدا ہو جنگلون مین بے اختیار
گہر سے رہتے ہین اور ہر طرح خدمت کرتے
ہین اوسیطرح یہہ جو صورت انسانون
کی رکہتے ہین دیوتا اونکی خدمت کیا کرتے
ہین اور اونکے واسطے رہتے ہین اور
نوع بنوع سے تمام حیوانات کی منفعت
سے دیوتا ونکی خدمت کرتے ہین
جسطرح سے آدمی حیوانات کی خدمتون
سے کبہی شکر گذار نہین ہوتا ہے اور
کبہی اونکی خدمت سے خوش ہوکے
اونکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا
بلکہ اونکے اور انکی اولاد کے گوشت
اور پوست پہ دل لگائے رہتا ہے اور انکی
ہڈی اور ناخن اور بال اور چربی اور

سب چیز کو مترتب ہوا دیکھتے دیوتا بھی
آدمیون کی خدمت گذاری سے خوش ہوتے
ہین اور جس طرح آدمی حیوانات کو
بے عقل سمجھتے ہین دیوتا اسی طرح بوجہ لطیفہ
قوت اور الوہیت سمجھتے ہین دیوتا کبھی ایسا نہ چاہینگے
آدمیون کو راہ ٹھیک نہ بتاوینگے کیونکہ
جب یہہ راہ حقیقت کو پاوینگے اونکی
خدمت نادانونکی طرح کیون کرینگے
جیسے بیج اور تکلیف کو کوئی روا نہین
رکھتا ہے اور جال مین پھنسے ہوے شکار
کو صیاد اپنی خوشی سے کب چھوڑ دیتا ہے
پس دیوتا ایسے خدمتگارون کو جنکا انکو
بہت زیادہ ہو وہ راہ کیون بتاوینگے
جس سے یہہ آزاد ہو جاوین اور خداشناس
اور خداپرست ہو جاوین اور اون سے
اپنے تئین شریف خیال کرین بلکہ وے ہمیشہ
اس تردد مین رہتے ہین کہ اون حیوان
صفتون کو کوئی راہ معرفت حق کی نہ
بتاوے اور ہماری خدمتگاری سے نہ
چھڑاوے اور بید اور شاستر سے واقف
نہ کروے۔ **مولف** یہہ موجب بید
کی شرتی کے ہے اور اسکی معنی بھی کچھہ
پوشیدہ نہین اگر اندک غور کرین جب
اسکو پڑہین ایک آدمی سے مولف نے کہا
کہ تو اپنے غلام کو کچھہ پڑہا اوس نے جواب
دیا کہ اگر یہہ علم اور ہنر سے بہرہ پاویگا
مجھکو بنظر حقارت دیکھیگا مین بے علم ہون
اور میری خدمت بھی نہ کریگا بلکہ اپنے
تئین آزاد کرنیکی فکر مین رہیگا ۱۱ انتظام
مین عالم کے۔ ابرہما معبود سب لوگ
کے ظاہر ہوا اوسوقت سوائے اوسکے
اور کوئی نہ تھا اوس نے عالم کو پیدا کیا مگر
پرورش نہ کر سکا پس متفکر ہوا کہ کوئی
اور پیدا ہو کہ وہ پرورش عالم کی کرے
پس برہما کو برہمن فرض کرو ۱ - [illegible]
اندر [illegible] فقط دیوتا [illegible] پیدا ہوئے بادشاہ [illegible]

سوکل پالی اور [illegible] اونکا ۴ بید [illegible]
برہم بید [illegible] بادشاہ کا عدد اس سے پیدا
ہید کی ہے اور عدد اسمی [illegible] اور حیات کی
[illegible]
[illegible]
اور واح کا بادشاہ [illegible]
گھا دیوتا دریا اور زر دولت کا
بادشاہ انکو چھتری فرض کرو اگرچہ برہمن
بید دان اور عالم برہمن بدپا کا چھتری سے
افضل ہے یعنی حکیم اور دانا باعمل مگر تعلیم
اور فرمانبرداری بادشاہون کی اپنے اوپر واجب
ہے وجہ یہہ ہے کہ انتظام عالم کا انکو ذمہ پر
ہے کہ انکا راج جو برہم لقب ہے راجا
کہیگا اور حکیم راجا کا محتاج ہے جو ایسے
برہمن اور ایسے راجا کو قتل کرتا ہے وہ بنیاد
اپنی اور عالم کی اوکھاڑتا ہے اور پینچ
آسایش کو کاٹتا ہے پس گناہ کبیر کرتا ہے
جاننا چاہیے کہ راجا عادل اور برہمن عالم
اور عاقل کے قتل کا گناہ مساوی ہے۔
۴ جب ان دونون قوم سے انتظام معاملات
اور معاش دنیاوی کا سرانجام ہو سکا
البشن ۳ - ۲ رودر ۱۱ - ۳ اوت یعنی
سورج ۱۲ یہہ سب ہی دیوتا ۳۱ - ۵ مرت یعنی
ہمراج ۴۹ پیدا کئے اور انکے ذمہ فراہمی
اسباب معاش اور خوراک مقرر کیا تا کہ
عالم کی پرورش ہو انکو بیس فرض کرو ۳ یہہ
جب ان تینون سے سرانجام خدمات خلایق
نہو سکی زمین دیوتا کو پیدا کیا کہ یہہ سب
کی خدمت کرتی ہے اسکو سودر فرض کرو
۵ جب برہما نے دیکھا کہ بادشاہ اختلاف
رائے سے انتظام عالم کا بخوبی نہین کر سکتے
ہین تب دہرم شاستر یعنی علم فقہ کو پیدا
کیا اور اسکا نام اصطلاحات لکھا مین
حکمت عملی ہے راجاؤن کے واسطے حکمت عملی
سے کوئی علم زیادہ لایق تعلیم کے نہین ہے
کیونکہ دہرم شاستر کی مدد سے ضعیف

اور ناتوان قوی اور زبردست قوی ہوتا
ہے اور عدالت باعث انتظام اور نیکنامی
کی ہے اور افراط اور تفریط باعث خرابی پس یہہ
عدالت معدن ہے اور ظلم جھونپڑا اور
دہرم شاستر یعنی فقہ اور پیچ ایک ہے
۶ جس طرح سے دیوتاؤن کے چار برن
منسوب ہوئے یعنی برہما برہمن اور اندر
وغیرہ چھتری اور بشن وغیرہ بیس اور
زمین سودر ویسے آدمیون مین چار برن
مقرر ہوئے ۱ - برہمن یعنی برہم کے جاننے
والے اور بید اور شاستر کے عالم اور حق
اور عدل کی راہ چلنے اور بتانے والے
۲ - چھتری یعنی انتظام سلطنت کے کرنے
والے اور بداخلاقون کے دفع کرنے والے
اور اعتدال کے پیدا کرنے والے - ۳
بیس یعنی خلایق کے عیش اور آرام کا سامان
مہیا کرنے والے اور معاملات کی اصلاح
کرنے والے ۴ سودر ہر قسم کی خدمت کرنے
والے اور عمدہ کام کرنے والون کو ادنی
کامون کے کرنے سے بچانے والے - ۷ عالم
بید اور شاستر اسباب خوشحالی خلایق
کے ہین اگر کوئی بید کو نہ پڑھے اور جو
پڑھے وہ مطلب کو نہ سمجھے تو فقط ہاتھ
مین رکھنے سے کچھہ نتیجہ اوسکو یا خلایق کو نہین
ہے جیسے کسی کے پاس سامان کاشتکاری
ہو وہ اور زراعت نہ کرے پس کچھہ حاصل
نہ ہوگا اسی طرح جو اسمید جگ وغیرہ کرے
اور آتما کو نہ پہچانے اوسکو کچھہ نتیجہ نہ ملیگا
اور فانی اشغال مین وقت ضایع ہوا
پس چاہیے کہ سب کو چھوڑ آتما کو پہچانے
اور اوسکا دھیان دہرے کہ آتما دنیا اور
عقبی یعنے جسکی لذت کا طالب ہو دینے والا
ہے ۸ - ہوم کے کرنے سے دیوتا سیر
اور خوش ہوتے ہین اور نفع پاتے ہین
۲ - بید کے پڑھنے سے رکھیشر خوش ہوتے
ہین - ۳ - جو پترون کے نسبت طعام لطف

واحد کر تصور کرو۔ ۳۔ جسطرح یہہ تینون عالم دل اور نطق اور پران سے پیدا ہوئے اسی طرح یہہ تینون بید اون سے بنے اور نتیجہ سب کا ایک ہے پس یہہ اور بید ایک ہے رگہہ بید نطق ہے کہ عبارت اور عبارت نطق سے ہوا ہے ججر بید دل ہے کہ اس بید کے حروف مین اختلاف ہے ولیکن معنی ہمیشہ اختلاف ہوتا ہی سام بید پران ہے کہ علم موسیقی ہی یہہ پران کے واسطے ہے۔ ۱۷۔ اسیطرح بہوا اور بہوین اور بہیش اور دیولوک اور پیترلوک اور مرت لوک کو دل اور نطق اور پران فرض کرو۔ اپنے تینون دیوتا نطق ہین کہ جسطرح تینون دیوتا اون سے انتظام عالم کا ہوتا ہے ویسے نطق ہی دل پیترلوک کی مانند ہے کہ جسطرح پیتر اولاد کی فکر اور امید مین رہتے ہین یہہ فکر معاش اور خانہ داری اور امید اس اور اوس جہان کی مین رہتا ہے۔ پران اور آدمی ایک ہے کہ سب کام آدمی سے پران کے رہنے ہوتے ہین اور پیتر بھی محتاج آدمی کے ہین جو بات سمجھی گئی بمنزلہ نطق کے ہے۔ جس بات کے سمجھنے کا ارادہ ہے بمنزلہ دل ہے کہ دل تحقیق کرنے والا ہی جو بات سمجھہ سے باہر ہے بمنزلہ پران کے ہے پس بات تین قسم کی ہوتی ہے وہ ان تینون سے متعلق ہین ۵ نطق اور دل اور پران بمنزلہ باپ اور مان اور بیٹے کے ہین۔ دل تصور کرنے والا معنی کا ہے پس مثل باپ کے ہے۔ نطق مقرر کرنے والی لفظ اور نام کی ہے پس مثل مان کی ہے۔ پران نطق کے ہمراہ نکلتا ہے اور نطق جزو پران ہے پس بمنزلہ فرزند کے ہے۔ ۶ نطق کا جسم زمین ہے کیونکہ جسم نطق کیواسطے پیدا ہوا اور حرارت جو وقت تکلم کے رگون مین ہوتی ہے آگ ہے چونکہ زمین بہرنا طلق ہے پس آگ اور نطق کو جگہہ مساوی ہے۔ ۷ دل کا جسم فضا ہے اور صورت دل کی آفتاب ہے پس عالم فضا مین آفتاب اور دل بصورت مساوی ہین۔

نطق اور دل کے اجتماع سے پران پیدا ہوا پس یہہ بمنزلہ اندر کے ہے کوئی اسکی مانند اور شبیہ نہین ہے اور بدن اس پران کا پانی ہے اور صورت اسکی چاند پس مقدار پران اور پانی اور چاند کا برابر ہے پس نطق اور پران اور دل برابر ہین ۷ یہہ چاند کی صورت سا لتعام کی ہے اور برس کی سولہہ کلا ہین یعنی پندرہ شب کو پندرہ کلا اور جس شب کو ماہ تمام ہوتا ہے سولہوین کلا سمجھو۔ سولہوین شب کے تمام جاندارون مین سماتا ہے اور سب مین مقیم رہتا ہے اسواسطے لازم ہے کہ اس شب کو کسی جاندار کو زخمی کرکے یا مارکر روح جسم سے مفارقت کرے اور گرگٹ کو دیکہنا اور مارنا بہی ممنوع ہے جو اس بات کا لحاظ رکہتا ہے وہ ہمیشہ بہت ہو جاتا ہے۔ ۸ جیو آتما مثل نقطہ اور مرکز کے ہے اور مال مثل دائرہ اور خط محیط کے ہے پس مال کو پندرہ کلا اور بدن کو سولہوین کلا تصور کرو اگر مال جاتا رہے بدن ضایع نہین ہوتا ہے۔ ۹ حیوانات کی غذا دودہ ہے کہ بچے دودہ پیکے ہوشیار ہوتے ہین اور زندگی کرتے ہین اور بوقت پیدائش کے پہلے بچون کو مکہن چٹاتے ہین پہر دودہ پلاتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دودہ کے سب محتاج ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ جو ایک برس دودہ سے ہوم کرے وہ موت پر ظفریاب ہو یہہ غلط ہے اسکو یہہ فضیلت ہو کہ ایکدن کی ہوم کرنے سے موت پر فتح ملتی ہے ۱۱ غذا کے تمام نہ ہونے سے یہہ مراد ہے کہ خورندے ہمیشہ غذا کو کہاتے ہین پس غذا کی پیدائش کا بند و بست کرتے رہتے ہین اگر خورندہ باغبانی اور زراعت نکرتے اور تردد افزائش غذا مین نرہتے تو غذا تمام ہوجاتی لیکن غذا کے کہانے والے پیدا کرنے اور پرورش کرتے ہین ۱۲ جو لطوس نیک غذا کو کہاتے ہین اونکی غذا جزو ملایکہ ہوتی ہے اور دیوتون کو ملتی ہے اور آبجیات ہوتی ہے۔ ۱۳ تین لوکی مراد عالم ظاہر اور عالم ارواح اور عالم دیوتون سے ہے عالم ظاہر پر فتح اولاد سے ملتی ہے اور عالم ارواح پر ظفر عمل سے اور عالم دیوتاؤن پر غلبہ علم اور عمل اور محویت سے ہوتا ہے۔ ۱۴ بید کی سرتی ہے یعنی قول جب کوئی جانے کہ موت قریب ہے تارک دنیا ہووے اور اسکو چاہیئی کہ بیٹے کو وصیت کرے کہ جو کچھہ میرے تصرف مین تہا اب وہ سب تیرا ہے اور آتما اور برہم اور پران اور دل اور نطق غرض کہ جو کچھہ میرا تہا وہ اب تیرا ہے اگر اولاد نالایق اور جاہل یعنے بے علم اور بے ادب ہو نقصان وصیت کنندہ کے حق مین ہے کیونکہ باپ کی جو آرزو باقی رہگئی تہی اوسکو تمام کرنیوالا وہ نہین ہے پس باپ جو مرتا ہوگا تو کہ دوسرا جسم قبول کرے یعنی دوسرے عالم کو جاوے مگر فرزند کے جسم مین اسی عالم مین رہیگا مولف اس سرتی سے صاف ظاہر

کو وصیت کرنا راہ نیک مرنے کے وقت فرض ہے اولاد کو بے علم رکھنا تمام گناہ ہے - ۱۵ بیٹا جزو بدن اور روح پدر کا ہوتا ہے اگر باپ سے نیک افعالی مین کوئی فروگذاشت ہوئی ہووے اور وہ مانع منزل مقصود کو رہوے بیٹا اگر لیق ہووے تو اوس قصور کو رفع کرسکتا ہے اور مثل برن کے صاحب عناصر کا کرسکتا ہے - ۱۶ ایسا جا مین غم اور اندوہ کو دخل نہین ہے کہ دیوتا نیکی اور بدی سے منزہ ہین گو کہ پرجاپت نے اعمال نیک اور بد کو پیدا کیا ہے - حواسون نے باہم مناقشہ کیا نطق اپنے تئین بزرگ سمجہکے ناطق رہی بصر اپنے تئین اشرف جانکے ناظر رہی سمع اپنی کمال پہ نازان ہوکے سامع رہی قصہ مختصر ہر ایک حس اپنے غرور مین رہی موت نی جب بصورت ضعف اور ناتوانی کے دکہلایا ہر ایک نے اپنے تئین ضعیف پایا اور سب نے اپنے غرور کو چہوڑدیا پران جو وسط مین نطق وغیرہ کے تہا اسکی قریب موت کو دخل نہین ہوا اور پران نے جب نطق اور بصر وغیرہ کا حال ناتوانی کا معلوم کیا سب کو اپنے قریب کہینچ لیا وہان موت کو رسائی نہوئی پس نطق وغیرہ نے جانا کہ پران کو فضیلت ہے مناسب ہے کہ ہم بہی وہ ریاضت کرین کہ عین پران ہوجاوین اور موت کے ظلم سے بچین پس سب پران ہوگئے اس وجہ سے تمام حواسون کو پران قرار دیتے ہین جو کوئی اس منز کو سمجہے اور اوسپر عمل کرے وہ عزت پاوے اور جو برعکس اسکے عمل کرے ناتوان ہوکے مرے اس شغل کا نام ادہیاتم ہے اور معنی اسکے ہین مشغول ہونا اپنے بدن

۱۷ اور لوگ آگ نے کہا کہ مین ہمیشہ روشن رہونگی آفتاب نے کہا کہ مین ہمیشہ تابان رہونگا چاند نے کہا کہ مین مدام منور رہونگا اسی طرح ہر ایک دیوتا نے بحق اپنے کہا ۲ بینائی کا دیوتا آفتاب ہے نطق کا دیوتا آگ ہے دل کا دیوتا چاند ہے سمع کا دیوتا جہات یعنی مشرق اور مغرب وغیرہ ہے ان کا دیوتا ہوا ۳ جس طرح حواس کی قوت نہین جاتی اور موت کو اوس مین مداخلت نہین ہوتی ہے اسیطرح سے آگ اور آفتاب اور چاند اور جہات اور ہوا سوات سے آزاد ہین - بید کی شرتی ہے سوال طلوع آفتاب کا کسمین ہوتا ہے اور غروب کسمین - جواب ہوا مین طلوع ہوتا ہے اور اوسی مین غروب ہوتا ہے پس سمجہنا چاہئے کہ حواس دیوتا روحانی ہین اور انکے دیوتا یعنی آفتاب وغیرہ دیوتا بیرونی ہین جسطرح سے وے ہمیشہ ثابت ہین یہہ بہی ثابت رہینگے - ۵ کوئی پران اور اپان باد کو یکجا کرے اوس سے موت کہ مترادف اوسکا گناہ ہے دور رہے کہ جب پران اور حواس جمع ہوجاوین موت بہاگ جاوے - ۱۸ عالم نام اور صورت اور عمل کا نام ہے کہ ان تینون سے کوئی خالی نہین ہے - ۱ - نام نطق سے بنے ہین اور دلیل ظاہر ہے کہ اسم نطق سے ہوتا ہے اور یہی سام ہے اور نام اور سام کے معنے برابر ہونے کے ہین -

اور نطق آسمانکی برابر ہے چونکہ نام نطق سے پیدا ہوے پس نامون کا خالق نطق ہے اور نطق سے قایم ہے ۲ - صورت بصر سے پیدا ہوئی ہے اور وجہہ ظاہر ہے کہ صورت بینائی سے

معلوم ہوتی ہے پس بینائی سے سام ہے یعنی برابر ہونے کے اس لیل سے صورت کا خالق بصر ہے ۳ عمل جسم سے بنا ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ تمام عمل جسم سے ہوتے ہین عمل سام ہے پس عمل کا مانع جسم ہے بدن اجتماع نام اور صورت اور عمل سے ہوا ہے اور یہہ ظاہر مین تین اور حقیقت مین ایک ہین - ۴ وہ بدن حجاب مین ہستی کے محجوب ہے اور عبارت استہول سریر سے ہے اور یہہ اشارہ بدن سے ہے اور پران اشارہ لنگ سریر سے ہے اور اسکو آتما بہی کہتے ہین اور نام اور صورت اشارہ پرجاپت سے ہے کہ علت بدن ہے اور سب ہستی اسکا نام ہے اور اسکی اندر آتما پوشیدہ ہے ۱۹ - وریت رکہیشر اور اجات سترو کا تذکرہ - ۱ اجات کے معنی لولدا کے یعنی نفی سترکے معنی دشمن پس اجات ستر کے معنی ہین کہ جسکا دشمن مادر زمانہ سے پیدا نہین ہوا اور کیشر یعنی عارف اور عامل بمنزلہ روح عالم کے ہے اور افراد عالم کے مثل اعضا بدن کے پس ظاہر ہے کہ عداوت اعضا کی جسم سے از قسم محالات کے ہے اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ عارف عامل کا کوئی دشمن نہین ہوتا ہے پس یہہ بیان مطلق کل کا ہے ۲ عارف نے راجہ سے کہا کہ اے راجہ کاشی کے برہم کی حقیقت ظاہر کرتا ہون جیسے کہ راجہ نے تہنیت تمنا کی کہا کہ فرمائیے - ۳ دریپت نے کہا وہ پرش جو آفتاب مین ہے اوسے برہم ہے اجات سترنے کہا کہ آفتاب کو فی الحقیقت بہت فضیلت ہے او

ہر طرح لائق تعظیم اور تکریم کے اونکا نام سو جو دانستا ہے جو کہ اربعہ عناصر سے موجود ہین اسکو بزرگی ہے مگر مین اس کو برہم نہین سمجھ سکتا ہون ۴ - درپت نے کہا کہ چاند برہم ہے اور ظاہر ہے کہ تمام نباتات کا نشو و نما چاند سے ہوتا ہے اجات ستر نے جواب دیا کہ لاکہہ فضیلت چاند کو ہین مگر یہہ برہم نہین ہے - ۵ - درپت نے کہا بجلی برہم ہے - اجات ستر نے جواب دیا کہ برق اگرچہ روشن ہے مگر برہم نہین ہے - ۶ - درپت نے کہا کہ بہوت آکاس برہم ہے اجات ستر نے کہا کہ بہوت آکاس اگرچہ محیط عالم کا ہے اور سب اوسمین اور وہ سب مین ہے اور غیر محسوس اور حد سے زیادہ لطیف ہے مگر برہم وہ نہین ہے - ۷ - درپت نے ہوا کو برہم بتایا اجات ستر نے کہا کہ ہوا اور اندر ایک ہی ہین اور اندر بادشاہ دیوتاؤن کا ہے مگر برہم نہین ہے - ۸ - درپت نے پانی کو برہم بتایا - اجات ستر نے اوس کو بہی برہم نہ مانا اور کہا کہ برہم اور پانی بمعنے واحد ہے اور یہہ دیوتا ہے مگر برہم نہین ہے ۹ - درپت نے آگ کو برہم بتایا - اجات ستر نے کہا کہ آگ اگرچہ سب کو خاک کرتی ہے مگر برہم نہین ہے - ۱۰ درپت نے جہات کو برہم بتایا اجات ستر نے کہا دونون کانون لیکن یہہ موثر ہے مگر برہم نہین ہے - ۱۱ - درپت نے کہا کہ شیشہ برہم ہے اجات ستر نے کہا کہ اگرچہ وہ حد سے زیادہ لطیف اور شفاف ہے مگر برہم نہین ہے ۱۲ - درپت نے کہا کہ تنفس جو ناک سے ہوتا ہے یہہ برہم ہے اجات ستر نے کہا کہ وہ پران ہے - مگر برہم نہین ہے - ۱۳ - درپت نے کہا عکس یعنی سایہ برہم ہے اجات ستر نے کہا کہ سایہ سایہ ہے برہم نہین ہے - ۱۴ - درپت نے کہا کہ جو جسم مین ہے وہ پہچانا نہین جاتا اور صاحب قدرت ہے مگر برہم نہین ہے درپت نے کہا کہ اب تو بتا کہ برہم کیا ہے اجات ستر نے کہا کہ مین تیری تسلی کر دونگا - پہر درپت کا ہاتہہ پکڑ کر وہان لے گیا جہان ایک شخص سوتا تہا اور سوتے کو ہر ایک نام سے پکارا وہ نہ بولا اور نہ چونکا پہر ہاتہون سے چہواتا ہم نہ اوٹہا جب اس کو ہلایا تب بیدار ہوا خلاصہ اس رمز کا یہہ ہے کہ اگر پکار نے سے وہ بولتا - تو معلوم ہوتا کہ پران برہم ہے اور چہونے سے وہ بولتا تو معلوم ہوتا - کہ جسم برہم ہے چونکہ وہ دونون صورت سے نہ بولا اس سے معلوم ہوا کہ برہم جسم اور جان سے منزہ ہے ؎ آنچہ پیش تو غیر آن راہ نیست ۞ غایت فہم تست الله نیست ۱۶ - وہ جو شخص سوتا تہا - بحالت خواب کے کہان تہا اور کیا صورت اوسکی تہی - جواب سونے کے حالت مین تمام حواس اور تمام قوت باطن کی طرف رجوع کرتی ہین اور وہ آکاس جو دل مین ہے اوس مین محو ہو جاتی ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر فعلی حواسون کا اون کی ذات سے تعلق ہوتا ہے تو بحالت سونے کے دل مین محو نہ ہو جاتے حالت خواب کو سوپن کہتے ہین اور یہہ لفظ مرکب ہے شو کے معنی ہین خودی - پن کے معنے ہین پانا چونکہ حالت خواب مین اپنے تئین پاتا ہے اور حواسون کو اپنے مین آپ محو کر لیتا ہے پہر جسطرف کو متوجہ ہوتا ہے وہین جاتا ہے چنانچہ کبہی بادشاہ ہو جاتا ہے اور کبہی گدا اور کبہی عالم اور کبہی جاہل - پس یہہ پرسش عین علم ہے اور جس حالت مین بیداری کے اسباب اسکو اپنی طرف کہینچ لیتے ہین حالت سکہپت مین وہی ہوتا ہے اور اس مقام کا نام منتہا ہے کیونکہ اس حالت مین ۷۲ ہزار رگ تمام بدن مین محیط ہو جاتی ہین اور آرام سے سوتا ہے اور اس حالت سکہپت مین مثل طفل کے کچہہ فکر نہین رکہتا ہے اور مثل بادشاہ کے جہان پر متصرف ہوتا ہے اور مثل عالم کے جو حق الیقین رکہتا ہو مطمین ہو جاتا ہے غرضکہ جیو آتما اور پرم آتما ایک ہو کے آرام پاتے ہین اور حالت سپن مین جیو آتما تماشا صورت غریبہ کا کیا کرتا ہے اور حالت جاگرت مین مثل عنکبوت کے تانا اور بانا بنا کرتا ہے اور جسطرح آتشکدہ سے چنگاڑی اوڑتی رہتی ہین حواس محسوسات کی طرف حرکت کیا کرتے ہین پرم آتما عین علم ہے جب حالت مہا سکہپت مین ہوتا ہے تب تمام حواس اور عناصر اور اجرام اور اجسام برہما سے چیونٹی تک یعنی دیوتا اور انسان اور حیوان اور نباتات اور جمادات سب اوس مین محو ہو جاتی ہین یہہ قیامت کبری ہے اور جب مایا غالب ہوتی ہے حالت بیداری ہے یعنی سب ظاہر ہو جاتے ہین پرم آتما کا نام اوپنکہد ہے اور ست است ہے یعنی سچا اور جہوٹہا پران اور عناصر مرکب پر جاپت ہین اور عناصر بسیط ہین گر یہہ اذن یہہ سب اسنن ہین کہ فنا شدنی ہین ان کی جو اصل ہے وہ ست ہے اور وہ لاتعین ہے پس برہم کو ایک شے مین قرار دینا نہ چاہیے بلکہ ہر شے مین تصور کرنا چاہیے اور حقیقت مین وہ سب سے برتر ہے - ۲۰ - جسکو برہمن جیو آتما جو کہ جسم مین ہے اس کو ایک طفل قرار دو اور جسم کو اوسکی سکونت کا محل اور سر کو مجموعہ روشن دانون کا اور حواسون کو ایک ایک روشندان اور پرانون کو ستون - پس سمجہو کہ تمام پرانون کی قوت سے یہہ محل کہڑا ہے اور غذا کو وہ سامان سمجہو جس سے یہہ محل قایم رہتا ہے

اور گرنے نہین پاتا ہے - ۲- سات
محافظ جیو آتما اور پرانون کے ہین اور
اون کی حفاظت بخوبی کرتے ہین ۱- سرخی
آنکھہ کی - اسیکا نام رودر ہے ۲- پانی
آنکھہ کا ابر ہے - ۳- بینائی آنکھہ کی آفتاب
ہے ۴- بینائی آنکھہ کی آگ ہے - ۵
سفیدی آنکھ کی اندر ہے - ۶- پلک
تلے کی زمین ہے - ۷- پلک اوپر کی بہشت
ہے - بموجب بید کی سُرتی کے یہی دیوتا
ہین اور انہین کی پوجا چاہیے

مولف - علم الیقین سے عین الیقین
حاصل کرے تب حق الیقین کو پاوے
۳- ایک برتن ہے جسکا مُنہ تلے کو ہے
اور پاؤن اوپر کو اور اوسکا نام سر ہے
اوس کے اندر پران رہتا ہے اور سات
رکہیشر اوسکی مصاحبت کرتے ہین اور
آٹھوین مصاحب کا نام نطق ہے جس سے
برہم کو یاد کرتا ہے - سات رکہیشر اشارہ
قوت حواسون سے ہے - مفصل حال
اس کیفیت سے عیان ہے - ۱- داہین
کان مین گوتم رکہیشر کا باسا ہے - ۲
بائین کان مین بہردواج کا - ۳- داہین
آنکھہ مین بیسوا متر کا - ۴ بائین آنکھہ
مین جمدگن کا - ۵- داہین نتھنے ناک
مین بسشٹ کا - ۶- بائین نتھنے ناک
مین کشیب کا - ۷- موہنہ مین اتر کا -
پران بصورت قطب کے اس مجلس مین
بیٹھا ہے اور یہہ ساتون مثل سیارون
کے اوس کے گرد پہرتے ہین یہی نبات النعش
ہین جنکو سپت رکہہ کہتے ہین **مولف**
قایل کے قول کا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام
دیوتا اور تمام رکہیشر اور ان کا صانع
اور تمام عناصر اور تمام کواکب انسان کے
جسم مین موجود ہین پس کیا بیوقوفی ہے کہ
گہر آئے ناگ نہ پوجے اور بمبی پوجن
جائے جسکو علم معقول ہوتا ہے اور ذہن
یعنے فہم رکہتا ہے وہ ہرگز مکار اور غرض
گو کے دم مین نہین آتا ہے اور بے شعور
اوستادون کی نصیحت سے ننگے پاؤن
سردی مین ٹہٹہرتا اور فاقہ کرتا اندہون کے
طرح ادہر اودہر ڈہونڈتا نہین پہرتا ہے
دیہاتی زبان مین اس مضمون کا خلاصہ
یہہ ہوا ہے گود مین لڑکا نگر مین ڈہونڈورا
۲- مورت امورت یعنی برہم صورت [illegible]
ہے اسکا یہہ بیان ہے اور دنیاکی [illegible]
اور چہہ صفت ہین - ۱- صورت موجودات
مین نظر آتی ہے اور تین صفت اس کے ہمراہ
ہین ۱- فانی - ۲ محدود ۳ ظاہر سے زیادہ
ظاہر - اس شکل اور صفت کا خلاصہ آفتاب
ہے کہ چمکتا ہے اور نظر آتا ہے ۲- دو صورت
نظر نہین آتی ہے جیسے کہ ہوا اور آسمان
کہ عناصر کے محیط ہین اور اس کے ہمراہ تین
صفت ہین - بے زوال - نامحدود - پوشیدہ
سے زیادہ پوشیدہ - اس شکل اور
صفت کا خلاصہ وہ پُرش ہے جو جسم آفتاب
مین چمکتا ہے اور متصرف ہے اور آفتاب
کو یہہ فضیلت ہے کہ وہ پُرش اوسمین
پوشیدہ ہے - ۳- جس صورت سے
آفتاب کی دو صورت اور چہہ صفت ہین
انسان کی بہی ہین کہ بدن اور صورت ہے
اور فانی اور محدود اور ظاہر ہے - اور
خلاصہ اسکا آنکھہ ہے اور یہہ آنکھہ آفتاب
کے برابر ہے معہ لوازمات یعنی اور حواسون
کے اور پران اور خلا بے صورت جسم انسان
مین موجود ہین اور وے بے زوال اور
نامحدود اور باطن یعنی پوشیدہ سے
زیادہ پوشیدہ ہین اور ان کا خلاصہ وہ
پُرش ہے اور وہ قوت بصر مین پوشیدہ
ہے - ۴- اگرچہ صورت اوس پُرش
کی جو آفتاب اور آنکھہ مین ہے بیان نہین
ہوسکتی ہے اور دکہلانا بہی اوسکا امکان
بشر سے باہر ہے لیکن مثالون سے بتاتا
ہون ۵- مثلاً کپڑا زرد رنگ کا ہو
بیربہوٹی سرخ رنگ کی ہو یا ایک شعلہ آگ
کا ہو یا ایک پہول کنول کا ہر ایک کے باطن
مین اصلیت اوسکی چہپی ہے - ظاہر مین
فقط رنگ اور روشنی نظر آتی ہے اسی
طرح وہ پُرش آفتاب اور جسم مین پوشیدہ
ہے اور مایا سے ظاہر اور باطن موجود
ہوئے ہین اور مقابلہ ایک دیگر کے بیان
ہوئے ہین حقیقت مین دوئی کو دخل نہین
ہے وہ مایا ہے پس سمجہو کہ برہم بہی ایک
نام فرضی ہے ورنہ اوسکا نام اور نشان
کچہہ نہین ہے پس یہہ نام برہم یا اور کوئی
اسم ذات نہین ہے - فرضی ہے - جو برہم
کو ایسا یا ویسا یا کسی نام اور نشان سے اور
شکل اور صورت سے تعین کرنا اور کسی صفت
سے اوسکو نسبت کرنا واجب نہین ہے مگر
واسطے سمجہنے اور سمجہانے کے کیونکہ جو نام اور
نشان اور شکل اور صورت رکہتا ہے وہ
متعلقات اور دنیا یعنے مایا سے ہے اور وہ
ہست مطلق چون اور چرا سے منزہ ہے
مولف جسکی ماہیت سمجہنے کو دیوتا اور
انبیاء اور حکماء اور عقلا عاجز رہے اور
معترف بہ قصور ہین اور ہمیشہ سب اسی
طرح حیران رہین گے وہ وہ ہے - ۵- برہم
متشکل اور بے شکل نہین ہے سب اشکال
اور غیر اشکال مایا ہین برہم اون سے منزہ
ہے بیان ہست اور نیست یعنی اثبات اور
نفی اوس کے باب مین ہیچ ہے لیکن وہ
لفظ وہ عبارت میسر نہین ہین جس سے بیان
اوسکی حقیقت کا ہو پس ست اوسکا نام
ہے اور یہی حق ہے اور سب جاندار واسطے
ہستی کے محتاج پران ہین اور اصل پرانون
کی برہم ہے پس وہ حق ہے اور اصل سب
کی ہے - ۲۲- جاگ ولک رکہیشر نے
اپنی زوجہ میتری سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے
کہ ترک تعلقات کرکے سنیاس دہارن کرون

اور اثاث البیت کو تقسیم کر دون ۔ منتری نے جوابدیا کہ اگر تمام زر اور زمین جہان کی سب مجھے بخشو میری نظر مین وہ ہیچ ہے آپ وہ چیز مجھے دین جس سے حیات ابدی میسر ہو ۔ جاگ ولک نے کہا کہ مال اسباب جو تجھے دونگا اوس سے تیری حیات فراغت سے تمام ہوگی منتری نے جوابدیا کہ زندگی ہر طرح سے قطع ہوتی ہے مین وہ مال چاہتی ہون جس سے موت نہ آوے اور حیات دایمی نصیب ہو ۔ جاگ ولک نے کہا کہ تیری گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تو گیانی ہے پس کچھہ بہت اپدیش کرتا ہون ۔ ۱ ۔ جورو خصم کو اور خصم جورو کو بغرض شہوت رانی اور تولید اور تناسل کے اور راجہ پرجا کو اور پرجا راجہ کو اور اسی حساب سے ہر ایک دوسرے کو اور دولت اور اسباب اور حیوانات کو بغرض کسی مطلب کے پیار کرتا ہے اور جو برہمنون کی سیوا کرتا ہے اور دیوتاؤن کی اوپاسنا کیا کرتے ہین کوی مطلب خاص دل مین رکھتے ہین بغیر غرض کے کوی کسی کی خدمت نہین کرتا ہے اور نہ اوس سے محبت رکھتا ہے اور نہ اوس سے اپنے تئین حقیر کرتا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ نامرد کو کوی عورت قبول نہین کرتی ہے اور جو کسی جبر سے ایسے کے قابو مین کوی عورت پہنس جاوے اوس سے الفت نہین کرتی ہے اور نہ نامرد کو عورت سے الفت ہوتی ہے غرضکہ جو وجہ صحبت عورت ار مرد کی ہے وہ معدوم ہوتی ہے ۔ اسی رح ہر ایک کو قیاس کرنا چاہئے پس کوی ی سے دوستی نہین کرتا ہے اپنی مطلب آری کو اوسکو چاہتا ہے اور جسکی جس سے رض ہوتی ہے وہ اوسکو چاہتا ہے ۲ ات ابدی کے واسطے آتما سے محبت ہئے یہہ دیکھنے اور سُننے اور سوچنے سے

ثابت ہوتی ہے اور کیفیت موجودات کے معلوم کرنے سے اسکی حقیقت عیان ہوتی ہے عوام آتما کو غیر اور موجودات کو غیر جانتے ہین پس آتما سے دور رہتے ہین کہ خود دور ہوتی ہین حقیقت کو جو سمجھے تمام اجرام اور اجسام لطیف اور کثیف عین آتما اور عین پرم آتما ہے دیکھو باجا بجانے والا باجے سے بموجب علم موسیقی کے نوع بنوع کی گت اور راگ اور راگنی کی اور جیسی سُرون سے نکالتا ہے اصل سب کی آواز ہے ۔ لیکن مسموع ہونا آواز کا بغیر باجے اور بجنے اور علم موسیقی کے ممکن نہین ہے ۔ گو کہ باجے کے جسم کی آواز سُننے سے بجانے والی کی قابلیت معلوم ہوتی ہے اور وجود بجانے والے کا منقوش خاطر ہوتا ہے اگر باجا نہ بجے وجود باجے اور بجانے والے اور لیاقت بجانے والے کی ظاہر نہ ہووے پس علم باجہ بجانے والے کا عین وجود بجانے والے کا ہے اسی طرح موجودات کے دیکھنے اور اس کا حال سُننے اور دل کو قایم کرنے سے آتما کا وجود ثابت ہوتا ہے ۔ کیونکہ ہستی موجودات عالم کی صفت کسی ذات کی ہے پس جملہ ایک ذات ہے یہہ کثرت ثبوت وحدت بغیر کثرت محال ہے پس صفات عین ذات اور ذات عین صفات ہے ۳ ۔ جو کچھہ نظر آتا ہے اور موجودات کہلاتا ہے اوس پرم آتما سے موجود ہوا ہے اور قایم ہے اور فنا بھی اوس مین ہوگا پس اس موجودات کو پرم آتما جاننا چاہیئے ۔ اگر یہہ موجودات کثیر نما نہ ہوتی تو سمجھنا اور سمجھانا ضرور نہ ہوتا کہ عالم وحدت مین علم اور عالم اور معلوم تین لفظ نہ ہوتے ۔ ۴ ۔ جو کچھہ نظر آتا ہے یہہ وہم اور خیال ناظر کا ہے کیونکہ آلات کثرت سے کثرت کو دیکھتے ہین ورنہ وحدت مین کثرت کو گنجایش نہین ہے

پس چاہئے کہ وحدت اور کثرت کو اسم فرضی یقین کرو اور غور کرکے سمجھو کہ وحدت سے کثرت اور کثرت سے وحدت کا قیام ہے پس دونو ایک ہین اگر دوی نہ ہوتی ثبوت وحدت محال ہوتا پس کثرت سے وحدت کو قیام ہے ۵ ۔ تمام گفتگو اور نام اور نشان اور ضمایر اور نظایر فرضی ہین کہ بغیر ان کے سمجھنا اور سمجھانا ناممکن ہے اگر مین اور تو اور یہہ اور وہ مذکور نہ ہوتے تو بیان مدعا کسی طرح ہونا ممکن تھا پس سمجھو کہ یہہ سب نشان مثل امواج دریاے ناپیدا کنار کے ہین کہ جس پر اطلاق این و آن اور چون اور چرا کا نہین ہے ۔ ۶ جہان تک بیان کو وسعت ہے اور گمان اور وہم کو گنجایش ہے اصل مطلب سے دوری ہے اور تعین دوی کا باقی ہے ۷ ۔ طالب علم کے سمجھانے کے واسطے یہہ کہا جاتا ہے کہ آتما ظاہر ہے اور پوشیدہ ہے اور عین علم ہے اور عناصر مین محجوب ہے اور حواس خمس اور محسوسات اور اعضا کی راہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بنام مختلف موسوم ہے اور سب اس مین محو ہونگے ورنہ یہہ مقام خاموشی کا ہے ۸ ۔ جسطرح تر لکڑی کے جلانے سے دہوان رنگ برنگ کا نکلتا ہے اوسی طرح اوس مہا بہوت سے چارون بید اور سب اوپنکہد اور تمام علوم حکمت نظری اور عملی کے بے اختیار بہ عبارت اور مضمون مختلف ہر آن اور زبان مختلف مین برآمد ہوا کرتے ہین ۹ ۔ ایک ہونا سبب اور مسبب اور لطیف اور کثیف اور کارن اور کارج یعنے فاعل اور فعل اور وحدت اور کثرت اور تخم اور درخت اور برہم اور

مایا اور جیو اور ایشر اور بدیا اور
ابدیا کا امثلہ ذیل سے ثابت ہوگا۔
۱۔ مٹی کوزہ کی کارن یعنے سبب
اور کوزہ کارج یعنے مسبب ہے اور
حقیقت میں دونوں واحد ہیں اسی
طرح سے تمام موجودات وجود سے
پہلے برہم میں محجوب تھی اور جسطرح
سے مٹی کوزہ میں ہے برہم موجودات
میں موجود ہے اور جسطرح سے کوزہ
مٹی میں محو ہوگا موجودات برہم میں
محو ہوگی پس جیسے کہ مٹی اور کوزہ
ایک ہے برہم اور مایا ایک ہے
۲۔ پانی تمام ندی اور نالوں کا
اول اور آخر ایک ہے کہ سب کا
مرجع سمندر ہے اور سب کا وجود
سمندر کے بخار سے ہے اور نام ہر
ایک ندی کا جُدا ہے ویسے ہی برہم
اور مایا ایک ہے ۳۔ آنکھہ کی
شکل ہر ایک مرد اور زن اور انسان
اور حیوان کی بنوعدیگر ہے مگر فعل
سب کی آنکھہ کا ایک ہے اسی طرح
چمڑہ ہر ایک کے جسم کا بنوعدیگر ہے
مگر قوت لامسہ سب میں یکسان ہے
ہر ایک کان میں جو آواز بنوعدیگر
مسموع ہوتی ہے حقیقت سب کی آواز
ہے ہر ایک کا عضو اور آلہ تناسل
بصورت مختلف ہے لذت سب کی بصورت
واحد ہے۔ ہر ایک کی مقعد سے اخراج
فضلہ بطور واحد ہوتا ہے اصل تمام
علوم کی نطق ہے ان سب حواسون کا
اور ان کے فعلون کا سبب دل ہے
خلاصہ ہر چیز میں موجود ہے اصل سب کی
خلا اور انتہا سب کی چدآکاس ہی
پس جو بصورت کثرت ہے وہ کارج ہے
اور جو بصورت واحد ہے وہ کارن ہے
۴۔ ایک کنکری نمک کو دیکھو بنظا ہر

درون اور بیرون اوسکا سب نمک
ہے مگر جو غور کرو پہلے وہ پانی تہا اور
فی الحال وہ جما ہوا پانی ہے اور آخر کو
بھی پانی ہو جاویگا۔ پس یہہ نام اور
صورت نمک فرضی ہے اور نیست
ہست نما ہے اور اس کی ہستی ان میں
محجوب ہے زمان ماضی میں بھی یہہ
پانی تہا اور حال میں بھی پانی ہے۔
اور آخر بھی یہہ پانی ہو جاویگا
لفظ نمک ایک جھوٹ اور مفروض
ہے اصل اسکی کچھہ نہیں ہے وہ پانی
ہے ۵۔ آتما عین علم تہا اور اب بھی
عین علم ہے اور نام صورت سب نیست
ہست نما ہیں اور آخر کو بھی جبکہ سب
فنا ہون گے نام اور صورت اوسمین
محو ہو جاوینگی اور زمان اور مکان
کچھہ نہ رہیگا۔ ۶۔ منتری نے کہا کہ
ہنوز میرا ذہن اس مجمل عبارت سے
مطلب کو نہیں پہونچا ہے کچھہ اور
مفصل ظاہر کرو کہ حاصل کلام ان کا
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا کوئی نام
نہیں ہے۔ پس تعجب معلوم ہوتا ہے
کہ جو شے ہستی رکھتی ہے وہ نام بھی
رکھتی ہے آتما کی ہستی کے تم قایل ہوتے
ہو اور اوس کے نام کو قرار نہیں دیتے
چاہیے کہ جو موجود ہو موسوم ہو اور
جو موسوم ہو معدوم ہو۔ جاگ ولک
نے جواب دیا کہ تہوڑا غور کرکے سمجھہ کہ آتما
جدا نظر آتی ہے کہ ایک دوسرے کو
دیکھتا ہے اور ایک دوسرے سے
کہتا ہے اور ایک دوسرے کی بابت سُنتا
ہے اور ایک دوسرے کو جانتا ہے
اور وہ علم جس سے سب کچھہ دیکھا اور
سُنا اور جانا جاتا ہے وہ دیکھنے اور
سُننے اور کہنے سے منزہ ہے اور وہ آتما
ہے نام اور نشان اوسکا ہو وے جو

دو ہو وے کہ ایک دوسرے کو اوس
نام اور نشان سے پکارے جہان دوئی
نہیں ہے وہان احدیت کے لفظ کو بھی
محویت ہوتی ہے پس اس مطلب کو
سمجھنا کافی ہے ۲۴۔ بُدہ اور جاگ
ولک کی گفتگو ۔ ۱۔ زمین سب
جانداروں کے لیے اور جاندار سب زمین
کے واسطے شہید ہیں اور وہ پرش
جو زمین میں ہے اور جو بدن میں ہے
اور لطیف ہے ایک ہی ہے اور عین
نور ہے اور جاودانی ہے اور وہی
تو ہے اور وہی برہم ہے اور جو
کچھہ ہے وہی ہے اسیطرح سے پانی
آگ ہوا آکاس اور ہر دے میں ہے
اور ہوا اور پران میں ہے اور آفتاب
اور آنکھہ میں ہے اور چاند اور دل میں
ہے اور جہات اور کان میں ہے اور
برق اور حرارت غریزی میں ہے۔
اور ابر اور زبان میں ہے اور نیک
افعالی اور نتیجہ میں ہے اور راستی
اور نتیجہ راستی میں ہے اور مردمی
اور استغنا میں ہے اور جیو آتما میں
ہے اور لطیف ہے اور عین نور جاودانی
ہے وہی تو ہے۔ ۳۔ وہی آتما تمام
عنصرون میں ہے اور ظاہر ہے اور
سب کا بادشاہ ہے جسطرح سب
متفرق لکڑی گاڑی کے پہیہ کی ناف
میں قایم ہوکے مستحکم ہوتی ہے اوسی
طرح سے دسون پران تمام عالم اور
تمام دیوتاؤن اور تمام عناصر لطیف
اور کثیف اوس آتما سے قایم اور مستحکم
ہیں اور اوس کے ارادے سے حرکت
کرتے ہیں ۵ ۲۔ بموجب بید کی
شرتی کے دو ہیں رکہیشر کا بیان جاگ
ولک نے کہا شہید کے معنے ہیں۔ کہ
جو عبارت اشارہ اور کنایہ سے ہو

وہ سمجھتے ہین آوسے چونکہ یہہ علم جو
برہم ید یا ہے نہایت مشکل ہے اور
رکھیشرون سنے نہایت سختیان اوٹھا
کے اس علم کو حاصل کیا ہے اور ہمیشہ
سے چھپاتے رہے مگر مین ظاہر کرتا
ہون ۲ ۔ روایت ہے کہ اندر
نے دوہین کو گیان کی تعلیم کرکے منع کیا
کہ کسی سے نہ کہنا اگر تو کہیگا تو تیرا سر
کاٹ لونگا ۔ دوہین نے اسی کمار
سے اقرار کیا تہا کہ جو اندر مجھے تعلیم
کریگا وہ تجھے بتا دونگا ۔ حسب
دوہین نے حسب اقرار بتا یا کہا اندر نے
دوہین کا سر کاٹ گہوڑے کا سر اوس
کے دہڑ پر لگا دیا پس گہوڑے کے منہ
سے اوس راز کو معلوم کیا جب اندر کو
یہہ حال معلوم ہوا اوس نے پہر اوس
کا اصلی سر لگا دیا ۔ اس عبارت سے
مطلب یہہ ہے کہ یہہ علم بغیر جانبازی
کے حاصل نہین ہوتا ہے اور فنا فی
اللہ ہونا ضرور ہوتا ہے اور بغیر اسکی
اور صداقت کے کچہہ نہین معلوم ہوتا
ہے ۳ ۔ جاگولک نے کہا کہ جب
اختلاط عناصر کا ہوا اور امتزاج اونہون
نے پایا اول خلقت دو پاؤن والون
کی ہوئی پہر چار پاؤن والون کی
پہر آتما بصورت پرند کے جسم لطیف
سے تمامی اجسام لطیف اور کثیف مین
داخل ہوئی اور بنام پرش موسوم ہوئی
یہہ بدن بہی وہی پرش ہے پر کے
معنے محل اور مکان کے ہین ۔ ش
کے معنے مکین اور تصرف کرنے والے کے
پس وہ پرش سب شے مین داخل آکاش
کے بیان ہوا اسیطرح آکاش ہر شے
مین موجود ہے اور ہردے مین بہی
ہے مگر حواسون سے پکڑا نہین جاتا
اوسی طرح وہ پرش نظر نہین آتا ہے

۴ ۔ جو اشیا عالم کی ہین اور نام اور
صورت ظاہر اور پوشیدہ رکہتی ہین
وسے آتما نہین ہین ۔ شہید اوس
علم الہی سے مراد ہے جو حق الیقین
سے معلوم ہووے کہ وہ آتما ان
صورتون سے نمودار ہے ظہور اوس
پرش کا بسبب مایا کے بصورت بیشمار
نظر آتا ہے اور ہر صورت کے ہمراہ
حواس دس اور سو اور ہزار غرضکہ
بیشمار ہین اور یہہ حواس بہی وہی
آتما ہین اور جسپر اطلاق این اور
آن کا ہے وہ بہی آتما ہے ۔ ۵
آگے اور پیچہے اوس سے کوئی نہ تہا ۔
اور نہ ہوگا اور اندر اور باہر کوئی
حجاب مانع اوسکا نہین ہے اور کوئی
چیز اوس سے ملی نہین ہے اور وہی
آتما اور جیو آتما اور پرم آتما ہے
برہم جملہ ظاہر اور باطن مین پوشیدہ
ہے اور برہم کا نام انبہو یعنی علم لدنی
ہے یہہ علم ہر خاص اور عام کو حاصل
کرنا چاہیے ۔ کیونکہ اس علم سے عارف
ہوتا ہے اور جیون مکت پاتا ہے
۶ ۔ اسول اور جاگ ولک کی گفتگو
جنگ کے باب مین ۔ بدیہ کی اولاد
مین جنگ نام راجہ تہا اوس نے
اسمیدہ جگ کرنے کے واسطے بہت
برہمن جمع کیئے ۔ پہر راجہ نے چاہا کہ
چند سوال علم الہی تحقیق کرے اور اقرار
کیا کہ جو میرے سوالات کا جواب دے
اوسکو ہزار گئو کہ جن کے سینگون پر
پانچ پانچ ماشہ سونا لگایا جاویگا دونگا
۔ حاضرین مجلس سے کسیکو اسقدر
لیاقت نہ تہی ۔ کہ جواب دینے کو مستعد ہو
لیکن سام سروا برہم چاری کو پکار کے
کہا کہ اے پڑہنے والے سام بید کے ان
گئوون کو میرے پاس لے آؤ اس

دعوی سے سب برہمن ناخوش ہوے
کہ یہہ ہم سب سے اپنی فضیلت علمی
پر نازان ہے اوس مجلس مین اسول
نام اہوج یعنی جگ کرنے والا تہا مباحثہ
کو مستعد ہوگیا اور کہنے لگا کہ تم کیا کمال
رکہتے ہو اور تم کس طرح سے اپنے
تئین عارف سمجہتے ہو ۔ جاگولک نے
جواب دیا کہ جو عارف اور گیانی ہین
اون کو نمسکار کرتا ہون اور جو مباحثہ
کو مستعد ہو اوس سے مین نہین ڈرتا
ہون ۔ ۱ ۔ سوال اسول کا جو کچہہ
نظر آتا ہے فنا ہوگا پس جگ کا کرنے
والا کیونکر نجات پاوے گا جواب
جاگ ولک کا جگ کے کرانے والے یعنی
ہوتا اور جگ کی آگ اور نطق سے
کیونکہ جگ عین آگ ہے اور آگ عین
عامل اور عین نطق پس ان تینون
کو ایک جاننے سے مکت ہوتی ہے
۲ ۔ سوال ۔ تمام مخلوق رات اور دن کی
گردش مین پیدا ہوئی اور اوسی کی
قید مین رہتی ہے پس اس سے مخلصی
کیونکر ممکن ہے
جواب آنکہہ اور آفتاب اور
اہوج کو ایک جاننے سے کیونکہ اہوج
عین آنکہہ ہے اور آنکہہ عین آفتاب
ہے اور آفتاب عین جگ ہے
۳ ۔ سوال جو کچہہ نظر آتا ہے اس
مین کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اس
سے نجات کیونکر ہو ۔ جواب عمل
برہما اور دل چاند ہے پس ان کو ایک
سمجہنے سے مکت ہوتی ہے
۴ ۔ سوال جگ مین برہما عامل ہوتا
ہے اور وہ بمنزلہ رتہہ کے ہے پس
کیونکر جگ کرنیوالا بہشت کو جاتا ہے
جواب اودگاتا کے علم سے کہ عین
پران ہے اور پران عین ہوا اور

ہوا عین اودگاتا اور اودگاتا آدم
کا سکہنہ اور پڑہنے والا ہے ۔
۵ ۔ سوال ۔ ساگری یعنی مصالحہ
جگ کا جس سے نتیجہ ملے کیا ہے اور
ہونا جگ کا کے منترون سے جگ
کو کراتا ہے جواب تین منترون
سے جگ ہوتا ہے اور یہی مصالحہ
جگ کا ہے ١ ۔ پرون واگیا یعنے
بلانا دیوتاؤن کا ۔ ٢ ۔ جاجیا یعنے
دینا دیوتاؤن کو ۔ ٣ ۔ شیشا یعنی
بیان توصیف دیوتاؤن کی ۔
٦ ۔ سوال ۔ ان منترون سے کیا
نتیجہ ملیگا ۔ جواب پہلے منتر سے
بہولوک یعنی زمین پر قایم ہوگا دوسرے
منتر سے انترجہہ لوک یعنی عالم فضا
یعنے اعراف پر ۔ تیسرے منتر سے
سُرگ لوک یعنی بہشت پر
٧ ۔ سوال کتنے اہوت ہین اوران
سے کیا حاصل ہوتا ہے اہوت کے
معنی ہین کہ منتر پڑہ کے مصالحہ کو
آگ مین ڈالنا ۔ جواب تین اہوت
ہین اور اوس سے تینون عالم پر
فتح ہوتی ہے ١ ۔ اوجل لوک پر کہ
اوسکو دیو کہتے ہین ٢ ۔ اوپندمالش
لوک یعنی آدمیون کے لوک پر ٣
الیسر لوک یعنی عالم ارواح پر ۔ ٨
سوال برہما جو داہنے ہاتھ بیٹھ کے
منتر پڑہا کرتا ہے کتنے دیوتاؤن سے
حفاظت کرتا ہے جسکا نام دل ہے
اور یہہ دل بہت قوی ہے پس عالم
بے نہایت پر فتح پاتا ہے ۔ ٩ ۔
سوال ۔ اودگاتا کی تعریف کتنے
منترون سے ہوتی ہے اور اوس سے
کیا حاصل ہوتا ہے جواب تین منترون
سے کیونکہ آواز آہنگ سے پیدا ہوئی
پہر بصورت پران کے ہوئی پہر پاپان اور

بیان باؤ کی صورت سے ظاہر ہوئی
ان سب سے تمام جاندارون پر فتح
ہوتی ہے ۔ جب ہر ایک سوال کا جواب
ملا سایل خاموش ہوگیا ٧ ہہ ارٹ
بہاگ نے گرہ اور اُنگرہ کی تحقیقات
مین سوال کئے اور جاگ ولک نے ہر ایک
کا جواب دیا ۔ ١ ۔ سوال گرہ کتنے ہین
اور اُنگرہ کتنے ۔ جواب گرہ آٹھہ ہین
اور اُنگرہ بہی آٹھہ ہین ۔ ١ ۔ گرہ پران
ہے یعنی تنفس جوکہ ناک سے باہر نکلتا
ہے اُنگرہ اپان باد یعنی وہ سوانس
جو اندر کو جاتا ہے ٢ گرہ زبان ہے
اُنگرہ ذایقہ ہے اوس سے لذت طعام
ملتی ہے ٣ ۔ نطق گرہ ہے اور اُنگرہ
الفاظ ہین کہ نطق سے معلوم ہوسکتے
ہین ٤ ۔ گرہ بینائی ہے اور اُنگرہ
اشکال جو بینائی سے نظر آتی ہین ٥
گرہ شنوائی اور اُنگرہ وے آواز جو
مسموع ہوتی ہین ٦ ۔ گرہ دل اور
اُنگرہ خواہش جو دل سے پیدا ہوتی ہین
٧ ۔ گرہ ہاتہہ اور اُنگرہ عمل کہ ہاتھون
سے ہوتے ہین ٨ ۔ گرہ پوست اور
اُنگرہ لامسہ کیونکہ چمڑہ کے سبب سے
معلوم ہوتی ہین ٢ ۔ سوال تمام
شے یعنے دیوتا موت کی غذا ہین ۔ وہ
غذا کونسی ہے جسکی موت ہو جواب
آگ مثل موت کے ہے اور پانی آگ
کو بجہاتا ہے ۔ اور بید کی شرتی ہے
کہ پانی باعث حیات کا ہے اور اپنی
طاقت سے موت پر فتح پاتا ہے ۔
مولف غضب کو پانی سرد کرتا ہے
٣ ۔ سوال وہ کونسی چیز ہے جو مرد کے
کو بہی نہین چہوڑتی ہے جواب وہ
نام ہے کہ مرنے کے بعد بہی قایم رہتا
ہے جیسے کہ دیوتاؤن کا نام ہنوز باقی
ہے ٤ ۔ سوال کس کے پران نکلجاتے

ہین اور کس کے نہین نکلتے ہین جواب
گیانی کے پران باہر نہین جاتے ہین
برہم مین محو ہو جاتے ہین کیونکہ اوس
کے بدن پہولرم ہو جاتا ہے اور ہوا
باہر کی اوس کے بدن مین بہرجاتی
ہے اور اس سبب سے اوسکا بدن
بیحس اور بےحرکت ہو جاتا ہے اور
اگیانی کے پران ہوا ہین اور بینائی
آفتاب ہین اور دل چاند مین اور
شنوائی جہات ہین اور بدن زمین
مین اور جیو آتما ہوت آکاس مین
یعنی مجموعہ عناصر مین اور بال نباتات
ہین اور خون مٹی اور پانی مین محو
ہوجاتے ہین ۔ ٥ ۔ سوال بعد مرنے
کے مرنے والا کہان جاتا ہے جواب
تمام لوگ نیکی یا بد اعمال کی قید مین
پہنسی ہین اسوجہ سے شبہ یعنے نیک
اور اشتبہ یعنی بد فعلون کی صورت
پاتے ہین پس جیسا جسکا فعل ہوتا ہے
ویسا اوسکو جسم ملتا ہے ۔ ٢٨ ۔ راج
رکہیشر کا سوال اور جاگولک کا جواب
آ ۔ سوال بہت مدت تک اپنے باپ
کے ملک مین طالب علمی کرتا رہا اتفاقاً
پنچل رکہیشر سے ملاقات ہوئی اوس
رکہیشر کی بیٹی پرایک گندہرپ عاشق
تہا اوس گندہرپ سے مین نے دریافت
کیا تہا کہ انتہائے عالم کہان تک ہے
اور اسومید جگ کے کرنے والے کہان
تک پہونچتے ہین اوس نے مجہے اپنے
ادراک کے موافق بتایا تہا وہ سب
مجہے یاد ہے تم بتاؤ کہ اوس نے کیا
کہا تہا تب معلوم ہو کہ تم صاحب اشراق
ہو ۔ جاگولک نے بتایا کہ اسومید
جگ کے کرنے والے جہان جاتے ہین
وہ ایک عالم ہے جسکا محیط حرکت رتہ
اور شب آفتاب کی برابر ہے اور اوس کے

باہر ایک زمین ہے اوس کا محیط دو چند [illegible] سے ہے اوس کے باہر ایک دریا ہے اوس کا محیط وہ چند اوس زمین کے محیط سے ہے چوڑی کی دہار کے برابر باریک اور تکہی کے پر کی مانند سیاہ شرک ہے اوس عالم بیحد کی اور اندر رگڑ کی صورت ہانکے اوس کو اپنے اوپر سوار کراتا ہے جو جگ کرتا ہے اور ہوا کی سپرد کر دیتا ہے اور ہوا اوس کو اپنے جسم مین ملا کر وہان لے جاتی ہے جہان کہ پہلے جگ کے کرنے والے گئے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ ہوا لشاریدہ ہرن گر بہتے ہے وہ اوسکو اپنی اصل سے ملاتا ہے جو اس روش کا اسو میدہ جگ کرتا ہے ۲۔ ہوا بسیط اور لطیف ہے اور تمام عناصر استحالہ عناصر ہے یعنی تبدیل صورت ہوا کے سبب سے کرتے ہین اور ہوا آسیب موت سے ایمن ہے جو ہوا کی تعریف سے بخوبی واقف ہووے وہ خوف سے موت کے ایمن ہووے یہہ سن کے سایل خاموش ہوگیا کہ مطابق بیان گندہرپ کے جواب کو پایا **مولف** بید تمام معقولات ہے اور اس کا علم بغیر علم طبعی اور ریاضی مشکل ہے جیسے ہوا کی تعریف جو علم طبعی نہین جانتا ہے وہ ہوا کی تعریف ہرگز نہین سمجھے گا گو کہ کیسا ہی مشرح رقم ہو پس طالب علم الٰہی کو حکمت نظری اور علمی کا معلوم کرنا بہت ضرور ہے ۲۹۔ اسبت ولد جکر این رکہیشر نے جاگولک سے پوچھا ا۔ برہم جو عین آتما ہے اور ہر شے مین متصرف ہے اوس کی نشاندہی کر۔ جواب جو آتما تیری ہے یہی آتما کل موجودات کی ہے ۲۔ آتما بصورت جسم کے ہے یا رنگ سر کے یا جیو آتما کے ہے جواب جو کہ پران اور اپان اور سمان باد کو حرکت دیتا ہے اور عین پران ہے اور سب کا مون کا کرنے والا ہے وہی آتما تیری اور سب موجودات کی ہے ۳ سوال۔ مین اور بات کو پوچھتا ہون اور تو جواب اور دیتا ہے یعنی مین چاہتا ہون کہ آنکہہ سے دکہا وے اور تو زبانی نشاندہی کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر کسیکو گہوڑا اور کار ہو اور کوئی اوس کے روبرو گہوڑے کے رنگ اور قد کی تعریف کرے تو طالب کا مطلب حاصل نہین ہوتا ہے پس مجھے حق الیقین کرا وے جواب برہم ایک اسم فرضی ہے اور اس کا علم حواس ظاہری اور باطنی سے ناممکن ہے چنانچہ تمام بید اور شاستر اور علما اور حکما اور دیوتا اور رکہیشر اوس کی نشاندہی سے معترف بہ قصور رہے اور جس نے جو کچھہ کہا ہے انمان سے نام اور نشان فرض کیا ہے پس مین بہی چند مثال بتاتا ہون ا۔ آنکہین اور آنکہون کی قوت تمام موجودات کو دیکہنے کی امکان رکہتی ہین مگر اپنے کو آپ دیکہنے سے قاصر ہے پس وہ برہم جو عین آنکہہ اور عین بینائی ہے اپنے کو آپ کس طرح دیکہہ سکے ۲۔ کان جہان کی آواز کو سنتا ہے لیکن اپنی حقیقت اور آواز کی سماعت کی امکان نہین رکہتا پس وہ برہم جو عین کان اور عین سمع ہے کیونکر سماعت مین آوے ۳۔ دل تمام جہان کے خیالات کرتا رہتا ہے اپنی حقیقت سے کچھہ نہین سمجتا پس وہ برہم جو عین دل اور عین اندیشہ ہے کیونکر فکر سے پایا جاوے ۴۔ اسی طرح عقل یعنی بدہ اور علم اور جملہ حواس ظاہر اور باطن کو قیاس کرو اور سب کو برہم جانو اور جس طرح ہر کوئی اپنے کو آپ نہین پہچانتا برہم بہی جانا نہین جاتا ہے ۵۔ ان مثالون سے بالیقین جان لے کہ وہ برہم واسطے سمجنے اور سمجہانے کے ایک اسم فرضی ہے ورنہ وہ بے نام اور بے نشان ہے اور وہ وہی ہے جو تیری آتما ہے

آن ماہ رُخ نقاب زرخ بر نمیکند
ہر کس حکایتے بہ تصور ہمیکند

۳۰۔ کہود رکہیشر جو اولاد کسک سے تہا اوس نے سوال کیا کہ وہ آتما جو کل شئے مین محیط ہے اور تمام اجرام لطیف اور اجسام کثیف مین بیاپک ہے اوسکی حقیقت کو ظاہر کر اوس نے جواب دیا کہ تمام موجودات عناصر لطیف اور کثیف سے بنی ہے خواہ دیوتا یا ستارہ یا جمادات اور نباتات اور حیوانات ناطق اور مطلق خواہ کوئی اور فرض کرو یہہ سب محتاج بہوک اور پیاس کے ہین اور ہر ایک کے واسطے ایک نوع کی خوراک ہے اور سب خوراک اور خورندے ہین اور ہر ایک دوسرے کو کہاتے ہین اور سب کی حیات غذا پر منحصر ہے وہ جو محتاج بہوکہہ اور پیاس کا نہین ہے اور نہ بہوکہہ اوسکو ہے اور نہ پیاس اور نہ غذا سے موٹا اور نہ بہوکہہ سے دبلا ہوتا ہے جیسے کہ غذا سے عام کی حالت ہوتی ہے وہ آتما ہے تینون لوک یعنی زمین اور اعراف اور بہشت اور برہما سے چیونٹی تک اور اثیر سے جیو آتما تک موسوم اور متشکل اور مفہوم ہین اور جو کچھہ

ہے سو نمود بے بود ہے اور تمام عالم
غرضیکہ یہہ سب دوکہہ کے روپ ہین
کیونکہ سب کو دوکہہ اور غم اور خوف
اور موت اور افسوس پیری لاحق حال
ہے کہ سب کا نمود مایا سے ہے اور
مایا کے تین لچھن یعنی علامت ہین اور
موجودات عالم مین متصرف ہین - ۱
است یعنے جو نہہ اور فانی اور نیست
ہست نما اور یہہ حالت تمام اجرام
اور اجسام کی ہے اور سب کو فنا ہے
۲ - جڑ یعنی غیر ذی روح ہونا یہہ
حالت بہی سب کی ہے حتی کہ عقل بہی
اسکے اندر ہے ۳ - دکہہ یعنی
پیری اور موت اور آواگون کا سوچ
اور نوع بنوع کے رنج - ۴ - آتما کو
موت اور پیری اور فنا کا خوف نہین
ہے اور اسکی بہی تین علامت ہین
اور تمام موجودات مین عیان ہین
۱ - ست یعنی حق اور بقا اور قدم
اور ہستی ۲ - چت یعنی چیتن اور
ذی روح یعنی قوت تحریک اور
تمیز سب اسکی اجزا ہین اور جیسے
مقناطیس کے سبب سے لوہا حرکت
کرتا ہے جسم آتما کے سبب سے متحرک
ہوتا ہے ۳ - آنند یعنی کمال سرور
یہہ آتما کا جزو ہے ۳ - برہم
گیانی اور بیدانتی اور حکما اور عقلا
اور عارف کے سب کے معنے مرادی
ایک ہین آتما کو پہچان کے تینون
قسم کی خواہش چہوڑ کے تارک دنیا
ہوتے ہین ۱ قسم کی خواہش آرزو
اور محبت اولاد اور متعلقات ۲
قسم کی خواہش حرص دولت اور
جاہ اور حشمت ۳ - قسم کی خواہش
امید نتیجہ اعمال کی بہشت یا خوف جہنم
ہین کیونکہ یہہ تینون خواہش ایک

دوسری سے لازم اور ملزوم ہین جب
ان مین سے ایک کسی دل مین جگہ پاتی
ہے دوسری اوس کے ہمراہ چلی آتی
ہے اگر کسی کو اولاد کی خواہش ہوئیں
پہلے جورو کا کرنا مقصود ہو اور جورو
کے واسطے مال درکار ہو اور مال کی
فراہمی کو پیشہ کرنا ضرور ہو اور جب
پیشہ کرے خیال نیک افعال کرنا
پڑے پس خوف دوزخ اور امید
بہشت کی ہووے جب مال کی خواہش
ہو وہ ملیگا اور جب مال ہوگا جورو
اور بچون کو دل چاہے گا پہر اون کی
سلامتی کو نیک افعال کرے گا اور
بہشت مین نیک افعال کے نتیجہ کو توقع
کرے گا - جب نیک افعال کو خواہش
ہو نیک افعال ہوگا اور جب نیک افعال
ہوگا نیکنام مشہور ہوگا اور جو نیک
ہوگا اوسکو دولت از خود میسر ہوگی
اور جب دولت ملیگی جورو اور بچون
کو دل چاہے گا غرضکہ ایک کی خواہش
سے دوسرے کی خواہش از خود
ہوگی ۴ - گیانی اور عارف کو لازم
ہے کہ خواہش دنیا اور عقبی کو بالکل
چہوڑ دے کہ یہہ لوازمات اگیان یعنے
جہل اور اودیا کے ہین جب اس اگیان
سے باہر ہووے تب علم بید جو سراپا
معقولات ہے اور علم الہی جو عین
سرور ہے اور یہی حکمت نظری
ہے حاصل کرے اور علم کو باعلم اور
عمل گرو سے حاصل کرے اور گورو
ایسا چاہیے کہ علم اور عمل سے مشرف
ہو اور طمع اور غرور سے بری ہو اور
جب علم حاصل ہو دلایل عقلی سے تحقیق
کرکے یہہ تصدیق کرے پہر وہم اور
خیال کو دفع کرے پہر آتما کا دہیان
دہرے پہر اوس مین محو ہو جاوے

جب برہمن یعنی برہم کا جاننے والا
ہووے پس عین برہم ہو جاوے
جب تک اس راہ سے کمال نہ ہووے
فقط زبانی بات بنانے سے کچہہ حاصل
نہین ہے کیونکہ یہہ مقام حال کا ہے
قال کا نہین ہے جو خواہش کو چہوڑ
اور علم کو حاصل کر غور اور بچار کو کر
اور برہم کو پہچان برہم مین محو ہین
پیدا کرے وہ بیدانتی اور برہم گیانی
اور برہمن ہوتا ہے فقط زبان سے
بات بنانے اور باپ اور دادا کی
فضیلت جاننے سے حاصل نہین
ہوتا ہے ؏ کاندرین رہ فلان
ابن فلان چیزے نیست ٭ ۳۱
تارک کے سوال جاگو لک سے تمام
موجودات جو نظر آتی ہے ایک دوسرے
سے بنی ہے جسطرح تانے اور بانے
جولاہا سے کپڑا بنا ہے آپ ترتیب
سے ان کی تعریف کرین جواب
پانی ہوا سے اور ہوا اکاس سے
اور اکاس انترچہ لوک سے اور
انترچہ لوک آدت لوک سے اور آدت
لوک چندر لوک سے اور چندر لوک
نچہتر لوک سے اور نچہتر لوک دیو لوک
سے اور دیو لوک گندہرب لوک سے
اور گندہرب لوک پرجاپت کے لوک سے
اور پرجاپت کا لوک برہما لوک سے
اور برہما کا لوک جس سے بنا ہے
اوسکا جاننا امکان بشر سے باہر ہے
چاہیے کہ تو حد سے باہر قدم نہ رکہہ
اور سوال نکر اس سے اعلی بیان
کرنے کی دیوتون کو بہی مجال نہین
ہوی تو تو انسان ہے پس تارک
خاموش ہو رہا جو غور کرے وہ سمجہے
کہ برہما دل ہے اور دل سے عقل ہوتی
ہے اور عقل کی حد اس سے آگے نہین ہے

اور جو اس مقام تک پہونچتا ہے وہ
اس سے آگے کا حال دیکھہ سکتا ہے
مگر کہنے کی مجال ہنوز نہین رکھتا ہے
اور اوسکو سمبرودہ سے محبت حاصل
کرتا ہے کہ کہنے اور سننے سے مستغنی
ہوتا ہے ۳۳ - آتما کی تعریف مین
ادووالک کا سوال - ادووالک نے کہا
کہ مین اپنے باپ کے گہر مین تحصیل علم
جگت کی بموجب رسم اباکے کرتا تہا
اور تینچل نام برہمن مجھے تعلیم اوس
علم کی کرتا تہا - تینچل کی جورو پر ایک
گندہرپ عاشق تہا اوس نے دو سوال
مجھ سے کیے ۱ - تو اوس رسی کو
پہچانتا ہے جس سے تمام عالم اور تمام
عناصر اور جاندار بندہے ہین غرضکہ جو
موسوم اور موہوم ہے اوس سے
بندہا ہے ۲ تو اوس کو پہچانتا ہے
جو سب کے باطن مین ہے اور
فرمانفرماے دنیا اور عقبی اور تمام
کائینات کا ہے مین نے کہا کہ اتنی
عقل مجھے نہین ہے جو تمہارے سوال
کا جواب دے سکون تب گندہرپ
نے کہا کہ جو کوئی اوس رسی کو پہچانے
جس سے تمام عالم بندہے ہین اور
اوس کو سیانے جو گہٹ گہٹ مین
موجود ہے وہ عالم اور عارف اور
کپل ہوجاتا ہے اور جگ اور تپ اور
تمام افعال اور اعمال پر قادر ہوتا
ہے اور تمام دیوتا اور عناصر اوس
کے روبرو حاضر ہوتے ہین چنانچہ
مفصل تعریف دونوکی مجھ سے کی
اور مجھے ہنوز یاد ہین تم بیان کرو
تاکہ مین مطابقت کرون - جواب
پران باد کی رسی سے تمام جاندار
اور عناصر اس عالم اور اوس عالم کے
بندہے ہین کیونکہ پران کے سبب سے
قایم ہین اور متحرک ہین اور بدن کا قیام
عالم اور حیات پران سے ہے جب پران
نکلجاتا ہے یعنی بدن کو چہوڑ دیتا ہے
سب پریشان ہوجاتے ہین پس یہہ سب
جو نام اور نشان رکہتے ہین پران ہی کی
رسی سے بندہے ہین ۲ - جو زمین
پانی آگ ہوا خلا آفتاب چاند کواکب
جہات برق ابر تینون عالمون چار وید
بید دان تمام جگون عناصر بسیط عناصر
کثیف پران حواسون ظاہری حواسون
باطنی دل روشنی تاریکی نطفہ خون
وغیرہ مین ہے اور سب مین تصرف
کرتا ہے وہ فرمان فرماے عالم اور
عالمیان کا ہے یہہ سب اوس سے
غافل ہین لیکن وہ ان سب کے اندر
بیٹہکے ان کے اندر کام کرتا ہے اور
وہی آتما ہے اور وہی آتما تجہ مین
اور سب مین ہے اور یہی لازوال اور
لاثانی ہے اور دیکہا اور سمجہا نہین
جاتا ہے اور اوس کے سوا کوئی دیکہنے
والا اور سننے اور سمجہنے والا نہین ہے
اور اوسکو فنا بہی نہین ہے
ادووالک نے سن کے کہا کہ حق ہے اور
مطابق قول گندہرپ کے ہے ۳۴
سکارگ نے بعد پانے اجازت جماعہ برہمنان
کے پہر جاگ ولک سے کہا اے جاگولک
مثل اوس کے جو اولاد راجہ بدیہہ سے
بہادری مین مشہور تہا اور اوتری
کمان پر چلہ چڑہا اور دو تیر ہاتہ مین
لے دشمن کے مقابل جا کہڑا ہوتا تہا
دو سوال تجہ سے کرتا ہون اگر تو جواب
دے سکا پس تیری فضیلت پر سب کو
اقرار ہوگا جاگولک نے اجازت دی
تب سکارگ نے کہا ۱ - جو کچہ کہ اوپر اور
نیچے اور درمیان تمنا برہمانڈ کے ہے
اور جو کچہ ہوگیا اور ہوتا ہے اور ہوگا
یہہ کس طرح سے بنا ہے جاگولک نے
جواب دیا کہ برہم اور مایا کے تانے اور
بانے سے بنا ہے ۲ - قبول کیا کہ
جملہ برہمانڈ کی موجودات برہم مایا سے
بنی ہے اب کہو کہ برہم اور مایا کس سے
بنی ہے جواب وہ قایم بالذات
اور ہستی محض ہے اور عارفون نے
اوسکی تعریف اس مضمون سے بیان
کی ہے کہ وہ نہ بڑا ہے اور نہ چہوٹا اور
نہ عریض ہے اور نہ طویل اور نہ رنگین
ہے اور نہ تاریک اور نہ اوسکا سایہ
ہے اور نہ ہوا ہے اور نہ آکاس ہے
اور نہ کسی سے ملا ہے اور نہ اوسکی آنکہ
ہے اور نہ کان اور نہ زبان نہ دل اور
اوسکی روشنی سے کچہ بنتا چاند اور
سورج کو نہین ہے اور نہ اوسکی پران
ہے نہ کوئی اوسکا نام ہے اور نہ کوئی
نشان اور موت اور ضعف سے آزاد
ہے اور نہ اوسکو قبض ہے اور نہ بسط
اوسکا اول ہے اور نہ آخر نہ وہ اندر
ہے اور نہ وہ باہر اور نہ وہ کسی کو
کہاتا ہے اور نہ اوسکو کوئی کہا سکتا
ہے اوس کے ارادہ سے پرجاپت ہے
اور آفتاب اور ماہتاب اور بجلی اور
دن اور رات اور مہینے اور فصول
اور جہات اور مشرق اور مغرب وغیرہ
تمام مصنوعات ہین پُن اور دان
اور اوس کے کرنے اور کرانے والے
اور جگ اور اس کے کرنے اور کرانے
والے پتر لوک مین جاتے ہین اور جو
یہہ عمل کرتے رہتے ہین وے اس رسی
سے بندہے رہتے ہین اور تعینات مین
پہنسے رہتے ہین جو ہستی مطلق کو
پہچانتا ہے وہ جملہ عالمون سے باہر
ہوتا ہے اور وہی عارف اور واصل
حق ہے اوس ہستی مطلق کو کوئی دیکہتا

لور دکہلا نا نہین سکتا ہی کیونکہ وہ غیر
نہین ہے اگر غیر ہوتا تو نظر آتا دیکہو
آیئنہ دوسر کا موہنہ دکہلاتا ہے اپنے
موہنہ کو آپ نہین دیکہہ سکتا ہے
اسی طرح اوس ہست مطلق کو قیاس
کرو - جو کوی اوس ہست مطلق کو نہ
پہچان کے ہوم وغیرہ کرم کرتے ہین
اور نتیجہ اعمالون پر نظر رکہتے ہین
ناحق تکلیف اوٹہاتے ہین - اس
جواب کے سننے سے سب کو معلوم ہوا
کہ اس کے کمال کے مقابل سب طفل ابجد
خوان ہین ۳۴ - دیوتاؤن
کی تعریف مین شاکل رکہیشر کا بیان
بعضی کہتے ہین کہ دیوتا تین ہزار اور
تین ہین بعضی کہتے ہین کہ تین سو تین
ہین مگر تینتیس دیوتا کی تعریف کرتا
ہون ۱ - بسن ۸ یعنی آگ زمین
ہوا انترتہہ لوک آفتاب بیکنٹھ
چاند نچہتر ۲ رودر ۱۱ یعنی
۵ گیان اندری اور ۵ کرم اندری
اور ایک جیو آتما اور یہہ سب جسم کے
اندر ہین اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ رودن
نطق کو کہتے ہین اور یہہ مردے کی
جدای سے زندہ کو رولاتے ہین
۳ - آفتاب ۱۲ مراد بارہ برج کو
ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ آدت
کے معنی پکڑنے والا پس یہہ آدمی کی
عمر کو پکڑتے ہین ۴ اندرا مراد
ابر سے ہے اور ابر کا حربہ برق ہے
۵ پرجاپت امراد جگ سے ہے اور
یہہ حیوانات کو بار کے کرتا ہے یعنی
فنا کرتا ہے اور حیوانات کی قربانی کو
جگ کہتے ہین بعضی فقط چہہ دیوتا کو
بکہہ مراتے ہین آگ ہوا زمین
فضا آفتاب بہشت بعضی فقط تین
دیوتا قرار دیتے ہین یعنی تینون عالم

کو کہ بہشت اعراف دوزخ کی جگہہ ہے
ان تینون کے اندر ہے بعضے دو قرار دے
دیتے ہین ایک غلہ دوسرا پران بعضے صرف ہوا
دیوتا قرار دیتے ہین کہ وہ ہوا ہے کوی
اعتراض نہ کرے کہ ہوا واحد ہو اس کو
پاؤ بالا کیون قرار دیا اس واسطے کہتا
ہون کہ حرکت ہوا کو پاؤ بالا قرار دیا
ہے اور چاندار اس کے سبب سے حرکت
کرتے ہین اور ایک ہوا پہان ہے اور
وہ برہم ہے جو برہم کو ایسا سمجہو کہ اجسام
لطیف اور کثیف اوسکی قوت سے قایم
ہین وہ گیانی ہے وہ پرش وہی ہے جو
کہ آفتاب مین چمکتا ہے اور آفتاب کی
پیدایش بینای سے ہے پہر ہوا آکاس
ہے پہر قوت سمع پہر دل پہر حیات پہر
آگ پہر نطق پہر سانس پہر سوت پہر
پانی پہر نطفہ پہر پرجاپت مشرق
بصورت آنکہہ کے ہے وجہ ظاہر ہے کہ
صورت ہر ایک شے کی آنکہہ سے دکہلای
دیتی ہے اور صورت کا محل دل ہے
جنوب مین بصورت جم کے ہے اور
محل اوسکا دیا ہے یعنی خیرات چنانچہ
جگ کرنے کے وقت جم کو جنوب کیطرف
منہ کر کے دیتے ہین اور خیرات کا محل
دل ہے کیونکہ دل کی توفیق سے ہوتی
ہے مغرب مین بصورت برن کے ہے
اور وہ پانی مین رہتا ہے اور پانی
نطفہ مین اور وہ دل مین اور وجہ
ظاہر ہے کہ بیٹا باپ کا دل ہے شمال
مین بصورت چاند کے ہے اور وہ مکت
ہے اور اوسکا محل راستی ہے اور
وہ دل مین رہتی ہے اوتر کیطرف آگ
ہے اور وہ دل مین ہے اور اس سے
عقل ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جب دل
مین آگ یعنی عقل نہین رہتی ہے جسم
کو سنگ اور شغال پہاڑتے اور کہاتے

ہین مقیم محل بدن لطیف اور کثیف
کا پران ہے اور پہان کا اپان او
اوسکا بیہان اور اوسکا اودان
اور اوسکا سمان اور وہ آتما ہے
اسکو کوی پکڑ سکتا ہے اور نہ کو
بیان کر سکتا ہے اور نہ اسکو وہ دہو
ہے اور اس کے ہمراہ کوی ہوتا ہے
جیسے کہ درخت سے جب تک پہول نہین
نکلتا پہل نہین لگتا ہے ویسے انسان
کو تصور کرو بال انسان کے مثل برگ
درخت کے ہین اور چمڑہ مثل چہال
کے اور خون مثل پانی درخت کے
آدمی کو زخمی کرنے سے خون اور
درخت کو شگاف کرنے سے پانی نکلتا
ہے گوشت مثل چہال کے اور استخوان
مثل چوب درخت کے ہین درخت کو
جب قطع کرتے ہین بیخ سے پہل نہین
لگتا ہے اسی طرح آدمی کو جب اجل
آتی ہے اوس سے کچہہ پیدا نہین ہوتا
ہے نطفہ زندہ سے پیدا ہوتا ہے
مردے سے نہین نکلتا ہے - ۳۵
کو بیج رکہیشر - ۱ - نطق برہم ہے
کہ بغیر نطق کچہہ نہین ہوتا ہے اور
اسکا محل آکاس ہے پس نطق کو عقل
محض تصور کرو اور ظاہر ہے کہ چارون
بید اور سب اوپنکہد نطق سے بنے
ہین جو نطق کو برہم سمجہی یعنی سب
سے اعلے وہ کبہی بات کرنے مین معترف
بقصور نہ ہووے اور بلا کیساتھ مرتبہ
کو پاوے اور نطق بمقدار عقل کے ہوتی
ہے اسوجہ سے نطق اور عقل کو ایک فرض
کیا ۲ - پران برہم ہے اسکی
وجہ ظاہر ہے کہ بغیر پران کے کوی
کلام نہین ہوتا ہے اور یہہ نہایت
پوشیدہ ہے اسکی خاطر جو نگرنا چاہے
وہ کرتے ہین اور اسکی حفاظت سب

سے ... تم سمجھتے ہین تو اسکو برہم جانے
اور اوسی سے پران منافقت نہ کرے
اور پران کا جسم خود پران ہے اور
اوس کا محل بھی وہی اکاس ہے ۳
بصارت برہم ہے اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ حق الیقین عین الیقین سے ہوتا
ہے اور بغیر آنکھون کے دیکھنے سے
اعتبار نہین ہوتا ہے پس یہہ برہم
ہے ۔ ۴ ۔ سماعت برہم ہے
اور محل اسکا آسمان ہے اور جہات
عالم کی ہین جیسے کوئی برہم کی انتہا کو
نہین پا سکتا جہات عالم کو بھی نہین
پا سکتا ہے ۔ ۵ دل برہم ہے اور
اسکا محل ہردے اکاس ہے یقین
اسی مین ہوتا ہے اور ہر قسم کا سرور
دل کے متعلق ہے پس یہہ برہم ہے
۶ ۔ ہردے اکاس برہم ہے کیونکہ
ثبات اسکی متعلق ہے ایسی نصیحتون
کے سماعت کرنے سے راجہ جنک نے
بہت گایین ان کی نذر کو پیش کین
انہون نے فرمایا کہ جب تک شاگرد
کو عرفان کامل نہ ہو شاگرد سے
کچھ لینا جائز نہین ہے ۳۶ ۔ جاگ
ولک نے راجہ جنک سے کہا کہ جس طرح
سے مسافر تری اور خشکی کا کشتی اور
چھکڑے کا محتاج رہتا ہے اوسی طرح
سے مسافر ملک عدم کو روپ نکھدون
کی ضرورت ہے پس تم کو چاہیے کہ
ان کو بخوبی مطالعہ کرو اور خوب غور
سے ان کے مدعا اور مطلب کو سمجھو
اور اوستاد سے رمز کنایہ کو دریافت
کرو اور عوام کو تعلیم کرو چونکہ تم کو
یہی معلومات فی الجملہ دعوی ہے
اسواسطے پوچھتا ہون تم ظاہر کرو
مرنے کے بعد کہان جاوگے راجہ نے
کہا کہ آپ ہی ظاہر کیجیے مجھے ہنوز

اتنا علم نہین ہے پہر جاگولک نے کہا
وہ پرش جو داہنی آنکھہ کی پتلی مین
ہے وہی جاگتی جوت ہے اور اسکا
نام اندر ہے بمعنی روشنی وہ جو بائین
آنکھہ کی پتلی مین ہے اوسکا نام ویراٹ
اور اندرانی بمعنی زوجہ اندر کی ہے
ان کی مجامعت کا محل ہردے اکاس
ہے ان کی غذا وہ سرخ گوشت ہے
جو دل کے گرد مین ہے لباس ان کا
وہ نگمین ہے جو ہردے اکاس مین
بطور جال کے بنا ہوا ہے ان دونو
کے چلنے کو وہ راہ ہے جو اوس رگ
مین ہے کہ دل سے بلندی کو جاتی ہے
اور اسکا نام سکھمنا ہے اوس رگ
سے اور رگ جسکا نام ہتا ہے ملی ہے
رگ سکھمنا ایک بال کے ہزاروین حصہ
کے برابر ہے اور اس کے ذریعہ سے
غذا لطیف بدن لطیف کو اور غذا
کثیف بدن کثیف کو تقسیم ہوتی ہے ۔
اور اس کے پران کی چھہ صورت ہین
مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب
اور بلند اور پست اور نام اسکا آتما
ہے یہہ ہمہ صفت موصوف ہے
کیونکہ آتما ہمہ صفت موصوف ہے
جو اس رمز کو سمجھے وہ ہر قسم کے خوف
سے آزاد ہو جاوے کیونکہ یہہ کم اور
بیش نہین ہوتی ہے ۳۷ ۔ چونتیسیر
۱ ۔ سوال راجہ جنک کا جاگولک سے
منظہر اوس پرش لاثانی کا کون ہے
جواب آفتاب ہے کیونکہ انتظام عالم
کا اوسکی روشنی سے ہوتا ہے اور سبب
تمام حرکات اور افعال کا آفتاب ہے
۲ ۔ جب آفتاب غروب ہوتا ہے اوس
وقت اوسکا نور کہان جاتا ہے ۔
جواب چاند مین ۔ کہ چاند کی روشنی
سے انتظام عالم کا ہوتا ہے ۳ ۔ جب

آفتاب اور چاند نہین ہوتا ہے
تو کہان جاتا ہے جواب چراغ اور
مشعل اور آگ مین کہ انتظام عالم
کا ان کی روشنی سے ہوتا ہے ۔ ۴
جب یہہ تینون نہین ہوتے ہین تب
نور کہان رہتا ہے جواب آواز مین
کہ بوقت تاریکی کے آواز کی سماعت
سے آمد اور شد اور کاروبار ہوتا
ہے ۵ ۔ جب یہہ چارون نہ ہون
تب روشنی کہان رہتی ہے جواب
آتما مین کہ عقل سے کام کرتے ہین
اور یہہ سب سے اعلے ہے ۔ کیونکہ
اسکی ضرورت ہر حال مین ہوتی ہے
۶ ۔ آتما کیا چیز ہے جواب سراپا عقل
اور علم کیونکہ تمام عمل علم اور عقل سے
ہوتے ہین اور جاہل اور نادان
عالم اور عاقل کی مدد سے کام کرتے ہین
اور یہہ پران کے ہمراہ لطیف ... نکل
گئے ہے اور ہر قسم کے نقصان سے پاک
ہے چونکہ آتما سب سے جدا ہے بصورت
علم کے عالم مین پیدا ہے ۔ ۷ جب
کوئی آدمی کسی چیز کو اپنے دل مین
فرض کرے کہ وہ متحرک ہے حالانکہ
متحرک نہ ہو بصورت متحرک ظاہر ہوتی
ہے اسیطرح سے آتما کی آمیزش تم سے
نہین ہے ۔ اگر تم کو ملی معلوم ہوتی
ہے ۔ ۸ ۔ جب میعاد معینہ قیام اس
عالم کی تمام ہوتی ہے آتما بلندی یعنی اپنے
وطن کو جانے کی خواہش کرتی ہے اور
جسم اسی عالم مین رہ جاتا ہے درمیان
مین اس عالم اور اوس عالم کے ایک
تیسرا عالم بھی ہے وہان دونو عالم کا
اتصال ہوتا ہے یعنی درمیان مین حیات
اور مرگ کے پس جب درمیانی عالم مین رہتا
ہے کبھی عالم جاگرت کی سیر کرتا ہے کبھی
عالم سپن کی آدمی جیسے عمل کرتا ہی ویسی

اوسکے ہمراہ ہوتے ہین نیک ہون یا بد
پس جو ملایک صفت ہوتے ہین اور
ملایکون سے صحبت رکہتے ہین وے
خوش رہتے ہین اور جو شیطان صفت
ہوتے ہین اور شیطانون سے صحبت
رکہتے ہین وے ہمیشہ مغموم وملول رہتے
ہین ۹ ۔ پیران حالت سُپن مین وہ
دیکہتا ہے جو کہ بیداری مین خیال کرتا تہا
پس وہی سرمایہ ہوتا ہے واسطے پانے
دوسرے قالب کے یعنی اپنی فکر سے
دوسرا جسم بنا لیتا ہے اور جو صورت
اسکے خیال مین رہتی ہے بموجب
اسکے دیکہتا ہے جسطرح خواب مین
آدمی اپنے تصور سے سورج اور
چاند کو دیکہتا ہے حالانکہ وجود انسان
مین اون کا وجود نہین ہوتا ہے ۱۰
جو اسحالت سکہپت مین آتما مین محو
ہوتے ہین سواے روشنی آتما کے اور
کچہہ وہان نہین رہتا ہے پس جو چیز مثل
باغ اور مکان کے خواب مین دیکہتا ہے
درحقیقت جسم مین نہین ہے اسوجہ
سے متیقن ہے کہ اوس عالم مین جو دیکہتا
ہے وہ اسکی سنعت سے نظر آتا ہے ۔۔
مولف آدمی جیسا خیال حالت بیداری
مین رکہتا ہے ویسا حالت خواب مین دیکہتا
ہے حالانکہ وے سامان جسم کے اندر
نہین ہوتے ہین اسی طرح جب آدمی
مرتا ہے جیسے فعل کرتا ہے اور سوچا
کرتا ہے ویسا خیال نظر آتا ہے اور
جیسا سامان حالت خواب مین بنا لیتا
ہے ویسا بعد مرگ کے بنا لیتا ہے نیک
افعالی بہشت بنا لیتے ہین اور بد افعال
دوزخ اور جو دونو قسم کے فعل کرتے
ہین اور فکر رکہتے ہین وے اعراف
بنا لیتے ہین اور جسطرح سوتے سوتے
جاگ اوٹہتے ہین ویسے جسم کو چہوڑتے

ہی خیال جاگرت اور سُپن سے باہر ہو
جاتے ہین اور نیک اور بد سے کنارہ
کرتے ہین اور وے جب حالت سکہپت
مین پہونچتے ہین اون کو کوئی خواب
نظر نہین آتا ہے اور آرام تمام سے
سوتے ہین اور بہشت اور دوزخ اور
اعراف کو معدوم کر دیتے ہین ۔ ۱۱
حکمار کی راے ہے کہ سوتے آدمی کو
یک بیک جگانا گناہ ہے کیونکہ حالت
خواب مین تمام قواے اور حواس دل
سے وصل ہوتے ہین اور اپنے اپنے
مقامون کو چہوڑ دیتے ہین جب آدمی
اپنی خوشی سے جاگتا ہے حواس آہستہ
آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہو جاتے
ہین ناگاہ جگانے سے احتمال ہے کہ
کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ
نہ سکے پس اوسکی آنکہہ کی بصارت یا
کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے
چنانچہ تجربہ ہوا ہے ایسی علت کا علاج
اطبا سے نہین ہو سکتا ہے ۱۲ بعضون
کی راے ہے ۔ کہ عالم خواب مین خیالی
صورت سمائی ہے کہ جیو آتما اپنے تصور
سے بنا لیتا ہے مگر یہہ قول صحیح نہین ہے
کیونکہ اکثر خواب ایسی بہی نظر آتی ہین
جنکا تصور نہین ہوتا ہے اور تعبیر
مطابق خواب کے نظر آتی ہے ۱۳
جیو آتما کی صفت نیک ہے اور نہ بد
فقط صحبت سے اور تربیت سے نیک
اور بد ہو جاتی ہے ۱۴ ۔ جیو آتما حالت
سکہپت مین نیک اور بد سے منزہ
رہتا ہے لیکن نیکی اور بدی اوس کے
ہمراہ رہتی ہے اوسکی ہمراہی کے باعث
سے خواب مین اور بیداری مین نوع
بنوع کے تماشے دیکہتا ہے اور جسطرح
مچہلی دریا کے اس کنارہ سے اوس
کنارہ پہرتی ہے اوسیطرح جیو آتما جاگرت

اور سُپن مین عالم کی سیر کرتا رہتا
لیکن اس حالت مین مثل باز آ[illegible]
کے اپنے پرون کو جمع کرکے آشیا[illegible]
مین قیام کرتا ہے اور یہی وقت آ[illegible]
کا ہوتا ہے ۱۵ ۔ خواب کی حال[illegible]
جہل سے بہری ہے کیونکہ کبہی د[illegible]
ہے ۔ کہ کوئی مجہے مارتا ہے ۔ پس
غمگین ہوتا ہے اور کبہی دیکہتا [illegible]
کہ کوئی مجہے پیار کرتا ہے پس خو[illegible]
ہوتا ہے یہہ ادہرم روپ ہے [illegible]
اپنے تئین حالت جاگرت مین [illegible]
اور بد سے آزاد کرتا ہے جو وہ بر[illegible]
مین محو ہو جاتا ہے اور بے خواہش[illegible]
رہتا ہے پس وہ بحالت جاگرن[illegible]
سکہپت کی حالت مین ہو جاتا [illegible]
اور مان اور باپ اور بہائی اور بہ[illegible]
اور جورو اور آشنا اور بیٹا او[illegible]
بیٹی اور دوست اور دشمن او[illegible]
آقا اور نوکر اور دہیبی اور دیو[illegible]
اور بہشت اور دوزخ اور ثواب
اور عذاب اور اس جنم اور اُ[illegible]
جنم اور برت اور تیرتہہ غوغا کی [illegible]
کی پروا نہین کرتا ہے اور نہ او[illegible]
وقت خوف رہتا ہے اور نہ امید[illegible]
ہے پس کوئی حرکت متعلق محسوسا[illegible]
کے نہین کرتا ہے اور عین سرور [illegible]
جاتا ہے ۱۲ ۔ آتما مثل پانی کے
ہر ایک جگہ مین ایک ہی ہے گو کہ نمو[illegible]
سے باشکال مختلف نظر آتا ہے
یہہ سمجہ جب ہووے سلطنت تمام عا[illegible]
سے زیادہ سرور ہووے ۱۸ ۔ ۳
روے زمین کی سلطنت رکہتا ہو[illegible]
اوس کے سو سرور کے برابر ایک سر[illegible]
اوسکو ہے جو نیک افعالی کرکے [illegible]
بزرگون کو قیود سے آواگون کے چہڑا[illegible]
ایسے سو سرور کے برابر اوسکو سرور [illegible]

پہونچتے ہیں کنند ہیپ لوک کو پہونچاوے
ایسے سو سرور کے برابر ہے جو کرم دیو کے
عالم مین پہونچے ایسے سو سرور کے برابر
ہے جو اجان دیو ہو جاوے اور ایسے
سو سرور کے برابر ہے جو بد افعالی
سے مجتنب رہے اور امید نتیجہ نیک
افعالی کی نہ رکھے اور جو ایسا نیک ہو
کہ اوس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو
وہ دیوتا کہلاوے ایسے سو مرتبہ
کے برابر پر جاپت کا مرتبہ ہے ایسے
سو مرتبہ کے برابر برہما کا مرتبہ ہے
اور پرم آنند پرم لوک ہے یعنی عالم
وحدت ۳۹ جب کوئی راجہ کہین
کو جاتا ہے تمام اہلکار اوس کے
ہمرکاب ہوتے ہین اور جب وہ
آتا ہے سب ہمراہ آتے ہین اور
انتظام اپنے اپنے تعلق کا کرتے ہین
اسی طرح جیو آتما کی حواس ظاہری
اور باطنی اور قواے افعالی ہمراہی
کرتے ہین ۴۰ - شارک کا بیان
جب انسان کا بدن ضعیف ہوتا
ہے اور وقت مفارقت روح کا
جسم سے آتا ہے انسان کو بسبب
الفت جسم سے نہایت غم اور اندوہ
ہوتا ہے کہ کسیکو اوس حالت مین
نہین پہچانتا ہے اور اوسوقت جیو
آتما لطافت اور طاقت حواسون کو
اون کی تعیناتی کے مقامات سے اوٹھا
اپنے ہمراہ لیتا ہے اور اوس روشنی
سے جو دل مین بصورت عقل کے رکھتا
ہے جمع کرتا ہے صاحب جسم کا اپنے
تئین عین جسم جانتا ہے لیکن بینائی
اپنا کام نہین کرتی ہے - کیونکہ وہ
جسم کثیف چھوڑکے جسم لطیف سے
متصل ہو جاتی ہے اور جسم لطیف سے
مل کے آفتاب سے جا ملتی ہے - اسی

طرح قوت شامہ زمین سے ملجاتی ہے
اور ذائقہ برن سے اور نطق آگ سے
اور لمس ہوا سے اور سمع جہات سے
اور دل چاند سے اور عقل بہوت
آکاش سے جب اس طرح جیو آتما
معہ اپنے متعلقات کے بر آمد ہوتا
ہے اگر اعمال عامل کی قوت نظری سے
نیک ہووین تو جیو آتما آنکھہ کی راہ
سے بر آمد ہوتا ہے اور آفتاب سے
وصل ہوتا ہے اسی طرح ہر ایک قوت
سے قیاس کرتا ہے جس نیک بخت کے
اعمال ہر طرح سے نیک ہووین اوس
کی جیو آتما اُم الدماغ سے بر آمد ہوتی
ہے اور برہما کے عالم کو پہونچتی ہے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جیسی فعل کرتا
ہے ویسی ہی راہ سے دم نکلتا ہے
اور ویسی ہی عالم کو پہونچتا ہے پس
تنفس مسدود ہو جاتا ہے - اور
حواس معطل اور جسم بے حس اور
حرکت رہتا ہے جب جیو آتما پہلے
جسم کو چھوڑتا ہے دوسرا جسم قبول
کرتا ہے پہلے کہتا ہے کہ مین ہون
یعنی آہنگ اور جیو آتما کے ہمراہ پہلے بدن
کے علم اور عمل ہمراہ ہوتے ہین - ۴۱
جیو آتما کسطرح بدن کثیف کو چھوڑ بدن
لطیف مین رہتا ہے اور دوسرا قبول
کرتا ہے ایک قسم کا ایک کیڑا ہوتا ہے
اوسکی رسم ہے کہ جب ایک پتے سے
دوسرے پتے پر جاتا ہے پہلے دوسرے
پتے پر پاؤن جما لیتا ہے پیچھے پہلے
پتے سے پانو کو اوٹھاتا ہے اوسی
طرح سے جیو آتما ایک جسم کو چھوڑ
دوسرا جسم اپنی خواہش کے موافق
قبول کرتا ہے جسطرح زرگر ایک زیور
کو توڑ دوسرا زیور گھڑتا ہے اوسیطرح
جیو آتما ایک جسم کو چھوڑ دوسرا جسم

قبول کرتا ہے ۴۲ - تناسخ کی
تعریف مین - جو اپنی عمر اور عقل اور
دولت کو واسطے نجات ارواح پتر ون
کے صرف کرتا ہے وہ پتر لوک کو جاتا ہے
جو کہ پتر لوک کے جانے کے لائق ہوتا
ہے وہ وہان جاتا ہے علے ہذالقیاس
دیو کرم کا کرنیوالا پرجاپت کے لوک کو
اور عاقل برن گرہ کے لوک کو غرضکہ
ارادہ اور عمل کے موافق مقام پاتا
ہے ا - جیو آتما ہمین برہم ہے - مگر اس
کی رسم ہے کہ جب شک اور وہم سے
قریب ہوتا ہے عین شک ہو جاتا
ہے اور اوسی کے موافق فعل کرتا ہے
اور جب عقل اور گیان سے نزدیک
ہوتا ہے عین عقل ہو جاتا ہے -
علی ہذالقیاس دل اور پران اور
آنکھہ اور کان اور زمین اور پانی
اور ہوا اور آگ اور آکاش اور
شہوت اور غضب اور تمیز اور نیکی
اور بدی اور غم اور سرور غرض جس
کے قریب ہوتا ہے سراپا وہی ہو جاتا
ہے - اور اوسیکا فعل کرتا ہے -
علاوہ اسکے جیساکہ اوسپر اطلاق این
اور آن کا کیا جاوے ویسا ہی وہ
ہو جاتا ہے اور ویسا ہی فعل کرتا ہے
اور جیساکہ فعل صادر ہوتا ہے ویسا
ہی مقام ملتا ہے نیک فعل سے نیک
نام اور بد فعلی سے بدنام ہوتا ہے
غرضکہ باعتبار مقام اور افعال کے موسوم
اور موصوف ہوتا ہے جیو آتما عین
خواہش ہے پس جو خواہش ہو موجود
ہو اور خواہش سے جیسے عمل ہون ویسا
نتیجہ ملے اور عین وہی ہو جاوے ۴۳
پیدائش تری ہے جیو آتما کی جیسی خواہش
نیک یا بد ہو ویسی ہی مقام میں جسم لطیف
سے پہونچتا ہے اگر فرزند کی خواہش رکھتا ہو

تو بصورت فرزند کے پیدا ہوتا ہے بیٹے
کو فرض ہے کہ باپ کی خواہش کو پورا کرے
ورنہ اوسکا باپ واسطے تمام کرنے اپنی
خواہش کے دوسرا جنم پاوے گا ۴۴
انسان واسطے جاننے علم الہی اور نیک
عمل کرنے کو پیدا ہوا ہے پہلے جو کچھہ
بیان ہوا وہ اون کے متعلق تھا۔ جو
گرفتار خواہش کے ہین اب اون کا
بیان ہوتا ہے جن کو خواہش نہین
ہے خواہش سے آزاد ہونے کو دو
سبب ہوتے ہین یا جو خواہش ہو وہ
حاصل ہو جاوے یا عقل سے اوسکی
حقیقت معلوم ہو جاوے کہ ناچیز اور
فانی ہے جسکو آتما کا گیان ہو جاوے
وہ سب کو پا سکتا ہے کیونکہ آتما سے
سب چیز موجود ہوی ہین اور کچھہ شک
نہین کہ آتما سب مین بیاپک ہے جو
آتما کو پاتا ہے وہ مستغنی ہو جاتا ہے
اور اوسکی خواہش ظاہری اور باطنی
اور قواسے افعال متحرک نہین ہوتی
ہین اور مطلق خواہش اوس مین نہین
رہتی ہے اگر کچھہ خواہش رہ جاوے
ناگزیر دوسرا جسم واسطے اتمام خواہش
کے قبول کرنا لازم آوے جو خواہش
سے آزاد ہوتا ہے وہ برہم ہو گیا پہر
قیود اجسام لطیف اور کثیف وغیرہ
سے خلاص ہوا یہی برہم ہے ۴۵
بید کی سرتی ہے جس کے دل مین
خواہش اور آرزو ہے وہی مرنیوالا ہے
اور جو خواہش سے آزاد ہو گیا وہ امر
ہو گیا اور اوس نے برہم کو اسی قالب
عنصری مین پایا بلکہ وصل ہو گیا بلکہ
عین برہم ہو گیا خواہش سے آزاد ہونا
یہی نجات ہے اور خواہش مین مبتلا
رہنا یہی بندہن ہے خواہش دنیا ہو یا
عقبی غرضکہ کسی لوک کی ہو یکسان ہے

کیونکہ جسما ناصر رکہا گیا اور متشکل متخیل
ہوئی وہ فانی ہے اور جو پیدا ہوا
وہ معدوم ہونے والا ہے پس چاہیے
کہ جسطرح سانپ کینچلی کی طرف کچھہ التفات
نہین رکہتا ہے اور اوسکی جدائی سے
کچھہ غم نہین کرتا ہے اسیطرح شہوت
لذات جسمانی کو کہ دنیا اور عقبی کی لذات
جسمانی ہین چہوڑ کے پاک ہو جاوے
پہر عین برہم ہے ۴۶ جاگو لکسا نے
کہا اسے راجہ جنک آتما کے پانے کی راہ
حد سے زیادہ مشکل ہے اور بہت باریک
ہے قدیم عقلا اور حکما سبب اس راہ پر
چلنے کے جسطرح آتما سے تمام نام اور
تمام جرم اور جسم اور شکل اور عنصر برآمد
ہوئے ہین اوسی طرح تمام راہ اور رسم
اوس سے برآمد ہوئے ہین پس آتما کی
شناخت کل پر حاوی ہو جاتا ہے مین
سچ کہتا ہون اور حق الیقین سے بیان
کرتا ہون اور محقق اس راہ کا ہون
کہ بزرگون نے اسی راہ سے کمال کو پایا
ہے اور اسی راہ سے مین نے گیان حاصل
کیا ہے اور نتیجہ اس راہ کے اوپر چلنے کا
یہہ ہے کہ انسان سراپا نور ہو جاتا ہے
مگر جب تک قیود و شہوات سے پاک نہین
ہوتا ہے آتما کو نہین پاتا ہے اور دور
رہتا ہے تو غور کریے سن کہ بعضے رنگ
اوس نور لاثانی کا سفید بتاتے ہین۔
بعضے صندلی بعضے سبز بعضے سرخ بعضے
گلگون غرضکہ ہر ایک ہر رنگ دیگر کے نشان
دیتا ہے سبب اختلاف بیانی کا یہہ ہے
کہ رگ بہتا مین بہت رگ ملی ہین
جس نے ان رگون سے کسی رگ کی
تعریف اپنے گرو سے معلوم کی اوسی رگ
کے رنگ کو بیان کیا اور اپنے شاگردون
کو بتایا حقیقت مین وہ رگ نتائج محفوظہ
ہے اور بے رنگ ہے۔ جس کے خیال

ہین جو رنگ آتما اوس نے اوسی رنگ
کو اوسکا رنگ قرار دیا جو غور سے
دیکھو وہ معلوم کرسکے کہ ان مین سے
کوئی سمجھہ دار نہین ہے اور حقیقت مین
بیتنی ہین پس جو جس رنگ کا دھیان
کرتا ہے اوسکی آخرت اوس رنگ سے
دیوتا کے ساتھہ ہوتی ہے وہ برہم کو
نہین پاتا ہے۔ جب تک سب سے
اوس کے دھیان کو بیرنگی کا دھیان
چاہیے اور شہوت اور غضب بلکہ
تمیز سے ہی آزاد ہو واجب ہے جب
سبب سے صفائی ہو تب نور علم اور
عقل سے ... عارف راہ حق کو
نتیجہ اعمال پر نظر نہین رہتی ہے اور
اوسکا واقف ستگن سروپ اور چت
آنند روپ ہو جاتا ہے
مولف - اس مجمل عبارت کی شرح
چراغ حقیقت مین فقیر نے مفصل لکھی
ہے جو اوسکو دیکھے یقین ہے کہ معنی
کو خوب سمجھے ۲ - جو کوئی تحقیقات
مین محسوسات کے محو ہوتے ہین اور نتائج
کی امید سے گرفتار اعمال کے رہتے ہین
اور کرم کانڈ اور اوپاسنا کے وسیلہ
سے جنت کے پانے کی امید کرتے ہین وے
ظلمات یعنی اندہکار اور اگیان یعنی جہل
مین پہنسے ہین دست بستہ راہ کو بہول
جنگل مین بہٹکتے پہرتے ہین اور دریاے
ناپیداکنار مین غوطے کہاتے ہین اور
خاردار درختون سے لذت دار میوہ
کی امید رکہتے ہین اور جہل مرکب کے
زندان مین مقید ہین وے کبہی آرام کو
نہ پاوین گے - دنیا مین عاقبت
کے بہروسے سے تکلیف اوٹہاوینگے
اور عاقبت مین دنیا کے بہروسے بے چین
رہین گے - ۳ - جو آتما کو جانتے ہین
وہ کبہی خواہش دنیا اور عقبی مین نہ پہنسے

اور مگر وہ اور نا صرف ہی کی آفات سے
چھوٹ جاویگا اور سب سے آزاد ہوکے ہمیشہ
امن چین مین ہوگا اور جو ہر ناس اسکے کریگا
اور نتایج پر بھروسہ رکھیگا اوسکو واسطے
حاصل کرنے نتایج اعمال لامحالہ دوسرا
جسم قبول کرنا لازم ہوگا کیونکہ نتیجہ جسم کے
اتصال سے ملتا ہے پھر اوسکے حاصل
کرنے نتیجہ کے قبول کرنا جسم کا لازم ہے
۴ - جیو آتما ظاہرا مقید زندان جسم ہے
مگر جو عارف ہو وہ قید مین نہین رہتا بلکہ
اپنے تئین اوس زندان مین پاسبان قیدیون
کا سمجھتا ہے قید فقط غفلت اور جہالت
ہے - عارف آتما کا مقید نہین رہتا ہے
۵ جسنے آتما کو نہین پہچانا وہ ظلمات
جہالت مین بھٹکتا ہے اور دریائے غم
مین غوطے کہاتا ہے اور آتش حرمان
سے جلتا ہے اور جس نے آتما کو پہچانا
وہ بے زوال اور سراپا سرور ہو جاتا
ہے - ۶ - آتما کو جاننے والا کسی سے
نہین ڈرتا ہے اور آفات سے معصوم
نہین ہوتا ہے کیونکہ سب کو یکسان
جانتا ہے پس وہ کس سے ڈرے اور
کسکو اپنے سے برا سمجھے اور کس کے
حضور مین اپنے تئین داسان داس
قرار دیوے جسکو ایسے کمال حاصل کرنے
کی خواہش ہو وہ آتما مین محو ہووے
۷ - پانچون حس ظاہری اور بہوت
آکاش سب آتما سے موجود ہوئے اور
تمام کثرت حقیقت مین آتما کی وحدت
ہے پس جو آتما کو متعدد سمجھتا ہے وہ ہر دم
مرتا ہے اور جو ایک سمجھتا ہے وہ گھٹتا
ہے نہ بڑھتا ہے اور بحالت اصلی رہتا
ہے پس حیات ابدی پاتا ہے ۸ - آتما
بیاپک ہے یعنی کل شی مین محیط ہے
اور سب سے اعلے ہے پس جسکو حق الیقین
سے آتما کا گیان ہو جاوے وہ تلاش

سے باز رہتا ہے اور وجہ ظاہر ہے - کہ
گم شدہ کو تلاش کرتے ہین حاضر کو کون
تلاش کرتا ہے

پیتم پیتان تب لکہون جب تم ہو بدیس
تن مین من مین نین مین تاکو کیا سندیس

جب مطلب سمجھ مین آجاوے پھر زیادہ
فکر کرنا بھی لازم نہین ہے کیونکہ توہمات
سے بجز خرابی حاصل کچھ نہین اور دل اور
دماغ اور جملہ حواس کو مشق بے سود مین
ڈالنا حرکت لغو ہے ۹ - عاقل آتما کے
پہچاننے کو بید پڑہتے ہین اور نوع بنوع
کی ریاضت اور عبادت اور کرم اور
اوپاسنا کرتے ہین جب اوسکو پاجاتے
ہین ساکت اور خاموش ہو رہتے ہین
کیونکہ آتما سراپا علم اور عقل اور بیران
اور جان جہان ہے ۱۰ بعد جاننے آتما
کے خواہش جاہ اور جلال اور مال اور
متاع اور زن اور زمین اور فرزند
اور یار اور مددگار اور بہشت اور
لذات بہشت سب ہیچ اور پوچ معلوم ہوتی
ہین کیونکہ یہہ سب جگت مین ہین اور جگت
نیست ہست نما ہے اور وہ جو ہست
مطلق ہے ایک آتما ہے ۱۱ - عوام کو دو
قسم کی خواہش ہوتی ہے ایک لذات عقبی
کی کہ بہشت مین حور اور غلمان اور شراب
اور ناب پانی اور حوض اور سایہ دار
درخت ملین گے اور اگلے جنم مین اس
جنم کی نیک افعال کا بدلہ حاصل ہوگا اور
پتر لوک مین سکھ ملیگا - دوسری لذات
دنیا کی مثل راج اور حکومت اور دولت
اور عیش اور آرام اور تندرستی اور
کثرت اولاد اور قطار مستورات اور [illegible]
ایک قسم کی خواہش دلکو پکڑتی ہے دوسری
اوسکے ہمراہ جا بیٹھتی ہے جیسے سایہ
دہوپ کے ہمراہ رہتا ہے اور دہوپ
آفتاب کے - وے نہین جانتے ہین - کہ

جیو آتما اور آتما اور پرم آتما بیاپک نام
تین ہین حقیقت مین ایک ہین - اور
خواہش دنیا اور عقبی برائے نام دو ہین مگر
خواہش ایک ہی ہے جو آتما کو واحد جانتا
ہے وہ بیم دوزخ اور امید بہشت اور
عذاب اور نتایج ثواب اور حصول لذات
اور مہجوری اسباب دنیا اور عقبی کو ناچیز
اور محض جھوٹھ اور ہر طرح سے بے حقیقت
اور فانی جانتا ہے اور ہر حال کو جو اس
کے جسم پر گذرے مساوی سمجھتا ہے
اگر آرام ملے جانتا ہے کہ اسکو فنا
ہے اور اگر تکلیف ہو جانتا ہے کہ اسکو
بھی فنا ہے کیونکہ اوسکو تمیز تفریق رنج
اور راحت کی نہین رہتی ہے وجہ یہ
ہے کہ آتما کے گیانی کو ارادہ کرنے اور
نہ کرنے کسی فعل کا کسی مدعا سے نہین
ہوتا ہے پس راست ہونے یا بگڑنے
سے ملال اور خوشی بھی نہین ہوتی ہے
اور شہوت اور غضب دور ہو جاتے ہین
کیونکہ جو منتہا سے مراتب ہے اوسکو
پاجاتا ہے ۱۲ - بید کی شرتی ہے
کہ برہم گیانی کو سب قسم کے گناہون
سے فضیلت قدیم سے ہے اور یہہ
پابند عمل کا نہین رہتا ہے اور نہ عمل کے
سبب سے فضیلت اور ذلت پاتا
ہے کہ نیک افعال سے اوسکو نتیجہ نیکی کا
نہین ملتا اور نہ بد افعالی سے بدی کا
اور نہ اوسپر کوئی عمل کرنا فرض ہے
کیونکہ وہ برہم ہو جاتا ہے اور برہم قادر
نیک اور بد افعال پر ہے جس سے عوام
ڈرتے ہین اور جسکو عوام جانتے ہین وہ
اوس کی [illegible] بہشت آجاتے ہین کیونکہ جو
برہم کو جانتا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے وہ
برہم ہو جاتا ہے اور خدا بن جاتا ہے ۱۳
عرفان حاصل کرنے کی ترکیب - ۱ - گیان
اندری اور کرم اندری اور انتہکرن کو بس

۔۔۔ سے موافق کام کرین ۔ ۲
تمام خواہش دنیا اور عقبی کو چھوڑ کے فقط
برہم کے پانے کی خواہش رکھے ۳ ۔ رنج
اور راحت اور سردی اور گرمی اور موافقت
اور ناموافقت زمانہ اور تنگی اور فراخی حال
سے مسرور اور مغموم نہ ہووے اور تکبر اور کینہ
اور حسد اور غم اور غصہ اور حرص اور ہوس
اور محبت اور الفت اسباب دنیا اور عقبی
اور لذات محسوسات کو بالکل دفع کروے
اور جہل اور ظلم سے آزاد ہووے ۴ بید
اور شاستر اور علم معقولات حاصل کرے
اور اوستاد کامل تلاش کرے پھر اوستاد کے
قول پر اعتماد رکھے ۵ اپنے تئین اپنے بین
دیکھے اور سمجھے کہ مین کل ہون جزو نہین ہون
اور جو کچھ ہے مین ہون میرے سوا کوی اور
کچھ نہین ہے اور مین آتما سب کی ہون
اور سب میری آتما ہین پس جو ایسا سمجھے گا وہ
نیک اور بد فعل سے آزاد ہو جائے گا اور
نتایج افعال سے بری ہوگا ۶ ۔ جو اس ترکیب
سے آتما کو جانے وہ برہمن ہو جاویگا اور برہم
کا جاننے والا بن جاویگا بلکہ وہ جسکو چاہیگا
مثل اپنے بنا لیویگا جو اس موافق عمل نہ
کرے اور زبانی دعوی کرے وہ مہا پاپی ہے
۴۸ ۔ راجہ جنک نے ایسی نصیحت سن کے کہا
کہ مین آپکی ہدایت سے زندان جہالت سے
رہا ہوا اور تخت دانش پر جلوس کیا یہہ سلطنت
جسکو عوام عبادت اور ریاضت سے خواہان
ہین ناچیز سمجھتا ہون اور اپنے تئین آنند
سروپ جانتا ہون ۴۹ ۔ پورن برہم ۔ ۱
پورن کے معنے نہایت اوس ذات کی ۲
پیروہی کے معنے نہایت عالم اور نام اور صورت
چونکہ نام اور صورت اور عالم اوس بے نہایت
سے برآمد ہوے اور قایم ہین اور محو ہون گے
اسواسطے انکا نام پورن جسکے معنی اوم ہین
ہوا اور یہی نام برہم کا سب سے اعلے ہے
بمنزلہ جد اکاس کے جو محیط اسما اور صفات

اور اشکال اور موجودات کا ہے چاہیئے
کہ جد اکاس کو برہم جانے کیونکہ تمام
موجودات درونی اور بیرونی اوس کے
احاطے مین ہے ۔ ۵۰ ۔ پرجاپت کی نسل
تین قسم کی ہے ۱ دیوتا یعنے شعرا اور
فرشتے اور موکل اور فرخندہ خصال
اور نیک افعال یہہ بہی بصورت آدمی
ہوتے ہین ۲ ۔ انسان جو اعتدال کی
حفاظت کرتے ہین اور سلامت روی اختیار
کرتے ہین اور انتظام دنیا اور آخرت
بواجبی کرتے ہین اور خویش اور بیگانہ
اور دوست اور دشمن سے بعدل
پیش آتے ہین یہہ بہی بصورت آدمی
ہین ۳ ۔ اسر یعنے اہرمن اور شیطان
اور ظالم اور جاہل اور مغلوب شہوت
اور غضب اور تعصب اور حسد وغیرہ
یہہ بہی آدمی ہین اور کوی نہین ہین
۲ ۔ تینون قسم کے بحضور اپنے باپ
کے حاضر ہوے اور خواستگار ہدایت
کے ہوے باپ نے حرف دال کہہ کے
تینون سے کہا کہ اس کے مطلب کو سمجھو
کہ یہی ہدایت میری ہے ۳ ۔ چونکہ
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست
ہر ایک نے جو سمجھا بیان کیا ۱ ۔ سرون
نے کہا کہ اے باپ ہم سمجھے ہین کہ آپ فرماتے
ہین کہ ہم حبس دم کرین یعنی حواسون کو
وسواس ظاہری اور باطنی سے روکین
باپ نے جواب مین بہت خوشی سے پرلو
کہا یعنی درست اور حق یعنی خوب سمجھے
آدمیون نے کہا کہ ہمارے قیاس مین آیا
کہ آپ فرماتے ہین کہ حکمت اور شجاعت
اور عفت سے عدالت کرو اور عوام الناس
سے خوش گذران رہو باپ نے خوش
ہوکے پرلو کہا اسرون نے کہا کہ ہماری
سمجھ مین آیا ہے کہ آپ یہہ فرماتے ہین
کہ خلق آزاری اور کینہ کشی اور شہوت

پرستی اور غضب رانی اور ہر قسم کی بدکاری
چھوڑو اور جہالت سے باہر نکلو اور تعصب
نہ کرو باپ نے خوش ہوکے پرلو کہا ۴
پرجاپت نے کہا کہ یہی دال دیا یعنی
اور دیو سے مراد دیوتا ہے اور دیوتا
پرہم ہے جب بادل گرجتا ہے تین دال
کی آواز برآمد ہوتی ہے د د د
اوس کے معنی سمجھو کہ ضبط کرنا حواس
کا اور سخاوت اور شجاعت سے پیش
آنا مخلوقات سے اور ناز اور نہ دینا
کسی جاندار کو آواز غیبی اور آکاش
بانی اور کلام ایزدی یہی ہے پس جمیع
مخلوقات کو چاہیئے اس پر اپنا عمل
رکھین مولف فرشتے وے ہین جو
نیک اور بد جہان سے کنارہ کرتے ہین
انسان وے ہین جو اعتدال کی حفاظت
کرکے حیات کو آرام سے قطع کرتے ہین ۔
حضرت شیطان وے ہین جو جہان کی
آزار دہی کو نکوی عاقبت کی سمجھتے ہین
اور جہل اور ظلم سے مرتے اور مارتے
ہین شر اور اسر اسم فرضی ہین جو کچھ
ہے یہہ آدمی ہے ۵۱ ہردے وہ
پرجاپت جسکی اولاد مین یہہ تینون
قوم ہین اوسکا دوسرا نام ہردے یعنے
دل ہے اور دل مین عقل ہوتی ہے
اور عقل روشنی ہے اور روشنی برہم ہے
پس معنے ہردے اور پرجاپت کے سمجھو
۲ ۔ ہردے کے تین حرف ہین (ہر)
اس کے معنے ہین پکڑنا حواسون کو لذات
محسوسات سے ۲ (د) اس کے معنے
ہین یگانہ اور بیگانہ سے کہ مثل حواس جو
کے ہین بواجبی خدمت کرنا اور خدمت
لینا یعنی تمدن (۳) (ی) دل کو حرکت
نالایق سے روکنا کہ یہہ حرکت دینے والا
حواسون کا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ جو ۔۔۔
راہ اختیار کرے اوس سے یگانہ اور بیگانہ

راضی رہے پس خوش گذران ہو۔
۵۳ - برہم ہے اور ستی یعنے ہرن گربہ
ستر اردنت مین چونکہ یہہ سب سے مقدم
ہے اسوجہ سے اسکا نام ستی قرار پایا
جو ایسا ہے وہ دشمنون پر غالب رہے
اور تہمت اور عیب اور دغا اور فریب
سے دور رہے ۔ مولف جو حرکت ناشائستہ
نہ کرے اوسکا کوئی دشمن نہ ہو اور
جو کثافت باطن سے ہو اپنی حرکت سے
آپ دفع ہو۔ ۵۴ - ہرن گربہ مجموعہ
عناصر لطیف کو کہتے ہین یعنی ہیولی کہ اسمین
مین آمیزش کسی عنصر کی نہین ہے اور
ویراٹ عناصر مرکب کو کہتے ہین یعنی جس
مین صورت کل عالم کی موجود ہو چاہئے - کہ
ہرن گربہ اور ویراٹ کو دو نہ سمجھے - بلکہ
عین برہم جانے کیونکہ برہم عین ہستی ہے
اور ہستی پر غالب ہے پس جاننے والا
اس ہستی کا نیستی پر غالب ہوجاتا ہے
۵۵ - سب سے پہلے پانی پھر جملہ عناصر
لطیف موجود ہوئے پھر اوسکی لطافت
سے ستی یعنے ہرن گربہ موجود ہوا پھر
اوس ہستی یعنے برہم سے ویراٹ روپ
یعنے پرجاپت کہ مراد صورت کل عالم سے
ہے ظاہر ہوا اور فرشتے یعنی دیوتا پیدا
ہوئے اس وجہ سے دیوتا ستی سے مشغول
ہوئے کہ وہ برہم ہے ستی کے تین حرف
ہین س ت ی پس س اور ی سے
مراد قوت اور حرکت ہے پس سچ ہے اور
موت سے آزاد ہین اور ت بے حرکت ہے
اور جھوٹھ اور مردہ ہے یعنی وے زندہ ہین
اور یہہ تیسرا مردہ مردے حرف کی جان
راستی اور حیات ہے اور راستی اور
حیات نے اسے دو طرف سے پکڑا اس
سبب سے وہ بھی راست اور بے زوال
ہوگیا جو اس عبارت کے مطلب کو سمجھے
اگر اوس سے خطا جھوٹھ بات ناندان ہے

مرزد ہو جھوٹھ ظاہر نہ ہو وہ ستی عین
برہم ہے اور جو پرش سوراخ چشم طرف
راست مین ہے وہ ست ہے اور آفتاب
اور چشم راست ایکدگر سے نسبت رکہتے
ہین کیونکہ آفتاب آنکہہ مینہ اور آنکہہ
آفتاب مین ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ آنکہہ
آفتاب کی قوت سے دیکھتی ہے اور آنکہہ
کی قوت سے آفتاب نظر آتا ہے - جب
آدمی قریب المرگ ہوتا ہے روشنی آنکہہ
کی کم ہوجاتی ہے اوسوقت مین آفتاب کی
روشنی کم نظر آتی ہے کہ شعاع آفتاب کی
آنکہہ مین اپنا اثر بخوبی کر نہین سکتی ہے -
۵۶ - وہ پرش جو آفتاب مین ہے سر
اوسکا وہ لفظ ہے جو شروع مین گائتری
منتر کے ہے نہ بہواہ بہوہ سوہ -
بہوا ایک لفظ ہے اوسکو سر قرار دو
بہوہ دوسرا لفظ اسکو دونو بازو سمجھو
سوہ تیسرا لفظ ہے اسکو دونو پاؤن
فرض کرو نتیجہ اس کلام یہہ ہے - کہ
اشرف موجودات بصورت انسان ملکہ ہے
اور پوشیدہ نام اوسکا آہنگ ہے یعنی
روشن کرنیوالا تاریکی کا اور اسیطرح
آفتاب اور آنکہہ کو فرض کرو کیونکہ تمام
روشنی آنکہہ اور آفتاب سے ہے - ۲
من آنکہہ کی پتلی کو کہتے ہین اور من کے
معنے انانیت کے ہین یعنے دل کے پس یہہ
من روشن کرنے والا علم اور عقل کا اور
دور کرنے والا ظلمت جہل اور ظلم کا ہے -
۵۷ - دل وہ پرش ہے اور وہ روشنی
ہے جو روشنی حق ہے کیونکہ تمام موجودات دل
کے اندر ہے جو دل مقدار مین ایک دانہ
چاول کے ہے وہی سب کا مالک ہے اور
تصرف کرنے والا سارے جہان کا اور
بادشاہ عادل ہے - یہی سب کو ادب
سکہلاتا ہے اور اسکا اطاعت کرنے والا
ہمہ صفات موصوف ہوتا ہے ۵۸

بجلی برہم ہے وجہ یہہ ہے کہ یہہ تاریکی ابر
کو دور کرتی ہے اور برہم تاریکی گناہون
کو پس جو اس صفت سے برق کو برہم جانے
وہ گناہون سے پاک ہوجاوے ۵۹
بید عین نطق ہے اسکو اکیلا دہ گاؤ بچہ دار
فرض کرو - چونکہ بید چار ہین اوسکو چار
تہن اوسکے قرار دو - اسوہا کار یعنی ہوم
۲ - ست کار یعنی تعظیم و تعریف - ۳
ہنت کار یعنی غذا ۴ - سودہا کار یعنی
ترپن دو پستان جو اول اور دوم ہین
اون سے نفع پاتے ہین اور تیسرے سے
انسان اور چوتھے سے ارواح پتردون
کے - تراس گاے کا پران ہے اور بچہ
اسکا دل ہے **مولف** اسکا حاصل کلام
لکہنے کے لایق نہین ہے مگر جو غور کرے
وہ سمجھ سکتا ہے اگر عاقل ہو اور جاہل سے
پوشیدہ رکہنا عین مصلحت ہے ۶۰
آتما اگنی روپ ہے جسکا نام بسوانترا اور
حرارت غریزی مشہور ہے اور جس سے
جاندار زندہ ہین اور اس سے غذا ہضم
ہوتی ہے اور ناتھہ کے وقت اوس
آگ سے آواز برآمد ہوتی ہے جیسے
دیگ مین بوقت رکہنے چولہہ پر جب کوئی
دونو کانون کے سوراخ بند کردے
وہ آواز از خود مسموع ہووے - جب
آدمی قریب المرگ ہوتا ہے غذا معدہ
مین تحلیل نہین ہوتی ہے پس وہ آواز بھی
مسموع نہین ہوتی ہے یہہ آواز جسکی
تعریف ہوئی اناہد شبد ہے اور یہہ نو
قسم کی ہوتی ہے - ۶۱ - جب آدمی مرتا
ہے ہوا مین جاتا ہے اور ہوا اس کو
چاند مین پہونچاتی ہے اور وہ آفتاب
مین اور وہ برہما کے عالم مین - پس
وہان بہت آرام سے بے اندوہ رہتا
ہے - ۶۲ - بیماری بمنزلہ ریاضت کے ہے
پس چاہئے کہ کیسی ہی بیماری ہو شکر کرے

کیونکہ مصیبت پر فتح فقط صبر سے ملتی
ہے - ۶۳ - بعضے غذا کو برہم بتاتے
ہین اور وجہ یہہ ظاہر کرتے ہین کہ بغیر
غذا کے پران ضایع ہوتے ہین پس
یہہ برہم ہے ۶۴ - بعضے پران کو برہم
قرار دیتے ہین اور یہہ وجہ ظاہر کرتے
ہین کہ جب یہہ نکلجاتا ہے جسم بیچکارہ
ہو جاتا ہے - ۶۵ بعضے غذا اور
پران دونو کو برہم بتاتے ہین اور
وجہ یہ بتاتے ہین کہ یکدیگر کے محتاج
ہین - ایک رکھیشر نے اپنے باپ سے
پوچھا کہ جو غذا اور پران کو برہم
جانتے ہین وے جاہل ہین یا عاقل
باپ نے جواب دیا کہ غذا سے جسم
کا قیام ہے اور پران سے جسم کو
حیات ہے پس دونو کو ایک ہی جاننا
چاہیے -
۶۶ - اور کہتے پران جسم کا بادشاہ
ہے جس طرح بادشاہ رعایا کو
فساد سے باز رکھتا ہے اوسیطرح
پران جسم کے فسادون اور زخمون
کا علاج کرتا ہے ۶۷ - جو پران
کو بزرگ سمجھے وہ قوم پر بزرگی
پاوے اور جو نطق کو بزرگ جانے
اوسکا کلام بالا رہے - اور جو
قوت بصر کو شریف سمجھے وہ تمام
عالم کی سیر کر سکے - اور دشوار گذار
مقامون مین آسانی سے پہونچ سکے
اور جو کان کو بزرگ جانے وہ جہان
کی بات کو سن سکے اور جو دل کو بزرگ
جانے وہ قوم کا پشت پناہ ہووے
اور جو آلہ تناسل کو بزرگ جانے وہ
کثیر الاولاد ہووے خلاصہ یہہ ہے
کہ جسکو شریف جانے گا اوسی
طرف متوجہ ہوگا - پس اوس کے
متعلق جو فعل ہین اگر بواجبی کریگا
معزز ہوگا اور جو بے تمیزی سے کریگا
اپنے کردار کا نتیجہ پاوے گا -
۶۸ - تمام حواس ظاہری اور باطنی
اپنی اپنی بزرگی کے مدعی ہوے
اور پرجاپت کو منصف مقرر کیا
پرجاپت نے حکم صادر کیا کہ جسکے
بغیر سب معطل ہوجاوین وہی
سب مین بزرگ ہے پس ہرایک نے
اپنی فضیلت کے ثبوت کو جسم انسان
سے کنارہ کیا - چنانچہ جب آنکھہ
جاتی رہی جسم انسان کا اندھا
ہوکے کاروبار عالم کے کرتا رہا علے
ہذ القیاس کان اور ہاتھہ اور
ذائقہ وغیرہ کے بغیر حیات مین کچھہ
ہرج نہ ہوا اور اون کی غیر حاضری
مین جسم کا کام جاری رہا جب پران
نے باہر جانے کا قصد کیا سب حواس
مثل ماہی بے آب کے مضطرب ہوے
اور سب نے بغیر اوس کے اپنے تئین
بیچکارہ سمجھا تب ہر ایک نے اپنے
دعوے سے باز دعوی دیا - اور
اوسکی فضیلت پر اقرار کیا اور
پران کو بخوشامد تمام جانے سے
روکا - ۲ - پران نے حواسون سے
پوچھا کہ تمہاری غذا اور تمہارا لباس
کیا ہے سب نے کہا کہ جو غذا تمام
جاندار کہاتے ہین اور جو لباس
وے پہنتے ہین تم بہی استعمال کرو
جو کوئی اس رمز کو سمجھے وہ وہ غذا
نہ کہاوے جس سے معدہ مین فساد
ہو اور غذا بے لذت اور حرام اور
تکہ وہ کبہی اوس کے نصیب نہ ہووے
۳ - بید کی شرتی ہے کہ پہلے طعام
سے اور بعد طعام کے آچمن کرے
یہہ بمنزلہ لباس طعام کے ہے ۶۹
سوپت کینتو تحصیل علم سے فارغ ہوکے
ملک پانچال مین گیا اور وہان کے بڑے
بڑے پنڈتون سے مباحثہ مین غالب
ہوا پہر راجہ پرواہن کے حضور مین
مباحثہ کو گیا کہ وہ فاضل وقت کا
تہا راجہ نے کچھہ تعظیم و تکریم نہ کی
بلکہ حقارت سے دیکھہ کے کہا کہ اے
خورد سال آ اوس نے بہی شرایط
تعظیم شاہانہ ادا نہ کیے آخر راجہ نے
پانچ سوال اس سے کیے ۱ - وہ
دو راہ کون سے ہین کہ جن سے بعد
چہوڑنے اس جسم کے آدمی اوس عالم
مین جاتے ہین ۲ - جو ارواح اس
عالم سے اوس عالم مین جاتے ہین
وے کس طرح سے پہر اس عالم مین آتے
ہین ۳ - کیا سبب ہے کہ کثرت سے
آدمی اوس عالم مین جاتے ہین اور
وہ پر نہین ہوتا ہے ۴ - وہ کیا
ہے جو چند بار کے ڈالنے سے نطفہ
انسان کا بنتا ہے ۵ - ترکیب جانے
راہ دیو جان اور پتر جان کی کونسی
ہے - سوپت کینتو نے پانچون سوالون
کے جواب سے لاعلمی بیان کی تب
راجہ نے فرمایا کہ یہہ سوال طبعی
نہین ہے بموجب شرتی بید کے ہین
اور ظاہر ہے کہ دیو جان عالم ملکوت
کو اور پتر جان عالم ارواح کو کہتے
ہین اور جو مرتے ہین انہین دو
راہ سے جاتے ہین اور یہہ دونو
راہ مان باپ کے درمیان ہین
اور مان اور باپ زمین اور آسمان
ہین - طالب علم شرمندہ ہوکے
باپ کے پاس گیا اور کہا کہ تم فرماتے
تہے کہ جملہ علوم مین تو فایق ہوگیا مگر جب
مین پانچ سوال راجہ سے جواب
دینے کو عاجز ہوگیا معلوم ہوا کہ جو علم
مجہہ ہوا وہ معقول نہ تہا - باپ نے

جب مضمون سوالات کا سنا حیران ہو گیا اور کہا کہ ہم رسمی علوم سے واقف تھے علم معقول سے ہم بھی جاہل ہین اب مصلحت یہہ ہے کہ طالب علم ہو کے راجہ سے علم حاصل کریں وہ طفل بسبب شرم کے کہ مغرورانہ سمجھو راجہ بات کرتا تھا نہ گیا مگر اوسکا باپ برہمن حیرت اختیار کر کے جا حاضر ہوا۔ راجہ نے پہلے تو عذر کیا اور مال اور متاع دینے کو اقرار کیا لیکن جب اسکے شوق کو کامل پایا تعلیم کو راضی ہوا۔ آخر پانچون سوالونکا جواب آپ ہی دیا۔ پانچ آگ معہ اوسکے لوازمات اور پانچون پانی کہ جس سے نطفہ انسان کا پیدا ہوتا ہے اور آخر فنا ہوتا ہے اس شرح سے ہین۔

آگ وہ ہے جسمین ہوم کرتے ہین اور بجائے لکڑی اُس کا دیوتا سورج ہے اور بجائے دخان کے شعاع آفتاب کی اور بجائے شعلہ کے روشنی دن کی اور بجائے انگاری کے جہات عالم کے اور بجائے چنگاری کے گوشے جہات کے اور بجائے پانچوین پانی کے جو آگ مین ڈالتے ہین اعتقاد اون کا جو قالب کو چھوڑ کے جاتے ہین اور بید پر یقین رکھتے اور عمل نیک کرتے ہین اور بجائے ڈالنے پانی کے چاند جو بادشاہ بید انتیون اور برہم گیانیون کا ہے۔

۲۔ آگ عالم فضا۔ دیوتا اسکا بجائے لکڑی کے سالتمام اور بجائے دخان کے ابر اور بجائے شعلہ کے برق کی چمک اور بجائے انگاری کے صاعقہ اور بجائے چنگاری کے رعد اور بجائے پانی کے روح چاندکی اور بجائے بہتے پانی کے بارش ہے

۳۔ آگ کا دیوتا بجائے لکڑی کے زمین ہے اور بجائے دخان کے بیسوانتر آگنی اور بجائے شعلہ کے شب اور بجائے انگارون کے چاندنی اور بجائے چنگاریون کے ستارے اور بجائے پانچوین پانی کے ارواح تارون کی اور بجائے ڈالنے پانی کے غلہ۔

۴۔ آگ کی غذا کہانے والے اور دیوتا ان کا کہولنا موہنہ کا اور بجائے دُخان کے پران اور بجائے شعلہ کے نطق اور بجائے انگاری کے بینائی اور بجائے چنگاری کے قوت سمع اور بجائے پانی کے خلاصہ غذا کا جو انسانون کے لایق غذا ہے۔ اور بجائے ڈالنے پانی کے نطفہ انسان کا ہے۔

۵۔ آگ عورت ہے اور بجائے لکڑی کے اوسکا مکان مخصوص اور بجائے دُخان کے موے زہار اور بجائے شعلہ کے شہوت اور بجائے انگاری کے مجامعت اور بجائے چنگاری کے لذت مباشرت اور بجائے پانی کے نطفہ مرد کا اور بجائے ڈالنے پانی کے نوع انسان کی۔

جب آدمی مرتا ہے اوسکو آگ مین جلاتے ہین پس لکڑی اور دُخان اور شعلہ اور انگاری اور چنگاری جو مشہور ہین سب نمایان ہوتی ہین اور بجائے پانی کے جسم مُردے کا جلتا ہے اور روح مُردے کی اس سے روشن ہوتی ہے۔ جو ان پانچون آگ کی حقیقت کو سمجھتے ہین وے دنیا دار ہین یا صحرا گزین مرد ہین یا عورت قوم کی شریف ہین یا رذیل وے برن گرہہ کو بصورت راستی کے برہم جان کے دہیان کرتے ہین اور دانا دانون کی مانند دہو کا نہین کہاتے ہین۔ جب وے گیانی مرتے ہین روشنی کے دیوتا کے استہان مین پہونچتے ہین پہر اوس دیوتا کی مدد سے دن کے دیوتا کے مکان مین پہر شکل پچھہ کے مکان مین پہر اوترائن سورج کے مکان مین پہر وہ لوک مین پہر آفتاب کے لوک مین پہر بجلی کے مقام مین پہونچتا ہے وہان ایک شخص جو برہما کے دل سے پیدا ہوا ہے وہ اسکو برہما کے لوک کو لیجاتا ہے پس وہان موافق عمل کے مقام پاتا ہے جب تک برہما بجائے خود رہتا ہے یہہ بہی وہان رہتا ہے آخر کار گیانی برہما کے ہمراہ مکت پاتا ہے اور آواگون سے رست ہو جاتا ہے اس راہ کا نام دیو جان ہے جن کی روح گیانی ہوتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے وہ اس راہ سے جاتا ہے اس وجہ سے اوترائن کا مرنا اچھا منصور ہوتا ہے

۴۔ جو لوگ جگ وغیرہ کریا اور کرم اور اوپاسنا کیا کرتے ہین اور اپنے اعمال کے نتایج پر امید رکھتے ہین اور گیان سے بہرہ نہین رکھتے ہین فقط لوکاچار کو معتبر جانتے ہین اور نیک افعالی اور بد افعالی کی حقیقت کو نہین جانتے وے جب مرتے ہین دخان کے موکل کے ہمراہ رات کے مقام مین پہونچتے ہین یعنے ظلمات مین اور اوس کے ذریعہ سے کرشن پچہہ یعنے ناقص النور کی منزل مین پہر دکشنائن ششماہی کے

سلام مین پہر اور اح مردگان کے
سلام مین پہر چندر راہ کے لوک مین
جب وہان پہونچتے ہین دیوتاؤن
کی خدمتگاری کرتے ہین - یعنے
اون کے داسان داس ہو کے
وقت کو کاٹتے ہین جب میعاد نیک
اون کے افعالون کی ختم ہوتی ہے
پہر بہوت آکاس کی راہ سے مرت
لوک مین واسطے پانے جزای افعالون
کے جو کہ پہلے کئے ہوتے ہین گرتے
ہین اور اسی کو جہنم یعنے نرک
کہتے ہین اور جب جہنم یعنے مرت
لوک مین آتے ہین صورت سانپ
اور شور اور بچہو اور گیدڑ وغیرہ
کی جون پاتے ہین اس راہ کا نام
پہتر جان یعنے پتر لوک ہے
- جو گیانی آتما کے ہین وی دیو جان
اور پہتر جان دونون راہ کو چہوڑ
آتما مین لین ہوتے ہین اور یعنے
جی جیون مکت اور مرنے سے بدیہہ
مکت پاتے ہین **مولف انتہا**
نظر تک دیکہنا اور امکان بشر تک
نیک افعالی کرنا یہی خلاصہ بید اور
شاستر اور حکمت فلاسفر کا ہے
اور اسی ایک مطلب کو بعبارت
مختلف ہر ایک ادیب نکہہ مین رقم
کیا گیا ہے جو لوگ جہالت سے اپنی
عمر کو ضایع کرتے ہین اور سکارون
اور جہگڑا ہونے کے سبب پر عمل کرتے
ہین اور [illegible] اونہون کیلئے تکمیل ناک
ہین کو واسطے سپار بانون کے پیچہے
چلتے ہین اور بوجہہ اپنی پیٹہہ پر
رکہتے ہین اور نفع سار بانون کو
کہلاتے ہین اور آپ جاہل نہ کے
دوسرے کے قول پر کام کرتے ہین
اور جس طرح [illegible] بندرون
کو نچاتا ہے ویسے ناچتے ہین ویسے
دنیا اور عقبی دونون برباد کرتے
ہین اور ہمیشہ اور رنجا ہے کبہی
آزاد نہین ہوتے ہین جو کوئی
اس مطلب کو پاوے یقین ہے
کہ اپنی اولاد کو بے علم نہ رکہے
اور خود بہی جہوٹے بہم الدرجا
سے آزاد ہو جاوے یہی حکمت
ہے -

تمام شد حصہ اول الکہ پرکاش

مطبع آتم پرکاش وزیرآباد مین دیوان آتمارام مالک مطبع کی اہتمام
سے طبع ہوا

حصہ دوم الکھہ پرکاش

۱۲ - چھاپکلی اپنکھد یہہ ستر اکیہ مین بہ نمبر ۵۴ اور جربید مین بہ نمبر ۱۲ ہے

جنم سے کرم کو اور کرم سے گیان کو فضیلت ہے

۱ - دریائے سرستی کے کنارہ پر چند برہمن جگ کر رہے تھے چھاپکلی نام برہمن کہ جسکی مان قوم کی داسی تھی اور باپ برہمن اون کے پاس آن بیٹھا برہمنون نے بمجرد دیکھنے کے کہا کہ اوسکو اوٹھادو کیونکہ یہہ قوم کا اصلی برہمن نہین ہے - پس اسکا ہمارے برابر بیٹھنا خلاف رسم اور رواج کے ہے

۲ - گو کہ وہ ذات مین کنشت تھا لیکن گیان سے سرشت تھا - کیونکہ بید اور شاستر کا عالم اور عامل تھا پس اوس نے برہمنون سے کہا کہ تم سب بید کا پاٹھ کرتے ہو اور جگ کرتے ہو افسوس ہے کہ ہنوز نہین جانتے ہو کہ انسان کو شرافت اور فضیلت کس سبب سے ہے - اور وہ کیا چیز ہے جو تم مین ہے اور مجھہ مین نہین ہے -

۳ - برہمنون نے کہا کہ ہم اصلی برہمن ہین اور تو دو نسلا ہے جو کہ برہمن کی فضیلت بید مین رقم ہے وہی دلیل منتفی اور مکمل ہے - چھاپکلی نے کہا - مشرح ظاہر کرو جو برتری تم مین ہے

۵ - برہمنون نے جواب دیا کہ جو اولاد برہمن کی ہو اور زنار گلے مین رکھتا ہو اور چوٹی اوس کے سر پر ہو اور جگ اور پتر کرم اور کرم کانڈ اور پراشچت کرتا کراتا ہو اور ترکال سندھیا کرتا رہتا ہو اور بید کے موافق عمل کرتا ہو وہ برہمن کہلاتا ہے

۶ - چھاپکلی نے کہا کہ تم اندک غور کرو - ۱ - سرنی بید بیاس اور راجہ جنک وغیرہ اولاد سے قوم برہمن کے نہ تھے اور برہمن ملقب تھے ۲ - زنار کئی ولایت کے باشندے گلے مین رکھتے ہین اور چھتری اور بیس بھی جنیو پہنتے ہین وے برہمن نہین کہلاتے ہین - ۳ - چوٹی بھی کئی ولایت کے باشندے سر پر رکھتے ہین اور رکھتے تھے اور مور اور کبوتر اور بلبل اور ہدہد وغیرہ جانورون کے سر پر ہوتی ہے - اور سب قوم کے مردم چوٹی رکھتے ہین بر ایت

اگر وے برہمن نہین ہوتے ہین ۴ - جگ اور پتر کرم اور ہر قسم کے کرم کانڈ چھتری اور بیس وغیرہ کرتے ہین پس وے بھی برہمن نہین ہوتے ہین ۵ - پس یہہ دلائل تمہاری مکمل نہین ہے -

۷ - ایک مرا ہوا برہمن دریا کے کنارے پر پڑا تھا اوسکو چھاپکلی اوٹھا لایا اور برہمنون کو دکھلا کے کہا کہ یہہ ذات کا برہمن تھا اور چوٹی اور جنیو ہنوز اس کے بدن پر موجود ہین اور اس نے نیم کہا ہے ہین بہت جگ کئے اور کراے تھے اور ترکال سندھیا بھی کرتا تھا اگر تمہارے یقین مین بعد ان برہمن ہے تو اوسکو اپنے نزدیک رکھو کہ تمام صفات جو تم نے ظاہر کین اس مین موجود ہین وغیرہ بیان کرو کہ باوجود موجود ہونے تمام اعضا کے کیا سبب ہے جو یہہ بیکار ہے اور ہر ایک فعل سے عاجز ہے اور گیان سے رہت ہے

۸ - چھاپکلی کی اس حرکت اور اس بیان جواب سے تمام برہمن لاجواب اور از بس حیران ہوگئے اور منفعل ہو

کہنے لگے کہ ہم کو یہہ علم نہین ہے ۔ کہ
وہ کیا باعث ہی جس سے اس جسم سے
اطلاق برہمن کا نہ رہا اور برہمنون
نے جانا کہ یہہ بیوقوف نہین ہے بلکہ
کوی برہم گیانی مہاپرش ہے ۔ پس
سب معترف بہ قصور ہوئے اور حد سی
زیادہ تعظیم کرکے اوسکو بیٹھایا اور بہت
عذر کرکے کہا کہ ہماری خطا کو معاف
کرو اور ہمکو اپنا چیلا کرکے ہدایت کرو
کہ برہمن کیونکر ہوتا ہے کہ اب ہمکو
یقین ثابت ہوا کہ جسم اور جنم سے
برہمن نہین ہوتا ہے ۔

۹ ۔ چہاپکلی نے خندہ روئی سے کہا
کہ ابہی تم اپنے تئین سب سے افضل
سمجہتے تہے اب کیا ہو گیا جو تم حقیر قوم
کے چیلے بنتے ہو اور کیون اپنی آبائی
فضیلت کو کہوتے ہو پس تم کو لازم
نہین ہے کہ کمین کے چیلے بنو ۔

۱۰ ۔ برہمنون نے جواب دیا ہم اپنے بزرگون
سے سنتے رہتے تہے کہ برہمن سب قوم
سے افضل اور اشرف ہین اور عوام ہماری
تعظیم اور تواضع سب سے زیادہ کیا
کرتے ہین اس سبب سے یہہ خطا ہوی
اب زیادہ شرمندہ نہ کرین ۔ اور حقیقت
سے آگاہ فرماوین ۔

۱۱ ۔ چہاپکلی نے کہا کہ گیان کے پرکاش
ہردے سے نزل کرنا شرط ہے ۔
تمہارے من مین مدت سے اہنکار بہر
رہا ہے اور یہہ جلدی تم سے نہین جاویگا
اور جب تک تمہارا اہنکار نہین جاویگا
گیان تمہاری دل مین نہ سماویگا جیسے
کہ ایک میان مین دو تلوار نہین سماتی
ہین پس تم کروچہیتر مین جاو وہان
چند اطفال بازی طفلان مین مشغول
ہین اون سے خواستگار ہدایت کے ہو
وے تم کو راہ حقیقت کی بتادین گے ۔

۱۲ ۔ برہمنون کو چہاپکلی کے قول پر اعتقاد
کامل ہو گیا تہا ۔ بغیر حجت اور تکرار کے
فوراً کروچہیتر کو گئے اور جماعہ اطفال
کے حضور نہایت با ادب حاضر ہوئے ۔

۱۳ ۔ جماعہ اطفال نے اون کے قیافہ
سے اون کی عقل کو اور علم اشراق سے
اون کے مطلب کو معلوم کیا مگر برسم زمانہ
اون سے سبب آنے کا تحقیق کیا ۔ جب
اونہون نے اپنی سرگذشت کو بیان
کیا اونہون نے کہا کہ تم بزرگ اور کہن سال
اور بید خوان اور قوم کے برہمن نظر آتے
ہو اور ہم اطفال بازی طفلانہ کرتے ہین
ہم سے تمہارا مطلب کیا حاصل ہوگا ۔ اس
شہر مین بہت پنڈت بید اور شاستر
اور پوران کے فاضل ہین چاہیئے کہ اون
سے رجوع کرو اور ہماری کہیل کے حارج
نہ ہو ۔

۱۴ ۔ برہمنون نے یہہ جواب سن کر بہت
عجز اور انکسار سے کہا کہ ہم حسب رہنمائی
چہاپکلی کے بصورت شاگرد آپ کو مرشد
کامل سمجہہ کے حاضر ہوے ہین پس آپ
مہربانی فرماوین اور ہمارے اگیان کو
دور کرین ۔

۱۵ ۔ اطفال نے کہا کہ تمہارے دل اور
دماغ مین خیال ذات کی بڑائی کا بہرا ہی
یہہ نکلے تب گیان جگہ پاوے اسواسطے
ضرور ہے کہ تم ایک برس ہماری خدمت
کرو اور ہماری حرکات پر خیال نہ کرو تب
اگر لایق تربیت کے ہوگے تو تم کو ہدایت
کرینگے ۔ لیکن تم ظاہر کرو کہ کس راز کے
متلاشی ہو ۔

۱۶ ۔ برہمنون نے کہا کہ ہم جاننا چاہتے
ہین برہمن کس طرح ہوتا ہے اور وہ
مردہ کسواسطے برہمن نہین کہلاتا ہے اور
ہمکو قبول ہے کہ برس روز تک خدمت
کرتے رہین گے چنانچہ جماعہ برہمنان خدمت
گذار جماعہ اطفال کی ہوئی ۔

۱۷ ۔ اطفال ہر روز بازی طفلانہ کیا کرتے
تہے اور حقیقت مین جماعہ برہمنان کو تعلیم
کیا کرتے تہے گو کہ برہمن مطلب کو نہین
پاتے تہے ۔ ۱۸ ۔ ایک روز ایک لڑکے
نے جملہ برہمنان کو ایک رتہہ دکہلا کے
پوچہا کہ یہہ کیا چیز ہے برہمنون
نے جواب دیا کہ یہہ رتہہ ہے اس پر
مالک رتہہ کا سوار ہوکے منزل مقصود
پر پہونچتا ہے ۔ لڑکے نے کہا کہ مجہے دو
گہوڑے اور ایک آدمی گہوڑون کو ہانکتا
اور ایک مسند پر تکیہ لگا کے بیٹہا اور
چار پہیئے اور چند ٹکڑے لکڑی کے اور
کئی صورت کا بنا لوہا اور پیتل اور چند
گز کپڑا اور کسیقدر چمڑا البتہ نظر آتا ہے
مگر رتہہ نظر نہین آتا ۔ پس وہ کسی چیز
کا نام ہے تم رتہہ کو ہاتہہ لگا کے نشاندہی
کرو اور رتہہ کو کیا طاقت ہے بیان
کرو ۔ برہمنون نے کہٹولہ اور برجی پر
ہاتہہ لگا کے کہا کہ یہہ رتہہ ہے اور یہی
سوار کو سوار کرا کے لے جاتا ہے لڑکے
نے رتہہ بان کو اشارہ سے کہا کہ گہوڑون
کو رتہہ سے جدا کردے اور جب رتہہ بان
نے تعمیل حکم کی برہمنون سے کہا کہ رتہہ
سے کہو کہ سوار کو منزل پر پہونچا وے
برہمنون نے جواب دیا کہ بغیر گہوڑون
کے رتہہ سے حرکت نہین ہو سکتی ہے ۔
لڑکے نے رتہہ بان سے کہا کہ گہوڑے
رتہہ مین جوت دے اور پہیہ چارون
نکال لے اور جب اوس نے بموجب کہنے کے
عمل کیا برہمنون سے کہا کہ اب رتہہ
اور گہوڑون سے کہو کہ وے چلین ۔
برہمنون نے کہا کہ بغیر پہیون کے رتہہ
ناکارہ ہے القصہ لڑکے نے ہر ایک
جزو رتہہ کو جدا کرکے برہمنون سے
کہا کہ اب رتہہ کو پیدا کرو اور برہمنون

نے جواب دیا کہ بغیر اس چیز کے جسکو
تم نے جدا کیا رتھ چلنے سے عاجز ہے
آخر کار طفل نے کہا کہ رتھ کوئی چیز نہین
ہے ایک ہیئت مجموعی کا نام رتھ ہے
اور رتھ کیواسطے گھوڑے کی شرط
نہین ہے بیل اور خچر اور شتر اور ہاتھی
اور بیل گاؤ اور ہرن اور دخان
اور کل اور ہوا سے چل سکتا ہے اور
دریا مین کشتی اور اوڑن کھٹولا
بغیر بہیہ کے چلتا ہے اور بصورت
مختلف رتھ ہوتے ہین پس رتھ اوس
ہیئت مجموعی کا نام ہے جو منزل
مقصود پر پہونچا دے اگر تمام اجزا
اور لوازمات رتھ کے موجود ہون
اور عقل ہانکنے رتھ کی نہو سب
چیزہا ناکارہ ہین پس منزل پر پہونچانے
والی عقل ہے اور عقل علت ہوتی
ہے اور علم اور عقل کے فضل گھوڑے
اور بیل وغیرہ حیوانات اور نباتات
اور جمادات درکار ہین جب سب
سامان مہیا ہو تب رتھ کہلاوے
لڑکا اس رمز کو سمجھاکے اپنے یارون
کے ہمراہ کہیل مین مشغول ہوا اور جماعہ
برہمنان نے اس تقریر کو بازی طفلانہ
تصور کیا اور سہوا مین گرو ن کے
معتقد رہے جیسے کہ اوپاشک کہا
کرتے ہین -

۳ - ایک عرصہ کے بعد پہر ایک لڑکے نے
چار قوم کے چار لڑکون کو دیوار کے پیچھے
کہڑا کر اور اون کے ہاتھ سوراخ سے
باہر نکال کے برہمنون سے کہا کہ تم بتاو
کہ ہر ایک ان مین سے کس قوم کا ہے
برہمنون نے کہا کہ قوم کی تمیز صورت
دیکھنے سے بہی نہین ہوسکتی ہے فقط ہاتھ
کے دیکھنے سے کیونکر ہوسکتی ہے لڑکے
نے کہا کہ دنیا مین کوئی ایسا نہین ہے
جو صورت یا کسی عضو کو دیکھکے اوسکی
قوم بتا اوسکا نام بتاسکے کیونکہ پیدایش
سب کی ایک صورت سے ہوتی ہے
اور اسباب پیدایش واحد ہین قوم
اور نام فرضی اور اعتباری ہین
یہہ کہکے وہ کہیل مین مشغول ہوا اور
جماعہ برہمنان معمولی خدمت گذاری
مین اور حقیقت نسمجھے اور یہہ بہی
اونہون نے نہ جانا کہ گیانی اور بدیا
وان کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین
ہوتا ہے کہ یہہ حرکت لغو کو گناہ کبیرہ
جانتے ہین

۳ - ایک مدت کے بعد پہر ایک طفل
نے جماعہ برہمنان کو اپنے ہمراہ جنگل
مین لیجا اور شکاری کو شکار کرتے دکھلا کر
پوچھا کہ یہہ کون ہے برہمنون نے کہا کہ
یہہ چڑیمار ہے یا دام دار ہے پہر اوس
نے کہا کہ اس کی مان کی کیا ذات ہے اور
باپ کی کیا قوم ہے برہمنون نے جوابدیا
کہ ہمکو اسکی اصالت سے خبر نہین ہے - ہم
نے جو پیشہ اس کو کرتے دیکھا اوسی اعتبار
پر اسکو صیاد بتایا پہر وہ طفل کہیل مین مشغول
ہوا اور برہمن خدمت مین مشغول ہوئے
کہ ان کو امید تھی کہ جب برس روز تمام
ہوگا یہہ ہمکو اوپدیش کرینگے -

۴ - ایک لڑکے نے چند روز کے بعد
ایک چڑیا کو درخت پر بیٹھی دیکھکر برہمنون
سے کہا - کہ اسکو مار ڈالو برہمنون نے
کہا کہ اس مین جیو آتما ہے اس کے مارنے
سے گناہ ہوگا - تب اوس لڑکے نے ایک
سانپ کے مارنے کو کہا برہمنون نے وہی
جوابدیا - علی ہذا القیاس چند جانورون
اور آدمیون کے مارنے کو کہا برہمنون
نے سب مین جیو آتما بتایا - تب اوس
لڑکے نے کہا کہ جیو آتما کتنے ہین جو ہر ایک
مین تم بتاتے ہو - برہمنون نے جوابدیا
کہ جیو آتما ایک ہی ہے جیسے کہ آفتاب
ایک ہے اور جیسے کہ آفتاب کی شعاع
کثیر مین جدا جدا ہے ویسے گھٹ گھٹ
مین بیاپک ہے پہر طفل کہیل مین
مشغول ہوا اور یہہ ریاضت مین -

۵ - ایک لڑکے نے برہمنون سے پوچھا
کہ تم کچھ پڑہے بہی ہو اونہون نے
جوابدیا کہ سب جگ اور یجر کرم
اور ہوا کرم کراتے رہے ہین اور
پاٹ اور پوجا کیا کرتے اور بیاکرن
اور جوتش وغیرہ سب جانتے ہین
جو چاہو ہم سے پوچھو ہم اوتر دینگے
اوس نے کہا چند لفظ کے معنی ظاہر کرو
پس وہ لڑکا ایک ایک نام بتاتا گیا
اور برہمن معنے کہتے گئے

۱ - ہرن گربہہ مجموعہ عناصر لطیف
اور بسیط ۲ - ہرجایت مجموعہ
عناصر کثیف اور اجسام مرکبہ ۳ -
برہم لوک سدرۃ المنتہی کہ اوس کے
اوپر کوئی مقام موسوم نہین ہے ۴ -
برہما صفت رجوگن یعنی ایجاد کنندہ
اور عقل کل اور جبرائیل اور صفت
شہوت جسکی صفائی سے عفت پیدا ہوتی
ہے ۵ - بشن صفت ستوگن یعنی پالنے
والا اور عدل کرنے والا اور نفس
کل اور میکائیل ۶ - رودر یعنی
مہادیو صفت تموگن یعنی غضب کی
صفائی سے شجاعت ہوتی ہے اور اسرافیل
۷ - پرکرت یعنی اعتدال تینون
صفتون کا جسکو عدالت کہتے ہین -
۸ - پرش جو کل مین محیط اور ہے
۹ - مایا ارادہ ازلی اور اودیا اور
خواہش الہی ۱۰ برہم یعنی لاتعین
اور نرگن کہ تعینات مین سرگن ہوا
۱۱ - برہمن کے معنے ہین برہم جاننا
برہمنہ یعنی جو برہم کو پہچانے اور برہم

کی تعریف کرے وہ برہمن ہے۔
۱۲ - چھتری کشتری یعنی سلاطین اور
چھتر یعنے چتر کا رکھنے والا
اور انتظام سلطنت کرنے والا اور
سپاہی اور مددگار خلائق - ۱۳
بیس یعنے بنج کا کرنیوالا یعنی تجار
اور خوش گذران اور خوش معاش
۱۴ - سودر متفرقات پیشہ اور خدمت
کا کرنیوالا کہ جو علاوہ ہر سہ صفات
مذکورہ سے ہوں اور جنکو پوتھا نہ ہوا
ہو - چنانچہ ہر کوئی ہر قوم کا جب تک
اوسکا جنیو نہیں ہوتا ہے سودر متصور
ہوتا ہے اور عورات بھی اسی سبب
نہ ہونے جنیو کے بمنزلہ سودر کے
مظنون ہیں ۱۵ - دوج کے معنی
ہیں پہلی مرتبہ سے دوسرے مرتبہ میں
صعود کرنا - چنانچہ جب رسم زنار بندی
کی ہوتی ہے دوج ملقب ہوتا ہے
۱۶ - بپر تیسرے مرتبہ میں صعود
کرنے سے ملقب ہوتا ہے یعنی زنار بندی
بندی کے بیدون کے پڑھنے سے
۱۷ - بیراگی وہ ہے جو تمام راگ دنیا
اور عقبی کے دل سے دور کرے یعنی
کوئی خواہش نہ رکھے ۱۸ - تیاگی جو تمام
لذات دنیا و عقبی کو چھوڑ دے
۱۹ - اوداسی جو دنیا کو فانی سمجھ
کے اس سے متنفر ہو ۲۰ - نربانی
جو نطق کو معدوم کرے اور سمجھ اور
بوجھ کے خاموش ہو رہے - ۲۱
انربچنی وہ ہے جسکی حقیقت زبان
سے بیان نہیں ہوسکتی ہے - اور
اوسکا تعین کیا نہیں جاتا ہے ۲۲
دھرم آتما وہ ہے جو موجب دھرم
شاستروں کے عمل کرے - ۲۳
پرم آتما وہ ہے جس نے ایسے عمدہ کام
کیے کہ مثل اوس کے کوئی نہ کر سکے -

۲۴ - پون آتما وہ ہے جو دان اور پن
کرتا رہے ۲۵ - پنڈت وہ ہے جسکو
تمیز فانی اور جاودانی اور سچ اور جھوٹ
کی ہو اور سب سمجھ و دانش ہو ہیچ سب کو
ایک سمجھے ۲۶ - اگیانی وہ ہے
جسکو عقل نہ ہو یعنی معرفت الہی ۲۷
اودیا یا جہل اور بدیا علمی یعنی بدیا ۲۸
چوبیدی چار بید کا عالم ۲۹ تربیدی
تین بید کا عالم ۳۰ دو بیدی دو بید
کا عالم ۳۱ - بیدی ایک بید کا عالم
۳۲ - سنیاسی جو سنسار کو چھوڑے اور جنگل
جو جھگڑا اور دشمنی ترک کرے - غرضکہ باعتبار
پیشہ اور علم اور مکان سکونت کے لقب
سے برہمن [illegible] کے دو لڑکے [illegible] تھا
اور جماعہ برہمنان حساب کرنے لگے کہ برس
روز میں اب کتنے دن باقی رہے پس
معلوم ہوا کہ آج برس ختم ہوگیا ہے
صبح ہی کو تمام برہمن اشنان اور دہیان
کر کے جناب اطفال کے حضور میں دست
بستہ حاضر ہوے اور کہا کہ سعد و سعید
ختم ہوئی چاہیے کہ پاکرنے حقیقت
اس رمز سے آگاہ کرو -
۱۸ - اطفال ہنسے اور بولے کہ عقل علم
سے ہوتی ہے اور علم فکر اور تجربہ سے
ترقی پاتا ہے ہم سب میں سے کوئی
بھی پیدا دان نہیں ہے بلکہ ہم سب شکل
سودر اور عورت کے ہیں نہ بید کے پڑھنے
کو اوسکاری نہیں ہوسکے اور جو بید نہیں
پڑھتا اور بدیا نہیں
رکھتا - عورت ہو یا مرد - گو کہ بصورت
انسان کے ہو مگر فی الحقیقت بدتر
حیوانات سے ہے اور جسکو علم ہو اور وہ
عمل نہ کرے وہ مثل درخت بے میوہ کے ہوتا
ہے یعنی حیوانات سے بھی بدتر - اگر چہ
علم بعضی بھی ہوتی ہے مگر بغیر عاقل کے قوت
بیانیہ نہیں ہوتی - اور بزرگوں کا قول

ہے کہ جسکو علم کتابی نہ ہو گو کہ علم لدنی رکھتا
ہو اسکو گورو کرنا نہ چاہیے اور ایسے طبیب
سے علاج کرانا نہ چاہیے اور جس کی
عقل رسا نہ ہو اوسکو شاگرد کرنا بھی
جائز نہیں ہے پس تم ہمکو معاف کرو
اور جنہوں نے تمکو ہمارے پاس
بھیجا ہے اونہیں کے پاس جاؤ وہی
تمکو سمجھا دینگے - لیکن تم نے ایک برس
ہماری سیوا کی ہے اسواسطے ایک چٹھی
اوس مہاپرش کے نام لکھ دیتے ہیں
جس سے اون کو معلوم ہوگا کہ تم نے
اون کے علم کی تحصیل کی - برہمنوں نے
چار و ناچار اون کے فرمان کو تسلیم
کیا پس اطفال نے اس مضمون سے
خط لکھا
۱ - سمندروں کی شوریت کے دور
کرنے کو اندر دیوتا ہمیشہ مینہ برساتا
ہے اور تمام ندی اور نالے میٹھا میٹھا
پانی چاروں طرف سے سمندر میں
بھرتے ہیں باوجودیکہ اس سعی اور
کوشش کو بیشمار سال گذرے اب تک
اوسکا ذائقہ کچھ تبدیل نہیں ہوا اس
کا کارن سوا تم سے مہاپرش
کے کون جانے ۲ - طوطا اور مینا
حیوان ناطق ہیں اور نطق خاصہ انسانی
ہے مگر وے حیوان ناطق یعنے انسان
نہیں کہلاتے ہیں ۳ - حیوان ناطق
اور مطلق میں حواس ظاہری اور باطنی
ہیں نباتات اور جمادات میں کوئی حس
نظر نہیں آتی ہے ۴ - جس دل میں
ایک جہل کا پاسا ہو اوس میں علم
بھی برائے خود جگہ کر سکتا ہے اور جب
علم کو موقع ملے جہل کو نکال آپ کل
مکان پر تصرف کر سکتا ہے مگر جس دل
میں دو جہل بھرے ہوں وہاں عقل کی
رسائی ناممکن ہے کیونکہ جب ایک سے

ایک اور کے دو ہوتے ہیں بصورت گیارہ کے ہو جاتے ہیں ۵ - نادر زادہ اندھا کسی دوا سے اچھا نہیں ہو سکتا ہے ۶ - عقیمہ عورت سے مجامعت کرنا اور شور زمین میں تخم ریزی کرنا برابر ہے ۷ - پتھر میں خون یا رطوبت مطلق نہیں پھر جونک کس طرح سے لگے ۸ - بابا کے اوپاسک برہم کے اوپاسک نہیں ہو سکتے ہیں ۹ - چیل اپنی جگہ کو چھوڑ دے ممکن ہے مگر جبلی تبدیل نہیں ہوتی ہے ۱۰ - بزرگ کہتے رہے ہیں - کہ حماقت کی چار علامتیں ہیں ۱ - اپنے خاندان پر غرہ کرنا کہ آدمی کو فضیلت علم اور ادب سے ہوتی ہے بزرگی خاندان کچھ مدد نہیں کرتی ہے ۲ - اپنی لذت اور طمع دوسرے کو گمراہ کرنا - ۳ - حرکت اسروں کی کرنی اور صورت سروں کی بنانی - ۴ - پیدائش میں برابر ہو کے اپنے تئیں دوسرے سے افضل سمجھنا -

۱۹ - یہہ خط اطفال کا جامعہ برہمنان لیکر چہاپکلی کے پاس واپس آیا اور نمسکار کرکے پتری کی دی اور برس روز کی سیوا کرنے اور کچھ ہدایت نہ پانے کی شکایت کی -

۲۰ - چہاپکلی نے کہا کہ اطفال نے تمکو اشارہ اور کنارہ سے بار بار بداہ معرفت کی [illegible] اب تم بتاؤ کہ انہوں نے کبھی کوئی بات تم سے کی تھی - برہمنوں نے جواب دیا [illegible] تب چہاپکلی نے کہا کہ [illegible] جہاں کرو - [illegible] اس کے معنے تمکو سمجھا دوں -

۱ - پہلے برہمنوں نے رتہہ کے قصہ کو بیان کیا چہاپکلی نے کہا - کہ اس دشٹانت سے صداقت ظاہر ہے - کہ جیسے رتہہ کوئی چیز نہیں ہے ویسے ذات بھی کوئی چیز نہیں ہے اور جیسے اجتماع گہوڑے وغیرہ سے رتہہ کہلاتا ہے ویسے علم اور عقل اور عمل وغیرہ سے انسان کہلاتا ہے اور جیسے رتہہ بان کی عقل سے رتہہ چلتا ہے - ویسے برہم کے گیان سے برہمن ہوتا ہے اور جیسے بغیر عقل رتہہ بان کے رتہہ روان نہیں ہوتا ہے ویسے بغیر پران کے سریر ناکارہ اور مردہ کہلاتا ہے -

۲ - برہمنوں نے جب چار قوم کے لڑکوں کے ہاتھ دکھلانیکا ماجرا بیان کیا - چہاپکلی نے کہا کہ اس بیان سے صداقت ثابت ہے کہ اگر نطفہ پدر اور خون حیض مادر سے اطلاق قومیت کا ہوتا تو چار قوم کے اطفال کے ہاتھوں سے تمیز اون کی قوم کی ہوتی جب یہہ تمیز نہیں ہوئی - صداقت ظاہر ہے کہ یہہ ایک فرضی بات ہے پس جو جیسا فعل کرتا ہے وہ ویسا ہوتا ہے چور کی کوئی ذات ہے جو چوری کرے وہی چور کہلاتا ہے پس جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے -

۳ - برہمنوں نے شکاری کی کیفیت ظاہر کی - چہاپکلی نے کہا کہ جیسے شکار کرنیوالا شکاری کہلاتا ہے ویسے جو کوئی کام کرتا ہے - ویسا ہی کہلاتا ہے جو سونا گھڑتا ہے وہ سنار کہلاتا ہے اور جو جس دیس میں رہتا ہے وہ اوس دیس کا باسی کہلاتا ہے جو بید پڑھتا ہے بیدی کہلاتا ہے جو برہم کو جانتا ہے وہ برہمن ہوتا ہے -

۴ - برہمنوں نے چڑیا وغیرہ جانوروں کے مقدمہ کا حال بیان کیا چہاپکلی نے کہا کہ آتما سب میں یکساں ہے اور سب کے جسم پانچ تتّ سے مرکب ہوتے ہیں پس سب مکت کے ادہکاری ہیں - عورت ہو یا سودر اون اگر سودر اور استری کی پیدائش اور چیز سے ہوتی اور برہمن اور چھتری وغیرہ کی اور چیز سے البتہ ادہکاری اور غیر ادہکاری باعتبار تفاوت پیدائش کے ہوسکتے

۵ - برہمنوں نے چند اسرار کے معنے بیان کئے تب چہاپکلی نے کہا کہ باآنکہ خود بھی زبان سے اقرار کرتے ہو - کہ برہم جانا ہے [illegible] اور کیا پوچھتے ہو اور کس چیز میں شک رکھتے ہو

۲۱ - جب چہاپکلی کا بیان تمام ہوا برہمنوں نے اوس کے چرنوں پہ سر رکہہ کے کہا کہ اب ہماری حیرت دور ہوئی اور گیان حاصل ہوا اور برہمن ہو گئے لیکن کرپا کرکے بتاؤ کہ وے اطفال کون ہیں اور تم کون ہو چہاپکلی نے کہا کہ وے اطفال وبراٹ روپی ہیں اور میں ہرن گربہ - پس برہمنان نمسکار کرکے آنند سروپ ہو گئے -

مولف - بوقت ترجمہ کرنے اوپنکہد دلن کے نسخہ پانچ کتاب فراہم کیں اور بعض بعض اوپنکہد تہا [illegible] زبان میں بعضے بعضے برہم پتہوں سے سماعت کیں اوس چہاپکلی اوپنکہد میں تہوڑا اختلاف عبارت کا پایا - کسی اوپنکہد میں فقط رتہہ کا دشٹانت دیکھا اور کوئی دشٹانت اور اوسکے بعد کی عبارت کو نہیں دیکھا - چونکہ حاصل مطلب ہر ایک کا یکساں تہا - لہذا جو مضمون سب سے زیادہ تہا وہی ترجمہ کیا - عوام

سمجھتے ہین کہ جو نطفہ برہمن اور خون حیض
برہمنی سے پیدا ہو وہ برہمن ہے یعنے
باعتبار جنم کے برہمن ہوتا ہے اور دلیل
اون کے پاس یہہ ہے کہ قدیم قول
ہے کہ برہمن خوانده ہو یا ناخوانده
پرمیشر کے برابر ہے - خاص سمجھتے ہین
کہ جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے
اور وے بھی ایک قدیم قول ظاہر
کرتے ہین کہ وقت پیدایش شکم مادر
سے سب سودر پیدا ہوتے ہین جب
جنیو حسب شرایط معینہ کے پہنتا ہے
تب دوج ہوتا ہے اور جب بید کا علم
حاصل کرتا ہے بپر کہلاتا ہے اور جب
برہم کو پہچانتا ہے برہمن ہوتا ہے - ہر
ولایت کے عقلا اور حکما کے اقوال اور
چارون بید کے مضمون سے پایا جاتا
ہے کہ بغیر گیان کے مکت نہین ہوتی
ہے اور گیان بغیر علم معقول کے کہ علم
معقول مراد حکمت نظری اور عملی سے
ہے حاصل نہین ہوسکتا - پس حاصل
کرنا علم الہی کا سب سے افضل ہے
اگر خود عالم ہو اور باپ بھی عالم ہو تو
اوس سے شریف ہے جسکا باپ عالم
نہ تہا اور جو خود عالم نہ ہو اور باپ اوس
کا عالم تہا تو بمقابلہ عالم کے رذیل ہے
گو کہ عالم کا باپ عالم نہ تہا - برہمنون
نے قوم کی شرافت کو مکتفی سمجھ کے
بید اور شاستر کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیا
اور پینتیس ۳۵ قوم کو مع چھتیسوین قوم
کی عورات کے بید اور شاستر کی تعلیم کا
مستحق نہ سمجھا اس سبب سے تمام
علم ہند سے جاتے رہے اور جب علم
نہ رہا عقل بھی علم کے ہمراہ گئی جب یہہ
ملک لاوارث ہوگیا اور بادشاہ اور وزیر
دونون مرگئے ہمسایون کا حق ہوگیا پس
دین اسلام نے غلبہ کیا - جب اونکی
عمر تمام ہوئی دین عیسوی کو زور ہوا انگریزنکو
رسم زمانہ کی یہی ہے - ایک روز بودھ
کا دین یہان جاری تہا - پہر وے معدوم
ہوگئے اور برہمن زور آور ہوگئے پہر
محمدی پہر عیسائی - دنیا جب تک قائم
رہے گی یہہ انقلاب ہوتا رہیگا - اگر
بے علمی کم نہ ہوگی تو اس مذہب کا نشان
بھی نہ رہے گا - فقط

۳- شام بید

اس بید کی متعلق ایک اپنکہد ہے

جہان دوک اوپنکہد یہہ منتر اکبر مین ہے
نمبرا اور شام بید مین ایک ہی ہے

گیان کی فضیلت مین

ا- اوم کو سام بید مین آواز بلند سے
قرات کرتے ہین پس یہہ اودگیت ہے
اور اودگیت زبدہ ہے جیسی ہستی
ساکن اور متحرک سے زبدہ ہے اور ہستی
سے پانی اور پانی سے اشیا رخوراک
اور خوراک سے کہانیوالے اور کہانے
والون سے گفتار اور گفتار سے شرتی
بیدون کی اور بیدون سے سام کی
لئے زبدہ ہے اور لے سے اودگیت
زبدہ ہے اوم کو آواز بلند اور آہنگ
سے قرات کرنا اودگیت ہے اور یہہ
زبدہ کا زبدہ ہے یعنے اصل الاصول
ہے اس سے اعلے اور اشرف کوئی
مرتبہ نہین ہے پس اس سے مشغول
رہنا چاہئے -

۲- سوال شرتی بید اور سام اودگیت
کی تعریف کرو -

جواب - نطق شرتی ہے اور پران
سام ہے یعنی لے پس لے سے قرات
کرنا اوم کا اودگیت ہے

۳- پران مذکر اور نطق مونث ایک
جوڑہ ہے دونون کے وصل سے لفظ
اوم پیدا ہوا ہے جو اسکی حقیقت کو سمجھے
وہ دل کی مراد پاوے

۴- اوم کے معنے گردن نیچے کرنا کہ جب
کسی کے قول کو تسلیم کرتے ہین اوم کہتے
ہین پس فروتنی اور عاجزی بڑی نعمت
ہے اور اس سے منعم ہوتا ہے بلکہ اور دان
کو کرتا ہے اور رگ بید اور ججر بید اور
سام بید اوم کے تینون حروف سے
مرکب ہوئے ہین - اتہرون بید ان تینون
بید سے بنا ہے گویا تینون کا خلاصہ ہے

۲- سُرون اور اُسرون کی مجادلت کا بیان

ا- سُر اور اُسر واسطے جنگ کے میدان
مین آئے سُرون نے اوم کو اودگیت
سمجھ کے یاد کیا اس وجہ سے اُسرون
پر غالب ہوئے پہلے سُرون نے قوت
شامہ سے مدد چاہی بو پائی سے
خیال کیا کہ اگر دیوتون کی فتح ہوگی ثواب
ہمکو ہوگا - اسوجہ سے واسطے فتح دیوتون
کے سعی کی اُسرون نے ثواب کو بھی اپنا
حق سمجھا اسواسطے بو پائی کو نقصان
دیا اس سبب سے قوت شامہ بو ئی
خوش اور ناخوش کو سونگھتی ہے -
دوسرے سُرون نے نطق سے مدد چاہی
اور نطق بلکے مثل شامہ کے حق سُرون
کے سعی کی اور اُسرون نے اسکو اسی
طرح اسکو ضرر دیا - اس علت سے نطق
گفتنی اور ناگفتنی کہتی ہے - تیسرے
قوت باصرہ سے سرون نے مدد چاہی
اور بینائی نے مدد کی اُسرون نے اسکو

تکلیف دی اسی باعث سے قوت بصر دیدنی
اور نادیدنی دیکھتی ہے - چوتھے دیوتا
یعنے سُرون نے قوت سمع سے امداد
چاہی اور اوس نے مدد کی اور شیطانون
یعنی اسرون نے اوسکو مجروح کیا اس
وجہ سے شنیدنی اور ناشنیدنی سننی
پڑتی ہے - پانچوین دل سے اوسی
طرح وقوع مین آیا - اس وجہ سے دل
اندیشیدنی اور نا اندیشیدنی کا سوچ
کرتا رہتا ہے - چھٹے دیوتا پران کے
پاس گئے اور اوس سے مدد چاہی
پران کو کچھہ ثواب پر بھی نظر نہ ہوی
اور بے غرض اوس نے سعی کی اس
وجہ سے اوس پر اسرون سے کچھہ ضرر
نہ پونہچا بلکہ اسر نیست اور نابود ہو گئے
جو کوئی پران سے مشغول ہو اوسکا
بدخواہ نیست ہو جاوے -

پران جسکا محل دل ہے یہہ خوشبو اور
بدبو سے کچھہ غرض نہین رکھتا ہے اور سب
سے جدا ہے خود کسی کی مدد کا محتاج
نہین ہے بلکہ تمام پرانون اور حواسون
کو مدد کرتا ہے اور جب نکلتا ہے سب
کو اپنے ہمراہ لے جاتا ہے

۲ - جو دانشمند اوم کو اودگیت سمجھہ کے
اس سے شاغل رہے تمام مرادین اوس
کی از خود بر آتی ہین -

۳ - وے اشغال جو بیرونی ہین یعنی
بدن سے جدا ہین - چاہیئے کہ سورج
کو اودگیت سمجھہ کے اس سے مشغول ہو
کیونکہ جب یہہ طلوع ہوتا ہے جاندار
نطق اور حرکت کرتے ہین اور مہمات
دینی اور دنیوی مین مشغول ہوتے
ہین اور اس سے آفات سرما کی دور
ہوتی ہین اور تاریکی شب کی روشنی
سے بدل جاتی ہے - جو اس رمز کو سمجھے
وہ دونو عالم مین سربلند ہووے -

۴ - بیان باد کو اودگیت خیال کرو
کہ اس سے تمام جاندار زندہ ہین اور
اسکا نام پران ہے - ۲ نکلنا اور موتنا
جسکے متعلق ہے اوسکا نام اپان ہے ۳
اپان اور پران کے اتصال کا مقام
ناف مین ہے اوسکا نام بیان ہے اور
اس سے نطق ہوتی ہے اور وجہ یہہ ہے
کہ جب پران اور اپان حرکت سے رہتی
ہین گویائی کو طاقت ہوتی ہے - اور
نطق بید کی سُرتی ہے اور سُرتی سام
ہے اور سام اودگیت ہے - ۴ جب
کسی کام مین زور کیا جاوے جیسے لکڑی
جب لکڑی سے رگڑی جاوے - تو
آگ نکلتی ہے اور چلہ کمان کا کھینچنے سے
تیر نکلتا ہے اوسیطرح جب پران اور
اپان حرکت سے باز رہتے ہین نطق
ہوتی ہے - ۵ - اودگیت کے تین
حرف ہین او گیہ ت او وہ آواز
جو بر آمد ہوتی ہے گی پران کی قوت
غذا ہے ت حرکت پران کی غذا سے
ہوتی ہے ۲ - او بہشت اور بیکنٹھہ
گیہ اعراف اور عالم فضا ت زمین اور
پرتھی اور دوزخ ۳ - او آفتاب
گیہ ہوا ت آگ ۴ او سام گیہ ججر
ت رگہہ ۵ یہہ لفظ اودگیت مثل کامدین
کے ہے کہ جس طرح کل نعمتین اوس گاے
سے حاصل ہوتی ہین اوسی طرح سب علم
اس سے حاصل ہوتا ہے اور علم سے تمام
نعمت دارین کی اور دیوتا اس سمجھہ سے
خوش رہتے ہین ۶ سب دیوتا تینون
بید کی پناہ مین رہتے ہین اور بموجب ان
کے عمل کرتے ہین ۲ - چھند کے معنی وزن
اور پوشیدہ ہین کیونکہ تمام علم اسمین
چھپے ہین - جیسے مچھلی پانی مین موت سے
نڈر ہے دیوتا بید کے مضمون کے سمجھنے
سے امر ہو جاتے ہین ۳ - جیسے مچھلی

بغیر پانی کے زندہ نہین رہ سکتی ہے دیوتا
یعنی نیک افعال بغیر علم کے عمل کرنے نہین
سکتے ہین - ۴ - جو اس مضمون کو سمجھے
اور اس پر عمل کرے وہ دیوتا ہو جاوے
۷ - تین رکھیشرون کے ایک ایک لڑکا
تھا اور وے تینون بیدوان تھے ایک
نے کہا کہ سام کی اصل آواز ہے اور آواز
کی اصل پران ہے اور پران کی غذا اور
غذا کی اصل پانی اور پانی کی اصل بہشت
اور بہشت کی اصل سام اوس سے زیادہ کچھہ
نہ کہو کہ کہنا ناجایز ہے - دوسرے نے کہا
کہ بہشت کی اصل یہہ عالم زمین کا ہے کیونکہ
بہشت کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس
زمین مین پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرتا ہے
اور اس عالم کی حقیقت سام ہے اس
سے زیادہ دم مارنے کا مقام نہین ہے
تیسرے نے کہا کہ سام ایک عجیب شئے
ہے جو اسمین آتا ہے وہ فنا ہوتا ہے
ہر ایک نے کہا کہ ہم تجھ تیرے بد دعا کرتے
ہین تاکہ تو فنا ہو - کیونکہ تو سام کو
فانی بتاتا ہے لیکن لاچار ہین کہ بد دعا
کرنا سخت گناہ ہے اوس نے کہا کہ تم
کہو زمین کیا ہے - ۴ - ایک نے کہا
کہ اصل زمین کی آکاش ہے کیونکہ آکاش
سے سب موجود ہوتے ہین اور اسمین
سب رہتے ہین اور فنا بھی اسمین ہوتے
ہین اور یہی سب سے بڑا ہے اور یہی
منتہائے مراتب ہے اور بے نہایت ہے
اور اودگیت ہے اور یہی تیزی آتما ہے
تو اسکو اودگیت جان تاکہ مثل آکاش
کے سب سے بزرگ ہو جاوے یہہ برہم
ہے اور برہم سے پیدا ہوتا ہے اور برہم
مین محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور
ہے اور عین آکاش ہے اور صانع
تمام صنعت کا ہے اور باعث لذات
تمام حواسون کا ہے - ۳ - آتما دل

مین رہتی ہے اور لطیف ہے اور چاول
کے دانہ سے بہی خورد ہے یا این ہمہ زمین
اور اعراف اور بہشت سے کلان تر ہے
اور وہ آتما یہی ہے ہم - تمام حرکات
اور لذات اور حواس اس کے متعلق
ہین اور یہی برہم ہے - جب یہہ تینو جسمون
کو چہوڑتا ہے - وہی ہوجاتا ہے ۵
تینون جسمون کے نام - ۱ - استہول
یہہ کثیف ہی ۲ - سوکشم یہہ لطیف
ہے ۳ - کارن یعنی فاعل اور یہہ سبب
اون دونون کا ہے جو اس پر یقین کرے
وہ عین آتما ہوجاوے - اور جس کو اس
پر یقین نہین ہے وہ تنکم یعنی فضا مین ہے
کہ سب چیز عالم اوس مین ہے -
۶ - زمین بیٹہنے کی جگہ ہے اور جہات
کان ہین اور بہشت موہنہ ہے جس مین
نیکی اور بدی بہری ہوئی ہے اور تمام
عالم اسکے اندر ہین - ۸ - جگ جو آتما
سے ہے اور انسان لایق قربانی کے ہے کیونکہ
جگ واسطے تین دیوتا کے ہوتا ہے بشن
رودر آفتاب - یہہ تینون ادم یعنی
پران مین ہین - بشن سبب آبادی کا
ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس
سبب سے پران کا نام بشن ہے رودر
رولاتا ہے اور یہی پران ہے لینے والا
لذات کا آفتاب ہے اور یہہ پران سے ہے
اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب
ہے ۹ جو جگ کے وقت دیتے ہین
اوسکا نام دچہنا ہے اور ہوم کے معنے
ہین ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی
یہہ نہین کہ جاندارون کو ہلاک کرے اور
ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کبہی
باور نہین کرتی ہے کہ جاندار کو بے جان
کرنے سے جنات مین محسوب ہووے
اور اوسکو نتیجہ نیک ملے - ۱۰ - انگرس
رکہیشر نے کرشن پسر لبدیو کو ہدایت کی

اور ترکیب جگ کی یہہ بتائی - ۱ - دل
کے اندر برہم کو سمجہ اور پرکاش کو برہم
خیال کر پہر اندر اور باہر برہم کو تصور کر
پہر آکاش کو برہم سمجہ - ۲ - دل کے
چار جزو ہین انکو برہم تصور کر - نطق
پران بینائی شنوائی - اکاش کے چار
جزو ہین ان کو برہم فرض کر آگ ہوا
آفتاب جہات - ۳ - دل کا چوتہا
جزو نطق ہے اور آکاس کا چوتہا جزو
آگ ہے پس نطق آگ سے روشن اور
خوشنما ہوتی ہے جو اس رمز کو سمجہے - وہ
نیکنام اور بلند آواز مشہور ہوتا ہے - اور
معرفت حاصل کرے ۴ - دل کا چوتہا
جزو آنکہ یعنی بینائی ہے اور آکاس
کا چوتہا جزو آفتاب ہے پس آنکہ آفتاب
سے روشن ہوتی ہے جو اس رمز کو سمجہے
نیکنام اور بلند آواز ہووے ۵ - دل
کا چوتہا حصہ کان ہے اور آسمان کا چوتہا
حصہ کان جو جہات کی آواز سننے سے
خوش ہوتے ہین ۶ - دل کا چوتہا جزو پران
ہے اور آکاش کا چوتہا جزو ہوا یا
پران ہوا سے تازہ ہین جو اس کو جانے
صاحب عالم کا ہووے کہ اس کے
مطلب کے سمجہنے سے سب نعمت مہیا
ہوتی ہین -

۱۱ - آفتاب کی پیدایش کے بیان مین
پہلے کچہہ نہ تہا فقط ہست مطلق تہا جب
اوس نے چاہا کہ حجاب سے برآمد ہووے
عیان ہوا ایک بیضہ پیدا ہوا پہر وہ
انڈا شق ہوا نصف اوسکا سونا اور
نصف نقرہ ہوگیا سونا مراد آسمان
سے اور نقرہ اشارہ زمین سے ہے
گویا زمین اور آسمان پیدا ہوا انڈے
کے اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے
اور بچہ دان سے پہاڑ وغیرہ بنے اور
وہ پوست جو بچہ دان مین نہایت باریک

ہے جسمین بچہ رہتا ہے اور وہ تر ہے
اوس سے ابر اور برف پیدا ہوئے
اور وہ پانی جو بچہ دان مین ہوتا ہے
اوس سے دریا پیدا ہوئے اور وہ
بچہ جو اس بیضہ سے پیدا ہوا وہ آفتاب
ہے اور آفتاب سے تمام موجودات مثل
اجرام اور اجسام جمادات اور نباتات
اور حیوانات ناطق اور مطلق معہ
خواہش اور غضب اور تمیز یعنی آفتاب کی
گرمی اور روشنی سے تمام عالم کا انتظام
ہوا جو اسکی حقیقت کو سمجہے اوس پر جہان
کی حقیقت آشکار ہووے

۱۲ - جان پت نام ایک راجہ تہا خوبصورت
اور پسندیدہ سیرت با علم اور عقل اور
با عمل اور ادب کہ جملہ صفات جو راجون
کو چاہئین سب اوسمین تہین محتاجون
کو مدد معاش کرتا تہا اور عاجزون کو
زور آور کرتا تہا اور مظلومون کے
واسطے عہد الفت کے اور مسافرون
کے واسطے سرای اور بہوکون کیواسطے
لنگرخانے اور انکی پیاس کے واسطے پاٹ
شالا اور بیمارون کے واسطے دار الشفا
اور دشمنون کے واسطے سامان اوج
ہیبت تیغ گرم رکہتا تہا اور اوس کے
عہد مین کوی بہتکی اور نالان نہ تہا اور
چور اور بدکار اور مکار اپنے مراتب
کے کرنے سے عاجز تہے - ایک شب
بالاخانہ پر آسمان کی طرف موہنہ کئے
سوتا تہا اوسوقت اوس کے دل مین یک
بیک جذبہ عشق الہی کا ہوا اور ایک
رکہیشر سے خواستگار ہدایت راہ حق کا
ہوا آخرکار بہت تلاش سے اوس کو
پایا اور تحفہ بے دنیا سے بہت سا اوس
کے آگے پیش کیا لیکن اوس نے کچہہ نہ
لیا - جب راجہ نے برہم ودیا کا سوال کیا
رکہیشر نے کہا کہ ہوا مین سب چیز گم ہوتی

دیکہو جب آگ بجھتی ہے ہوا مین
ہوتی ہے آفتاب جب غروب ہوتا
ہے ہوا مین محو ہوتا ہے غرضکہ ہوا کسی
اپنی طرف کشش کرتی ہی اور یہہ ہوا
پران ہے یہہ تعریف جو ہوئی بیرونی
ہوا کی تہی - اندرونی ہوا کی تعریف یہہ
ہے کہ نطق اور بصر اور سمع اور خواہش
دل سب پران مین محو ہوتی ہین جو اسکی
حقیقت کو بخوبی سمجہہ لے اوس کے حکم
مین پران اور ہوا ہو جاوین

۱۳ - ایک مقام پر چند رکہیشر کہانا کہاتے
تہے ایک برہم چاری بہی وہان پہونچا
اور برہم چاری نے اون سے کہانے
کو طلب کیا لیکن کسی نے اوسکو نہ دیا
تب برہم چاری نے کہا کہ اسے پران تو
سب سے اعظم ہے اور تمام قواے اور
حواس تیرے تصرف مین ہین اور تیرے
طرح طرح کے خیال ہین اور سب شے پر تو
حاوی ہے اور سب مین محیط ہے لیکن
نادان اور مردہ دل تجہے دیکہہ نہین سکتے
ہین اور کسو واسطے تجہکو بہوکا اور پیاسا
ہین جو پران کو نہین دیتے ہین اور بخل
کرتے ہین ۲ یہہ کلام برہم چاری کا
سنکے سب کہانے والے طعام کے کچہہ شرمندہ
ہوے اور میزبان نے کہا مین اس کو پہچانتا
ہون جو پیدا کرنے والا تمام عالم کا ہے اور
سب تہوڑا کہا کے سیر ہوے ہین مگر وہ
سیر نہین ہوتا ہے اور ہم سب اوسکی
طرف دہیان رکہتے ہین اور بہت غذا
پیش کرکے اوسکو کہانا کہلایا

۱۴ - جاپال نام ایک کودک نے جیبالا
نام اپنی مان سے کہا کہ بید دن کا پڑہنا
چاہتا ہون - پس تو بتا کہ مین کس قوم کا
نطفہ ہون ۲ - جیبالا نے جواب دیا کہ
مین کبہی ہون اور کس کس اور ہر ناکس سے
ہم بستر ہوتی رہتی ہون پس بتا نہین سکتی
ہون کہ تو کس قوم کے آدمی کے نطفہ سے
پیدا ہوا ہے ۳ - پس کے جاپال
خاموش ہو کر گوتم نام رکہیشر کے پاس
گیا اور اوس سے بید کی تعلیم کو درخواست
کی - ۴ - رکہیشر نے اوس سے پوچہا
کہ تیری ذات کیا ہے کہ جس قوم کو وہ شخص
مستحق جانتے تہے تعلیم بید کی سے گریز
کرتے تہے - جاپال نے بے تکلف بیان کیا
کہ مین نے اپنی مان سے پوچہا تہا - کہ مین
کس قوم کا نطفہ ہون لیکن اوس نے نشان
نہین دیا - ۵ - رکہیشر جاپال کی راست
گوی سے بہت خوش ہوا اور منظور ہوا کہ بید
کی تعلیم اور تلقین کو سب سے زیادہ راست
گوئی اور صدق ہی اولی درکار ہے کیونکہ
نہایت افعالی کے درخت کی یہہ بیخ ہے وہ
تجہمین موجود ہے ضرور مین تجہکو بید کو
پڑہا دونگا - ۶ - پہر رکہیشر نے اوسکو
حسب رواج وقت کے جاپال کو گیو چرانے
کی خدمت پر متعین کیا یہہ تعمیل حکم کی کرتا
رہا ۷ - چونکہ اسکو شوق پڑہنے علم بید
کا حد سے زیادہ تہا اور رکہیشر نے اسکے
مطلب بر آری کو چند روز کا توقف کیا
یہہ ہمیشہ متفکر اور متخیل رہا یعنی از خود
سوچتا اور بچارتا رہا آخر غور اور فکر کمال
سے کہ جنگل مین بحالت تنہائی کرتا تہا خود
بخود بید کا علم بطور علم لدنی کے اسکو ہو گیا
اور بغیر تعلیم کسی کے جان گیا - کہ بیل اور آگ
اور آفتاب اور مدگ یعنی پرانہ سے حصول بید
بارت اسی تفصیل سے معلوم کیں بیل سے
معلوم کیا کہ مشرق اور مغرب اور شمال اور
جنوب پرکاشش وان نام برہما کا ہے یعنی
ہر طرف برہم ہے ۲ - آگ سے معلوم کیا
زمین اور فضا اور آسمان اور دریا انت
وان نام برہم کے ہین یعنی وہ بے نہایت
سب جگہہ موجود ہے ۳ - آفتاب سے
معلوم کیا - کہ آگ اور آفتاب اور چاند
اور بجلی نشان نام برہم [illegible]
وہ روشن ہی ۴ - مدگ سے معلوم کیا
کہ پران اور بینائی اور شنوائی اور دل
نام برہم کے ہین یعنی آرام دینے والا
برہم - پس اسکا نام جاپال سے ست
کامان قرار پایا - مولف خلاصہ بید
اور بیدانت کا یہہ ہے کہ چارون طرف
اور زمین اور آسمان اور بحر اور براعظم
ہر قسم کی منور اشیا اور ہر شے مین جو دید
اور شنید اور سوچ اور بچار مین آوے
اور جو موجود ہے سب مین برہم کو جانے
اور جب سب مین برہم کو بیاپک جانے پرکاشش
وان اور انت وان اور جوتشمان اور
ایتوان ہو جاوے یعنی ہر شے پر قادر
ہو وے

۸ - جب ست کامان کو بید کا علم وہبی ہو گیا
اوستاد یعنی رکہیشر کی خدمت مین حاضر
ہوا اوستاد کو ست کامان کے بشرے
کی نورانی سے اوسکی فضیلت معلوم ہوئی.
پس پوچہا کہ تجہے کس نے برہم گیان سکہلایا
ست کامان نے جواب دیا کہ مجہے کسی آدمی
نے تعلیم نہین کی اور آدمیون کا کہنا بہی
میرے دل مین باور نہین ہوتا ہے جو کچہہ
مجہے علم ہوا ہے خداداد یعنی وہبی اور
لدنی ہے اور مشہور ہے کہ جست کہ نیافت
اور جو بندہ یابندہ پس رکہیشر بہت خوش
ہوا اور رکہیشر نے کہا تحصیل کرنا علم کا
قوم پر منحصر نہین مگر شوق پر کیونکہ بہت
آدمیون کو اون کے بزرگ تعلیم مین
حد سے زیادہ سعی کرتے ہین اور اونکو
کچہہ حاصل نہین ہوتا ہے اور بہت لوگ
جو شریف قوم کے نطفہ سے پیدا ہوے بد فعلی
کرتے ہین اور جو ذہن رسا نہین رکہتے اور
اون سے اوستاد غفلت بہی کرین - وے
اوستاد کے اوستاد ہو جاتے ہین -

۱۵ - ایک رکہیشر نے جاپال سے بارہ برس

بید پڑہا جاپال نے اور اور طالبعلمون کو
اجازت دی کہ وے اپنے اپنے گہر جاوین
اور بیاہ کرلین مگر اپکسل کو اجازت نہ دی
۲ - زوجہ جاپال نے جاپال سے کہا کہ تم نے
اور سب ہم سبق اپکسل کو رخصت کیا اور
مناکحت کو کہا نہ کیا اس نے کیا قصور کیا
جو اسکو ہنوز روک رکہا مگر جاپال نے جواب
نہ دیا - جب یہہ بات اپکسل کو معلوم ہوئی
بہت اوداس ہوا اور وجہ کی تلاش کو
اپنی عقل کو ہر طرف دوڑانے لگا - آخر
اسکو علم لدنی ہوگیا - ۳ - آگ تین قسم
کی ہین - جن مین ہوم کرتے ہین پس
تینون آگ سے اپکسل کو علم ہوا یعنی
برہم بدیا پائی - ۱ - پر نو برہم یعنی تیرا
پران برہم ہے ۲ - آنند اور عین سرور
برہم ہے ۳ - آکاس برہم - پران برہم
سے مراد یہہ ہے کہ پران کی حرکت سے
سب جاندار زندہ ہین مگر کہم برہم مراد
خوشحالی سے ہے اور خوشحالی ایک دم
مین جاتی رہتی ہے اور آکاش جڑ ہے چیتن
نہین ہے یہہ کیونکر برہم ہوسکتے ہین پس
معلوم ہوا کہ آنند اور آکاس ایک ہی
ہین اور آکاس اور پران ایک ہی ہین
غرض یہہ ہے کہ مستغنی ہونے سے آنند
سروپ ہوتا ہے اور تفریق تین قسم کی
آگ کی فقط واسطے سمجہانے کے ہوئی ہے
پہلی آگ سے مراد ہے زمین اور آگ اور
غذا اور آفتاب پس سمجہنا چاہیئے کہ یہہ
مین ہون اور وہ پرش جسکا نور آفتاب
مین چمکتا ہے یعنے نور ذات وہ مین ہون
جو کوئی ایسا سمجہے کہ آفتاب سے مشغول ہو
اوس کے گناہ سب جل جاوین اور جب تک
دنیا مین زندہ رہے خوشحال رہے اور بلند
آوازہ ہووے اور جب تک تسلسل نسل و
نبار کا ہے اوسکی بیل قایم رہے - اور
سعادت دارین حاصل کرے - دوسری
آگ مراد ہے پانی اور جہات اور ستارے سے
اور چاند سے پس سمجہنا چاہیئے کہ جو ان
چارون مین ہے وہ مین ہون اور وہ پرش
جو چاند مین نظر آتا ہے مین ہون جو اس رمز
کو سمجہے وہ بہی سعادت کو نین پاوے -
تیسری آگ سے مراد ہے پران اور اکاس
اور عالم فضا یعنی اعراف اور برق پس سمجہنا
چاہیئے کہ جو ان چارون مین ہے وہ مین
ہون اور جو نور برق مین چمکتا ہے مین ہون
جو ایسا سمجہے وہ بہی سعادت دارین حاصل
کرے یہی خلاصہ برہم بدیا کا ہے ۴ جب
اسکو بخوبی علم ہوگیا اوستاد سے ملا اور
اوستاد نے اس کے چہرے کو دیکہتے ہی کہا
کہ تیرے چہرے کے نور سے معلوم ہوتا ہے کہ
تو عارف کامل ہوگیا پس بیان کر کہ تجہے
کس نے یہہ علم سکہایا - شاگرد نے ادب سے
بیان کیا کہ یہہ آپکی مہربانی سے آگ کی
حقیقت مین غور کرنے سے پایا - پہر اوستاد
نے کہا کہ اب مین تجہے ہر ایک جہان کی حقیقت
سمجہاؤنگا تاکہ تجہے وہ مرتبہ ملے جس سے
کہ کنول کے پتہ پر پانی ڈالنے سے پتے مین
کچہہ اثر نہین ہوتا ویسے گناہون کو تجہہ پر
اثر نہ ہو ۵ - جو وقت کہولنے اور بند کرنے
آنکہون کے سب کو دیکہتا ہے وہ تیری آتما
ہے اور وہی بے نہایت ہے اور وہی برہم
ہے - جب آنکہون مین پانی یا تیل ڈالتے
ہین اودہر اودہر سے خارج ہوجاتا ہے
وہ آنکہون کی پتلی کو آلودہ نہین کرتا ہے
اسواسطے مردمک چشم کو سنجدہام کہتے ہین
یعنی درک کرنے والا حسن اور خوبیون کا
جو اسکی حقیقت کو سمجہے وہ سب خوبیان
حاصل کرے اور اس مردمک چشم کو بامنی
بہی کہتے ہین یعنی حاصل کرنے والی خوبیون
کی اور اسکو بہامنی بہی کہتے ہین بمعنی
نور تمام جو اس رمز کو سمجہے وہ ناموری ہووے
اور اسکو کرنا اون رسمون کا جو مردے
کے واسطے کرتے ہین ضرور نہ رہے اور وہ
مکت پاوے اور ہر روز اسکو علم زیادہ
ہوتا رہے اور پہر تعینات مین نہ آوے -
اور پہر بزرگون کا بزرگ ہوجاوے
اور وہی پران ہے جب تک کوئی عضو
شکم مادر مین نہین آتا اوسوقت تک فقط
پران تہا پس پران سب سے عمر اور مرتبہ
مین بزرگ ہے جو بسشٹ کو سمجہے وہ قوم
مین بزرگ ہووے او بسشٹ نطق کو کہتے
ہین اور جو بسشٹ کا مسکان یعنی موقعہ
سمجہے وہ اعلے مرتبہ پاوے سپرشتا بینائی
ہے جو اسکو سمجہے وہ دولت حاصل کرے
سنتشٹا شنوائی ہے اور وجہ ظاہر ہے
کہ ارشاد گرو کا شنوائی سے معلوم ہوتا ہے اس
سمجہہ سے نیک عمل ہوتا ہے پس مطلب
حاصل کرتا ہے دل حواسون کا گہر ہے -
بغیر اسکے کوئی حس اپنا فعل نہین کرتی ہے

۱۶ - حواس اور پران کی بحث

باصرہ اور سامعہ اور شامہ او نطق اور
پران وغیرہ نے اپنی اپنی بزرگی کو ظاہر
کیا لیکن سب کے بغیر کام چلتا رہا - جب
پران غیر حاضر ہونے لگے سب عاجز آئے
لیہذا سب نے اوسکی بزرگی کو قبول کیا جب
پران کی بزرگی ثابت ہوئی پران نے
پوچہا کہ میری خوراک کیا ہے - ہر ایک نے
جواب دیا کہ جو کچہہ چرند اور پرند اور درند
وغیرہ کہاتے ہین سب تمہاری غذا ہے
پہر پوچہا کہ پوشاک میری کیا ہے جواب دیا
کہ پانی کیونکہ پانی اول اور آخر طعام کے
استعمال کرتے ہین - اس رمز کو جو سمجہے اگر
درخت خشک ہو بارور ہووے
۱۷ - ایک جماعت برہم گیانیون کی جمع
ہوئی اور اوس مین آتما کی تحقیقات کی
بحث ہوئی کہ آتما کیا اور برہم کیا ہے -
۱ - اودوالک سے پوچہا کہ بیسوانر اگنی

جسکو حضرات عزیزی کی کہتے ہین کیا ہے
اوس نے جواب دیا کہ اس آگ کو
جو تخم عالم ہے مین نہین جانتا ہون
راجہ سے پوچھو کہ وہ خوب واقف ہی
پہر راجہ کے پاس گئے اوس نے ہر
ایک کے مرتبہ کے لائق تعظیم کی اور
اپنے انتظام سلطنت کو ظاہر کیا۔ کہ
میری سلطنت مین چور اور بدکار اور
شراب خوار اور مشرک یعنی پوجنے
والا سوای واجب الوجود اور ناداں
یعنی بیعلم اور گوشت خوار اور مردم
آزار اور امکار اور دغا باز اور کسی
قسم کا بدافعال اور حرام خوار اور
بھکاری کوئی ہے پس تمہارا آنے
کی کیا وجہ ہے سب نے کہا۔ کہ ہماری
حاضری کی وجہ تحقیقات کسی امر کی
ہے استغنا کوئی نہین ہے

۴۔ پس راجہ نے اجازت دی۔ کہ
سوال کرو پس ہر ایک نے اپنا مطلب
بیان کیا راجہ نے ایک سے پوچھا۔ کہ
تم کس صورت سے آتما کو پوجتے ہو
جواب دیا دو صورت سے۔ ۱۔
روشنی شمع ۲ بیسوانر اگنی پس
راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ہے کیونکہ
روشنی شمع اور آنکھہ سے سب نظر
آتا ہے اگر تم مجہے نہ دیکھتے پس نادان
مرتے اور تمہاری حیات ناحق تمام
ہوتی اور بیسوانر اگنی سے سالک راہ
حق ہوتے ہین۔

راجہ نے دوسرے سے پوچھا۔ کہ تم
کس طرح سے پوجتے ہو اوس نے کہا
کہ بہ صورت آفتاب کے۔ راجہ نے
کہا کہ بہتر ہے کیونکہ آفتاب اور
آنکھہ ایک ہے اگر آنکھہ نہ ہوتی اندھے
رہتے آنکھون کے سبب سے نعمت
دارین حاصل ہوتی ہین۔

تیسرے سے پوچھا اوس نے جواب دیا
کہ بہ صورت ہوا کے۔ راجہ نے کہا کہ
خوب ہے کیونکہ پران ہوا سے ہین
چوتھے سے جب راجہ نے پوچھا اوس
نے کہا کہ بہ صورت آکاس کے راجہ
نے کہا خوب ہے کہ یہہ محیط عالم کا ہے
سب اسمین اور یہہ سب مین ہے۔
پانچوین سے پوچھا۔ اوس نے کہا۔ کہ
بہ صورت قوت شتفکرہ کے یعنی بیسوانر
اگنی یعنی آتما کو جانتا ہون راجہ نے کہا
خوب ہے کیونکہ اگر کسی کام مین غور نہ
کرے دیکھنا اور سننا سب لاحاصل ہے
چھٹے سے جب راجہ نے پوچھا اوس نے
کہا۔ کہ مین بہ صورت پانی کے پوجتا ہون
راجہ نے کہا اچھا ہے کیونکہ پانی سبب
حیات چرند اور پرند اور سب کا ہے
اور خزانہ مضمون کا۔

ساتوین سے جب راجہ نے دریافت
کیا اوس نے کہا کہ مین بیسوانر اگنی اور
آتما کو بہ صورت خاک کے سمجھتا ہون
راجہ نے کہا کہ اچھا سمجھے ہو کیونکہ یہہ
جگہ قیام موجودات کی ہے پہر راجہ نے
سب کو مخاطب کرکے کہا کہ تم سب آتما
کو جدا جدا جانتے ہو سب مین یکتا
نہین جانتے ہو۔ جو کوئی پران کو
در آمد اور بر آمد سمجہے وہ اچھا
گا تیری کے جپنے کا پہل پاوے
بیسوانر آتما کا نور اعلی ہے اور آنکھہ
اوسکی صورت عالم کے ہے اور راہ آمد
وشد کی پران ہے اور مقام خواب کا
زیر ناف کے ہے اور اوس کے تلے
خزانہ اور خاک اوس کے پاؤن ہین
اور سینہ بند اوسکا۔ سا مگری ہوم
کی اور بال اوس کے وہ گہاس جس سے
ہوم کے مکان مین فرش کرتے ہین۔
۳۔ جسم مین تین آگ ہین۔ ا تعدہ

مین اسکا نام گار پت ہے ۲۔ تم معدہ
مین اسکو دچھن اگن کہتے ہین ۳ منہ
مین اسکو اہونی کہتے ہین۔

۱۸۔ کہانا کہانے کے ادب ہین

۱۔ لقمہ اس نیت سے کہاوے۔ کہ
اس سے پران سیر ہوین پس چشم اور
آفتاب اور جوان کی تحت ہین سب سیر
ہو جاوین۔ ۲۔ لقمہ اس نیت سے
کہاوے۔ کہ بیان باؤ کو کہلاتا ہون
اوس سے چاند اور اطراف کو سیری
ہووے اور جو درمیان ان کے ہین
۳۔ ایان باؤ کی سیری کے واسطے
کہاوے اوس سے گفتار کو قوت ہووے
اور آگ روشن ہووے اور زمین
سبز ہووی اور جو درمیان زمین اور
آگ کے ہین سیر ہووین۔
۴۔ لقمہ سمان باؤ کی آسودگی کو کہاوے
پس دل کو قوت ہووے اور ابر اور
برق اور اوسکے متعلقات سیر ہووین
۵۔ لقمہ اودان باؤ کے واسطے کہاوے
پس آکاس اور ہوا اور اوس کے
متعلقات سیر ہووین۔
۶۔ جو اس ترکیب سے کہاوے تمام
جہان کی نعمتین پاوے کہ یہہ پانچ
اگن ہوتر موسوم ہین اور نہایت
پسندیدہ عمل ہے جو اس ترکیب
کو نہین جانتا یا جان کے عمل نہین کرتا
وہ طعام کو خاک مین ڈالتا ہے کیونکہ
اوسکا کہانا ہضم نہین ہوتا ہے جو
اسپر عمل کرتا ہے وہ جہان کو سیر
کرتا ہے اور اگن ہوتر ہوتا ہے جس
کو سب لائق پرستش کے جانتے ہین
۷۔ جو گہاس آگ مین ڈالی جاتی
ہے جلتی ہے پس جو یہہ عمل کرتا ہے۔
اوس کے گناہ مثل گہاس کے جل
جاتے ہین۔

۱۶- سویتکیتو سے اوس کے باپ ادوالک رکھیشی نے کہا کہ تیرے خاندان کے سب بید کے عالم ہوئے ہین تو بھی بید کو پڑھ - پس وہ تحصیل علم کو وطن چھوڑ گیا چوبیس برس کی عمر جب ہوئی فضیلت حاصل کرکے آیا لیکن عجب سے اپنے آپے سے باہر ہوا جاتا تھا -

۲- باپ نے یہہ حالت دیکھہ کے کہا کہ تو نے وہ علم بھی حاصل کیا ہے جس سے نہ سُنی بات سُن سکے اور نہ دیکھی بات دیکھہ اور نہ سمجھی سمجھہ لیوے

۳- بیٹا یہہ بات سُن کے حیران ہوگیا اور کہنے لگا کہ اے باپ یہہ علم تو مجھے نہین ہوا

۴- باپ نے کہا کہ یہہ علم نہایت آسان ہے کیونکہ ایک مٹی کی حقیقت جاننے سے تمام شے جو مٹی سے بنی ہین تمیز ہو جاتی ہین - جیسے کونڈہ اور سبو وغیرہ نام اور نقش اور جسم اون کے برائے نام جدے ہین حقیقت مین کچھہ علیحدہ نہین ہین اور سب کی اصل مٹی ہے -

۲- سونا ایک شے ہے اوس سے انگشتری اور آرسی وغیرہ نوع بنوع کے زیور سُنار بناتا ہے کچھہ صورت مختلف زیور سے اصلیت سونے مین تفاوت نہین ہوتا ہے

۳- آہن سے توپ اور بندوق اور تلوار اور برچھی وغیرہ بہت چیزین بنتی ہین اول اور آخر وہی لوہا ہے

۴- بیٹے نے کہا کہ اوستادون نے یہہ تعلیم نہین کی آپ ہدایت کرین -

۵- باپ نے کہا کہ پہلے سب سے ایک ہست مطلق تھا جسکو واجب الوجود اور لاتعین کہتے ہین کیونکہ اوس کا نام اور نشان کچھہ نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور بے عیب اور لازوال اور بغیر صنعت ہے - بعضے احمق سمجھتے ہین کہ پہلے عالم مع صانع صنعت کے نیست تھا اون کی غلطی ظاہر ہے کہ نیست سے ہست نہین ہوسکتا ہے پس ہست مطلق ضرور موجود تھا -

۲- جب اوس نے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہووے پس اشکال مختلف کو قبول کیا

۳- اپنے زور سے آگ کو روشن کیا جب آگ نے وحدت سے کثرت کو ارادہ کیا پانی پیدا ہوا - اس دلیل سے جلد سمجھہ مین آوے گا کہ آدمی کو جب گرمی لگتی ہے بدن سے پسینہ نکلتا ہے اوسی طرح آگ سے پانی بنا -

۴- پانی سے مٹی اور مٹی سے سب شے موجود ہوئین

۵- تمام جاندار تین قسم ہین - ۱ انڈے سے جو پیدا ہوتے ہین جیسے کبوتر اور چڑیا ۲- جیسے یعنی بچہ دان سے پیدا ہوتے ہین - جیسے بیل اور آدمی ۳- تخم سے جیسے تلسی اور پیپل

۶- دیکھہ ایک شے سے پانی اور مٹی اور آگ پیدا ہوئے اور تینون کے اعتدال سے جیو آتما بنا اور صورت اور نام مختلف رکھا گیا

۷- ہر ایک شے کے تین حصے ہین یعنی آگ اور پانی اور مٹی اسکا نام ترپرت کرن ہے -

۸- ان تینون عنصر بسیط کے تین تین حصے ہر ایک شے مین پائے جاتے ہین آگ مین سرخی جزو آگ کی ہے اور سفیدی جزو پانی کی - اور سیاہی جزو مٹی کی - پس تینون کے اجتماع سے آگ ہے اگر یہہ تینون صفات آگ سے جاتی رہین - آگ معدوم ہوجاوے اب سمجھو کہ آگ ایک اسم فرضی ہے حقیقت اسکی کچھہ جدا نہین ہے اور تین شے سے مرکب ہے نفسی آگ معدوم ہوئی ہے

۸- آفتاب مین جو سرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور سفیدی پانی کا اور سیاہی مٹی کا جزو ہے پس آفتاب ان تینون کے اجتماع کا نام ہے - اگر قوت آگ اور پانی اور خاک اوس سے معدوم ہوجاوے آفتاب کی نثر کی تمام ہوجاوے پس یہہ ایک اسم فرضی مرکب چیز کا ہے

۹- اسی طرح چاند مین تین رنگ ہین اور بجلی مین - ۱۰- اس ترپرت کرن کو کلہا اور عقلا سمجھتے ہین اور جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ کل عالم کی موجودات کو جانتا ہے. اور نادیدہ اور ناشنیدہ کی حقیقت کو از خود سمجھہ لیتا ہے - کہ مجموعہ عناصر لطیفہ اور بسیط سے تمام موجودات ہے -

۱۱- اب تک جو تعریف ہوئی ہے ترپرت کرن بیرونی کی ہے اب ترپرت کرن درونی کی تعریف کرتا ہون جو چیز کہاتے ہین اوسکی تین صورت ہوتی ہین اور وہ بھی آگ اور آب اور خاک سے بنی ہین جو کثیف ہے وہ غایط ہوتا ہے - جو متوسط ہے اوس سے گوشت بدن کا

۱۲- پانی تین صورت قبول کرتا ہے اوسنے پیشاب ہوتا ہے اوسط خون ہوتا ہے اعلے پران ہوجاتا ہے

۱۳- آگ بھی تین صورت قبول کرتی ہے ادنی استخوان اور اوسط مغز اور اعلی نطق - کہ مراد قوت گویائی سے ہے اور روغن مین آگ زیادہ ہے -

۱۴ ا - دیکھو یہہ دل عین خاک ہے یعنی
خوراک اور پران عین پانی ہو اور زبان
عین آگ ہے

۱۵ ا - دہی کو جب بلوتے ہین گھی اوپر
ہو جاتا ہے اسی طرح غذا لطیف اوپر
ہو جاتی ہے اور دل بنتی ہے پانی
بلند ہو کے پران بنتا ہے روغن
عین آگ ہے وہ بلند ہو کے نطق
ہو جاتا ہے پس دل خوراک ہے اور
پران شیرا نطق آگ -

۱۶ ا - سوال خوراک کس طرح سے دل
ہو جاتی ہے - جواب - آدمی کے سولہہ
حصہ ہین اور اسکو سو دس کہا ہے
ہین چاہیے کہ سمجھہ کر اس پر عمل کر
ا - پندرہ روز کہانے کو کچھہ نہ کہا
فقط پانی پیتا رہو اور سولہوین
روز میرے روبرو حاضر ہو چنانچہ
اوس نے بموجب حکم کے تعمیل کی ۲
جب سولہوین روز کو لڑکا باپ کے
روبرو حاضر آیا باپ نے کہا وہ
بید جو تو نے ایک مدت مین پڑہا ہے
مجھے سنا لڑکے نے جواب دیا کہ مین
پندرہ روز سے بھوکہا مرتا ہون مجھے
ایک لفظ مطلق یاد نہین آتا ہے
اور حد سے زیادہ ناتوان ہو رہا
ہون موہنہ سے ایک بات نہین
نکلتی ہے ۳ باپ نے کہا کہ وہ آگ
جسکو سولہوان حصہ فرض کیا ہنوز موجود
ہے اب تو کہانے کو کہا اور بعد سیر
ہونے کے حاضر آ - غرضکہ جب بعد
کہانا کہانے کے لڑکا باپ کے پاس
حاضر آیا - باپ نے جو پوچھا اوس کا
جواب اوس نے بخوبی بیان کیا -
۴ - باپ نے کہا کہ آگ بڑی چیز ہے
اگر اسکی ایک چنگاری بہی باقی رہے
بعد آہستہ آہستہ اسکو کوئی پہونکے

تو ایک عالم کو جلا سکتی ہے اب تو سمجھہ کہ
سولہوان حصہ تجھہ مین باقی رہی تہی
وہ غذا پا کے آہستہ آہستہ قوی ہوی
تب سب بید تجھہ یاد آ گئے اس وجہ سے
ثابت کر کہ دل عین غذا اور پران پانی
اور نطق آگ ہے

۱۷ ا - یہہ نصیحت جب اوسکی سمجھہ مین
آئی عجب اور غرور اوسکا سب جاتا
رہا - ۲۰ - سویت کنتو کو اودالک
کی نصیحت - ا - اے فرزند حقیقت
اوس خواب کی جسکو سکہپت کہتے ہین
سمجھہ لے - سشپن حالت خواب کو کہتے ہین
وجہہ یہہ ہے کہ جب آدمی سوتا ہے -
آتما سے ایک ہو جاتا ہے اور سواپ
کے معنی ہین اپنے تئین آپ پانا - ۲
اگر کسی مرغ کو لکڑی پر بہتا رسی سے
باندہ دو وہ چانچا کرے گا اور اوسکو
کسی طرح آرام نہ ہوگا اور لاچار اوسی
لکڑی پر آن بیٹھے گا - اسی طرح یہہ
دل جابجا بیٹھہ کے پران کو آرام گاہ
سمجھہ کے اوس سے جا ملتا ہے - ۳
آرزو کہانے کی جو کرتا ہے خورندہ کہلاتا
ہے اور پانی جو پینے مین آتا ہے وہ
غذا کو تمام اعضا مین پہونچاتا ہے جیسے
چرواہا مویشیون کو اور راجہ سپاہ
کو اپنی مرضی کی جگہ لے جاتا ہے اس
وجہ سے پانی کو پکانے والا خوراک کا
کہتے ہین -
۴ - جب یہہ جسم کا درخت اوگتا ہے
اسکی جڑ خوراک ہے پہر خوراک کو درخت
فرض کرو اور پانی کو اوسکی جڑ پہر
پانی کو درخت فرض کرو اور آگ کو
اوسکی جڑ - اصل الاصول اس درخت
کا وہ یگانہ لاثانی ہے کہ سب اوس سے
پیدا ہوے اور اوسمین محو ہون گے
اور اوسی سے قایم ہین اور جب آدمی

خواہش آرام کی کرتا ہے آسایندہ سوم
ہوتا ہے ۵ - پانی کو اندر کی آگ ہلاک
پہونچاتی ہے جہان کہ پانی کی جگہ ہے
جیسے گہوڑے والا گہوڑے کو اس وجہ
سے آگ کو پکانے والا پانی کا کہتے
ہین پس پانی کی جڑ آگ ہے اور آگ کی
جڑ وہ یگانہ ہے - ۶ - تینون عنصر
یعنی آگ اور پانی اور خاک مخلوق
کے اجسام مین ہین جب آدمی مرتا
ہے زبان دل مین اور دل پران مین
اور پران حرارت غریزی مین جا کے
وصل ہو جاتے ہین اور حرارت غریزی
دیوتا بزرگ ہے پس جملہ وہی آتما ہے
۷ - تتوسی اسکے معنی ہین کہ وہ آتما
تو ہے اور یہہ مہاباک ہے شام بید کا
شہد کی کہی بہت درختون سے
مٹہائی مختلف مزہ کی لا کے شہد کو
بناتی ہے - شہد مین وے مختلف مزے
باقی نہین رہتے ہین اور سب درختون
کی مٹہائی کے مختلف مزے ایک ہو
جاتے ہین - اسی طرح سے جانداروں
کی حالت سکہپت اور موت اور قیامت
یکسان ہے کیونکہ ان تینون حالتون
مین ہست حقیقی سے وصل ہو جاتا ہے
اور کچھہ جدائی نہین رہتی ہے پہر جو
صورت شیر یا بہیڑ یا گرگ یا گیدڑ
یا بار یا کڑدم کی بنی نہین جانتا
ہے کہ اصل میری کیا تہی جب تک کہ اپنی
اصل سے پہر وصل نہین ہوتا -
۸ - تتوسی - دریا مشرق اور مغرب کے
پہاڑون سے بر آمد ہوتے ہین اور جب
تک سمندر سے نہ ملے جدا رہتے ہین
کہتے ہین کہ ہم گنگا ہین اور ہم جمنا ہین
اور جب سمندر مین ملجاتے ہین پہر ان کا
نام اور نشان کچھہ نہین رہتا ہے اسی
طرح آدمی ہست حقیقی سے فقط جدائی

سے اپنے تئین شیر اور سور سمجھتا ہے یعنی جیسی صورت اور جیسا علم اور جیسا حال رکھتا ہے بجز اپنے گمان کرتا ہے حقیقت مین یہہ وہی آتما ہے

۹ - تتوم سی - درخت کو خواہ چوٹی کی طرف یا وسط مین یا جڑ کی طرف سے قطع کرو وہ درخت زندہ ہی رہیگا اور پانی بھی اوسمین سے برآمد ہوگا سبب یہہ ہے - کہ جان سب جگہ اوس درخت مین موجود ہے یعنی پتے پتے مین وجدت درخت کی پانی ہے اور پانی سے درخت لذت حاصل کرتا ہے اور سبز رہتا ہے اسیطرح جب سارے درخت کی جان جاتی ہے - کل خشک ہو جاتا ہے -

اسی طرح یہہ جسم انسان کا بے جان ہو جاتا ہے - درخت کی موت یہہ ہے کہ قوت جاذبہ پانی کی نہین رہتی ہے اور جان درخت کی پانی ہے پس سمجھو کہ جان نہین مرتی ہے اور وہ لطیف لاثانی ہے اور جاودان یکسان ہے -

۱۰ - تتوم سی کسی درخت سے کوئی پہل لاکے اوسکو چیرو پہر دیکہو کہ اوس کے اندر چہوٹے چہوٹے دانے برآمد ہون گے پہر ایک اوس چہوٹے دانے کو چیرو تب اوس کے اندر کچھ نظر نہ آوے گا پس سمجھو کہ جو اوس چہوٹے دانے مین نظر نہین آتا ہے اوس سے وہ عظیم الخلقت درخت بنا ہے اور وہ تو ہے -

۱۱ - تتوم سی نمک کو تہوڑے پانی مین گھولو پہر تلاش کرنے سے نمک دستیاب نہ ہوگا پہر پانی کو چکھو تب معلوم ہوگا کہ پانی نمکین ہے پس سمجھو کہ اوس حالت مین نمک آنکھ سے نظر نہین آتا ہے اور ہاتہون سے پایا نہین گیا لیکن مزہ سے پایا جاتا ہے اسی طرح سب مین آتما ہے -

مولف - شمع معرفت کے دیباچہ مین اس مضمون کو بہت مثالون سے مولف نے ظاہر کیا ہے

۱۲ - تتوم سی کسی کی آنکھ بند کرکے اوسکو شہر اور وطن سے نکال جنگل مین چہوڑ دو کہ وہ شخص مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب کی حقیقت سے لاعلم ہو پہر اوسکی آنکھ کہول کے اوس سے کہو کہ اپنے گھر کو جا لیکن جب تک کوئی اوسکا رہبر نہ ہوگا وہ اپنے وطن کے پہونچنے سے عاجز رہیگا اسیطرح بغیر رہبر کے کہ وہ علم ہے وطن کا ملنا محال ہے جب تجہی علم ازخود ہوگا جانے گا کہ تو اور وہ ایک ہی ہے اور جب تک جہل رہیگی حقیقت سے ناواقف رہیگا

۱۳ - جب آدمی بیماری سے ناتوان اور قریب المرگ ہوتا ہے اوس کے اقربا پوچھتے ہین کہ تو ہمکو پہچانتا ہے اگر اوس وقت تک بیار رہنے حواس بجائے خود قایم رہتے ہین تو جواب دیتا ہے کہ ہان پہچانتا ہون اور جو حواس اپنے اپنے مقامون کو چہوڑ کے پیران سے جا ملتے ہین تو کہتا ہے - کہ نہین پہچانتا پس جس سے حواس جا ملتی ہین وہ آتما ہے اور وہی حق ہے اور وہی تو ہے -

۱۴ - تتوم سی مشتبہ کے ہاتہہ مین لوہا گرم کرکے دیتے ہین اگر وہ چور نہین ہوتا ہے تو ہاتہہ بہی نہین جلتا ہے اور جو چور ہوتا ہے ہاتہہ جل جاتا ہے پس جو راستی ہے وہی آتما ہے اور وہ تو ہے

۲ - نارد کو سنت کمار کی ہدایت

۱ - سوال نارد نے کہا کہ مین چارون بید اور اون کے فروعات یعنی شاستر وغیرہ کے مضامین سے بخوبی واقف ہون لیکن آتما کو ہنوز نہین پہچانتا ہون اور بزرگون سے سنتا ہون کہ جو آ[تما] سے واقف ہوتا ہے وہ تمام اندو[ہ] اور عقبی سے فارغ ہو جاتا ہے آ[پ] مہربانی کرکے آتما کی تعریف کرین -

سنت کمار نے جواب دیا کہ جو نام تو نے ل[یا] یہی اوسکا نام ہے پس اسکو برہم جان[و] پس اسم سے مسمی ملجاویگا - ۲ - نار[د] نے کہا نام سے جو اعلی ہو اوسکی تعریف کہو - سنت کمار نے جواب دیا کہ گفتار نا[م] سے افضل ہے کیونکہ گفتار سے چارون بید اور جملہ علوم کی حقیقت منکشف ہوتی ہے اور آسمان اور زمین اور آگ اور دیوتا اور آدمی اور ہوا ہے اور پاون والے اور چرند اور درند اور رنگینی والے اور نیک اور بد اور سچے اور جہوٹے اور دوست اور دشمن تمیز کئے جاتے ہین اگر گفتار نہ ہوتی تو فقط نام سے کسی کی تمیز نہ ہوتی پس اسکو برہم جانو

۳ - نارد نے کہا گفتار سے اکہر کیا ہے سنت کمار نے جواب دیا اس سے بزرگ دل ہے کیونکہ جسطرح ایک مٹھی مین دو پہل ہلیلہ اور بلیلہ کے سما جاتے ہین اوسی طرح ایک دل مین نام اور گفتار دونو رہتے ہین اور دل کو دونو کا علم رہتا ہے اور دل مجاز ہے چاہے بید کو چاہے لبید کو اور چاہے آخرت کا فکر کرے چاہے دنیا کا چاہے نیک افعالی کرے چاہے بدفعلی پس پہل مجاز ہے پس آتما ہے -

۴ - نارد نے کہا دل سے شریف کون ہے سنت کمار نے کہا کہ سنکلپ ہے یعنی جو خواہش کرتا ہے اوسکا فکر کرتا ہے پس نام رکھتا ہے پہر نام سے بید اور بید سے عمل پس سب اوسنے سنکلپ سے

موجود ہوئی ہین اور اوسی مین محو ہوتے ہین تمام کرہ بیضاوی اور جو کچھہ اس کے اندر ہے مثل زمین اور آسمان اور کلام اور نام اور رنگ اور جسم اور جرم یعنی جملہ تعینات سب سنکلپ سے بنے ہین پس یہہ جسم ہے

۵ - نارد نے کہا سنکلپ سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا کہ چت کہ جب چنتا ہوتی ہے فکر کرتا ہے پھر جو تمیز مین آتا ہے کہتا ہے اور اوس کا نام رکہتا ہے کہ چت کے سبب سے بید اور بید کے سبب سے عمل بنے ہین اور سب کا قیام اور فناچت کے سبب سے ہے پس جو بہت علم رکہتا ہے وہ اچت یعنی بے شعور ہو جاتا ہے اور خلق اوس کو بدنام کرتی ہے کہ یہہ کوئی فعل نہین کرتا ہے جو وہ جانتا ہے اگر اوس مین چت کو لگاوے اچیت نہ کہلاوے بلکہ سوچیت کہلاوے اور جو تھوڑا بھی جانتا ہے ۔ خلق اوسکو بزرگ جانتی ہے اور اوسکی بات کو پسند کرتی ہے پس سب چیز چت سے بنی ہین اور وہ ہما برہم ہے

۶ نارد نے پوچھا کہ اس سے اعلے کیا ہے ۔ سنت کمار نے کہا کہ اس سے بڑا دہیان ہے کیونکہ زمین اور آسمان اور دیوتا اور ستارے سب دہیان کیا کرتے ہین اور آدمی کو فضیلت ریاضت اور دہیان سے ہوتی ہے پس دہیان اعلی ہے ۔

۷ - نارد نے کہا دہیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جوابدیا کہ گیان کیونکہ اس سے حقیقت دیوتا اور کوکب اور بید اور احکام معقول اور منقول سب کی عیان ہوتی ہے

اور سچ اور جھوٹھہ معلوم ہوتا ہے اور وہم اور رجا دور ہوتا ہے اور جب گیانی گیانی کے پاس بیٹھتا ہے گیان تب بنتا ہے ۔

۸ - نارد نے کہا گیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جوابدیا قوت جسمانی کیونکہ ایک زور آور ہزار گیانی کو ایک دم مین نابود کر سکتا ہے اور قوت جسمانی سے خدمت اوستاد کی ہو سکتی ہے اور خدمت سے جب اوستاد مہربان ہو نصیحت کرتا ہے پھر گوش شنوا اور چشم بینا ہوتی ہے پس یقین حاصل ہوتا ہے پس عمل کرتا ہے پس عمل سے وجد ہوتا ہے پھر کشف ہوتا ہے ۔

۹ - نارد نے کہا قوت جسمانی سے بڑا کون ہے جواب غذا اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی دو روز طعام نہ کہاوے سب بہول جاوے بلکہ مر جاوے اور آنکھہ اور کان اور دل کوئی بھی قابو مین نہ رہے

۱۰ - نارد نے کہا اس سے بزرگ کون ہے سنت کمار نے جوابدیا اس سے بزرگ مینہہ ہے کہ اوس سے پانی برستا ہے اور بارش سے نباتات اوگتی ہین اور حیوانات تازہ ہوتے ہین اگر بارش نہ ہو سب معدوم ہو جاوین ۔

۱۱ - نارد نے کہا اس سے بزرگ کون ہے سنت کمار نے کہا آگ کہ یہہ ہوا کو حرکت سے مانع ہوتی ہے اور رہوت ہے

۱۲ - نارد نے کہا اس سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جوابدیا کہ بہوت آکاس کہ نطق اور سماعت اور حرکت سب خلا سے ہوتی ہے اور سب کواکب اس کے اندر ہین ۔

۱۳ - سوال نارد کا اس سے بڑا کون ہے جواب آکاس سے بڑا اسمرن ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جہان چند شخص موجود ہوں اور یاد نہ ہو نیک اور بد کی تمیز نہ ہو ۔ ۱۴ - اس - اس سے بڑا کون

۱۵ - سوال - اس سے بڑا کون ہے جواب پران کیونکہ تمام حواس اسکے وابستہ ہین اور یہہ خود بخود پیدا ہوا ہے اور بغیر امداد دوسرے کے فعل کرتا ہے ۔ اور باپ اور مان اور جورو اور بہن اور دوست اور دشمن اور عالم اور گیانی اور جاہل اور ظالم اور دانی اور بھکاری سب یہی ہے زندہ کو کوئی گالی دے عوام گالی دینے والے پر لعنت کرین مردے باپ اور اوستاد کو آگ مین جلاوین کوئی عیب نہ کرے سبب یہہ ہے کہ جو کچھہ عزت ہے پران کی ہے جسم کی کچھہ حقیقت نہین ہے

۱۶ - پران کی تعریف سن کے نارد خاموش ہو رہا تب سنت کمار نے سمجھا کہ نارد نے پران کو منتہائے مذہب تصور کیا ہے اس وجہ سے اور سوال نہ کیا پس سنت کمار نے نارد کو کہا کہ تو ہنوز انتہائے کلام کو نہین پہونچا نارد نے تسلیم کر کے کہا کہ بدا سنا کر و پس سنت کمار نے کہا کہ آدمی سچ تب بولتا ہے جب راستی کو اختیار کرتا ہے اور جھوٹھہ کو چھوڑ دیتا ہے پس چاہیے کہ گیان کو معلوم کرے اور گیان کے معنی ہین حق کو باطل سے تمیز کرنا اور گیان سے ہوتا ہے اور سمن کے معنی ہین کہ بات کو دلیل معقول سے تحقیق کرنا پس سمن تب ہوتا ہے جب گرو کے قول پر جو بموجب بید کے ہو اعتقاد ہووے ۔

سوال اعتقاد کس طرح سے پیدا ہوتا ہے

۴ آکاس کو گیا دیتی ہے اور جب گرمی ہوتی ہے

جواب - جب حفظ مراتب اوستاد کا کرے اور خدمت بواجبی ادا کرے

سوال حفظ مراتب اوستاد کی کیا آئین ہے -

جواب جو خدمت اور ریاضت وہ فرماوے بموجب اوس کے عمل کرے

سوال انتہائے ریاضت کا کیا ہے

جواب وہ ریاضت کہ اوستاد دیتا ووے جس سے تسلی ہو جاوے

سوال کسطرح سے تسلی ہوے

جواب - جب انتہائے مراتب کو پہونچے کہ اوس سے زیادہ مرتبہ کوئی نہین ہے کیونکہ جب تک کوئی مرتبہ بزرگی کا باقی رہے خواہش ہی باقی رہے پس جہان خواہش ہے بے آرامی ہے آرام نہین ہے جب کوئی سمتا کے مرتبہ مین پہونچتا ہے وہ دوسرے کو نہین دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کا ذکر سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے اور لازوال ہو جاتا ہے کہ اوس کے خیال مین آنکھہ اور روشنی آنکھہ اور ناظر اور منظور دو نہین رہتے ہین جب تک دوسرے کو ناظر یا سامع رہتا ہے اور دوسرے کا خیال رکھتا ہے مرض زوال مین رہتا ہے اور آرام نہین پاتا ہے

سوال سمتا کی تعریف کیا ہے -

جواب سمتا اپنی بزرگی مین آپ ہے پس اپنے مین آپ ہے اوسکا کوئی مقام نہین ہے اور اوسکو کسی سے بزرگی نہین ہے جیسے گھوڑے اور ہاتھی سے دوسرے کو بزرگی ہوتی ہے یہہ میرا مطلب نہین ہے کہ اوس کو دوسرے سے بزرگی ہے کیونکہ وہ ابین اور بلند اور مہین اور سیار سب وہی ہے اور وہ یہا ہون مین بدن کو آتما نہین کہتا ہون فقط تعلیم کے واسطے بیان کرتا ہون کہ آتما ہر طرف ہے اور ہر شے مین محیط ہے اور اپنے مین آپ حرکت دینے والا اور ہر چیز کی لذت لینے والا ہے اور خود بادشاہ ہے جو اس مطلب کو نہ سمجھے اوس کے واسطے دوسرا بادشاہ ضرور ہووے پس جہان جاوے نامراد اور محکوم رہے جو اس رمز کو سمجھے وہ نہان اور آشکارا اور دنیا اور عقبی کی حقیقت کو سمجھے اور تمام تکلفات سے نجات پاوے

۱۷ - جو ایسا سمجھے وہ ایک ہو جاوے اور ۳ و ۵ و ۷ و ۱۱ و ۱۰۰ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰۰ و ۲۰۰۰۰ ہو جاوے یعنی بے نہایت ہو جاوے اور اکل حلال کہاوے اور پانچون حواس کو نالایق حرکات سے باز رکھے کہ نا دیدنی نہ دیکھے اور ناشنیدنی نہ سنے علی ہذالقیاس اوسکا باطن پاک ہو جاوے اور جب باطن پاک ہو حضوری نصیب ہووے اور جب حضوری نصیب ہو دل کی گرہ کہل جاوے

۱۸ - اس وصیت سے زنگ اودیا کی نارد کے آئینہ دل سے دفع ہوی

۲۲ - تن یعنی جسم برہم پوری ہے اس کے اندر ایک گرہ ہے مانند کنول کے پہول کے اور اوس مین لطیف آکاش یعنی خلا ہے اوسکو تم اپنا آکاش سمجھو جس وسعت سے آکاش باہر ہے - اوسی مقدار اوس کے اندر ہے اور تمام زمین معہ جملہ موجودات یعنی اجرام فلکی مثل آفتاب اور عناصر اور اجسام ارضی اوس کے اندر ہین اگر کوئی حجت کرے کہ جب جسم ضعیف ہو جاتا ہے نابود ہو جاتا ہے پس اوس وقت کیا باقی رہتا ہے جواب دو کہ ضعف اور ناتوانی اور مرگ سے وہ آکاش مین جا ملتا ہے یعنی اوسکو کچھہ زوال نہین ہوتا ہے اور سچائے خود رہتا ہے اور وہی حق ہے اور وہی برہم لوک ہے اور سب شے اوس کے اندر ہین اور شے آتما ہے اور سب سے منزہ ہے اور اوسکو بھوکھہ اور پیاس کچھہ نہین ہے -

۲ - جب کوئی کسی کی خدمت کرتا ہے عوض خدمت مین زمین اور پرگنہ جو چاہتا ہے پاتا ہے مگر چند روز کے بعد وہ اوس سے منتقل ہو جاتا ہے اسیطرح جو نیک عمل کرتے ہین وہ نتیجہ پاتے ہین آخر اوسکی میعاد بھی تمام ہوتی ہے لیکن جو آتما کو پہچان کے اس عالم سے جاتا ہے وہ تسب عالم مین کامیاب ہوتا ہے اور جیسے آتما بے نہایت ہے اسکا نتیجہ بھی بے نہایت ہے اور جیسے آتما لازوال ہے اوس کا نتیجہ بھی لازوال ملتا ہے

۳ - اگر پتر لوک کو آتما کا گیانی جاوے تمام دیوتا وہان کے اس کے حضور مین فوراً حاضر ہووین اور اس کے باپ اور دادا سے اسکا دل خوش کر دین اور جو ماتر لوک کو جاوے یعنی مان کے لوک کو یا بہراتر لوک کو یعنی برادران کے لوک کو یا سوسا لوک کو یعنی ہمشیرگان کے لوک کو یا متر لوک یعنی دوستون کے لوک کو یا چندن لوک یعنی جہان خوشبو ہین یا ان لوک کو جہان کہانے اور پینے کی چیزین ہین یا پاتر لوک کو جہان ہمہ اسباب موجود ہین یا استری لوک کو جہان بیگمات ہین غرضکہ جہان وہ جاوے سب فرمان برداری اوسکی کرینا -

۴ - یہہ مرتبہ فقط راستی اور دانائی سے ملتا ہے جہوٹہہ اور جہل سے مرتبہ حاصل نہین ہوتا ہے یا آنکہ یہہ سب لوازمات اودیا کے ہین جو جہل اور

اور دیا سے ملا ہے وہ کسی آرزو کو نہین پاتا ہے اور جس کے سینے سے غفلت کا پردہ اوٹھہ جاوے وہ چدا کاس ہو جاوے اور جب اور جہان جو چاہے تمام نعمتین مہیا ہو جاوین مثلاً کہین دفینہ گڑا ہوا ہو اور کسیکو اوس سے علم نہ ہو اور وہ اوس کے اوپر ہو کے چلا جاوے کچھہ حاصل نہ ہو -

۱۱ - سب آدمی ہر روز حالت سکھوپتنا مین برہم لوک کو جاتے ہین اور چدا کاس سے جو اس کے اندر ہین لین ہو جاتے ہین مگر خبر نہین رکھتے اور نہین جانتے ہین کہ وے کہان گئے اور اس کا سبب یہہ ہے کہ اونکی عقل پر ظلمت کا پردہ پڑا ہے اور آخر جہل کے ساتھہ مرین گے -

۱۲ - وہی آتما سینہ مین ہے اور سینہ اسی اسطے موسوم ہوا کہ آتما کا محل ہے جو برہم لوک کو پہچانتا ہے وہ برہم لوک کو جاتا ہے اور بے زوال ہمیشہ صفت موصوف ہو جاتا ہے -

۱۳ - برہم کا نام ستی ہے اور ستی کے تین حرف ہین س ت مُتحرک کے معنی امرت اور آبحیات یعنی لازوال ہے۔ ساکن کے معنی بے زوال - ی متحرک کے معنی جمع کرنے والا زوال اور لازوال کا جو اس مطلب کو سمجھے ہے وہ برہم لوک کو جاوے

۱ - آتما ابل ہے کیونکہ سب کو حدت باہر ہونے نہین دیتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا ایک دیگر سے ٹکرا کے سب معدوم ہو جاتے

۲ - آتما ادل ہے کہ رات اور دن زمانہ کی اوس کی انتہا کو نہین پا سکتے ہین -

۳ - آتما مرگ اور پیری اور عذاب اور ثواب سے منزہ ہے جو اسکی حقیقت کو جانے وہ اندھا ہو تو آنکھہ والا ہو جاوے اور غمگین رہتا ہو وہ خوشحال ہو جاوے اور بیمار اور مجروح تندرست ہو جاوے یعنی تاریکی باطن اوس کی دور ہو جاوے یہی سُرگ لوک ہے اور یہی برہم لوک پس آتما کو وہ ملے جو تمام لذات محسوسات کو ترک کرے -

۵ - ترک کرنا لذات محسوسات کا - کہ یہہ فانی ہین تمام قسم کے جگ اور ریاضت سے افضل ہے -

۶ - غور اور فکر کرنے قول مرشد اور مطالب بید پر اور ترک کرنے غذا سے جو نتیجہ ملتا ہے اوسکو برہما لوک بولتے ہین -

۷ - حوض کوثر تیسرے بہشت مین ہے اور وہ برہم لوک سے اشارہ ہے اس کے اندر دو نہر ہین مثل بحر اعظم کے عظیم اور وہ جو حوض کوثر موسوم ہے وہ شراب سے بھرا ہے اور وہ شراب ایسی عمدہ ہے کہ جو اوسکو پیتا ہے فوراً مست ہو جاتا ہے اور اوس بہشت مین ایک درخت پیپل کا ہے اوس سے آب حیات ٹپکتا ہے اور وہان ایک شہر ہے اوسکا نام اپراجتا ہے اور اوسمین ایک سونے کا گھر ہے - کہ صاحب شہر کے رہنے کو بنا ہے اور بہت تعریف وہان کی ہے لیکن جو کچھہ اوسمین ہے یہہ انسان کے بدن مین ہے کہ رگین جو بدن کے حجرہ مین مثل گل نیلوفر کے سینہ مین ملی ہین آب لطیف سے پُر ہین اور وہ پانی پانچ رنگ کا ہے گلگون - سفید - سبز - زرد - سرخ - آفتاب بھی پانچ رنگ رکھتا ہے وہ رنگ رگون کے پانی مین ہے اوس نے آفتاب سے رنگ پکڑا ہے جسطرح راہ دو شہر کو جاتی ہے اسی طرح شعاع آفتاب کی سب ساکنان زمین اور آسمان کو جاتی ہے اور شعاع آفتاب کی اون رگون سے آمد و رفت رکھتی ہے -

۸ - جب آدمی سوتے وقت خواب دیکھے وہ حالت سکھوپتنا ہے اوسوقت شعاع آفتاب رگون کی راہ سے ہردے آکاس سے پیوست ہوتی ہے اور سونے والے کو کوئی آفت نہین پیش آتی ہے کیونکہ سونے والا شعاع مین رگون سے ایک ہو جاتا ہے کہ عین نور ہے -

۹ - آدمی کو جب وقت مرگ کا قریب ہوتا ہے قوت حواسون کی باطل ہوتی ہے جب تک پران باقی رہتے ہین عزیزونکو شناخت کرتا ہے اور جب تن سے روح مفارقت کرتی ہے خطوط شعاع آفتاب کے اپنی طرف کھینچتی ہین -

۱۰ - جو آتما بودہ رکھتا ہے اوس کے پران کپال سے بشعاع آفتاب سے ملکے بلندی کو جاتے ہین اور آفتاب کو ایک دروازہ قرار دے کے صفائی دل کے سبب برہما کے لوک کو جاتا ہے -

۱۱ - جو نادان اور اگیانی ہے اور آتما کو تلاش نہین کرتا ہے جب جان اوسکی تن سے نکلتی ہے - آفتاب کو نہین پہونچتی ہے پھر برہم کے ملک کو کیونکر پہونچے پس اس عالم مین پراگندہ اور پریشان رہتی ہے -

۱۲ - اکسو ایک رگ جو دل سے ملی ہین اوسمین ایک رگ ہے جو دماغ کی راہ سے آفتاب اور آفتاب سے برہما کے لوک کو پہونچاتے ہین اور باقی اور رگون سے احمقون کی جانین نکلتی ہین جیسی جنکی عمل ہو سکے ہین -

ویسے اوسکی رگ سے جان نکلتی ہے
پس آتما کو تلاش کرنا چاہیئے پھر آتما
آپ سے آپ مل جاتی ہے

۳۴ - سر اور اسرون نے جب آتما
کی تعریف کو سُنا سرون کا راجہ اندر
اور اسرون کا راجہ پروجن بہت
طہارت اور صفائی سے پرجاپت کے
پاس گیا اور ترک لذات کرکے ۳۲
برس خدمتگی لیکن غرور دونون کے سر
مین رہا اوستاد نے اس سبب سے
ان کی طرف التفات نہ کیا آخر ایک
روز سبب آنے کا دریافت کیا ہر ایک
نے بیان کیا کہ آتما کے گیان کو آئے ہین
پرجاپت نے آتما کی تعریف کی کہ جو
منزہ چون اور چرا سے ہے بہت خوب
ہے جو تم آتما کے متلاشی ہوئے اب
تمکو بتاتا ہون - یہہ پرش جو آنکھہ
مین نظر آتا ہے یہی آتما ہے دونو
نے یقین کیا کہ آنکھہ مین عکس ہے
یہی آتما ہے پھر دونون نے پرجاپت
سے کہا کہ آنکھہ عکس ہے یہی آتما ہے
کہ عکس آنکھہ مین نظر آتا ہے اسمین
سے آتما کون ہے پرجاپت نے کہا کہ
سب مین ایک آتما ہے تم کو چاہیے
کہ ایک بڑے برتن مین پانی بھرکے
اپنے تئین دیکھو اور جو سمجھو عرض
کرو پس دونون نے تعمیل کرکے کہا
کہ مین نے سر سے پاون تک معہ
موئے اور ناخن اپنے تئین دیکھا
پھر لباس پہن کے دیکھا غرض اپنے
تئین پایا پرجاپت نے استفسار کیا
کہ تم نے کیا دیکھا دونون نے جیسا اپنے
جسم کو دیکھا تھا بیان کیا پرجاپت نے
کہا کہ یہی آتما ہے پس دونون بدہین
خود آتم گیانی ہوکے واپس گئے -
فرشتون کے راجا نے عکس کو آتما
سمجھا اور جنون کے بادشاہ نے جسم کو
پرجاپت نے تصور کیا کہ یہہ دونون
گمراہ جسم اور عکس کو آتما سمجھتے ہین
جو ان کا شاگرد ہوگا یا ان کی قوم کا
ہوگا اوسکو اپنی سمجھ کے موافق گمراہ
کرین گے اور اختلاف مذاہب ہین
اون کی گمراہی سے پیدا ہوگا القصہ
سُرون کے راجہ نے اپنی قوم اور رعیت
کو سمجھایا کہ جسم ہی آتما ہے اس کے
سوائے کوئی نہین ہے اسکو اچھی طرح
پرورش کرو اور عیش اور آرام کو
سب سے مقدم سمجھو غرضکہ تن پرستی
کی ہدایت کی پس جسکو تن پرست دیکھو
اوسکو شیطان تصور کرو اور بہوت
یا چڑیل اسکو جانو یہہ مُردے کو بہت
تکلیف سے اوٹھاتے ہین اور جانتے
ہین کہ جو رسمیات اور تکلفات لاش
کے واسطے کئے جاوین اوس سے اوس
کو اوس عالم مین نفع ہوگا اور ایسے
ہزارون حرکات ان کی ہین جو تن
پرستی کے متعلق ہین

۳۵ - فرشتون کے راجا کو راہ مین اندیشہ
ہوا کہ عکس آتما کسطرح ہوتا ہے کہ جب
جسم کو آرایش ہوتی ہے عکس بھی
آراستہ ہوجاتا ہے اور نقصان جسم
سے ناقص معلوم ہوتا ہے جب تن
فنا ہوتا ہے عکس بھی معدوم ہوجاتا
ہے - عکس کو آتما سمجھنا خلاف عقل
کے ہے کہ قایم بالغیر ہے - اور جو یہہ
نہین ہے غرض ہے ہر چند بعدا جنہین
نے سمجھایا کہ گرو کے سخن پر تشفی رکھو
اونہون نے کچھہ تو سمجھہ کے بتایا ہے
لیکن راجا نے کہ صاحب عقل تھا تعقل
پر یقین نہ کرسکے کہا مین مکرر تحقیق کرون
گا - القصہ اندر پرجاپت کے پاس
گیا اور ۳۲ برس خدمت کرکے پھر موقع
پاکے اوس نے کہا پرجاپت نے کہا وہ
پرش جو حالت خواب مین بغیر حواس
ظاہری کے لذت پاتا ہے وہی آتما
ہے اور برہم ہے - اندر نے بعد چندے
پھر وہم کیا کہ بسبب کور ہونے یا ہاتھہ
پاون کے قطع ہونے سے وہ پرش
قطع نہین ہوتا ہے مگر کبھی نظر نہین
آتا ہے کبھی کسیکو روتا ہے کبھی
ہنستا ہے پھر پرجاپت کے پاس
گیا اور بعد ۳۲ برس کے نوبت پہنچی
پرجاپت نے کہا جب کوئی سوتا ہے
تمام حس مجتمع ہوجاتی ہین اور جو
نہایت آرام سے سوتا ہے وہی آتما
ہے - اور جب کوئی خواب نہین دیکھتا
ہے وہ حالت شکپت کی ہے کہ اپنے
تئین اور غیر کو نہین جانتا ہے راجا
کو پھر شک ہوا - یہہ تعریف حالت
شکپت کی ہوئی آتما کی نہین ہے
پھر گیا غرضکہ ایکسو ایک برس کے بعد
عقدہ کھلا - پرجاپت نے کہا کہ بدن
مرنے والا ہے اور مرگ اوس کو
گھیرے ہوئے ہے اور آتما اس سے
پاک ہے اور محل اسکا یہہ بدن ہے
جب آتما بدن سے تعلق پکڑتا ہے
تب لذت اور آرام کو چاہتا ہے
اور لذت اور الم کو جانتا ہے جب
تعلق بدن کا چھوڑتا ہے لذت اور
الم سے جدا ہوتا ہے یہی آتما ہے
کہ تعلق جسم سے جو آتما ہوجاتا ہے

۳۶ - ہوا اور ابر اور برق کے جسم
نہین ہے کہ آکاش سے ظاہر ہوتے
ہین جب آفتاب سے پیوست ہوتے
ہین اپنی حقیقت کو پہونچتے ہین اسی
طرح جو آتما جب تعلق بدن کا چھوڑتا
ہے نور سے پیوست ہوتا ہے اوس
حالت کو آتم نور کہتے ہین یعنی وہ

تا ہوجاتا ہے اس جسم کی جو نطفہ سے پیدا ہوا ہے وہ کچھ حقیقت نہین سمجھتا ہے وہ مثل گہوڑے کے ہے کا کھینچنے والا ہے بینائی آنکہہ اور بو ناک اور لذت زبان واسطے اوسکے لیتے ہین اور وے اوس کی طرح رہتے ہین

اور اوسی آتما کو فرشتے دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین اسواسطے دل کو چشم فرشتہ کہتے ہین۔ اس دل سے تمام جسم کی لذت لی جاتی ہے عقل سے آتما کی لذت اپنے مین آپ پاتا ہے پس اندر کو تسکین ہوئی اور سمجھا کہ دل کے دیدار کرنے سے برہم کو پاتا ہے اور جہان سے جدا ہوا سے ملتا ہے جیسے کہ پانی مدت تک خاک پر لوٹتا رہتا ہے آخر سمندر سے ملتا ہے اسی طرح برہم گیان سے مثل اوس چاند کے کہ کسوف سے پاک ہوجاتا ہے۔ چاہیے کہ ترک لذات کرکے اور تکبر چھوڑکے برہم مین مشغول ہو آکاش آتما کا ایک نام ہے تمام نام اور شکل آکاش سے بنی ہین۔ اور اوسمین لین اور محو ہون گی نام اور صورت عالم کہ اصلی اسکا آکاس ہے فرضی ہے جو کہ ہے وہی ہست مطلق ہے۔

۵۔ تمام شے مین پانچ چیز ہین اون مین سے تین برہم اور دو عالم اور دنیا ہین اور دنیا یعنی نام اور صورت نمود بے بود ہے اور وہ برہم مرنیوالا نہین ہے وہ آتما ہے یعنی سب کی جان ہے سب فقیر اور امیر آتما ہین جب سمجھا کہ وہ مین ہی ہون رستگار ہوا

مولف۔ چاہیے ان اوپ نکہدون کو خود پڑہے اور اپنے عزیزون اور خویشون کو پڑہا دے اور غور کرے پھر اوس پر عمل کرے تب نجات پاوے فقط

حصہ چہارم

۴۔ اتھربن بید اس ہین

۳۴۔ اوپ نکہد ہین

اسمین اوپ نکہد یہہ سرا کبر ہین

بہ نمبر ۱۶۔ اور اتھربن بید مین

بہ نمبر ۸ ہے

دنیا کی پیدایش کے بیان مین

۱۔ سب سے پہلے جو تہا اوسکا نام نارائن مفروض ہوا اوسوقت نہ وقت تہا اور نہ سمت تہی اور نہ لفظ تہا اور نہ معنے تہے نہ ظلمت تھی اور نہ نور تہا۔ غرضکہ جو موسوم اور معلوم ہین اونمین سے کوئی بہی نہ تہا اور جو کچھ تہا وہی تہا

۲۔ اوسکی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک اور برہما سے چینوٹی تک کواکب اور طرح طرح کی مخلوق ہوئی اور جس سبب سے اوسکو خواہش ہوئی وہی جانے دوسرے کو علم نہین

۳۔ سب سے پہلے اوس نے پرنو اور بید یعنے علم اور عمل پیدا کئے

۴۔ ان سے ۱۴ کیفیت جن کو ۱۴ مرد فرض کرو اور ایک کیفیت جسکو عورت فرض کرو پیدا ہوئین۔ ان پندرہ کی یہہ تفصیل ہے ۵ گیان اندری ۱۔ حس بینائی۔ ۲۔ حس ذائقہ۔ ۳۔ حس شنوائی۔ ۴۔ حس سونگہنے کی ۵۔ حس لمس کی۔ ۵۔ کرم اندری۔ ۶۔ قوت ہاتہون کی۔ ۷۔ قوت نطق کی۔ ۸۔ قوت پاؤن کی۔ ۹۔ قوت قوت آلہ تناسل کی۔ ۱۰۔ قوت مقعد ۴۔ انتہہ کرن۔ ۱۱۔ دل یعنی من اور قلب۔ ۱۲۔ پرکرت بمعنی اعتدال تینون صفات یعنی ستوگن اور رجوگن اور تموگن کا۔ ۱۳۔ اہنکار ۱۴۔ پران کہ جیو آتما کی حرکت سے عبارت ہے۔ ۱۵۔ عورت عقل سے اشارہ ہے

۵۔ ان سے ۲۵ شے پیدا ہوئین ۵ گیان اندری مذکورہ۔ ۵ کرم اندری مسطورہ ۴۔ انتہہ کرن موصوفہ ۱۔ عقل۔ ۵۔ عنصر کثیف متعلقات پرجاپت۔ ۵۔ عنصر لطیف متعلقات ہرن گربہہ۔

۶۔ ان پچیسون کے اجتماع سے جو ہوا وہ پُرش موسوم ہوا۔ ۷۔ جیو آتما ان پچیس سے جدا ہے۔ گویا پچیس سے جسم بنا اور جیو آتما اوسمین مقیم ہوا۔ یعنی نارائن اور برہم اوس جیو آتما جو چاہو سو کہو اور وہی ہے جو نرگن سے سرگن ہوا۔

۸۔ اس سے ایک اور ظاہر ہوا جسکی تین آنکہہ ہین اور تین لوک کا آلہ حرب ہے وہ موسوم رودر ہے اور یہہ اشارہ ہے کہ تین گن یعنی شہوت اور غضب اور تمیز پیدا ہوے اور اشارہ ہے کہ شہوت اور تمیز غضب مقدم ہے اور وہی موخر ہے اس سے بید اور پرنو اور سمرت یعنی کلام توحید ظاہر ہوئے۔

۹۔ اس سے پانی پیدا ہوا یعنی نطفہ کل عالم کا۔

١٠ - اوس پانی سے ایک بیضہ پیدا
ہوا جسکو گرہ بیضادی کہتے ہین
مولف - اس عبارت سے یہہ
مضمون سمجھو کہ اوس مرغ لاثانی
کے مثل اس انڈے کے وہی جانے
کہ کتنے اور انڈے ہین -
١١ - اس بیضہ سے برہما پیدا ہوا -
جس کے چار منہ ہین یعنی مشرق
اور مغرب اور شمال اور جنوب -
مشرقی دہن سے رگ بید اور اول
حرف پرنو کا کہ ہم وزن ... ہندی کے
ہے بنا - مغربی دہن سے یجر بید اور
دوسرا حرف پرنو کا اور وزن ترشٹپ
کا - شمالی دہن سے سام بید اور
تیسرا حرف پرنو کا جگتی وزن پر ہے
جنوبی دہن سے اتھرون بید اور نیم ماترا
پرنو کی بوزن انشٹپ
مولف خلاصہ یہہ ہے کہ جو چارون
طرف علم اور عمل اور مذہب اور رسم
ہین سب اس سے ہے اور اس کی
توجہ چارون طرف یکسان ہے
١٢ - اس سے تمام عالم کا انتظام ہوا
اوس کے بہت سر ہین اور آنکھہ اور
اسیطرح ہر عضو کو تصور کرو وہ یہہ
ہمہ تن نور ہے اور سب کا پیدا کرنے
والا ہے اوسکی کوی صورت اور
شکل نہین ہے اور سب شکل اور
صورت اوسکی ہین سب اوس کے بنے
اوسی سے قایم ہین اور اوس مین
محو ہونگے اور سب اوسکو سمرن
کرتے ہین برہما اور بشن اور مہیش اور
اندر سب دیبی اور دیوتا اور تمام
موجودات اور مفہومات وہ خود
ہی ہے کہ دوسرا نہ تہا اور نہ رہیگا
پس جو ہے وہ دوسرا کیونکر ہو سکتا
ہے وہ اپنے تئین آپ وحدت
سے کثرت مین اور کثرت سے وحدت
مین ظاہر کرتا ہے -
١٣ - تمام آنند اوسی سے پیدا ہوتے
ہین جب یکتائی ہوجاوے تمام آفات
اور ترددات سے نجات ہو جب
تک آپ کو جدا سمجھتا ہے اور تفرقہ
پیدا کرتا ہے مرگ کے خوف سے رہا
نہین ہے - جب یکتائی حاصل کرے
پہر آرام تمام ہے -
١٤ - اودیا اور اگیان سے یہہ سمجھ
نہین آتی ہے گیان سے -
١٥ - جس نے بید نہ پڑہا ہو یا معنی
بید کے نہ سمجہا ہو اگر کرمکانڈ اور اوپاسنا
کرتا ہو وہ اس اپنکہد کے ...
کلام کو سمجھے تو اون کے برابر فضیلت
پاوے بلکہ اشرف ہوجاوے اور
جسطرح سونا آگ مین پڑنے سے خالص
اور کامل عیار ہو جاتا ہے ہوجاوے
١٦ - شواقت تمام معبدون اور جگ
اور تپ اور جپ اور پرانایام اور
دہارنا آفتاب اور ماہتاب اور سب
دیوتاون اور سب افعالون اور سب
کریا اور کرمون سے اس مطلب کو سمجہنا
اعلے اور اکبر ہے -
١٧ - جو اس اوپنکہد کا عالم ہو اوس
کا سر ہر سبہا مین بلند رہے اور زبان
تیز -

٣ نارائن اوپنکہد

یہہ سر اکبر مین ۵ نمبر ہے اور اتہرون بید مین ۵ نمبر ۳ ہے

وحدت اور کثرت کے بیان مین

١ - نارائن وہ ہے کہ وہ جان ہین
سب جانداروں کے ہے اور جان
سب جانداروں کی اوسمین ہے ...
واحد ہے اور بے نظیر ہے
٢ - اوس قادر قدیر نے ارادہ
کہ وحدت سے کثرت ہو پس پیدا
پیدا ہونے کے حجاب ہوا
٣ - پس اوس سے جو پہلے ظاہر ہوے
یہہ ہین پران - دل حواس ظاہری
حواس باطنی عناصر خمسہ یعنی پنج بہوت
٤ - ہرن گربہہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف
٥ - اندر صفت بادشاہی
٦ - برہما صفت ایجاد
٧ - مہادیو صفت فنا -
٨ - پرجاپت مجموعہ عناصر کثیف کہ
تمام مخلوق اس سے بنی -
٩ - برس معہ بارہ مہینے اور پندرہ روز
یعنی پکہہ
١٠ - گیارہ رودر
١١ - ٨ بسن - ١٢ - تمام دیوتا -
١٣ - تمام جاندار اور موجودات -
١٤ - یہہ سب اوسمین محو ہوجاتے ہین
وہ ذات جیسی کی تیسی رہتی ہے
اس موجودات کے وجود اور عدم سے
اوسکی حالتین کچہہ تغیر نہین ہوتا ہے
وہ ہمیشہ قایم بالذات ہے -
١٥ - غور کر سمجھو وہی نارائن برہما
اور مہادیو اور اندر اور بارہ مہینے اور
سال تمام اور گیارہ رودر اور آٹھہ بسن
اور اسنی کمار ہے فقط یہہ صفات
ہین کچہہ جدا موجود نہین ہوتے ہین
١٦ - تمام رکہیشر اور کال ہین اور
جہات مشرق مغرب وغیرہ اور
اطراف یعنی کونے اور اوپر اور
نیچے اور بیچ اور ... اور آگے اور
پیچہے اور اندر ... اور ظاہر اور
[illegible]

١٧ - جو کچھہ ہوا یا ہوتا ہے یا ہو گا
وہی نارائن ہے وہ کسی حالت سے
منقسم اور تغیر و تبدل نہین پاتا ہے
١٨ - اوسکی حقیقت عبارت مین
نہین آسکتی وہ سب سے منزہ ہے
اور نور ہے
١٩ - وہ دو نہین ہے جو اوس کو
ایک تصور کرے وہ بھی دوسرا
نہین ہے
٢٠ - جسم کو مثل گاڑی گیان کو روان
کرنے والا اور دل کو رسیان اور
حواسون کو کھینچنے والا اور جیو آتما
کو رتھ کا بیٹھنے والا تصور کرو اور
اوپر کی لکھی عبارت کا مدعا سمجھو پس
تم خود منتہاے کلام ہو جاؤ -
٢١ - جو اس اوپنکہد کے مطلب کو
سمجھے وہ تمام قیود عالم اور عالم کے
لوگون اور گناہون اور اسید نتایج
اعمالون اور خوف آیندہ سے آزاد
ہو جاوے بلکہ آپ ہی واحد مطلق
ہو جاوے
٢٢ - یہہ خلاصہ مطلب اتھربن بید
و تمام بیدون کا اور منتہاے مرتبہ
تمام علمون کا ہے چاہیئے کہ اسپر
عمل کرے اور بروقت مطالعہ غور
کرے تمام مدعا پر کامیاب ہوگا -
مولف یہہ جو نام برہما اور بشن
اور رودر اور اندر اور پرجاپت
اور ہرن گربہہ وغیرہ ہین یہہ سب
صفات اوس ذات کی ہین کوئی
مجسم نہین ہے اور جوشن آفتاب
اور انسان اور حیوان ہین یہہ نظا ہر
جدا نظر آتے ہین جیسے کہ گاڑی مگر بغیر
گاڑیبان کے گاڑی چلنے سے قاصر ہے
اسیطرح وہ سب اجسام کی جان ہے
اور یہہ سب اجسام ہین غیر سمجھنا باعث

آفات کا ہے اور اسباب نادانی
جبکہ ایک سبب ہے کشف کا مرتبہ حاصل
ہووے -

٣ - گربہہ اوپنکہد یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ٢٨ - اور اتھربن بید مین بہ نمبر ١٨ ہے انسان کے جسم کی پیدائش کے بیان مین

١ - جسم انسان کا پانچ عنصر سے بنا
ہے اور قایم بھی اون سے رہتا ہے اور
فنا بھی اون مین ہوتا ہے اور ان کو
پنج پہوت کہتے ہین -
٢ - پہلے عناصر کا نام پہوت آکاش
یعنی خلا ہے جو محیط عناصر کے ہے -
دوسرے کا نام ہوا یعنی باد تیسرے کا
نام آگ یعنی تیج چوتھے کا نام پانی
یعنی آب پانچوین کا نام مٹی یعنی پرتہی
٣ - سختی علامت مٹی کی ہے جریان
پانی کی علامت ہے گرمی آگ کی علامت
ہے سنفذ یعنی بول اور خلو علامت آکاش
کی ہے -
٤ - مٹی ایک صورت کو قایم کرتی ہے
جیسے خاکا تصویر کا مصور بناتا ہے -
پانی مٹی کو گوندہتا ہے اور خمیر کرتا ہے
جیسے کہ نان بائی - آٹے کو آگ پکاتی
ہے جیسے کہلونے اور برتن کو پنژاوہ پکاتا
ہے اور روشنی بھی دیتی ہے ہوا
تازگی اور انبساط اور نمو دیتی ہے
آکاش ہر ایک عنصر کے مقام کو جگہ بناتا
ہے جیسے شیشہ گر شیشہ کو پہونک

پہونک چوڑا اور بڑا کرتا ہے مثلاً
سماعت کے واسطے کان مین خلو ہے
تاکہ آواز مسموع ہو اور دیکھنے کے واسطے
آنکھہ مین خلا ہے اور بو کے سونگھنے
کو ناک مین اور چکھنے ذایقہ کے واسطے
زبان مین اور نطق کے واسطے منہ
مین اور لذت مجامعت کے واسطے
عضو اور محل مخصوص مرد اور عورت
مین اور لمس کے واسطے تمام جسم کے چرم
مین اور رفع کثافت کو مقعد مین
اور واسطے عقل کے دماغ مین
٥ - قیام اجسام غذا سے ہوتا ہے
اور قوت بھی غذا سے پاتا ہے اور
غذا کے واسطے ذایقے چھہ نوع کے ہین
اور اسکو کھٹ رس کہتے ہین
١ - میٹھا جیسے شہد اور شکر ٢ - ترش
جیسے آم اور آملے ٣ - نمکین جیسے نمک
اور شورہ ٤ - چرپرا جیسے سونٹھ
اور پیپل ٥ - کڑوا جیسے حنظل ٦
پھیکا یعنی بے مزہ -
٦ - ان چھہ کے سوا اور دس چیزین
اور قیام اجسام کو ہین -
١ - شر اکبرج ٢ - رکھب ٣ - گندہار
٤ - مدہم ٥ - پنچم ٦ - دہیوت ٧ - نکھاد ٨
خوشخبری ٩ - بدخبری ١٠ - اشنا ہر قسم کی
چیزون کا -
٧ - سات رنگ سے نطفہ مرکب ہے
١ - سفید ٢ - سرخ ٣ - سیاہ ٤ - سبز
٥ - زرد ٦ - گلگون ٧ - صندلی اور غذا
سے کیلوس یعنی رس بنتا ہے بصورت
آتش جو ادرا وس سے رنگ پیدا ہوتا
ہے اسوجہ سے متخیل ہے کہ سات قسم کا
نطفہ یعنی تخم بنتا ہے اس سے خون اور خون
سے گوشت اور گوشت سے چربی اور چربی
سے نس اور نس سے پٹھہ اور پٹھہ سے
ہڈی اور ہڈی سے مغز اور مغز سے نطفہ

پیدا ہوتا ہے۔

۸۔ تولید اور تناسل کے تین جزو اعظم ہین ۱۔ خون حیض عورت کا جو بعد طہارت کے رحم مین رہتا ہے

۲۔ منی یعنی نطفہ مرد کا جو جوشش اور حرارت صفرا اور خون اور شہوت سے بنتا ہے۔ ۳۔ پران یا د جوان دونون کو حرکت دیتی ہے اور شہوت پیدا کرتی ہے

۹۔ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہے اس ترکیب سے نشو ونما پاتا ہے۔

۱۔ آٹھہ پہر مین وہ نطفہ اور خون جوشش کہاکے آپس مین ملتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور علقہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ سات روز مین جوشش کہاکے مثل حباب کے بلند ہوتا ہے

۳۔ پندرہ روز مین گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے۔

۴۔ ایک مہینے مین وہ سخت ہو جاتا ہے

۵۔ دو مہینے مین سر پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ تیسرے مہینے مین ہاتھہ اور پاؤن پیدا ہوتے ہین۔

۷۔ چوتھے مہینے مین اونگلیان اور جملہ اعضا مرتب ہو جاتے ہین اور پران اوسکو حرکت دیتا ہے۔

۸۔ پانچوین مہینے مین پیٹھہ کی ہڈی اور سب ہڈی سخت ہوتی ہین۔

۹۔ چھٹے مہینے مین کل حواسون کے درست ہو جاتے ہین۔

۱۰۔ ساتوین مہینے مین شعور یعنی تمیز پیدا ہوتا ہے۔

۱۱۔ آٹھوین مہینے مین ہر شے کو قوت اور کمال ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ نوین مہینے شکم سے باہر نکلتا ہے

۱۰۔ مذکر اور مونث اور مخنث ہونے کے اسباب ہین۔ ۱۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہووے دختر پیدا ہووے۔

۲ اگر مرد کی خون حیض عورت سے زیادہ ہووے۔ لڑکا پیدا ہو۔

۳۔ جب منی نطفہ مرد کی اور خون حیض عورت کا مقدار مین برابر ہون مخنث پیدا ہو۔

۱۱۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہون یا دل قرار نہ رکھتا ہو اور اضطراب ہو اوس صحبت سے لڑکا ہو یا لڑکی یا مخنث وہ کوئی عیب یا نقصان ضرور رکھتا ہو مثلاً اندھا ہو یا بہرا یا دیوانہ یا کنجہ یا ضعیف القوی یا کبڑا ہو اور چور یا بدکار ہو۔

۱۲۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باو کا زور ہو تو اوس کے دو حصے ہو جاوین اور توام پیدا ہووین۔

۱۳۔ جب بچہ مان کے پیٹ مین آٹھہ مہینے کا ہوتا ہے اور پختہ ہوتا ہے یعنے حواس بجائے خود قایم ہوجاتے ہین۔ وہ دھیان صانع صنعت اور خالق مطلق کا کرتا ہے اور ذکر پر نو یعنی اوم کا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ وقت بر آمد ہونے تنفس کے لفظ اوم ناک سے نکلتا ہے اور وہ اوسوقت جانتا ہے۔ کہ مین ۲۴ جز ون سے مرکب ہوا ہون۔

۱۔ اودیا یعنی جہل اور نادانی ۔ ۲ مہتت یعنی عقل اور دانائی ۳ آہنکار یعنی انانیت اور خودی کہ اوسکے باعث سے کہتا ہے کہ مین ہون ۴ پانچ عنصر لطیف اور بسیط کہ مجموعہ اوسکا ہرن گرجہ ہے ششبد سپرش روپ رس گندھ ۹ ۔ پانچ عنصر کثیف کہ مجموعہ ان کا پرجاپت ہے ۔ آکاش ہوا آگ پانی مٹی ۔

۱۴۔ دس اندری یعنی گیان اندری اور کرم اندری ۔ ۲۴۔ من یعنی دل جیو آتما اور روح کو کہتے ہین وہ ان ۲۴ سے جدا ہے گویا ان ۲۴ سے ایک محل بنا اور جیو آتما اوسمین مقیم ہوا

۱۴۔ جو غذا مان کہاتی ہے اوسکی لطافت ناف کی راہ سے بچہ کی غذا ہوتی ہے اور سبب نشو ونما کا ہوتا ہے۔

۱۵۔ نو مہینے کا جب بچہ ہوتا ہے ہر طرح سے مکمل ہو جاتا ہے اور اوسوقت یہہ خیال کرتا ہے کہ مین بلندی سے پستی مین آیا ہون اور آزادی سے دام مین عناصر اور جمادات اور نباتات او حیوانات کے پہنسا ہون وجہ یہہ کہ نیک اور بد سے واقف ہو جاتا ہے پس غم اور اندوہ مین مبتلا ہوتا ہے او تکلیف اور تردد کے جنگل مین سرگردان ہوتا ہے اور سابقہ حال کو یاد کرتا ہے اور بہت افسوس کرکے کہتا ہے کہ اب اگر شکم مادر سے نکلون تو سوائے پرم آتما دوسرے کسی محسوسات کا دہیان نہ کرون اور ہمیشہ اوم سے شاغل رہون اور اوس راہ پر چلون اور وہ فکر کرون کہ اپنی اصل سے جا ملون اور ہمیشہ صانع صنعت اور قادر قدرت کو کہ وہ نام اور شکل اور رنگ سے منزہ ہے اور سراپا نور ہے یاد کرتا رہون اور اوسی کے تصور مین رہون اور سوای نیک افعالی بدفعلی ہرگز نہ کرون بس اس آرزو سے سعی برآمد ہونے کو کرتا ہے پہر مان کے پیٹ سے نکلتا ہے

۱۶۔ جب برآمد ہوتا ہے بہ سبب تنگی مکان مخصوص عورت کے نہایت تکلیف اوسکو ہوتی ہے اور اوس حالت تکلیف مین چلاتا ہے یعنی روتا ہے۔

۱۷۔ جب مان کے شکم سے نکلتا ہے خودا اودیا یعنی غفلت اور نادانی اون سب

خیالوں کو جو شکم مادر میں کرتا رہتا ہوتا بھلا دیتی ہے اس علت سے پھر محتاج علم اور عقل اور اعمال کا ہو جاتا ہے۔

۱۸ - تین گن منتظم تمام امورات نیک اور بد دنیا اور عقبیٰ کے ہیں یہہ بہ منزلہ تین فلط کے ہیں۔

۱ - ست اسکو ستوگن اور تمیز اور بشن کہتے ہیں اور یہی سبب انتظام اور آسائش کا ہے۔

۲ - رج اسکو رجوگن اور شہوت اور برہما کہتے ہیں اور یہی سبب ایجاد کا ہے۔

۳ - اسکو تموگن اور غضب اور رودر کہتے ہیں یہہ سبب فنا کا ہے۔ غرضکہ اس کے سبب سے مدت معہودہ کے بعد تمام ہوتا ہے۔

۱۹ - پیدائش انسان کے دو موضع ہیں۔ ایک پشت پدر کیونکہ نطفہ پہلے باپ کی پشت سے خارج ہوتا ہے دوسرے رحم مادر کہ اوس میں مرتب ہوتا ہے اور پھر پیدا ہوتا ہے۔

۲۰ - جسم کو شریر کہتے ہیں اسکا یہہ سبب ہے کہ تین قسم کی آگ اسمیں رہتی تھی۔

۱ - آگ گیان کی جس سے تمیز یعنی نور معرفت نظر آوے اسکو حکمائے یونان نفس انسانی اور نفس ناطقہ کہتے ہیں۔

۲ - آگ بینائی - اور یہہ نفس حیوانی سے اشارہ ہے اور نور آنکہہ کا۔

۳ - جٹھر اگنی یعنی معدہ کی آگ۔

اسکو حرارت غریزی اور نفس نباتی بھی کہتے ہیں۔

۲۱ - حرارت غریزی چار قسم کی غذا کرتی ہے۔

۱ - وہ جو دانتوں سے چبائی جاوے جیسے روٹی۔

۲ - وہ جو پی جاوے جیسے پانی اور شربت۔

۳ - وہ جو چوسی جاوے جیسے ماں کے پستان کا دودہ۔

۴ - وہ جو چاٹی جاوے جیسے دوا وغیرہ۔

۲۲ - آگ بینائی کی دوست اور دشمن کو شناخت کرتی ہے اور دوست کی خواہش رکھتی ہے - اور دشمن کی مدافعت چاہتی ہے یعنی جذب منفعت اور دفع مضرت اسکے متعلق ہے۔

۲۳ - گیان کی آگ دونوں آگوں کو جلاتی ہے اور نیک اور بد سے آزاد کرتی ہے یعنی کرموں کو فنا کرتی ہے اور بھسم کرتی ہے مثلاً جگ ایک نیک عمل ہے اور تین شخصوں سے مکمل ہوتا ہے

۱ - ججمان یعنی جگ کے عمل کا کرنیوالا

۲ - ججمان کی جورو وہ صاحب جگ کہلاتی ہے

۳ - برہما جو جگ کو کراتا ہے اور خبردار رہتا ہے تاکہ خلاف آئین کوئی عمل نہ ہو پس یہہ بھی عامل ہے غرضکہ دو عامل کہلاتے ہیں اور ایک عورت اسے گیانی تو سمجھہ کہ تیرے جسم میں جو جیو آتما ہے یہی ججمان ہے یعنی جگ کرنے والا - اور دل برہما ہے اور عقل عورت ججمان کی ہے جو شوہر کے ہمراہ گانٹھہ جوڑ کے بیٹھی

ہے اور ارادہ جگی یعنی نصف جسم مرد کے کہلاتی ہے اور عقل ہمیشہ جیو آتما کے ہمراہ رہتی ہے احترام اور خبر کبریا اور دھیان یعنی واحد ہے یعنی حق الخدمت جگ کرانے والوں کی پانچوں گیان اندری یعنی قوت باصرہ اور لامسہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ بمنزلہ اوس جگ کے ہیں جو جگ کے وقت کام میں آتے ہیں - وے پانچ چیز جو آگ میں ڈالی جاتی یعنی ہوم کی جاتی ہیں اور ہوم کی سامگری کہلاتی ہیں یعنی وہ جانور جسکو ہونا جاتا ہے خواہش حرص غضب حسد تعصب ہیں بدن کے بال وہ گھاس ہیں جسکو کشا بولتے ہیں اور سر کو وہ برتن سمجھو جسمیں چیزوں کو رکھ کے آگ میں ڈالتے ہیں جو اس ترکیب سے جگ کرے اور اس قسم کے جگ کو جانے وہ قیود افعال نیک اور بد سے آزاد ہو جاوے

۲۴ - آدمی کی کھوپڑی میں چار ٹکڑے ہیں اور وے باہم سلے ہیں

۲ - جبڑہ میں اور پسلیاں ۱۶ ہڈی ہیں۔

۳ - ۳۲ - دانت تلے اور اوپر کے ہوتے ہیں۔

۴ - پدر کی پشت اور رحم مادر سے گذر کرنے کو ۱۰ منزل ہیں اور ان میں نہایت تکلیف ہوتی ہے

۵ - ۱۸۰ پیوند انسان کے جسم میں ہوتے ہیں۔

۶ - نو سو پٹے ہیں جن سے پیوند مضبوط رہتے ہیں

۷ - سات سو رگ ہیں جن سے غذا لطیف داخل جسم کے ہوتی ہے

۸ - ۲۴۶ ہڈی ہین
۹ - ۴ کروڑ ۵۰ لاکھہ بال آدمی
کے جسم مین ہوتے ہین
۱۰ - گوشت بزنگ نیلوفر کے ہے
یعنی دل وزن اوسکا ۲۲ دام ہے
زبان ۲۴ دام صفرا ۳۳ دام
بلغم ۱۲۸ دام نطفہ ۸ دام - یہہ
وزن صحیح المزاج آدمی کا ہے
بول اور غایط کا وزن قرار نہین
دیا وجہ یہہ ہے کہ جیسی غذا کی کمی
اور بیشی ہو ویسی اسکی حقیقت ہو
۲۵ - انسان کے جسم کی اتنی بڑی
تعریف ہے اور اسکی بناوٹ کی
کیسی ترکیب ہے لیکن انجام اسکو
فنا ہے پس لازم ہے کہ وہ راہ تلاش
کرے جس سے مکت ہو - چاہیے کہ
نقش کو دیکھہ اور نقاش کو یاد کرے -
مولف ایک سے پانچ اور پانچ
سے پچیس ہوے اور پچیس سے جملہ
موجودات خواہ وہ اجرام فلکی ہے یا
اجسام ارضی اوران مین پچیس اجزا
کی تعریف ہرایک اوپنکھد اور ہر
ایک بید مین ہے پس ان کو حافظہ
مین رکھنا چاہیے - ان سے باہر وہ
ہے جسکی تعریف عقل کل سے بھی
نہین ہوسکتی ہے - فقط

۴ - امرت بیداپ نکھد
یہہ ستر اکرمین یہ نمبر ۲۶
واتھربن بید مین یہ نمبر ۱۶ ہے
دل کی حالت کے بیان مین

۱ - دل دو صورت کا ہوتا ہے
۱ - لطیف اسکی علامت یہہ ہے کہ
شہوت اور غضب سے خالی ہو یعنی
خواہش نفسانے عقبی اور دنیا سے بے
پرواہ ہو اور مکروہات اور مرغوبات
کو یکسان جانتا ہو
۲ - کثیف اسکی نشانی یہہ ہے - کہ
شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم
سے یا کسی ایک ان چارون سے آلودہ
ہو
۲ - آدمی کی رستگاری اور نجات
کا سبب جسکو مکت کہتے ہین اور
گرفتاری اور قید جسکو بندھ ہین اور
بھرم ور جا کہتے ہین یہی ہین سے اسکی
حرکت سے اپنے تئین آزاد اور کبھی
مالک اور کبھی غلام سمجھتا ہے اور
امید بہشت اور خوف دوزخ رکھتا
ہے - اور سانپ کو رسی اور رسی
کو سانپ اور سچ کو جھوٹھ اور
جھوٹھ کو سچ سمجھتا ہے جب یہہ علم
اور عقل سے بہرے اور جہل اور
غفلت سے خالی ہووے تب آپنے
سے محفوظ رہے - کیونکہ یہہ کسیکی قید
مین نہین ہے فقط اپنے جہل اور
نادانی سے آپ غلام بن رہا ہے
جیسے ہاتہی زور آور قوت مین
انسان سے سو مرتبہ اشرف ہے
مگر اپنے جہل سے چھوٹے لڑکے فیلبان
سے مثل گیدڑ کے ڈرتا ہے - جب
تک اس سے آسا اور ترشنا نہ
جاوے گی مکت پراپت نہ ہوگی
۳ - جو مکت پانے کی اچھیا رکھتا ہو
وہ سب اچھیا دور کرے اور جب
اچھیا من سے جاتی رہے اور من
شدہ ہو جاوے تب ہم آپ سے
او سین نرا جین پھر وہ سمجھ اپنے
کہنے لگے - کہ مین برہم ہون لیکن جب
تک خواہش دور نہ ہو جاوے
یہہ جیو آتما کا گھر ہے اور یہہ غلام
ہے بلکہ غلامون کا غلام ہے اور
اگیانیون کا فرمان بردار ہے
۴ - جب تک دل مین ایک بال
کے برابر شک یا شبہ کی اچھیا
اور نصیب اور نہ ہین کا جھگڑا ہے
اور وہ سمجھے کہ مین گیانی یا حکیم یا
بیراگی ہون یا دنیا کو ترک کرنے والا
مین عاقل ہون تم سمجھو کہ وہ جھوٹا
ہے
۵ - آتما کی تعریف تقریر اور تقریب
اور وہم اور قیاس سے اسکے تحریر
اور جو لطیف سے لطیف ساکشی ہے وہ
اسی کی تعریف ہے کیونکہ اسکی نسبت
سب سے مساوی ہے اور جس مقدار
ہاتھی مین ہے اوسی قدر چیونٹی اور
چیونٹی مین ہے
۶ - جب کوئی ایسا سمجھتا ہے اور
یقین کرتا ہے وہ جیو آتما سے از خود
برہم آتما ہو جاتا ہے - اور ادہم کہنے
لگتا ہے
۷ - یہہ برہم کو سمجھے کہ وہ برہم سے
ایک ہو جاوے پھر اوسکو کچھہ خوف
آواگون اور نرک اور امید بہشت
اور نتایج نیک افعالی اور خیرات
اور حسنات کا نہ رہے
۸ - یہی خلاصہ بیدانت اور برہم
گیان اور توحید کا ہے -
۹ - جب آتما حالت جاگرت اور
سپن اور سکھوپت مین ایک حالت
پر ہے اوسکا نام تریا ہے کیونکہ
سپن کی حالت مین اسمین یہہ معنا
ہوتی ہے جس سے جانا کہ مین برہم
ہون وہ سب جاتی ہو گیا - پھر
وہ کہان جاوے اور کہان سے
پھر کے آوے اور جب تک ان
تینون حالتون مین رہے اور رہتے

گرچہ ہم ہون تو وہ نالائق ہے
کیونکہ ان حالتون مین جُدائی شرط
ہے اور جب ہم جاتا رہتا ہے تو
تینون حالت اتحاد و یگانگی رہتی
ہین –

۱۰ – تمام اجسام لطیف اور کثیف
اور انسان اور حیوان کی ایک ہی
جیسا تعلق ہے کیا ہوا جو جُدی جُدی
صورت کی نظر آتی ہین دیکھو ایک
چاند ہزار برتن مین جدا جدا نظر
آتا ہے مگر وہ متعدد نہین ہو
جاتا ہے – آکاش ہزار گھڑون
مین جُدا متحمل ہوتا ہے مگر واحد ہی
کوزہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
منتقل ہوتا ہے آکاش بجائے
خود قایم ہے – اسیطرح تفریق اور
تمیز انسان اور حیوان اور عالم
اور جاہل اور نباتات وغیرہ مین
ہے مگر حقیقت مین جُدائی کچھ نہین
ہے – کہ کوزون کی کثرت سے آکاش
کی کثرت نہین ہوتی ہے اور کوزہ
کے شکستہ ہوجانے سے وہ شکستہ
نہین ہوجاتا ہے

۱۱ – بسبب جدا ہونے اجسام
مخلوقات اور اون کی ہدایت اور
رسومات کے خالق اون کا جدا نہین
ہوتا ہے اتنا تفاوت درمیان
آکاش یعنی خلا اور آسمان کے ضرور
ہے کہ آسمان پیدا ہے اور آکاش
اور دیا ہے

۱۲ – وجود عالم کا نام اور صورت
سے ہے اور یہ جیسا سب پایا ہے
موجود ہوتے ہین – گو کہ مایا جس ہم
کی اچھا ہے مگر اودیا ہے –

۱۳ – اگر سست وہ سمجھے کہ مایا فقط
نام اور صورت سے ہے تب ہم ... ہین
پوشیدہ ہے جب اودیا یعنی جہل دور
ہوجاوے جو محجوب ہے پرکٹ
ہوجاوے جیسے کہ چراغ کی روشنی
ہونے کے ساتھہ ظلمت شب کی دور
ہوجاتی ہے

۱۴ – برہم کے پانے کو دو راہ ہین
ایک عام اُس کے چلنے والے کو جُدا
جُدا تصور کرکے شغل کرے
دوسرے خاص یعنی عشق اور عاشق
اور معشوق اور رجہ اور عبادت
اور معبود کو ایک ہی سمجھ لے –

۱۵ – آدمی کو چاہیے کہ پہلے بید کو
پڑھے اور استاد سے اوسکا مطلب
سمجھ غور اور فکر سے ہر مین کے
ہر معنی کو پوچھے تب برہم کو پاوے

۱۶ – جب برہم کو پاجاوے اور
اوسکی ماہیت سمجھ مین آجاوے
پھر تحصیل کرنا علم طبعی یا ریاضی یا الہی
کا فضول ہے بلکہ تضیع اوقات کا
ہے – پھر جاننا چاہیے کہ متوجہ اسکی طرف
نہ ہوے کیونکہ جسکو غلہ ملے وہ بھوسہ
کیون کھاوے –

۱۷ – چار رنگ کی بہت سی گائین
ہین بیان کہ جسد کا صورت مین جدا
اور معنی مین بطور واحد کے ہے جیسے
کہ مادہ گائے کالی اور پیلی اور سپید رنگ
کی ہوتی ہین اون کے دودھ کا رنگ
اون کے رنگون کے سبب سے مختلف
نہین ہوتا ہے بلکہ یکسان ہوتا ہے –

۱۸ – عارف اور گیانی ہر ایک مذہب
مین کثرت سے ہین اور بیان
سب کے عبارت مختلف سے ہین
مگر سمجھ اور شغل سب کا ایک ہی ہے

۱۹ – جو چاہتا ہو کہ حق کو پاوے اور
باطل سے جدا ہووے وہ شک کو
دور کرے اور حواسون کو ضبط کرے
اور جہل کو دفع کرے اور علم کو پاوے

۲۰ – وہ خالق خلق کا اور منظور نظر
ناظر کا سب مین ہے اور سب سے
نیارا ہے –

مولف – یونان کے حکما کی راے
تمام بید کے احکام کے مطابق ہے فقط
طرز بیان کا جُدا ہے دیکھو دل کی
تعریف –

۲ – نقل ہے کہ لقمان حکیم کے اوستاد
نے لقمان کو فرمایا کہ ایک جانور کو
ہلاک کر اور جو عضو سب سے لطیف
ہو اور جو سب سے کثیف ہو حاضر
کر – لقمان نے دل اوس جانور کا
روبرو کیا اوستاد نے کہا کہ یہہ
کیسا ہے – لقمان نے کہا کہ یہہ ایک
ہی عضو دو خصلت رکھتا ہے
نیکی سے لطیف اور بدی سے کثیف
ہوجاتا ہے اوستاد نے خوش
ہوکے کہا کہ کل مراتب حکمت نظری
اور عملی کے تم کو حاصل ہو گئے اب
کچھ تعلیم اور تفہیم کی حاجت نہین ہے
جہل ہر قسم کی تم سے دور ہوی – اور
علم ہر قسم کا تم کو کشف ہوگیا اب
رخصت ہو –

۳ – جو جزو اور کل کو دیکھے وہ
کس سے ڈرے اور کسکی خواہش کرے
اور کسکو دوست اور کسکو دشمن جانے

۴ – زبان سے دعوی کرنا اس مرتبہ
کا آسان ہے اور وہ گمراہی ہے اور
دل سے سمجھنا اس درجہ کا انوار نامتناہی
ہے مگر حد سے زیادہ مشکل ہے –

۵ – محبت کی تعریف مین حکما رقم
کرتے ہین کہ سبب وحدت طبعی کی ہے
پس اوسکو غور کرو –

۶ – جیسے دیوتاؤن کے خوش کرنے کو
جگ اور خیرات اور پترون کے سبب

کرنے کو سرادہ اور تنزین - اور سنسار
کے خوش کرنے کو عدل اور انصاف
سے پرم آتما کے پانے کو سوچ اور
بچار ہے اور تحصیل کرنا علم کا اور مجہد
کرنا اوس کے مطالب کا تیرتھ ہے اور
برت اور جپ اور تپ سب سے سوا
اوپر ہے فقط

۵ - سرب اوپ نکھد

یہہ ستر اکبر مین بہ نمبر ۶ اتھربن بید مین بہ نمبر ۳ ہے

آزادی اور گرفتاری کے بیان مین

بطور سوال و جواب کے

سوال کی علامت س اور جواب
کی علامت ج ہے

۱ - س گرفتاری اور بندہن کیا ہے
ج - جیو آتما جسم اور تعینات پر
نظر کرکے کہتا ہے کہ مین ہون یعنی
اہنکار رکھتا ہے اور کبھی اپنے تئین
بدشکل اور کوتاہ قد اور فربہ و لاغر
و حقیر اور ناتوان اور مفلس
اور مجبور اور محکوم سمجھ کے متاسف
ہوتا ہے اور کبھی اپنے تئین مختار
اور جمیل اور حسین اور علیم اور حکیم
اور عقیل اور جملہ صفات سے موصوف
سمجھ کے مسرور ہوتا ہے اور کبھی
امید بہشت کرتا ہے - اور کبھی دوزخ
کی آگ سے ڈرتا ہے اور کبھی کسی
پر گمان دوستی کا کرتا ہے گو کہ وہ
دشمن ہے اور دشمن سمجھتا ہے گو
کہ وہ بدل دوست ہے یہی گرفتاری
ہے -

۲ - س - آزادی کیا ہے یعنی مکت
و رستگاری -
ج - تعینات سے دل کو دور کرنا
اور سب کو شکل زمان اور مکان
اور انسان اور حیوان اور جمادات
اور نباتات وغیرہ اور جو صنف پر
گرفتاری کے ہین مساوی سمجھنا
آزادی ہے -

۳ - س - اودیا کیا چیز ہے -
ج - جس سے توہمات پیدا ہووین
اور فانی اور ناپایدار چیزون
پر رغبت ہووے اور جو اسباب
تعلقات اور گرفتاری کا مہیا
کرے اور بے حقیقت بیم و رجا
دکہلاوے اور سیدہے راہ سے
تیڑہے راہ کو بھٹکاوے وہی اودیا
یعنی جہل اور بے علمی ہے -

۴ - س - بدیا کیا ہے -
ج - جس سے وہم اور شک اور
حیرت اور حسرت دفع ہووے اور
جس سے اودیا مع اپنے متعلقات
کے فنا پاوے اور جس سے ۱۴
دیوتا مفصلہ ذیل ایک دل اور ایک
راسے ہوکے فرمان برداری کرین
اور محسوسات کیطرف میل نہ کرین
گو کہ انتہائے نظر تک سیر کرین
وہ بدیا ہے اور علم و دانش ہے
۱ - دیوتا جس سے آنکہہ کو قوت نظر
ہے - ۲ - جس سے کان کو قوت
سمع ہے -
۳ - جس سے ناک کو طاقت شامہ ہے
۴ - جس سے زبان کو قوت ذائقہ
ہے -
۵ - جس سے چمڑہ کو قوت لمس ہوتی ہے
۶ - من یعنی دل کا حاکم -
۷ - چت یعنی قوت متخیلہ کا حاکم -
۸ - بدہ یعنی مدرکہ کا حاکم -
۹ - آہنکار یعنی انانیت کا حاکم
۱۰ - نطق کا حاکم -
۱۲ - پاؤن کا حاکم -
۱۳ - عضو مخصوص جس کو حرکت دینے والا
۱۴ - موضع اسفل کا منتظم یعنی منتظم

۵ - س - جاگرت کیا چیز ہے -
ج - جب ۱۴ موکل حواس مذکورہ
بالا کے حالت بیداری یعنی عالم
محسوسات مین تمیز محسوسات کی بموجب
شرائط مندرجہ حکمت علمی اور عملی
کے کرین اسکو جاگرت اوستہا کہتے
ہین -

۶ - س - سپن کی کیا تعریف ہے
جسکو حکماء یونانی ملکوت اور عالم
خواب کہتے ہین -
ج - جب جیو آتما ہمراہ چار دیوتا
انتہکرن کے حالت خواب مین جسم
کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر
کرتا ہے اور خواب اقسام اقسام کی
دیکھتا ہے اسکا نام سپن ہے -

۷ - س - سکھوپت یعنی عالم جبروت
کی کیا تعریف ہے -
ج - محو ہونا ۱۴ حواسون کا جیو آتما
مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کی خواب
عالم اسباب اور غیر اسباب اور
ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور
معنوی اور سفلی اور علوی اور
سچا اور برعکس اور جھوٹا - یہہ
حالت سکھوپت اوستہا کی ہے یعنی
خواب غفلت و بیخبری کی -

٨ - سوال - تریا جسکو عالم لاہوت
سمجھتے ہین - وہ کیا ہے -
ج - ان تینون حالتون سے
گذرنا اور آتما یعنی نفس ناطقہ
کو محو ذات پاک مین کرنا اور
مین اور تو اور وہ سب کا خیال
چھوڑنا اور خوف اور امید ہونے
اور جاگنے اور مرنے اور جینے کا نہ
رکھنا اسکا نام تریا اور سنہا اور
استغراق اور ہلاکت اور کمالات
جو نام سب سے اعلے قرار دیے گئے
وہ ہے اور عین علم اور گیان ہے
اور معرفت و استغراق ہے -
٩ - سوال - پانچ خزانے جو مشہور
ہین اون کا کیا حال ہے -
جواب - پہلا کوش متعلق غذا یعنی
خوراک کے - دوسرا پرانون سے
وابستہ ہے - تیسرے مین دل اور
چوتھے مین عقل اور پانچوین مین
جس سے زیادہ سرور ہے -
١٠ - سوال - غذا کے متعلق خزانہ
کی تعریف کرو -
جواب - اس خزانہ کے تحت مین
٦ جنس ہین ١ - خون ٢ گوشت
٣ - پوست - یہہ مان کے اجزا
ہین - ١ - ہڈی ٢ - منی ٣ مغز یہہ
باپ کے اجزا ہین اور اسکو جاگرت
اوستھا فرض کرو -
١١ - سوال - پرانون کی تعریف
کیا ہے یعنی پران مے کوش -
جواب ١١ - اسکے تحت مین ٤ پران
ہین مگر دس معروف ہین - ١ پران
اسکا پران ہردے مین ہے ٢ اپان
اسکا مقام مقعد مین ہے اور یہہ
کثافت کو دفعہ کرتا ہے ٣ اوردان
یہہ گلے مین ہے ٤ - سمان یہہ سب
رگون مین ہے کہ ہر ایک جگہ طعام سے
قوت پہونچاتا ہے
٥ - بیان یہہ سب جسم مین ہے -
٦ - کرکل یہہ معدہ مین ہے اور
طعام کو ہضم کرتا ہے
٧ - کوہام یہہ آنکھون مین ہے اسکے
سبب سے وہ کھلتی اور بند ہوتی
ہین -
٨ - ناگ اسکے سبب سے ڈکار آتی ہے
٩ - دیودت جماہی لاتا ہے -
١٠ - دہنجے اسکے سبب سے بعد مرگ
کے بدن مین ورم ہوتا ہے -
١٢ - سوال - منو مے کوش کی کیا
تعریف ہے -
جواب - اسکے تحت مین ٥ کرم اندری
ہین ١ ہاتھ ٢ پاؤن ٣ لنگ ٤ گودا اور ٥
منہ اور من بھی ہے جسکے دو کام
ہین - ١ - سنکلپ یعنی واقعی دیکھنا
٢ - بکلپ غیر واقعہ دیکھنا
١٣ - سوال - گیان مے کوش کی
تعریف کیا ہے -
جواب - ان تینون کی حقیقت کو
سمجھنا کیونکہ یہہ عقل کا کام ہے اور
حکمت نظری سے ہوتا ہے اور
اسکے تحت مین ٥ گیان اندری
ہین کان پوست آنکھ منہ
ناک اور چھٹے عقل کہ اس کے ذریعہ
سے امکان لنبتی تک پہونچتا ہے
١٤ - سوال - آنند مے کوش کی
کیا تعریف ہے -
جواب اسکے تین جزو ہین - ١ ساکشی
یعنی گواہ یعنی حالت جواب مین
اور غفلت مین خودی کو نہ بھولنا
٢ - ساکھاکار یعنی کمال سرور ٣ -
اگیانا کار یعنی بیخودی یعنی بھولنا
اور بیخودی اور خدا ہے کہ جسکے
تحت مین ایسا گنج ہوگیا دوسرا
اور اسکے مقابلہ کو رہے جب سمجھ مین
آجاوے کہ تخم کے اندر ڈالی اور
پتے اور پھول اور پھل سب ہین
اور جیسی پہلی پھل تھا وہ پھل مین آکے
تخم ہوگیا پھر سرور نہ ہو تو کیا غم
رہے -
١٥ - سوال - آتما کی کیفیت ظاہر
کرو کہ اسکو اکرتا یعنی کرنے والے
کامون کا نہین ہے کیون کہتے ہین
جواب - جو خوشی اور غم اور عقل
کرتا ہے وہ کرتا یعنی کرنے والا افعالون
کا کہلاتا ہے اور خوشی تب ہوتی ہے
جبکہ خواہش کے موافق معاملات کا
سرانجام ہوتا ہے اور غم برخلاف
ہونے سے ہوتا ہے اور عقل نیک
اور بد کو تمیز کرتی ہے یہہ اسباب
محسوسات کے احساس سے ہوتے
ہین یعنی چکھنے شیرین اور تلخ اور
سونگھنے خوشبو اور بدبو اور دیکھنے
دوست اور دشمن اور سماعت کرنے
اخبار نیک اور بد وغیرہ سے یہہ
خصلت اسکی ذاتی نہین ہے بلکہ
عارضی ہے کہ بسبب تعلقات جسم
لطیف اور کثیف کے یہہ حرکات خلاف
لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا
کرتا ہے جیو آتما موسوم ہوتا ہے
اور گرفتار نتیجہ افعال نیک اور بد
کا رہتا ہے اس وجہ سے اکرتا موسوم
ہے
٢ - ساکھشی یعنی جاننے والا کثیف
کا موسوم ہے اور اسکا سبب یہہ
ہے کہ لطافت اور کثافت اپنے
جسم کی آپ از خود جانتا ہے اور
کہتا ہے کہ مین ہون اور میرا سر ہے
اور میرا ہاتھ یا پاؤن ہے اور مین

اور چیت اور بدہ اور آہنکار جو چار انتہہ کرن ہین اور پران اور اپان اور بیان اور اودان اور سمان ناؤ ہین اور ستوگن اور رجوگن اور تموگن یہہ تینون ۳ گن ہین یہہ اسباب دوستی اور دشمنی اور سعی نیک اور بد کرتے ہین اور یہہ خلاصہ بدن لطیف اور کثیف کے ہین جب تک ان کی حقیقت سے ناواقف رہتا ہے اسکو رستگاری میسر نہین ہوتی جب واقف ہوساکشی ہے

۳ - فانی نہین جاودانی ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ علم اور عالم اور معلوم اور فعل اور فاعل اور مفعول یہہ سب فانی ہین کیونکہ پیدا ہوئے ہین اور یہہ اس راز سے واقف ہے جو لیا جاتا ہے وہ ازخود موجود ہے پیدا نہین ہوا ہے اور جو پیدا نہین ہوا ہے فنا بھی نہین ہوگا پیدا ہونے والے کو فنا بھی ہونا ضرور ہے بدن لطیف لسبب ہمراہی آتما کے ہست تھا ہے جب دل کی گرہ کہلجاوے اور جو جدائی ظنون سے خالی رہے پھر امر ہے -

۴ - باوجود اتنی قیود کے مطلق اسواسطے موسوم ہے کہ برہما سے چیونٹی تک سب مین آتما برابر ہے اور سب قید تعینات کے ہین اور یہہ قیدی مطلق نہین کہلاسکتا ہے جب یہہ سب فنا ہوجاوین یعنی ان کا تعینات جاتا رہے وہ اطلاق جس سے کہ ہوا تہا وہ باقی رہ جاوے مگر جب تک قیود و تعینات مین رہے لقب اطلاق کا محال ہے

۵ - انتر جامی یعنی کل کا واقف اسواسطے موسوم ہوا ہے جیساکہ ایک ڈورے مین قسم قسم کے جواہرات پروئے ہوئے ہین ڈورہ سب کے اندر یکسان رہیگا اور سب کی حقیقت سے واقف ہے گوکہ جواہرات مختلف نام رکہتے ہین

۶ - آتما جو جیو آتما کہلاتا ہے اوسکی حقیقت اس طرح سے سمجہو کہ سونے اور مٹی سے برتن اور زیور بنائے جاوین برتنون اور زیورون کی صورت اور نام اور اون کے کام جُدے ہون گے حقیقت اون کی وہی سونا یا مٹی رہیگی اسیطرح سے آتما تعلق بدن کے سبب سے جیو آتما کہلاتا ہے اور مین اور تو اور وہ سے اوسکو خطاب کرتے ہین یعنی تتومسی کہتے ہین

۷ - پرم آتما اسواسطے کہتے ہین کہ عین دانائی ہے اور سرور ہے اور مکان اور زمان اور فانی اشیا سے نہین ہے

۸ - جو پیدا ہوا نہ ہوا اور مرے بہی نہین اور کل کے حال سے واقف ہو اوسکا نام دانائی ہے - وہ صفت اسمین ہے

۹ - بے نہایت اسواسطے موسوم ہے کہ تمام اجسام مین ایک ہی مٹی ہے - اور تمام برتنون مین ایک ہی سونا ہے اور تمام کپڑون مین ایک ہی تار ہے پس ابتدا سے انتہا تک سب مین ساوی ہے یہہ علامت بے نہایت اور اننت کی ہے -

۱۰ - آنند سروپ بہی ایک اسکا نام ہے کہ یہہ عین سرور ہے جسمین کچہہ سرور ہے اوسمین ایک ذرہ اوسکے سرور کا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ جو جز ونظر آتا ہے اوسکا کل وہ ہے

۱۱ - چار نشان اوسکی صورت کے ہین کہ ہر وقت اور ہر جگہ یکسان ہین

۱ - جو تتومسی مین ہے وہی پرم آتما ہے یعنی آتما بزرگ

۲ - جبکہ بسبب معرفت کے تو وہ ہو جاوے پرم آتما ہو جاوے

۳ - جب تعین تو اور مین اور اسکا جاتا رہے مثل آکاش کے سب جگہہ محیط اور لطیف اور منزہ او بسیط اور واحد اور ہست محض ہو جاو پس آتما موسوم ہے -

۴ - مایا اشارہ ہے عشق ازلی سے اور عشق کی ابتدا نہین ہے مگر انتہا ہے کہ جب معرفت یا ملاقات بہم پہونچتی ہے عشق درمیان سے اوٹہہ جاتا ہے مایا کی خاصیت ہے کہ جہوٹہہ کو سچ اور سچ کو جہوٹہہ کر دکہلاتی ہے اور سانپ کو رسّی اور رسّی کو سانپ بتاتی ہے اور معدوم کو موجود مطلق اور وجود مطلق کو معدوم مطلق بتاتی ہے اور ہست کو نیست اور نیست کو حق سمجہاتی ہے وہ ذات جو حق ہے اوسکو چہپاتی ہے اور عالم جو جہوٹہا ہے اوسکو ہتہیلی پر دہر کے دکہلاتی ہے جو اسکی رمز کو پہچانے وہ جانے کہ یہہ سب سوبہاؤ پرچایت یعنی مجموعہ عناصر کثیف کے ہین

مولف - آتما الکہہ ہے اور الکہہ کی لفظ بھی الکہہ ہے بلکہ تعین کرنا آتما اور الکہہ کا یہہ بہی بضرورت سمجہنے اور سمجہانے کے ہے ورنہ ان الفاظ سے بہی منزہ ہے

ہرکسی نے عبارت اور تمثیل علیحدہ سے سمجھا اور سمجھایا اس وجہ سے اختلاف اسکی صورت مین پیدا ہوا جیسے ایک چشم بینا نے ایک کور چشم سے کہا کہ تو کہیر کہا وینگا اوس نے کہا کہ کہیر کیسی ہوتی ہے اس نے کہا کہ سفید اوس نے کہا کہ سفید کی کیا تعریف ہے اس نے کہا کہ جیسے بگلا۔ اوس نے پوچہا کہ بگلا کیسا ہوتا ہے اس نے اپنے ہاتہہ کو خم کر کے اوس کے ہاتہہ مین دیا اوس نے اسکے خمیدہ ہاتہہ کو دیکہہ کے کہا کہ کہیر نہایت سخت اور قسم سے ہے مین ہرگز نہین کہانے کا کیونکہ گلے مین اٹک جاویگی۔ وسیطرح سے کوی باطن حاصل مطلب کو نہ سمجہہ کے کچہہ سے کچہہ بنا لیتے ہین ورنہ آتما اور پاپا اور پن ہم آتما اور جیو آتما مثل ایک لفظ تفہیم مختلف کہتے ہین۔ آدمی جب نوکری کرے خادم کہلاتا ہے اور جب نوکر رکہے مخدوم ہوجاتا ہے اور جب بدکاری کرے بدکار اور جور کرنے سے ظالم۔ جیسے کہ صفات ہون کہلاتا ہے اور نیک کاری سے جیسے کہ صفات ہون مثل دانا اور دہرماتما کہلاتا ہے جب خادمی اور مخدومی کو چہوڑ کے اور نیکی اور بدی سے کچہہ نہ کرے تب جیسا کہ حقیقت مین تہا ویسا ہی ہوجاتا ہے نیکی اور بدی کے کرنے سے اوسکی صورت متغیر نہین ہوتی مگر حالت مین تغیر ہوجاتا ہے۔ اور نیکی اور بدی کے ترک کرنے سے صورت اور حالت یکسان ہوجاتی ہے۔

۶ ننگل اپ نکہد ہے سر اکبر مین بہ نمبر ۱۲ واتہربن بید مین بہ نمبر ۲۳ ہے نیک اور بد افعالی کے بیان مین جاگو لک کیطرف سے سوال اور ننگل کیطرف سے جواب

۱۔ **سوال** گذران کس ادب سے اس دنیا مین کرنی چاہیے اور گیانی پرشون کے کیا افعال ہین۔

جواب ہر آدمی کو چاہیئے کہ انانیت اور تکبر اور ریا اور دغا اور فریب اور تعصب اور شک اور حسد اور کینہ اور جہوٹہہ اور مردم آزاری اور حیوان آزاری اور شر اور فساد اور خودمطلبی اور جو شہوت اور غضب اور جہل کے متعلقات ہین اور جو افراط اور تفریط مین ہین نہ کرے اگر کرتا ہو تو ترک کرے ان بد افعالی کی تفصیل بہت طویل ہے مگر اختصار سے بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ جس سے کسی کی جان جاوے یا مال گہٹے یا من کو دکہہ یا سوچ ہو یا شرسر گوشت یا کسی کے مال کا ہان ہو یا کسی کو جہوٹہا آسرا یا جہوٹہا وہم پیدا ہو وہ سب سے اول قسم کی بد افعالی ہے اگر دنیا اور عقبی مین ایسے بدفعل کرنے سے نفع مظنون ہو تو بہی نہ کرے کیونکہ کیکر کے درخت سے انجیر نہین پہلتا ہے دوسرے قسم کی بدفعلی جیسی شراب پینا کہ اپنی عقل جاتی رہے اور بہنگ اور ٹرانا کہ وقت تحصیل علم اور دولت کا مفت جاوے اور رنڈی بازی کہ ہزار ہا بیماری پیدا ہووین غرضکہ جو حرکت لغو اور آفت اور نقصان دینے والی ہین اور تہوڑا وقت آرام دیکر مدت تک خراب کرنے والی ہین نہ کرے

۲۔ جہل مین رہنا اور جہل مرکب مین پہنسنا تمام آفتون کی جڑ ہے اور بدراہی کی معلم جو ایسے ناقص افعالون کو چہوڑ دے وہ ۲۱ پشت باپ اور دادے وغیرہ اور ۲۱ پشت فرزندان کو نرک کے عذاب سے محفوظ رکہے

۴۔ جو بید یعنی علم حکمت نظری اور علمی ہے اور اوروں کو پڑہاوے اور بموجب بید کے حکم کے نیک کام کرے اور نیکی سے سنسار کے ساتہہ گذران کرے اور شجاعت اور عفت اور عدالت ساتہہ حکمت کے کرے وہ ۱۰ پشت اعلی اور ۱۰ پشت ادنے کو حسب بیان بالا کے بیکنٹہہ کو پہونچاوے

۳۔ جو اس دنیا ناپایدار کی حقیقت کو سمجہہ کے اور لذات محسوسات دنیا اور عقبی کو ناچیز جان کے اور گیان کے دیپک سے من کو روشن کر کے بحر اوس ذات پاک مین ہوجاوے وہ مثل سورج اور چاند کے روشن ہوجاوے اور تاریکی اور نادانی سے خلاص ہوجاوے یہہ جسکی طرف دیکہے اور جسکی آواز سنے اور جسکا ہاتہہ پکڑے سب کی مکت کر دے کیونکہ ایسا کل سے ملجاتا ہے اور

صفت کل کی پاتا ہے وجہ ظاہر ہے
کہ جب قیود محسوسات ظاہری اور باطنی
سے آزاد ہووے پھر اسکو جسمی قیود
سے آزادی ہے اور مکرر مجسم ہونا
اس کے واسطے ہرگز نہیں ہے۔
۴۔ تیسری قسم کا جب تک زندہ
رہے جسم اوسکا مثل رتھ اور حواس
اوسکو مثل اسپ اور دل اوسکا
مثل رتھی فرمان بردار آشنا کے رہیں
جہاں اوسکا دل چاہے انکو چلا
جاوے اور مثل ناراین کے سب
کے دلوں میں بیاپک ہو جاوے
اور اوسکا جسم اوس سے وہ نسبت
رکھے جیسے سانپ کی کیچلی کہ سانپ
اوسکے جدا ہونے سے کچھ ناخوش نہیں
ہوتا ہے اور جب تک اوسکے جسم سے لگی
رہتی ہے کچھ اوس سے ناراض بھی
نہیں رہتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے
اور جب اوس کیچلی سے جدا ہوتا
ہے پھر اوس سے بے غرض ہو جاتا
ہے۔ سانپ کی کیچلی خواہ اچھے
مکان میں گرے یا ناپاک میں
سانپ کو برابر ہے اسیطرح سے
اس مہاپرش کا جسم کہیں چھوٹے
اسکو برابر ہے اور اسکی مکت ہے
وجہ یہہ ہے کہ اسنے اپنے جسم کو
پرمیشر کی راہ میں فنا کیا اور
لذات کو ترک کیا۔
۵۔ اسکو برت کرنا اور تپ اور
جپ اور جگ اور تپسیا وغیرہ کچھ
ضرور نہیں ہیں اور جب یہہ سب
اسکو روا بھی نہیں چاہئے اور جو
تکلفات مردے کے اوٹھانے میں
کرتے ہیں وہ بھی اسکی واسطے ناجائز
ہیں کیونکہ یہہ پہلے سے آپ جلا ہے
جلے کو کیا جلانا روا جب ہے اور یہہ مرا
نہیں ہے مکت کو پاتا ہے اوسکو
رونا کیا ضرور ہے یہہ سالک راہ
حقیقی کا ہے پس میں برہم ہے۔
۶۔ گورو کی سیوا چیلا تب تک کرتا
ہے جب تک اگیان رہتا ہے اور
جب گیان ہو جاتا ہے پھر جانتا
ہے کہ میں برہم ہوں اور وہ بھی
ہوں اور دوسرے کا آسرا نہیں
رکھتا اسیطرح سے آتما بھی کسی
بندہن میں نہیں رہتا اور جو بندہن
سے رہت ہوا اوسکی واسطے کرنا
اور کرم جو بند ہونے کے لئے درکار
ہیں کرنے لازم نہیں ہیں جو اس
اوپ نکہد کو پڑہے اور سمجھے اور اس
پر عمل کرے وہ آواگون کے چہٹنے
سے مکت پاوے۔
مولف تمام علم اخلاق اس قول کا
موید ہے۔

۷۔ پرشن اوپ نکہد

یہہ اتھربن بید میں بہ نمبر ۱۴ اور
اتھربن بید میں بہ نمبر ۶ ہے

چاند اور سورج کی فضیلت میں بطور سوال اور جواب

کہنشی بہار گوشل بدہ اور سوریانی
اور ست کام اور سوکہا وغیرہ
رکہیشران سایل اور پپلاد
مجیب

۱۔ ان سب رکہیشروں نے پپلاد
سے کہا کہ تم یہہ واں ہو ہمکو وہ راہ
بتاؤ جس سے برہم ملے اوس نے
جواب دیا کہ پہلے ایک برس تک تپ
حقیقی اور ریاضت اور ترک مجموع
لذات کا کرو تب تم لایق تعلیم اس
علم کے ہو اور جب اس علم کی تحصیل
کر لو تب جو کچھ مطلب تم ہے تم کو
ظاہر کر دونگا۔
۲۔ بعد تعمیل حکم یہہ سب پھر حاضر
ہوئے اوسنا اوٹہ ہر ایک سے
کہا کہ جو کچھ دل میں شک ہو استفسار
کرے۔
۳۔ کہنشی کا سوال یہہ عالم کیونکر
پیدا ہوا۔
جواب۔ پرجاپت نے پیدا کیا ہے
پہلے اوس نے دو چیز پیدا کیں ایک
سوم یعنی چاند اسکو انس آب حیات
ہے دوسرا آفتاب یعنی پران
کہ آگ ہیں ہے ان دونوں سے
پیدائش عالم کی ہوئی پران یعنی
آفتاب خور زندہ ہے چاند یعنی
آب حیات غذا کی ہے وجہ یہہ
ہے کہ آفتاب جس سمت کو رجوع
کرتا ہے اوس سمت سے پانی کو زور
کرکے اپنی طرف کشش کرتا ہے

یعنی جب مشرق اور
مغرب میں ہوتا ہے سب جاندار
اوس سمت کے اور جب جنوب اور
شمال اور سمت الراس اور تحت
الارض میں ہوتا ہے سب جاندار
ان سمتوں کے شعاع آفتاب سے

بطرف آفتاب کے میل کرتے ہین اور
آفتاب اون کو اپنی طرف کھینچتا ہے
یعنی جسطرف چارون طرف سے
اوسکی روشنی جاتی ہے رطوبت
کو اپنی طرف کھینچتی ہے - اس دلیل
سے اسکا نام بیوا شر یعنی حرارت غریزی
ہے
۲ - آفتاب کو لبورو پا کہتے ہین -
کیونکہ تمام عالم کی صورت اس سے
ہوتی ہے -
۳ - پران اور اگنی بھی اسکا نام ہے
کہ آگ ہوکے اوپر کے جاتا ہے مراد
یہہ ہے کہ تلے اور اوپر اس سے روشنی
ہے -
۴ - ہرن گربہہ بھی اسکا نام ہے
کہ شعاع سے سب کو اپنی طرف
کھینچتا ہے -
۵ - جات وید یعنی جاننے والا
اور سمجھنے والا -
۶ - پرائیش یعنی مکانی کلان بھی
موسوم ہے -
۷ - انیک جوت اسکا نام ہے کہ
مثل اس کے اور روشنی نہین رکھتا
ہے اور سب منسر کرن اسکی ہین
۸ - وہا یعنی گوناگون اشکال اس
سے نظر آتی ہین اور جب وہ طلوع
ہوتا ہے جان سب جاندارون
مین آجاتی ہے -
۹ - تمام سال آفتاب ہی کہ روز اور
شب اور تاریخ اور ماہ اور سال
کا حساب اس سے ہوتا ہے -
۱۰ - پرجاپت بھی یہی ہے -
۱۱ - اس کے دو راہ ہین - ۱ - چہہ
مہینے سمت شمال ۲ - چہہ مہینے سمت
جنوب - ۱ - جو ریاضت اور خیرات
کرتے ہین - وہ سمت جنوب کی راہ سے

چاند کو پہونچتی ہے لیکن نکت یعنی
نجات نہین پاتے ہین بعد تمام کرنے
مدت اپنے نتیجہ اعمال کے دنیا مین
کہ بھی دوزخ سے براہ تمام کرنے اپنے
بد اعمال کے واپس آتے ہین - اسوجہ
سے جو خواہش اولاد اور دولت دنیا
کی طمع سے نیک اعمال کرتے ہین وہی
راہ یعنی خوراک جہانکی کہلاتے ہین -
۲ - جو ترک لذات کرتے ہین اور
نظر اوس کے نتیجہ پر نہین رکھتے اور
معرفت سے حقیقت کی راہ پر چلتے
ہین اور آتما مین محو ہو جاتے ہین
وہ عاین آتما ہوکے شمالی راہ آفتاب
سے آفتاب کو جا ملتے ہین کہ آفتاب
گہر تمام جاندارون کا ہے اور بے زوال
اور بے خوف ہے
۳ - جو اسمین پہونچ جاتا ہے - وہ
واسطے تمام کرنے نتایج اعمال بد کے
واپس نہین آتا ہے -
۴ - بید مین لکھا ہے کہ جاہل اور بے
تمیز اس مرتبہ کو نہین پہونچتے ہین
۱۲ - آفتاب کے پانچ پاؤن ہین
اگرچہ بعضے چہہ کہتے ہین یعنی سال
کی ۶ فصل قرار دیتے ہین - لیکن
ہر ایک فصل دو دو مہینے سے اشارہ
ہے اور کثرت راہ سے چار مہینے
زمستان کے ایک فصل مقرر ہوئی
پس پانچ فصل بمنزلہ پانچ پاؤن
کے ہے -
۱۳ - آفتاب کے ۱۲ پاؤن ہین
اوس سے مراد یہہ ہے - کہ بارہ
چاند کا ایک برس ہوتا ہے
۱۴ - جب آفتاب دکھنائن ہوتا
ہے پانی پڑتا ہے تین مہینے بارش
ہوتی ہے تین مہینے اوس پڑتی
ہے -

۱۵ - جب آفتاب اوترائن ہوتا ہے
پچھپن کہلاتا ہے یعنی عالم - جو
اس چہہ مہینے مین مرتا ہے وہ بہہ
واصل ہوتا ہے -
۱۶ - تمام سیر آفتاب جنوبی کی
ایک رات دیوتاؤن کی ہوتی ہے
۱۷ - تمام سیر شمالی ایک روز
دیوتاؤن کا ہوتا ہے یعنی قطب
کے باشندون کا غرض یہہ ہے
کہ قطب مین چہہ مہینے کا دن اور
چہہ مہینے کی رات ہوتی ہے - ان
اشارات کے سمجھنے کو جغرافیہ اور
ہیئت کا بھی جاننا ضرور ہے چاند
بھی پرجاپت ہے یعنی عالم کا صاحب
اور ظاہر ہے کہ روز اور شب اوس
سے عالم ارواح کے موجود ہوتے ہین
۱ - پندرہ روز زایدالنور کے ہین
یعنی شکل پچہہ کے یہہ سب عالم
ارواح کے ہین اور اس مدت مین
وہ متوجہ عالم اجسام کے رہتا ہے -
۲ - پندرہ روز ناقص النور یعنی
کرشن پچہہ کے ہین اور یہہ عالم ارواح
سے متعلق ہین - اسوقت جو کوی
کرم کرتا ہے - ارواح مردون کو
اوسکا نتیجہ ملتا ہے اسواسطے سرادہ
اس پچہہ مین کرتے ہین رات اور دن
بھی پرجاپت ہے - دن کہانے والا
یعنی پران ہے اور شب غذا ہے
۱ - جو کوی دن مین عورت سے
مجامعت کرے وہ اپنے پران کو
خشک کرتا ہے
۲ - جو شب کو مجامعت کرتا ہے
وہ کچہہ نقصان نہین کرتا ہے
۳ - شب کو صحبت کرنا بہت فایدہ
رکھتا ہے -
۴ - غذا بھی پرجاپت ہے اور وجہ

ظاہر ہے کہ غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سے اولاد ہوتی ہے

۵ - جو شب کو اپنی منکوحہ عورت سے صحبت کرتا ہے اوسکا نطفہ ضایع نہین ہوتا ہے اور جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مثل عالم ماہ کے خوب صورت ہوتا ہے -

۶ - جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ اسکی چار روز کی مدت مقرر ہے ۱۶ روز تک کہ ایام انعقاد نطفہ کے مقرر ہین صحبت کرے کوئی روز یعنی مہینے مین ایک دفعہ یہہ داخل ہے ہم حیرج کے ہے اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہہ سعی ہے نہ واسطے حصول لذت کے -

۷ - اگر اس عرصہ مین ایک مرتبہ اوسکے پاس نہ جاوے تو اوس پر اتنا گناہ ہے جیسا کہ قتل انسان لیئق کا ہوتا ہے اور یہہ ہم بتیا کیا

۸ - چھٹی رات اور آٹھوین رات اور دسوین رات اور بارھوین اور چودھوین اور سولھوین مین مجامعت کرے تو فرزند پیدا ہو اور پانچوین اور ساتوین اور نوین اور گیارھوین اور تیرھوین اور پندرھوین مین کہ بعد سنا د پاکی حیض کے مقرر ہے صحبت کرے تو لڑکی پیدا ہو

۹ - جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہوئین عورت کو چاہیے کہ اپنے معمول سے غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور طفل جوانمرد اور زور آور ہووے اگر اسکے خلاف وقوع مین آوے لڑکا تو ضرور پیدا ہو مگر صفات اور عادات زنانہ رکھتا ہو -

۱۰ - اسیطرح مرد کو اون راتون مین لحاظ چاہیے جو لڑکی کی پیدایش کو مقرر ہین ورنہ دختر بد عادت مردانہ پیدا ہوگی -

۱۱ - اگر دونو کے نطفے طاق اور جفت راتون مین برابر ہووین فرزند حیز یا مخنث ہو یا صورت حیز کی سی یا عقیمہ دختر

۱۲ - اگر عورت اون سولہ راتون کو خواب مین تصور کرے کہ مرد اوس سے مجامعت کرتا ہے اور انزال ہووے اور اوسکو حمل رہ جاوے اور جو بچہ نہ جنے تو بھی ایک ٹکڑہ گوشت کا برآمد ہووے اور جو وہ بھی برآمد نہ ہو اوسکا پیٹ اونچا ہو جاوے جب تک وہ گوشت شکم سے برآمد نہ ہو امید پیدا نہ ہونے اولاد کی نہ ہووے -

۱۳ - اگر کوئی کسیکو بے گناہ ظلم اور تعصب اور جنون سے جان سے مارتا ہو اور یا مال کسیکا بہ جبر اور بے وجہ مثل ڈکیتی اور غارت گری کے چھینتا ہو یا عورت کسی کی خوشامد سے خوش نہ ہوتی ہو - بشرطیکہ اپنی منکوحہ ہو تو جو بات بے اصل یعنے جھوٹ کہے تو وہ داخل جھوٹ کے نہین ہے ورنہ جھوٹ بولنے سے جھوٹ بلوانے اور ترغیب دینے والے کی ۲۲ پشت جہنم کو جاتی ہین -

۱۴ - بہار گورکیشر کا سوال کہ کتنے دیوتا ہین جنکو پرستش کرنا چاہیے کیونکہ وے بدن کے محافظ ہین اور روحکو قوت دیتے ہین اور ان مین سب سے زیادہ بزرگی کسکو ہے -

جواب آسمان ہوا - آگ - پانی - خاک - نطق دل سامعہ باصرہ شامہ لامسہ نے دعوی اپنی بزرگی کے کیئے تب پران نے کہا تم دعوی باطل ہے بدن کا نگاہ رکھنا اور روشن کرنا میرا کام ہے لیکن اون سب دیوتاؤن نے قبول نہ کیا تب پران نے غصہ ہوکے ارادہ باہر نکلنے کا کیا پہر سب کو معلوم ہوا کہ بغیر پران کے ہم سب ناچیز اور بیچارہ ہین -

۲ - پران کو مثل بادشاہ شہد کی مکھی کے فرض کرو - کہ جب وہ پرواز کرتا ہے سب اوسکے ہمراہ اوڑتے ہین -

۳ - حاصل یہہ ہے کہ جان کے ہمراہ سب قوتین ہین بغیر اس کے کسی سے کچھ نہین ہوسکتا ہے

۴ - اس اشارہ سے سمجھنا چاہیے کہ پران آفتاب اور آگ ہے اور روشن کرنیوالا جسم کا اور اندر بادشاہ دیوتاؤن کا ہے اور ہوا اور زمین اور نباتات وغیرہ سب غذا پران کی ہین -

۵ - جو کچھ ہے اور جو بے زوال ہے اور تینون بید اور محیط اور بسیط ہے اور حرکت دینے والا برہمنون اور دیوتاؤن اور جگون اور بادشاہون اور حکیمون کا ہے وہ پران ہے

۶ - پران جاپت رحم مین نطفہ کو پسر اور دختر کرنے والا ہے اور حواس عشرہ جو کچھ کہ ہے پران ہے اور جو وید اور نیرنگ رقم ہوتے ہین سب حسن کلام ہے - پس صفات رجو گن وغیرہ اور دیوتا جو گفتار مین ہین

سب کا بادشاہ پران ہے جس
صفت کا ذکر کرو یا آفتاب یا چاند
یا غذا اسکا وہ پران ہے
۵ - کشل بدہ رکہیشر کا سوال پران
کہان سے آیا اور بدن مین کس
طرح پانچ قسم کا ہوکے رہا اور کسطرح
نکلتا ہے اور اندر اور باہر کسطرح
سے متصرف ہے اور حواسون سے
کیا نسبت رکھتا ہے مفصل ظاہر کرو
جواب - پران آتما سے ظاہر ہوتے
ہین جیسے کہ سایہ وجود کا وجود سے
ظاہر ہوتا ہے
۲ - آتما مین رہتا ہے جیسے کہ
سایہ -
۳ - اپنی خواہش سے بدن مین آتا
ہے -
۴ - جیسے صوبہ دار پر بادشاہ حکم کرتا
ہے اوسیطرح یہہ حواس دن پر حکم
کرتا ہے
۵ - اپان باد ہوکے آلہ تناسل مرد
اور عورت مین رہتا ہے -
۶ - آنکہہ اور کان اور ناک اور
مونہہ مین پران ہوکے رہتا ہے -
۷ - مقعد مین سمان باؤ ہوکے رہتا
ہے اور سبب ہضمہ غذا کا ہوتا ہے
اور ہرایک عضو کو برابر حصہ دیتا
ہے اور جب جوہر غذا اسکا اعضا کو
پہونچتا ہے سات موضعہ کو تقویت
ہوتی ہے - ۲ - آنکہہ ۲ کان ۲
نتہنے یعنی ۱ مونہہ اور لطافت اوسکی
دل مین پہونچکے ۱۰۱ رگ کو دل سے
پہونچتی ہے - ہرایک اون رگون
سے جو ایک سو ایک مین سو سو
رگ اور نکلی ہین پس اوسیطرح
سے ۷۲ ہزار رگون کو حصہ ملتا ہے
۸ - بیان باد ہوکے ان سب رگون

مین سیر کرتا ہے
۹ - اودیا وت جو ایک سو ایک رگ دل
سے نکلی ہین منجملہ اون کے ایک رگ
بڑی ہے کہ حلق کی راہ سے ام الدماغ
مین پہونچی ہے اور اودان باد
ہوکر وقت مرنے کے جان اس رگ
کی راہ سے نکلتی ہے اور وقت
برآمد ہونے کے اوس راہ سے
باہر ہوتی ہے جو راہ واسطے پانے
نتیجہ اوسکی عمل نیک اور بد کے مقرر
ہے
۲ - اگر کسی کے عمل نیک اور بد برابر
ہووین اور ہوس اوسکی اولاد
مین رہے اوس حالت مین اوسکی
اولاد سے نیک عمل ظاہر ہووین
اور یہہ سبب نجات کا ہو -
۳ - ایسا آدمی اس عالم کی قیود
سے باہر نہین نکلتا ہے اسمین
گہوما کرتا ہے -
۱۰ - پران بیرونی آفتاب ہے اور
درونی چشم مین پس بیرونی درونی
کا ممد ہوتا ہے
۱۱ - موکل یعنی دیوتا بینائی کا آفتاب
ہے کہ اس سے روشنی ہے -
۱۲ - اپان بیرونی کا موکل زمین
ہے اور درونی دو عضو مخصوص
مین ہے پس بیرونی درونی کا
ممد ہوتا ہے یعنی بجائے خود نگاہ
رکھتا ہے -
۱۳ - سمان باد بیرونی کا موکل
آکاش ہے سمان اندرونی کا معاون
ہے پس یہہ مساوی کرکے غذا تحلیل
شدہ کو ہر جگہ برابر پہونچاتا ہے
اور نگاہ رکھتا ہے -
۱۴ - بیان باؤ بیرونی کا موکل
ہوا ہے وہ اندرونی کا ممد ہوتا ہے

۱۵ - اودان بیرونی کا موکل آگ
ہے وہ ممد درونی کا ہوتا ہے -
۲ - جب کہ اودان باد وقت مرنے
کے باہر ہوتی ہے حرارت غریزی جسم
کی زائل ہوجاتی ہے کہ وے اپنے
اپنے مقام چھوڑکے دل کے پاس
جمع ہوجاتی ہین پہر ایک ہوکے خواہش
دل کی ہوتی ہے اور نیک یا بد عمل
موافق خواہش کے ہوا کرتے ہین -
پس واسطے حصول نتیجہ کے وہ عالم
تناسخ مین جاتے ہین اور موافق
عمل کے پیدا ہوتے ہین -
۱۶ - جو کوئی پران کی کیفیت سے
آگاہ ہووے خود خواہش نیک
اور بد کی چھوڑدے پس عالم تناسخ
سے محفوظ رہے اور رستگاری
حاصل کرے - یہہ کیفیت پانچون
پران اور درآمد اور برآمد اور ظاہر
اور باطن اور تصرف اور وجود
اور سایہ کی ہے اور بموجب شرتی
بید کے ہے -
۶ - سوجاتی رکہیشر کا سوال
رگین سوتی یا جاگتی رہتی ہین اور
سپنا کونسی رگ دیکہتی ہے اور
سرور کون پاتی ہے اور اوس کا
مقام کہان ہے
جواب - پہلی اکمثال کو سمجہو کہ
جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تمام
کرن اوسکی چھوڑی ہوجاتی ہین
اور جب غروب ہوتا ہے سب
اوسمین محو ہوجاتی ہین -
۲ - اسیطرح سے دل آفتاب جسم
کا ہے اور حواس اوسکی کرن پس
جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا
ہے حواس ظاہری اپنے افعال سے
معطل ہوجاتے ہین پس اوسوقت

نہ کچھ دیکھتا نہ سنتا نہ سونگھتا نہ چکھتا ہے اور نہ مس کرتا ہے اور کسی عضو مخصوص سے محسوس نہیں ہوتا ہے

۳- اس حالت کو سواپ کہتے ہیں اسکے معنے ہیں کہ اپنے تئین آپ پاتا ہے۔

۴- جسم پر میشر کا شہر ہے اور پانچون پران سے وہ آباد ہے اور یہہ پہار رہتے ہیں ایک آگ اپان باؤ ہے دوسری آگ بیان باؤ ہے تیسری آگ اٹھی پران ہے

۵- یہی آگ بزرگ کی خاصیت ہے کہ جو اسمین پڑے جل جاوے پس ہضم کرنیوالی غذا کی ہے

۶- درآمد اور برآمد نفس کا سوم سوا ہے یعنی وہ چیز جو وقت جگ آگ مین ڈالتے ہین۔ دل جگ کا کرنے والا ہے اور نتیجہ جگ کرنے کا اودان باو ہے کہ یہہ اودان باؤ دل کو نتیجہ پہونچاتی ہے

۷- نتیجہ اس کلام کا یہہ ہے کہ حالت سکھپت یعنی خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہے برہم آتما کے پاس پہونچتا ہے یعنی اپنی بزرگی کو آپ دیکھتا رہتا ہے۔

۸- حالت سُپن مین جو جی چاہتا ہے اور جو حالت بیداری مین دیکھتا ہے اور سنتا ہے اور سوچتا ہے اور دیکھتا ہے اور جو حافظہ مین ہے اوسکو مکرر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہے

۹- بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل فعل کا ہے جسم کثیف سے جدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے

فعل کرتا ہے اور تمیز کرتا ہے

۱۰- سُپن کی حالت مین ایک رگ جسکا نام ہدی پت ہے یعنی جسمین صفرا پیدا ہوتا ہے اور دل مین آتا ہے وہ راہ بند کر دیتی ہے پس کوئی خواب نظر نہین آتا ہے کہ راہ حواس کی بند ہو جاتی ہے اور آنند سروپ کو حالت سکھپت پیدا کرتا ہے اور برعکس اسکے واقعہ ہونے سے خواب دیکھتا ہے۔

۱۱- حالت سکھپت مین تمام حواس اسطرح بےحس ہو جاتے ہین جسطرح پرندے وقت تیسرے کے درخت پر آرام کرتے ہین۔

۱۲- جملہ عناصر بسیط و مرکب یعنی آکاش بسیط اور مرکب کہ بہوت آکاش اور بہردے آکاش ہے حالت سکھپت مین اور تمام حواس ظاہری ذائقہ وغیرہ اور کرم اندری وغیرہ مثل ہاتھہ اور پاؤن وغیرہ اور حواس باطنی مثل من چت اور صفت یعنی ستوگن رجوگن وغیرہ مع اپنے فعلون وصفتون کے آتما مین آرام کرتی ہین۔

۱۳- کرتا ہر فعل کا آتما ہے اور وہ عین علم اور دانائی ہے اور سب مین محیط ہے حالانکہ اوسکا سایہ اور رنگ اور جسم نہین ہے اور سب سے پاک اور لطیف ہے اور تمام عناصر اور حواس اوسمین محو ہو جاتے ہین اوسکو جاننے سے کمال ہوتا ہے

۶- ستکام رکھیشر کا سوال جحبودی [illegible] کا شغل تا دم واپسین کرے وہ کس عالم مین جگہ پاوے گے۔

جواب- یہہ اسم [illegible]

[illegible]

عامل اسکا دونون مین سے ایک مرتبہ کو پہونچے

۳- جیسی خواہش رکھتا ہے ویسے مرتبہ کو پاتا ہے چنانچہ یہہ اسم جیسے دنیا ہی عامل کو مرتبہ دیتا ہے

۳- ایک مطلق ہے یعنی نرگن دوسرا مقید ہے یعنی سرگن دونو راہون سے ایک راہ لے

۴- اس اسم کی مداومت مین پہلا حرف رکھے جیسے اس سے ترک لذات اور ریاضت اور راہ راست اور درستی اعتقاد کی ہدایت ہے کہ عامل اسکی تعظیم اور بزرگی خلق مین پاتا ہے یعنی انسی عالم

۵- دوسرا حرف جسکا جپ ہے اسکے سبب سے اسکا مرتبہ کو یعنی زمین سے آسمان کو اور عالم ماہ کو یعنی عالم فضا مین پہونچتا ہے اور وہان سے پہر بلندی کو۔

۶- تیسرا حرف سام بید ہے اسکے سبب عالم آفتاب کو پہونچتا ہے اور پہر عالم دیگر۔

۷- چوتھے مرتبہ مین جو ہیرنیا گربہ ہے اوس سے شغل کرے تو اوسکے طفیل منتہا سے مراتب کو پاتا ہے اور ہیرنیا گربہ بید سے متعلق ہے اور محیط کل عالم ہو جاتا ہے اور ذات مطلق مین جا ملتا ہے

۸- دوسرا معنی اس اسم کا تین حرف سے مقرر ہے ا۔ ملفوظ واضح ہے کہ دوسرا ساقط کرکے ۳ آہستہ کہ زبان سے تلفظ ہو مگر دوسرا اپنے ساقط کرے یہہ مرتبہ ادنیٰ کا ہے۔ ۳- زبان سے تلفظ نہو اور نہ زبان کو حرکت ہو مگر دل سے ورد ہو یہہ مرتبہ اعلیٰ ہے۔

۹ - اس ترکیب سے جو حاصل کرے دنیا
اور عالم آفتاب سے چھوٹ کر اسباب سے چھوٹ
اور نکتا ہونے سے پاک ہو - اور
ستدھا ان کی مرتبہ پاوے اور سب
کرتہ ہو جاوے اور اس سے چھوٹ
جد قدر ہے وہ اور سب شک کر دیو جاوے
۱۰ - سوال - پرمیشر کا سروپ سولہ
کلا کی تعریف کرو اور وقت دخول
کے کونسی کلا داخل ہوتی ہین اور
وقت خروج کے کونسی کلا خارج
ہوتی ہے -
جواب - اوس پران سے جسکو جیو کہتے
ہین - پہلا نکلتا ہے اعتقاد ۳ اعتقاد
سے پہونچنا آکاش ہے - پہونچنا آکاش
سے ہوا - ۵ ہوا سے آگ ۶ آگ
سے پانی ۷ پانی سے خاک ۸ خاک
سے جملہ حواس ۹ حواسون سے دل
۱۰ - دل سے غذا ۱۱ غذا سے نطفہ
۱۲ نطفہ سے ریاضت ۱۳ ریاضت
سے علم ۱۴ علم سے نام ۱۵ نام
سے صورت ۱۶ جیساکہ پانی سب
دریاؤن کا سمندر سے نکل نام
اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہے
آخر سب نام اور صورت چھوڑ
کے پھر سمندر مین ملجاتا ہے -
۶ - اسیطرح جیو آتما دیکھنے والی
اس تماشا کی ہے اس سے یہہ سب
کلا وصورت پیدا ہوتی ہین اور
اوسمین رہتی ہین اور پھر اوسمین
محو ہو جاتی ہین -
۷ - جب یہہ سولہ کلا محو ہو کے
اوسمین سما جاتی ہین اور نام اور
صورت وغیرہ کچھہ نہین رہتا ہے
پھر محض نام کہا جاتا ہے وجہ یہہ
ہے کہ اوسمین سب ہو جاتی ہین اور
جب یہہ سولہ کلا ظاہر ہوتی ہین جیو

آتما کہلاتا ہے
یہہ بیشک کہ تو ہیت سے بے زوال اور
آزاد اور جملہ گناہ زمین سے ہوتا ہے
۵ - سولہ کلا بدن انسان مین
معروف ہین ۵ حس ظاہری یعنی
کرم اندری ۵ حس باطنی یعنی باصرہ
وغیرہ مہم انتہہ کرن وبیران و
دل - جب تک یہہ ۱۶ سولہ جدا
جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا یہہ
مکشف حاصل نہین ہوتی ہے کہ اوز تمام
بشریت کچھہ نہ کچھہ باقی رہتا ہے
مگر معرفت اور گیان اور توحید سے
باوجود موجود رہنے جسم کے جیون
مکت ہو جاتی ہے
۶ - یہہ سولہ کلا بدن سے مثل پہیا
پیہ رتھ کے ربط رکھتی ہین انکی
حقیقت کو سمجھنے سے غم اور ملال دور
ہو جاتا ہے -
۹ - خلاصہ یہہ کہ آخر پپلاد رشی نے کہا کہ
مجکو اس سے زیادہ تمیز نہین ہے
اور اسکی قدرت بے حد اور بے گنتی
ہے سب رکھیشرون نے اوسکو
نمسکار کی - اور شکر کیا کہ تم نے
راہ نیک بتائی اور رخصت ہوی
مولف جو نام اور صورت اور رنگ
اور روپ رکھتا ہے اور محیط ہوتا ہے
وہ سولہ کلا کے اندر ہے اور سرگن
ہے جو اس سے باہر ہے وہ نرگن
ہے وہ جو مفہوم ذہنی ہے وہ دونو
بین ہے کیونکہ جسمین نہ ہوتا وہ
موجود اور موسوم نہ ہوتا اور وہ
دونون سے باہر ہے بلکہ باہر سے بھی
باہر ہے کہ جو موسوم ہے وہ وہ
نہین ہے جب تک ۱۶ کلا کے اندر
عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہے -
کوی ہو سولہ کلا سے باہر ہووے

پرم آتما سے کوی ہو اور جب نفی اور
اثبات کلا اور ان کی شمار سے در
گذرے وہ آتما سے کوی ہو - بیدانت
کے معنی ہین نہایت یعنی کمال اور
حاصل مدعا اور نتیجہ بیدون کا اور
یہہ کتاب بیدانت کی ہے اس علم کے
سمجھنے کو دو بات مقدم ہین ایک
ترک کرنا لذات کا کہ طالب لذت
اس علم کے پڑھنے سے گمراہ ہوتا ہے
اور وہ حرکات کرتا ہے کہ نالایقی
کا اعلے مرتبہ پاتا ہے اسواسطے
چاہیے کہ جسکو علم اخلاق سے علم
نہ ہو اوسکو اس علم کی تربیت سمجھ
کے کرے دوسرے یہہ علم الہی ہے
اسکو خلط اور مادہ شرط ہے کہ بغیر
خلط ومادہ کے علم ہی نہین ہوتا ہے
پس علم طبعی وریاضی اور منقول اور
معقول اور متعارف سے پہلے واقف
کرے تب پڑھاوے ورنہ جو بیان
طب اور ماہیت کواکب وغیرہ سے
متعلق ہین اوس سے وہ کیونکر واقف
ہو اور رمز اور اشارہ کو کیونکر
سمجھے مثلاً واقف کے روبرو کوی کہے
کہ سورج کے ۱۶ پاؤن ہین وہ
ضرور مثل راون کے دس سر کے
سورج کے ۱۶ پاؤن تصویر مین
بناوے گا اور اپنی سمجھ پر جہل مرکب
پیدا کریگا چونکہ حکمت علمی اور
عملی کی کوی کتاب سنسکرت کی اردو
مین ترجمہ نہین ہے بلکہ جو سنسکرت
جانتے ہین اون کو بھی شوق پڑھنے
کا نہین ہے اور سیکھ پڑھنا تو
خلاف حکمت عملی اون کے ہے -
معقولات پر ولایت کے حکما کے مسایل
واحد ہین جیسے کہ سورج ہندی ہے
فارسی آفتاب اور عربی شمس اور

بادو سے اون لوا - دستیا اور عمل ہنگ
سکی حاصل ہوتا ہے اور صاحب
عمل اور اطراف اور جو کچھ ہے
یہی واسطے واحد ہے پس اوسمین
محو ہوجاوے سنگہپت کی حالت
خوب ہے کہ وہ شکل موسوم ہے
مگر جب آنکھ کھل جاتی ہے پہر وہ
لذت باقی نہین رہتی ہے اسواسطے
حالت سنگہپت سے یہی بہتر ہے
کہ صاحب اس حال کو جاگرت
اور سپن اور سنگہپت مین ایک ہی
حالت رہتی ہے جو عالم سے زیادہ
سرور کی ہے اس حالت کی تعریف
حد سے زیادہ ہے نطق سے باہر ہے
بانادای کر دو طرح سے کہنا
اوس وقت کو اختصار رہتا ہے
اور لا تعین سے تشبیہ کرنا چاہئے
چنانچہ کہ وہ نظر نہین آتا ہے اور
کسی صفت سے بیان نہین کر سکتا
چون کیونکہ سب نشان اوسکے ہین
اگر اوس کے نہین تو کس کے ہین
اور جو بے نشان ہے ان سب سے
باہر ہے وہ دل سے شکوک کرنے سے
پایا جاتا ہے زبان کی تقریر بیان
سے اوپر نہین آتا وہ عدد اور صفت
اور تشبیہ کے القاب سے منزہ ہے
اور بیان اور آشرم سے بھی جدا ہے
اوسکی مہمان وہی جانے تیری طرف
سے اوسکو نمسکار ہے
۶ - پرنو اشارہ ادم سے ہے اسکا
اول حرف اکار یعنی الف مفتوح
ہے اور اوسکا پہلا قسم اول جاگرت
کہ شکل اوسکا بیسوانر ہے تمام انتظام
اسی حرارت غریزی سے ہے اور
اس سے تمام محسوسات اور لذات
جہان اور عالم اور کمال اور جمال کو ملتی
ہین جو اسکی حقیقت سے واقف ہو
دل کی مراد پاوے اور اوس کو
الف اسواسطے کہتے ہین کہ اول
سب کا ہے اور سب اس سے پاسکے
جانتے ہین -
۷ - ادم کا حرف دوم اوکار یعنی
واؤ مضموم ہے اور حالت دوم
سپن کی ہے شکل اوسکا نام تیجس ہے
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
دل کے خیالات سے جہان چاہے
جاسکتا ہے جو اسکی طاقت سے
واقف ہو وہ کامل ہے اور وہ
سب سے بزرگ ہے -
۸ - ادم کا تیسرا حرف مکار یعنی
میم ساکن ہے وہ اشارہ حالت سنگہپت
کا ہے اسکا شکل پراگ یعنی دانائی
ہے کہ میم دکہلانے والے کو کہتے ہین
جو کہ سب کو دکھلا دیوے اور سب
محو کرے اور سنگہپت کی یہی تعریف
ہے جو ہوئی
۹ - نیم ماترا ق غنہ ہے اور حالت
تریا جسکو لاہوت کہتے ہین یہہ
ماترا تلفظ مین نہین آتی ہے اور
کیفیت حالت تریا کی بھی بیان
سے باہر ہے -
۱۰ - جو عالم عارف ہو اس عبارت
اور اس مضمون کو سمجھے

۹ - جاپال اوپ نکھد یہہ
ہمر اکبر مین بہ نمبر ۲۹ اور اتہربن
بید مین بہ نمبر ۱۹ ہے
چارون آشرم کی تعریف مین

بطور سوال اور جواب یعنی برہسپتی کا
سوال اور جاگولکت کا جواب
۱ - سوال - وہ کونسی زمین ہے جہان
دیوتا پوجن کرتے ہین اور پرم آتما کو
پاتے ہین -
جواب - وہ زمین جسم انسان ہے
اسمین عبادت کرنے سے ممکن ہوتی
ہے اور تہذیب اخلاق سے جیو آتما
سے پرم آتما ہو جاتا ہے اور رستگاری
پاتا ہے اسواسطے اسکو کرکہیت کہتے
ہین جیسے عوام کاشی کو مقام رستگاری
کا جانتے ہین خاص اسکو یعنی
کرکہیت جانتے ہین یقین کرو کہ جو
اس زمین مین عبادت کرے یعنے
خلق کو درست کرے اور طالب حق
اور صاحب معرفت ہو وہ کہین رہکر
اور کہین مرے سب مقام اوسکے
واسطے کاشی سے بہتر ہین یہی مقام
پرستش کا ہے جسمین تمام دیوتا
یعنی حواس ظاہری اور باطنی عبادت
کرتے ہین -
کاشی کی تعریف مین رقم ہے کہ مرنے
کے وقت مرنے والے کے کان مین
مہادیو تارک منتر سنا دیتے ہین
کہ وہ سبب رستگاری اور مکت کا
ہے اور منتر یہہ ہے -
تتوسمی یہہ مہا باکہ سام بید کا ہے
اس کے معنی ہین کہ تو ہی ہے جب
کہ کان مین مرنے والے کے یہہ منتر
پہونچتا ہے وہ نجات پاتا ہے یہہ
سرتی بید کی ہے اور واقعی ہے
پس آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ تدبیر
مکت سے خبردار رہے کہ موت
قریب ہے -
۲ - انشتر رکہیشر کا سوال - آتما کی
حقیقت لا انتہا ہے اور نہایت محجوب
ہے مین اسکو کس طرح دریافت کرون

جواب - گکت کے مقام یعنی آگم گت
کا شغل کرو تب حقیقت کا انکشاف ہو
دوسرا سوال - آگم گت کا مقام کہان
ہے - جواب برنا دشی کے درمیان
مین ہے اور یہہ نام دو ندیون کے
ہین جن کے درمیان مین بارانسی یعنی
کاشی آباد ہے اور بقول دیگر برنا نام
ایک رود کا ہے اوسکا ایک شوالہ
ہے - اسّی نام ایک رود کا ہے
اوسکا ایک شوالہ ہے دونون
شوالون کے درمیان جو زمین ہے
اوسکا نام برنا دشی ہے جو کاشی
اور بنارس موسوم اور معروف ہے
تیسرا سوال - برنا دشی کے معنی
سے آگاہ کرو - جواب برنا کے معنی
ہین دور کرنے والا گناہ اور نقصان
حواسون کا - اسّی کے معنی ہین دور
کرنے والا بدن اور بدن کی خواہشون
کا -
چوتھا سوال - آدمی کے بدن کو جو
تم کاشی بناتے ہو آدمی کے جسم
مین وے دونون ندی یا شوالے
کہان اور کس طرح سے ہین -
جواب - جہان دونو سوراخ
ناک آدمی کے ایک ہوتے ہین وہ
مقام درمیان دونو ابرو کے ہے وہ
ہی مجموعہ دونون عالم کا ہے اور
یہی بہشت اور فردوس ہے برہم
کے گیانی اس جگہ کو سند ہیا کہتے ہین
اور اوسکی تصور مین رہتے ہین
یعنی پران باد کو اوس مقام مین
لے جا کے قید کرتے ہین پس اصل
مطلب یہہ ہے جو مشہور ہے - کہ
کاشی مین مرنے سے مہا دیو کان مین
منتر پھونکتے ہین اوسکا مدعا
یہی ہے -

۳ - چند مسیہدون کا سوال
وہ کونسا ذکر ہے جس سے رستگاری ہو
جواب - ایک سو نام رودر کے جو
سنت ردوری مین رقم ہین ان کو
جپے کہ یہہ اسم ذات ہین اور بے زوال
ہین ان کے ذکر سے ذاکر بے زوال
ہوتا ہے -
۴ - جنک راجا کا سوال
مجھکو سنیاس کی راہ بتاؤ -
جواب - چار راہ ہین ایک برہم چرج
یعنی لذات کو ترک کرکے اوستاد کی
خدمت کرکے بید اور علوم متعلقہ
حکمت نظری اور عملی مع اصول اور
فروع کو پڑھے - دوسرے بعد
فضیلت پانے تحصیل علوم سے گرست
کو اختیار کرے یعنی شادی کرکے
اور مثل نیک بخت اور نجیب جوان
دنیا دارون کے معاملت دنیا کرے
اور اعتدال سے لذات دنیا حاصل
کرے جب کہ فرزند پیدا ہو اور
لایق انتظام دنیا کے ہو جاوے -
انتظام مہمات دنیاداری تفویض
فرزند کے کرے اور آپ مع جورو
گہر سے باہر ہو - تیسرے جورو ہمراہ
ہو یا نہ ہو اوسکی مرضی سے گہر چھوڑ
جنگل مین جا کے رہے اور حواس
ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی
کو طلب لذات سے قابو کرے اور
سردی اور گرمی موسم اور مفلسی
اور آسودگی کی آفات سے مغموم
نہ رہے یہہ صفت بان پرست کی
ہے - چوتھے جب یہہ عادت ہو
جاوے اور اوسکی شرایط کی تکمیل
ہو سنیاس اختیار کرے - بید
کے پڑھنے سے شوق الہی پیدا ہوتا
ہے اور خواہش لذات دنیا کی نابینا

معصوم ہوتی ہین -
۲ - عمل ہاک کسی نے کئے ہون یا نہ
کئے ہون جب کہ اوسکے دل سے دنیا
کی لذات کی خواہش دور ہو جاوے
اوسیوقت مرتبہ سنیاس کا اوسکو
ملجاتا ہے اور جو خیالات کرم کانڈ
مثل جگ وغیرہ اور دو پاسنا مثل
تیرتھ اور برت وغیرہ مین اوسکے
دل سے دور ہو جاتے ہین -
۳ - یہہ اپنی جگ کی آگ کو اپنے منہ
مین رکھکے کہے اے آگ اب تم
میرے دل مین آگئی تمکو چاہیے کہ میری
تینون صفات کو کہ ست رج تم
ہین جلا دو -
۴ - تم میرے پران ہو اب چاہیے کہ
تم مجھکو اصل میری سے ملا دو اور جلوہ
نور مطلق کا دکھلا دو -
۵ - اے آگ تو میرے واسطے موجود
ہوئی تھی اور تو اوس سے پیدا ہوئی
ہے پس اوسمین وصل ہو -
۶ - دولت معرفت کی شب سے
زیادہ ہے جسکے زیادہ نصیب ہو
اور پھر ہاتھہ آگ کے نزدیک لیجا کے
سونگہے اور کہے کہ تو پران سے پیدا
ہوئی ہے اب پھر اوسمین داخل ہو
۷ - جس نے جگ نہ کیا ہو وہ کسی
پاک جگہ سے آگ کو اوٹھا کر یہی
تقریر کرے -
۸ - اگر جنگل مین آگ نہ ملے تو پانی
مین کھڑا ہو کے یہی بات کہے کہ پانی
کے تلے بھی دیوتا ہے اور جو عمل کہ
پانی کی تعریف مین مقرر ہین وہ
کرے -
۹ - اس عمل کے کرنے سے حیات ابدی
میسر ہوتی ہے -
۱۰ - یہہ احکام بید کے ہین اور پرنو کے

متعلق عمل تینون بید کے موافق ہین
پس چاہیے کہ پرنو کو اسم اعظم
سمجھے جیسے -
۵ - جنک منے کہا کہ کیا فقط یہی
سنیاس کی تعریف ہے
جواب - ہان خلاصہ یہی ہے -
۶ - سوال اتری رکھیشر کا - کہ
زنار کو چھوڑنا سنیاس کی شرائط
سے ہے پس بغیر زنار کے برہمن
یعنی برہم کا جاننے والا کس طرح
سے ہووے -
جواب جسنے آتما کو پہچانا اوسکا زنار
آتما ہوجاتا ہے پس زنار کو آگ
مین جلادے اور آتما کو سمجھے
زنار تن اور من مین رکھے -
۷ - سوال اتری چھتری اور بیس
جو سنیاس دھارن نہین کرتے ہین
اور بید کو پڑھنے نہین پاتے ہین
ان کی رستگاری کی کونسی راہ ہے
جواب - مکت گیان سے ہوتی
ہے اور گیان کے پیدا ہونے کو مدد
علوم اور بید کی درکار ہے جس
کو کسی طرح سے گیان ہو جاوے
سبب مکت کا ہو جاوے اور
ان کو کچھہ منع بید کے پڑھنے کو
نہین ہے اور چھتری اور بیس کرم
جو ہین جب تک چھتری یا بیس
اپنے کرم کو واجب کرے تو وہی
سبب مکت کا ہے مثلاً چھتری کا
کام ہے شمشیر باندھنا اسکو واجب
ہے کہ جو دشمن گیان کا ہو اوس سے
سنمکھہ ہو کے جدھ کرے اور راستی
اور حق کو کسی حالت مین ہاتھہ سے
نہ دے اس حالت مین جو رانج
یعنی زخم اوٹھاوے یا جان سے
جاوے سبب نجات کا ہے کہ اصلی

معنی سنیاس کے اپنے نفس سے جہاد
اور جنگ کرنے کے ہین پس جس نے
نفس پروری کی کوئی قوم کا ہو -
سنیاسی نہین ہے اور جسنے نفس
کشی کی کسی قوم کا ہو وہ سنیاسی
ہے اور یہی مراد و شعار سے ہے -
راستی معاملات نفس کشی سے ہوتی
ہے کہ نفس ہمیشہ مال مردم خوری
کو رغبت دیتا ہے جب جو نفس
پر غالب ہو کوئی پیشہ کرے سنیاسی
ہے اور جو بیماری یا ناتوانی کے
سبب سے شرائط سنیاس کے
ادا نہ کر سکے اور وقت مرگ قریب
آجاوے ترک لذات اور ترک
تعلقات دنیا اور اہل دنیا کا دل
سے کردے وہ بھی سنیاس کے
مساوی ہے
۷ - بعضی بہشت کی امید سے اپنے
تئین حالت بیماری مین کھانے اور
پینے سے محروم رکھتے ہین بعضی اپنے
تئین دریا مین غرق کرتے ہین -
بعضی آگ مین زندہ جل جاتے ہین
بعضی برف مین اپنے تئین گلاتے
ہین یہہ راہ نجات کی نہین ہے -
۸ - سنیاس کی رسومات یہہ ہے
کہ کپڑا اروہی کے پھول کے رنگ کا
پہنے اور سر منہ کے بال مونڈے اور
کسی شے کو اپنی قرار نہ دے یعنے
سبکو عارضی سمجھے اور ہمیشہ پاک
رہے اور کسی سے عداوت اور کینہ
نہ رکھے اور ایک جگہ سے گدائی کرے
دریوزہ گری نہ کرے - جو کوئی اس
ترکیب سے زندگی قطع کرے وہ
جیو آتما سے پرم آتما ہووے -
۹ - اگر کسی کو رہبر کامل لایق تسلی دل
کے نہ ملا ہو اور دل اوسکا سنیاسی

ہوا ہو تو اپنے دل اور زبان سے
کہوے کہ مین سنیاسی ہون اور
سب کو چھوڑ چکا ہون اور برہم
ہون یہہ بید کی شرتی ہے کہ یہہ
بھی برہم ہوجاتا ہے - کہ سنیاسی
سن سے ہے کچھہ کرم کے متعلق نہین
ہے -
۱۰ - چند سنیاسی نہایت بزرگ کہ
واقعی پرمہنس تھی جیسے کہ اودالک
سویت کیت رنتہہ دربانشا -
دنارتہہ - جیدرتہہ - بدارک -
سمورتک - الونک وغیرہ ان کا
کوئی طریق نہ تھا اور نہ اون کے اعمال
لایق بیان کے ہین مگر یہہ ظاہر مین
مست اور باطن کے ہوشیار رہتے
یہہ ڈنڈ اور کمنڈل یعنی برتن طعام
اور کپڑا اور چوٹی اور زنار نہین
رکھتے تھے اور سب جگہ برہم کو جانتے
تھے -
۱۱ - ہر ایک کو چاہیے کہ ان سب
چیزون کو اور ان کے خیالون کو
پانی مین غرق کرے اور سمجھے کہ
شکم مادر سے یہہ اسباب ہمراہ
نہین آتے ہین پرمہنس کی تعریف
ایسی جانو جیسی کہ آج شکم مادر سے
برآمد ہوا ہے اسیوجہ سے یہہ
برہنہ بھی رہتے ہین
۱۲ - سنیاسی اور پرمہنس کو سردی
و گرمی اپنا فعل کرتی ہے مگر
اوسکے دل کو سرور اور ملال نہین
ہوتا ہے -
۱۳ - جو کوئی اسطرح سے دلکو صاف
کرے وہ برہم ہوجاوے اور جب
تک تعین جسم کا باقی رہے یعنے
زندہ رہے شکم کے برتن کو گدائی
کے طعام سے بھر کے یا اپنے ہاتھہ

۱۱ - سب عناصر اوس میں ہیں اور وہ سب عناصر میں ہے پس عناصر بھی وہی ہے -

۱۲ - جوکوئی اس رمز کو غور کرکے سمجھے اور جیسا بیان کے دیکھے وہ ہمہ تم ہو جاوے -

۱۳ - میرے خیال میں دوسری راہ اس سے بہتر نہیں ہے -

۱۴ - جیوآتما کو ایک پتھر پایا میں اور ہیرے کو دوسرا پتھر پایا اور سنگیا ان کو پتھر کا اٹھانے والا تصور کرکے آگ نکالو وہ حاصل مطلب ہے -

۱۵ - آتما جب مایا سے تعلق کرتا ہے - دو سو قسم جسم اور صورت اور رنگ اور روپ پیدا کرتا ہے پس جیوآتما موسوم ہوتا ہے اور تمام اشغال محسوسات کے کرتا ہے اور اکل و شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اور اس حالت کو جاگرت کہتے ہیں اور جب تماشا سے سیر ہوتا ہے - عالم سپن میں جاتا ہے -

۱۶ - سپن کی حالت میں اپنے آپ اشکال نوع بہ نوع کی بناتا ہے جس سے شادی اور غم اور خوف اور امید کرتا ہے - اور بغیر دوسرے کے اپنے آپ لذت نیک اور بد پاتا ہے -

۱۷ - سکھوپت کی حالت میں نہایت آرام ہے اور تعینات ظاہری اور معقولی اوس میں کچھہ نہیں رہتا ہے اور سب سے غافل ہو جاتی ہے مگر جیوآتما تمام اعمال اپنے اپنے ہمراہ رکھتا ہے اس سبب سے کبھی عالم سپن میں جاتا ہے اور خواب دیکھتا ہے اور کبھی جاگرت میں آجاتا ہے - بدن کثیف عبارت جاگرت سے اور لطیف بدن عبارت سپن سے اور تیسرا یا عبارت سکھوپت سے ہے ان تینوں اجسام سے بچوں کی طرح کھیل کرتا رہتا ہے

۱۸ - سب ان تینوں اجسام سے نکل کے سکھوپت اور سپن ہوتی ہے جوکہ شکست پذیر نہیں ہے اور پیدا کرنے اور زندہ رکھنے اور فنا کرنے والا تینوں حالتوں کا ہے - تب جیوآتما سے آتما ہو جاتا ہے اور اسی مرتبہ کا نام تریا ہے -

۱۹ - پران اور دل اور حواس اور آکاش اور ہوا اور رنگ اور پانی اور خاک اور زمین اور جو اس میں اور اسپر ہے سب اوس آتما سے موجود ہوئے ہیں اور بنانے والا تمام جان اور نام اور مکان اور آواز اور خیال وغیرہ تمام کا ہے - باکمال اور قایم بالذات ہے - اور تو وہی ہے اور وہ تو ہے -

۲۰ - یہہ تینوں جاگرت ناسوت اور سپن ملکوت اور سکھوپت جبروت ایک نمود بے بود ہے - قایم اور دایم ایک برہم ہے - میں وہی ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے پہر میں دوسرا کیونکر ہو سکتا ہوں جو ایسی سمجھہ پیدا کرے وہ گیا ہوں سے آزاد ہو جاوے -

۲۱ - تینوں صورت میں ایک لذت دوسرا لذت کا لینے والا - تیسرا لذت کا دینے والا یعنی فعل اور فاعل اور مفعول جوکہ ان تینوں حالتوں سے جدا ہی وہ خدا ہے - اور ان حالتوں کا ساکہی یعنی شاہد ہے سمجھو کہ وہ میں ہی ہوں اور سب عالم مجہہ سے پیدا ہوا ہے اور مجہہ سے قایم ہے اور مجہہ میں محو ہوگا

۲۲ - وہ برہم جو دوسرا ثانی اپنا نہیں رکھتا وہ میں ہوں جو چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا ہے وہ میں ہوں جو بہ شکل گوناگوں ہے میں ہوں جو قدیم ہوں اور سب میں نہ ہوں اور ہوا اور علم میں ہوں میری وہ قدرت ہے کہ کوئی اوسکو نہیں پا سکتا ہے کیونکہ بغیر آنکھ کے میں دیکھتا ہوں اور بغیر کان کے میں سنتا ہوں اور وہ نورانی ہوں کہ کوئی مجھے دیکھہ نہیں سکتا ہے یا آنکہ میں سب کو دیکھتا ہوں جس سے سب موجود ہوئے اور جو سب میں موجود ہوا وہ میں ہوں جو کچھہ اپنشد میں لکھا ہے اور ان کا لکھنے والا ہے اور جو مطلب اور معنی ہیں وہ میں ہوں - بید اور بید دان کا بنانے والا اور بید دان میں ہوں مجھہ کو نہ کچھہ ثواب ہے اور نہ ثواب کی توقع اور نہ مجھہ کو عذاب ہے اور نہ خوف گناہ اور نہ شوق حیات ہے اور نہ بیم فنا - بدن بھی میرا نہیں ہے اور میں پیدا بھی نہیں ہوا اور حواس اور اون کی طاقت اور انتہکرن اور اون کی خواہش بھی میں نہیں ہوں میں عقل اور عناصر سے مقدم ہوں اور جو کچھہ نام اور نشان ہے سب سے منزہ ہوں -

۲۳ - جب یہہ سمجھہ بالطبع ہو جاوے تب مکت ہو ایسے سمجھنے والے کو گناہ اور ثواب کسی حرکت بشری اور نفسانی سے نہیں ہوتا ہے - لیکن جسکا دل ایسا نہ ہوا اور زبان ایسی ہو وہ ایسا نہیں ہے -

آتم گت نام کاشی کا ہے وہ کاشی
دونو ابرو کے درمیان مین ہے اوس
مین دہیان کرکے ست رودری پہر
لیس مکت ہوا۔
مولف۔ اس اوپنکہد کا نہایت عمدہ
مطلب ہے اور تہوڑی عبارت مین
بہت معنی ہین جسکی ایسی سمجھ ہو جاوے
وہ تمام نعمت سے کامیاب ہو۔
لیکن افسوس ہے کہ بہت بد افعال
اس مضمون کو بے عقل اور بے علم
زن اور مرد کو سمجہا کے آمادہ شراب
خواری اور بدکاری کا کردیتے ہین
اور حیا اور شرم اور ناموس کو
کہو دیتے ہین۔ اس کے مطلب کو سمجھ بد
افعالی کو چہوڑنا چاہیئے۔ اور جہان
سے اتفاق دلی رکہنا اور گذران کرنا
چاہیئے یہہ نہین کہ خلاف فطرت
حیوانات کیطرح بے حیائی کرے
اور متعدد عورت اور مرد ایک جا
بیٹھ کے بے حجاب شراب پیوین اور
گوشت کہاوین اور بدمستی سے
بہت ہو کے ناچین اور وہ حرکت کرین
کہ جسکا ذکر کرنا ہی برا ہے جو ایسی
حرکت کرے اوسکو برہم گیانی نہ
جاننا چاہیئے بلکہ ٹھگ اور حیوان کا
سا سمجھنا چاہیئے۔ تحقیقات سے
معلوم ہوا کہ بہت لوگ ان مسایل کو
دام بنا کے جانورون کو پکڑ کے عادت
بہایمی کو ظاہر کرتے ہین۔ اور بہت
منافق شراب کو شیر اعداد اتم
کی شعبدہ بازی کرکے اپنا کمال جتاتے
ہین اونکی اصل کچھ نہین ہے محض
بد تماشی ہے۔
۱۱۔ اتہرب سر اوپنکہد یہہ سمر کی
مین باب نمبر ۹ اور اتہربن بید مین بھ

نمبر ۴ ہے

تہذیب اخلاق

۱۔ سُر کے معنی ہین دیوتا اور ہو کل
اور فرشتہ اور نیک خصال اور خجستہ
افعال۔ اسُر کے معنی ہین جن اور
شیطان اور خبیث اور بدکار دوق
تموگن اور غضب اور فنا کنندہ اور
دفع کرنے والے کو کہتے ہین اور
تو اور وہ ظاہر ہین جو اس صفت
سے پیدا ہوئے ہین۔
۲۔ ایک سُر نے رودر سے پوچھا کہ
تم کون ہو جو سب کو فنا کرتے ہو رودر
نے جواب دیا کہ اگر دو ہوتے تو مین کہتا
کہ تو کون ہے اور مین کون ہون جس
حالت مین کہ ایک ہی ہے مین کیا کہون
کہ مین کون ہون پس مین وہ ہون
جو اول تہا اور حال مین ہے اور
آخر رہیگا اور تمام شی مخفی اور
اطراف اور جوانب اور مرد اور عورت
اور مخنث اور وزن منظوم گایتری
وغیرہ اور ظاہر اور پوشیدہ اور برہما
اور بشن اور مہیشر اور بالا اور برہم
اور سبب اور مسبب اور حادث
اور کثرت اور فاعل اور فعل اور
آگ ہر قسم کی اور آفتاب اور
سب کواکب اور عناصر کثیف اور
لطیف اور اقسام موجودات اور جان
اور جسم اور مطلق اور مقید اور بحر
اور صحرا اور ظلمت اور نور اور چارون
بید جو مثل پستان مادہ گاؤ کے چار
ہین اور تمام افعال جگ وغیرہ اور
جو کچھ کہ دید اور شنید اور بیان
وغیرہ مین آتا ہے وہ سب مین ہون کوئی
نہ تہا اور نہ ہے اور نہ ہوگا جو کوئی
ان سب اسما کی حقیقت کو تمیز
کرے وہ عمر یعنی زندگی کی کیفیت
جانے پہر دستور کی پیروی کرے اعمال
کی اور جب ایسے نیک عمل ہو وین
وہ آسودہ ہو جاوے۔
۳۔ یہہ بیان کرکے اس کلام کے وہ
اپنے نور مین چہپ گیا۔ سُر نے صورت
اوس نور کی اپنے ذہن مین رکہی اور
ادب سے تعریف کی اور اوس نور
کو جس سے یہہ مضمون ذہن مین
سمایا اور اوسکی قدرت یعنی مایا کو
سجدہ کیا اور کہا کہ تمہارے جملہ صفات
کو کہ رودر اور برہما اور بشن دیو اور
پاربتی اور اندر اور آگ اور ہوا
اور آکاش و پانی اور خاک اور
طبقات آسمان اور زمین اور کواکب
اور ثوابت اور سیارہ اور کرہ ہائے
زمین اور جزا بیرا اور جہم اور مرگ اور
حیات اور زمان ثلاثہ اور لطیف
اور کثیف اور تمام رنگ سیاہ اور
سفید ہین سب کو نمسکار ہے۔
۴۔ سُر نے کہا کہ سر تمہارا آسمان
اور کمر تمہاری عالم فضا اور پاؤن تمہارے
زمین ہین اور یہی بہشت اور دوزخ اور
اعراف ہین۔ تم برہم ہو اور برہما
تمہارا روپ ہے اور فی الحقیقت تم
ایک ہی ہو بسبب مایا کے تم دو نظر
آتے ہو اور بسبب تین صفت ستوگن
اور رجوگن اور تموگن کے تم تین معلوم
ہوتے ہو۔ اب مہربانی کرو کہ خیالات
جو غلط ہین میرے دل سے دور ہو
جاوین اور تمہاری صورت یکتائی کی
نظر آوے اور توفیق دو کہ نیک عمل
کرون تاکہ تسلی اور آرام حاصل ہو
کہ جس حالت مین کہ تم سب جزو اور
کل مین محیط ہو تمام اعمال جگ اور کرم
کا بدلا اور پاشنا کے اور آب حیات

بہی تم ہو ہین ان سب کو آ جمین
کرلون کہ اوس جہنکار کو دیکہہ کے
دوسری طرف دل رجوع نہین کرتا
ہے جب کہ میرا مددگار تم سا قوی
بازو ہے خوف مرگ اور رنگ
دل سے جاتا رہا کہ نادانون کو ہوتا
ہے جب ہین مینے تم کو پایا مرگ نہید
پاس آسنے اور ضرر دینے نہین
سکتی ہے مرا درمیپ رنج اور
تردد کے دور کرنے کو ادم کی
نیم باتنا کافی ہے کہ وہ بہی تم ہو
۵ - تمہاری حقیقت پر نو یعنی نیم ناتا
اوم سے بہی بسبب کمال لطافت کے
پائی جاتی ہے تم سے سطلق ہو اور
تم پر کچہہ اطلاق نہین کیا جا سکتا ہے
سے کثافت سے پاسے جاتے ہین تم
سب کو محو کرتے ہو - تمہاری خوبیا
سکا تیرا لقش یعنی صفت اپیدا دیتا
اور تمہاری صفت سے پیدا کیا گیا والا
تمام دیوتا تمہاری صفت فنا کے اندر
ہین کہ سب پیران سے موجود ہوے
تین بانرا یعنی شہوت اور غضب اور
تحریص سب ہین اور تم جہارم ہو یعنی
سب کے محو کرنے والے اور اعتدال
دینے والے - تمہارا سر بطرف شمال
اور پاؤن بطرف جنوب ہین یعنی
دونو قطب تم ہی ہو - تار یعنی تاریکی
کے معنے ہین کنارہ پر پہنچا لینے والا
اور مدت سے نکالنے والا وہ تم ہو -
سو جہم ہو یعنی لطیف اور پاک ہو
یعنی مثل برق کے روشن اور پیرم
سیم ہو یعنی خالص رو در ہو - یعنی
فنا کنندہ سب کے - ایشان ہو
یعنی سب کے صاحب اور مہیشر ہو
یعنی شاہ شاہان -
۶ - پرنو اسواسطے کہتے ہین کہ ایکدفعہ

اسکے کہنے سے کہ اوس سے چار دن
بید اور تمام حکمت نظری اور عملی کے
فروعات اور تمام اعمال کو منشکار
ہو جاتی ہے -
۲ - سد پبا پلی اسواسطے کہتے ہین
کہ اسکے کہنے سے تمام اسم صفات عالم
کو اسمین کشش کرکے محیط ہو جاتی
ہین -
۳ - انت کے معنے بے نہایت اسکے
کہنے سے تمام جہات ہین بے نہایت
ہو جاتا ہے - کہ مجرد اس کے کہنے
کے کثافت اور بیماری اور نحوست
اور جملہ آفات دور ہو جاتی ہین -
۴ - سو جہم یعنی لطیف اسواسطے ہے کہ
مجرد کہنے کے تمام اجسام ہین حلول کرتا
ہے -
۵ تنکل اسواسطے کہتے ہین کہ پاک ہے
مجرد کہنے اس لفظ کے صفات رنج اور
غم سے پاک ہو جاتا ہے اور شخص
ستنگ ہو جاتا ہے یعنی دانا اور
نرم دل -
۶ - تار یعنی کنارہ پر لگانے والا دریا ئے
غفلت اور ظلم اور پہیری اور مرگ
اور آواگون کے -
۷ - نادا ین یعنی جہکانے والا سیر کا
غرض کہ ان سات صفتون سے سفا
گن ہے گویا یہہ فروعات تمیز کی
ہین ان صفتون کے جو موصوف ہو
وہ شہوت اور غضب کو فنا کرتے
۸ - بیدت اسواسطے کہتے ہین کہ مثل
برق کے روشن ہوکے تاریکی ظاہر
اور باطن کو دفع کرتا ہے
۲ - پیدم بریم کہنے سے حواس پاک
ہو جاتے ہین
۳ - کیول اسواسطے کہتے ہین کہ وہ یگانہ
سب اشیا کو آپ سے ظاہر کرتا ہے

اور اپنے مین فنا کرتا ہے
۴ - رودر فنا کرنے والا ہے یعنی
بد افعالی اور گناہون سے چہوڑانے
والا -
۵ - ایشان یعنی صاحب جملہ فرشتون
کا تا کہ قدرت کل پر ہو - یہہ صفات
شجاعت کے ہین
۸ - تو جملہ صفات سے موصوف ہے
اور ہم نالایق محض ہین کہ ہم سے کچہہ
ہو نہین سکتا - جیسی گائی بغیر دودہ
والی ہے جسکو کچہہ حاصل نہین تو
فضل و کرم کرکہ تو مالک تمام نباتات
اور جمادات اور حیوانات کا ہے
ایشان یعنی تمام عالم کو خلاص کرنے
والا نادانی سے بگیان معرفت آتما
کی کرنے والا - مہیشر بادشاہ بادشاہان
کا - مہا دیو سب مرتبون سے بزرگ
وہ ہے جو اپنے تئین تمام خواہشون
سے خلاص کرے یہہ حقیقی معنی ہین
اور جملہ صفات یہہ صفات غضب
کی ہین -
۹ - بشن کے معنی روشن اور بزرگ
اور درون اور بیرون جہان مین
محیط اور جہات تعینات سے
ہوتی ہین اور تمام اس سے ہین
وہ پیٹہہ اور پہلو نہین رکہتا ہے
یعنی مجسم نہین ہے اور کل وہی ہے
اور تمام ہاتہہ اور تمام پاؤن اوسکے
ہین کہ سب ہاتہہ اور پاؤن سے
جہان کو اپنی طرف کہینچتا ہے تمام
آسمان سے زمین تک جو انتہا کے
نظر بشر ہے یا اس سے باہر ہے سب
کو اوس نے پیدا کیا ہے - سب مین
وہ ہے بشن کہو یا رودر کہو دو
نہین ہین - جو اپنے تئین صفات
ذمیمہ سے خالی کرے آپ اپنے مین

ایک خیال اور وہم بندہ کا ہے
اور آتما نور دن کا نور ہے اور جو
کہ اوسکو دیکھتے ہین لیکن نہین دیکھتی
کیونکہ غفلت اور نادانی سے
حجاب ہوا ہے جب کہ اودیا
جاتی ہے وہ آتما جو کہ صفت
عین الیقا ہے اور درمیان
خانہ دل کے تمام صفتون سے بھرا
ہوا ہے نظر آوے اور بیدون
جاننے بھول کے آتما کو دیکھ سکتا ۔
۲ ۔ مایا یعنی ارادہ ازلی دو صورت
کا ہے اس سبب سے انسان کو
گوناگون پیدا ہوتے ہین اور غفلت
مین پہنچاتا ہے
۱ ۔ صورت اوس مان کی ہے کہ
بچے کو بغل مین جو پیار سے رکھتی ہے یہہ
اشارہ علم الہی سے ہے اوس کے
اتصال سے خود بخود سب نعمت
عالم کی مہیا ہوتی ہین اور خود
پاتا ہے اور بغیر تکلیف کے مطلب
حاصل کرتا ہے
۲ ۔ صورت مثل مادہ گاو کے بزبان
کے ہے اسکے تین رنگ ہین سیاہ
اور سفید اور سرخ یعنی تینون ان
صفت مذکورہ اسکا نام اصطلاحی
کا مدہین ہے یہہ علم دنیا ہے کہ
اس سے محسوسات کی لذت
حاصل ہوتی ہے اور اسکی اقسام
ہین ۔ مثل نادانون کے بے
اختیار شیر لذات کا پیتے ہین یعنی
مایا دینے والی لذات کی ہے اور
جیو آتما پینے والا ہے کہ با اختیار
خود دودہ پیتا ہے ۔
۲ ۔ دیدہ و دانستہ لذات
محسوسات مین مبتلا ہے
۳ ۔ بعضی ہمراہ حصول لذات کے

اوسکو جانتے نہین مایا کا لطف اور
کرم سب پر مثل مادہ گاو کے شیر دار
کے ہے اسیطرح دودہ دینے والون
یعنی عمل کرنے والون کے عمل با امید
نتیجہ مختلف ہین اور اس اختلاف
کا سبب بہی پایا جاتا ہے
۴ ۔ آتما کام نہین ہے اور مثل ہوا
کے روشن ہے اور اعمال اور نتایج
کے پانے والون سے اور اون
پچیسون سے کہ جن سے آدمی کی
پیدایش ہوی جدا ہے اور کرنیوالا
اعمال کا بہی ہے اور اوسی کے جاننے
کو تمام عمل ہین ۔
۵ ۔ بعض کے قول سے ۲۴ سے موجود
ہے اور آتما پچیسوین ہے بعض کے
قول سے یہہ چہبیسوین ہے بعض کے
قول سے یہہ ستائیسوین ہے اور
اس پر بہی منحصر نہین ہے
۶ ۔ گیانی سمجھتے ہین کہ جو کچھہ ہے وہی
ہے ایک کہو خواہ دو خواہ تین
خواہ پانچ خواہ پچیس و چہبیس و
ستائیس غرضکہ اوسکا انت نہین
ہے دریا کی لہر اور حباب سب دریا
ہین کہ موج اور حباب سب دریا
سے پیدا ہوتے اور اوسمین محو
ہو جاتے ہین دریا کبہی ساکن کبہی
متحرک ہے غرضکہ جو جاوید اور
اعظم اور لطیف اور روشن ہے
دریائے مضمر ہے اور یہہ نمود عالم
اوس سے بارہا ہوتی تہی اور فنا
ہوتی ہے اور اوس پرش کو جو
جیو آتما ہین ہے اوسی سے پہچانا جاتا
ہے ۔
۷ ۔ وقت ۔ ۶۰ پل یا جسقدر عرصہ
مین بچہ ۶ مرتبہ پلک مارے ایک
پل ہوتا ہے ۶۰ پل کی ایک گہڑی

۸ ۔ گہڑی کا ایک پہر یا ۶۰ گہڑی کا
ایکدن اور رات ہوتا ہے پندرہ رات
دن کا ایک ماہ ۔ ۱۵ تتہہ کا کرشن پچہہ
اور اسی طرح شکل ۱۵ تتہہ کا
شکل پچہہ ایک برج سے جب
دوسرے برج کو سورج جاوے
تب مہینہ ہووے ۱۲ مہینے کا ایک
برس ہوتا ہے ۱۰۰ برس آدمی
کی عمر طبعی بموجب شرتی بید کے ہے
ایک ایک سانس کو غنیمت جانو
کہ جو گیا پہر لوٹتا نہین بد افعالی
مین اور بے سود افعالون مین
اسکو برباد نہ کرو بلکہ نیک کام
مین جو ساتہہ جاوین اور مرنے
کے وقت کام آوین یہہ جپ اور
تپ اور کرم اور دان اور پن
اور جگ اور ہوم وغیرہ سے
سواے ہے اور اصل کا نام برہم
گیان ہے بغیر اسکے بند ہستی
نہین ٹوٹتا ہے اور ہم اور رجا
نہین جاتا ہے ۔ فقط

۱۳ ۔ آتما اپنکہد یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ۲۴ اور اتہربن بید مین بہ نمبر ۴۲

آتما کی صفات مین جو انگرا رکہشر نے اپنے شاگردون کو سمجھایا

۱ ۔ آتما یعنی پرش کی تین قسم ہین
۱ ۔ دیدرونی یعنی مخفی ۲ بیرونی یعنی

جلی۔

۱۱۔ پرم آتما یعنی خداوند عالم۔

۱۲۔ آتما بیرونی اشارہ ہے جسم سے
اسکی تفصیل یہہ ہے حواس خمسہ
ظاہری مثل باصرہ وغیرہ کے اور
پوست و ناخن و گوشت و موے
و انگشت و استخوان و شکم و ناف
و ہاتھہ و پاؤن و آلہ تناسل مرد
و عورت و رخسار و ابرو جملہ اعضا
بموجب تشریح جسم کے کہ پیدا ہوتا
اور رفنا ہوتا ان کا رسم ہے۔

۱۳۔ آتما درونی مراد ہے عناصر
خمسہ بسیط سے مثل آسمان اور
ہوا اور آرزو و حسد و شادی و غم
و خوف و نسبت و خود مثل نیک اور
بد اور یاد حالات زمان گذشتہ
اور قرات اور آواز راگ اور فصاحت
اور تمیز خوشبو کی کرنا۔ اور تمیز
ذائقہ کی کرنا یعنی جنکا تعلق حواس
خمسہ باطنی مثل حس مشترک وغیرہ
سے ہے اور علم کے متعلق ہین آتما
بیرونی منتظم مہمات ضروریات
اور آسایش اور آرایش گوشت
اور پوست کے ہے اور درونی
آتما متلاشی علم اور عقل اور محسوسات
اور مفہومات ہے اور اسکو انتر آتما
بھی کہتے ہین یعنے اندرونی

۱۴۔ پرم آتما وہ ہے جو ان دونو
کا خیال چھوڑکے پرنو کی راہ کرے
اس کے تین ڈہنگ ہین۔
۱ ضبط کرنا نفس کا یعنی پرانایام
۲۔ ضبط کرنا حواس ظاہری اور
باطنی کا اور حاصل کرنا حکمت نظری
اور عملی کا
۳۔ محو ہوجانا پرم آتما مین کہ جسکی
تعریف بیان ہو نہین سکتی جو محو
ہو وے وہ آپ معلوم کرلے وہ محسوس
نہین ہے جو محسوسات سے بیان کیا
جاوے اور اُس کو ان آنکھون سے
دیکھنا بھی محال ہے مگر حالت محویت مین
گیانی کی آنکھون سے گو کہ اوسکے
ہاتھہ اور پاؤن اور کوئی علامت
محسوسات کی نہین ہے مگر کل مین
محیط ہے وہ قسمت پذیر نہین ہوتا
ہے اور ہر صفت نیک اور بد سے
منزہ ہے اور اندیشہ کی رسائی
وہان نہین ہے۔ جو کہ تمام عالم
کی سیر کرتا ہے اور منتہای [illegible]
پہنچتا ہے اوس کی طرف [illegible]
سے جملہ اعمال نیک اور بد کے از خود
جاتے رہتے ہین اور تمام اتفاقات
سے نجات حاصل ہوتی ہے

مولف اس قول سے مراد ہے
کہ بعضے تو ہر جسمی [illegible]
بعضے مباحثہ علمی اور اذکار باطنی
ہین اور نیک و بد ہین جو ان کو
چھوڑکے بھی اوس ذات پاک مین
ہو جاتے ہین۔

۲۔ بعضے بہشت اور دوزخ کی
افسانہ گوئی مین مبتلا ہین بعضے
دنیا کی تلاش مین سرگردان ہین
نیک و بد ہین جو ان حرکات کو
لغو سمجھکے ہمیشہ کے سرور مین رہتے
ہین۔

۳۔ حواس ظاہری کے متعلقات
اور حواس باطنی کے لوازمات مثل
اس تعریف کے ہین۔ اور آتما
اون سے جدا ہے۔

۱۷۔ آتما پر بودہ آپ نکہہ
یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ۱۷ اور

اتھرون بید مین بہ نمبر ۹ ہی

آتما اور آتما کے علم کی تعریف مین

۱۔ آتما جسکا نام پرنو ہے اگرچہ سب
سے جدا ہے مگر سب کے دل سے متصل
ہے اور پرنو اوم سے اشارہ ہے
اس سے شغل کرنے سے نجات
ہوتی ہے اور یہہ صاحب تینون
صفتون کا ہے جو اسمین محو ہو وے
وہ فرد [illegible]
پاوے پس اسکو مسکا ذکر کے بیان
کرتا ہون

۲۔ دل مثل کنول کے پھول کے ہے
اور یہی محل ہمیشہ کا ہے اور جب پیشہ
کا نام آتما نہین ہے

۳۔ آتما دل مین مثل آن کے ہے
یعنی آفتاب [illegible] ہے اور روشنی سب
تمام موجودات کا ہے اور سراپا نور
اور علم اور عقل ہے جیسے چراغ کی
روشنی سے گہر کا اسباب نظر آتا
ہے آتما کے گیان سے تمام موجودات
کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور محتاج
غیر کا نہین رہتا ہے کہ آتما محتاج
غیر کا نہین ہے۔

۴۔ آتما کے علم سے کرشن ولد دیوکی
اور رام ولد جسرتھہ عارف اور
ممتاز ہوئے اور دوسرے عارفون کو
عزیز سمجھتے اور جسکو یہہ مرتبہ
بلا تغیر عرفان کے ملا وہی آتما
کل سے ہین موجود ہے اور عذاب
اندوہ اور افسوس سے منزہ ہے

۵۔ سب کا خالق آتما ہے اور
سب کی جان آتما ہے اور غذا اور

اور وہ ادس کو نہین ہے

۶- تمام آزار آدمی کو دوئی سے پیدا ہوئے ہین یعنے جب ایک کو دو سمجھتا ہے اور ایک کو بندہ اور دوسرے کو خدا قرار دیتا ہے اور ایک امیدوار ہوتا ہے اور دوسرا پرستش فرما اور ایک کو پسند کرتا ہے اور دوسرے سے کراہیت کرتا ہے جب دوئی کو دور کرکا ئی اختیار کرے تمام قیدوا سے ازخود جاتے رہتے ہین - جو ایک کو دو سمجھتا ہے اور بنظر غیریت کے دیکھتا ہے وہ کبھی دنیا اور عقبی کے خوف سے بری نہین ہوگا اور ہمیشہ موت سے ڈرتا رہیگا

۷- جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود ہے اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کی آنکھون سے نظر آسکتا ہے مگر ان آنکھون سے اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا ہی وجہ یہہ ہے کہ وہ دل دانا سے بےحجاب اور بےشرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اوسکی فقط جہل اور نادانی ہے

۸- چاہیے کہ جہل کو دور کرے اور تابع معقولات ہووے پھر آتما کو مشہود دل مین مثلا شی ہو -

۹- آتما کو جو اس ترکیب سے تلاش کرے جب قالب عنصری سے جدا ہووے مثل شاہین تیز پرواز کے فردوس برین کی سیر کرے کہ جہل سے مثل کبوتر کے پر قینچ کے اوڑتا ہے مگر گر گر پڑتا ہے -

۱۰- اپنے علم اور عمل پر غرور بھی نہین چاہیے مگر عجز اور انکسار کرنا اور اس عبارت سے دعا مانگے اور رہنا جانت کرے - است نور دایمی واسکے نوبت زوال واسطے سب سے برتر جیسے جہل اور شہوت اور غضب اور ظلم سے دور رہا اور عفت اور شجاعت اور حکمت اور عدالت سے قریب کر اور فانی اسباب کی خواہش دل سے خارج کر اور جاودانی انوار کو موجود کر اور خود بےحجاب ہو -

۱۱- جو دو گھڑی بھی اس شغل مین رہے وہ دوسری مرتبہ قید مین تعینات کے نہ آوے -

۱۲- جو ہر شے مین ظاہر اور ہر ظاہر مین پوشیدہ ہے اوسکو نمسکار ہے -

۱۵- تیج بندہ اپ نکھد یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ۲۷ اور اتھربن بید مین بہ نمبر ۱۱ برہم کے گیان ہین

۱- وہ جو سب سے برتر اور درمیان مین دل کے اور حد سے زیادہ لطیف اور عالمین سرور اور تمام قدرت ہے اوسکو قابو کرنا اور اوسکی ماہیت کو جاننا اور اوسکو محسوسات سے دیکھنا ناممکن ہے اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو اور کل جان نہین سکتے ہین جو اوسکے جاننے کا شوق کرے اوسکو لازم ہے کہ یہہ جب اسکے عمل کرے -

۲- غذا کم کرے اور غضب کو بالکل کھووے اور خلایق سے زیادہ ملاقات نہ رکھے اور جو اسکو دوست رکھے اوسکی طرف سکو جانے نہ دے اور دوسری اور لڑکی اور ... سمجھے اور اوسکی کوئی تعریف کرے یا شکایت اسکی حالت مین تغیر نہ ہو اور خواہش اور انانیت اور امید بہشت اور خوف دوزخ نہ کرے اور کوئی چیز اپنے واسطے نہ رکھے اور نیت درست رکھے اور دل مین سواے رضاجوئی مرشد کے یا راہ پیشتر کے کوئی اور مطلب نہ رکھے ایسے مرید کیواسطے تین کام ضروری ہین - ا- ترک محسوسات ۲- جہد واسطے پانے راہ مقصود کے ۳- اعتقاد گرو سے کہ ان تینون حرکات سے دروازہ منزل مقصود کا کشادہ ہوتا ہے -

۴- جیوآتما کہ ہنس ہے اسکے پانے کو تین کونج کی راہ ہے - ا- جاگرت ناسوت ۲- سپن ملکوت ۳- سکھپت جبروت مگر یا لاہوت اسکا اصلی وطن ہے لیکن محجوب ہو رہا ہے اور تینون منزلون کی سیر اوسے گران ہے اور مثل آکاش کے محیط اور بےنہایت ہے اور حواسون سے لطیف ہے اور جو صفات لبش کی ہین یہہ اوسکی کی ہین اور تین آنکھہ جو روور کی ہین وہ اوسکی صفت ہے کہ تینون بید تینون آنکھہ سے اشارہ ہے اور رجوگن اور ستوگن اور تموگن بھی اوسی سے خطاب ہے پیدا کرنا اور قایم رکھنا اور فنا کرنا سب اوسی کی صفت ہین وہ تینون عالم کو قایم رکھتا ہے اور بےحرکت اور بےنشک اور بےسبب دوسرے کے خود بخود قایم ہے اور اوسمین کسی رنگ کو اثر نہین ہے -

۵ - مایا کا دفع کرنا کہ حجاب ہے فقط اپنے گیان سے ممکن ہے کہ اوس ذات کو نادان اور جاہل نسبت بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اوسکی ہستی کے مقر ہین اور ہر کوی بصورت اور رنگ کے جدا جانتا ہے حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے

۶ - اوٹھنا اس حجاب کا نا ممکن ہے جب تک کہ کوی اپنے تئین طمع غفلت ترس تکبر شہوت حرص حسد تعصب ہوس رشک غضب غرض کینہ الفت عداوت ہر قسم سے اور جو کچھ شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم کے متعلقات ہین اون سے پاک نہ کرے اور علم اور ادب سے تمام موجودات اور محسوسات کی حقیقت سمجھ کے اور اوسکی ناپایداری پر یقین کر کے متلاشی شئے پایدار کا نہ ہو - اور ایسی محویت حاصل نہ کرے کہ تعینات دوی کا دفع ہو جاوے

مولف اگر اوسکو کوی پہچان سکے تو اوسکے کمال مین نقصان عاید ہو پس جو پہچان مین آوے وہ نہین ہے جو امکان بشر سے باہر ہے اور کسی نے اوسکو پہچانا ہی نہین اوسکے پہچاننے کی کوشش بہی ناحق ہے - کہ وہ کچھ نہین ہے اسکے سمجھنے کو تہوڑا حجاب ہے کہ اوسکو سوائے اوسکے دوسرا نہین پہچان سکتا ہے پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت مین حلول کرے پہر اپنے تئین آپ پہچان لے کہ آتما ہے جیو آتما اور پرم آتما مشتق ہوئے ہین اور وہ واحد ہے جیو آتما کو پرم آتما اور پرم آتما کو جیو آتما کوی کہہ نہین سکتا اور جو کہوے وہ نادان کہلایا جاتا ہے آتما جسکو چاہو سمجہو سمجہہ کن وہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہوجاتا ہے اور تعینات جیو اور برہم کا کہ یہی حجاب ہے دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہہ اوسکی صفت ہے دوسرا اگر اوسکو پہچانے یہہ اوسکی مذمت ہے یہی حجاب ہے اسکو دور کرے یہی مراد ہے -

۱۶۱ ارکہی اپ نکہد یہہ ستر اکبر مین بہ نمبر ۷۴ اور انہربن بید مین بہ نمبر ۱۴۱ ہے

آتما کی تحقیقات مین چند رکہیشروں کی بحث

۱ - لسوامتر نے کہا کہ ہماری دانست مین بہوت آکاش برہم ہے جو درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور دلیل یہہ ہے کہ وہ بے حرکت ہے اوسکے وجود مین کوئی شئے داخل نہین ہوتی ہے اور سب مین وہ داخل ہے اور ابر غرندہ اور برق جہندہ اور خوفناک کے ساتہہ اوسمین سیر کرتا ہے اور عجیب ہے اگر اسکو آگ مین جلاؤ یا پانی سے تر کرو یا رسّی سے باندہو یا اوسمین سوراخ کرو یا تراشو کچہہ نہین ہوسکتا ہے -

پس اسکو فضیلت ہے -

۲ - جمدگن نے کہا مین یہہ بات تمہاری قبول نہین کرتا ہوں کیونکہ جو کچہہ زمین کے اوپر اور آسمان کے تلے ہے سب فانی اور محدود ہین اور یہہ تعریف عالم فضا یعنی اعراف کی ہے پس یہہ اسباب قدرت برہم کے ہین یہہ برہم ہو نہین سکتے ان کو اوسکی قدرت کا نمونہ سمجہہ کے تعظیم کرو تو مضایقہ نہین ہے کہ اوسمین یہہ بہی محو ہون لیکن جو ان کو برہم سمجہے وہ گمراہ ہے

۳ - دوسرے نے کہا کہ پہر برہم کیا ہے جمدگن نے کہا کہ جو ہمیشہ رہے اور فنا نہ ہو اور جیسا کہ زمین اور آسمان ہین اور سب اوسمین ہی محو ہو جاتے ہین اور وہ کسی چیز کے اثر سے نہ ہو اور کوی اوسکی حقیقت کو نہ پاوے اور کوی اوسکو دیکہہ نہ سکے اور اوسپر کوی محیط نہ ہو ہماری دانست مین وہ برہم ہے اور دلیل یہہ ہے کہ جیسے مثل اوس کرہ بیضاوی کے متعدد غلطان ہین اور چہار لشکر تعینات سے باہر ہین کہ تمام عمر گشت کرے تو بہی اسکے انتہا کو نہ پاوے یہہ برہم ہے -

۴ - بعضے کہتے ہین کہ وہ فقط ایک نور ہے -

۵ - پانچوین نے کہا کہ وہ تاریکی ہے کہ روشنی آفتاب سے ہوتی ہے پس روشنی قایم بالغیر ہے اور تاریکی قایم بالذات ہے -

۶ - چہٹے نے کہا کہ آکاش ہے کہ اسکی انتہا کچہہ نہین ہے -

۸ - آٹہوین نے کہا کہ باد وہ آتما ہے

یا وہ کچھہ بھی نہین ہے

۹ - بہاردواج نے کہا کہ میری دانست مین یہہ سب انکی حقیقت سے دور ہین کہ جو تعریف یہہ سب کرتے ہین ایک شکل بناتے ہین اور وہ معدوم شدنی ہین یہہ بہوت آکاش بھی محیط ہے اور محدود ہے اور اوسمین ہے کیونکہ جو کچھہ کل عالم مین محیط ہے اوس مین ایک عظیم نقصان یہہ ہے کہ محدود ہے اور جو اس سے باہر سمجھو تو بھی نقصان ہوتا ہے یہہ سب اوسکی قدرت اور عظمت ہین اسکو اوسکی قدرت سمجھہ کے تعظیم کرو اگر ان مین سے کسی کو برہم سمجھے نادان ہے

۱۰ - ایک اور نے کہا کہ تم بتا و پہر وہ کیا ہے جو کہ ہمیشہ پایدار ہے اور ہر الزام سے پاک - اوس نے جواب دیا کہ آفتاب سب سے زیادہ روشن ہے اور اس سے سب اقتباس نور کا کرتے ہین - اور ہمیشہ ایک صورت پر بغیر تنزل اور تغیر کے ہے اور دور اور نزدیک سے ماہیت اسکی تمیز نہین ہوتی ہے اور اس کی روشنی سے چستی اور چالاکی پیدا ہوتی ہے پس یہہ برہم ہے

۱۱ - گوتم رکہیشر نے کہا کہ یہہ بہی مقید اور محیط اور فنا پذیر ہے کیونکہ اوس کا نور ہر ایک نادان اور دانا کو مساوی دکہلائی دیتا ہے اور نور حقیقت صرف عارف کو نظر پڑتا ہے پس یہہ بہی قدرت قادر سے ہے از خود قائم نہین ہے اور نہ خود طلوع ہوتا ہے گو کہ انواع اور اقسام کی منفعت اس سے ہین جو اسکو برہم سمجھتے ہین گمراہ ہین اس سے تو برق کو فضیلت ہے اور میری رائے مین برق برہم ہے کیونکہ یہہ کمال درخشندہ اور چمکیندہ ہے اور دور اور نزدیک سب کو یکسان دکھلائی دیتی ہے کہ اور چیز دور سے سالم نظر نہین آتی -

۱۲ - بسشٹ رکہیشر نے کہا کہ گرج ابر سے درخشندگی برق کی دکہلائی دیتی ہے پہر معدوم ہو جاتی ہے اور دانا اور نادان یکسان اوسکو دیکھہ سکتے ہین اور برہم کو غیر عارف کے کوئی دیکھہ سکتا پس یہہ بہی برہم نہین صرف اوسکی قدرت ہے اور جو کوئی برق کو برہم سمجھے غلط فہم ہے کہ برہم اقسام مذکورہ سے نہین ہے اوسکو سوا عارف کامل کے کہ کشف اور اشراق اور وسب رکہتا ہو کوئی شناخت کر نہین سکتا ہے جن کی تم تعریف کرتے ہو مین ان سب کو صنعت اوس صانع کی جانتا ہون

۱۳ - ایک اور نے بسشٹ سے پوچھا کہ پہر وہ کیا ہے بسشٹ نے جواب دیا کہ اوسکی تعریف یہہ ہے کہ کچھہ تعریف نہ کرے اور تعین اور اطلاق کسی حالت کا اوس پر نہ لگاوے اور کسی قول کا یا اور کسی نام اور صفت کا اوس کو مقید نہ کرے پیدا کنار وہ ہے اور ناپیدا کنار وہ ہے مین اوس کو اندر محیط کے اور باہر محیط کے بیان کر نہین سکتا ہون اور نور اور ظلمت اور یہہ کچھہ اور سیری کچھہ اوسکو نہین ہے اور وہ صانع تمام صنعت کا ہے اور کل عالم اوسکی قدرت کا نمونہ ہے کیا معلوم ایسے عالم اور کتنے اوسکی قدرت سے بنے ہین اور اول اور آخر وہی ہے اندر اوسکا خازن ہے اور سب دیوتا اوسی کی ایک ایک خدمت کے منصرم ہین برہم کی حقیقت نہ کسیکو معلوم ہووے اور نہ ہوگی وہ لاانتہای مراتب ہے ہر کوئی ایک صورت بناتا ہے - مگر وہ نادان ہے جو کوئی اوسکی تلاش کرنا چاہے پہلے کشف حاصل کرے تب نفی اور اثبات اور یکسوئی کی کیفیت مین دم بہرے -

۱۴ - سب نے اس قول کو تسلیم کیا اور کہا کہ سچ ہے

وہ الحق ایسا ہی معبود ہے
قلم جو لکھے اوس سے افزود ہے

وہ ایسا نہین کہ جو زبان کہے اور قلم لکھے - اور دل سوچے وہ اوس سے زیادہ ہے آخر کار سب نے نمسکار کی -

مولف اس مقام مین سب کی زبان گنگ ہے

ایک شکاری کا شکار بہاگ گیا شکاری نے ایک پتھری سے کہ جو راہ مین بیٹھا تھا پوچھا کہ میرا شکار کس طرف کو گیا پتھیا کرنے والے نے کہا کہ آنکھہ کا کام دیکھنا ہے اوسکو طاقت گفتار کی نہین ہے زبان کا کام نطق ہے اوس کو قوت بصر کی نہین ہے جس کو قوت نطق اور بصر ہووے وہ بموجب رویت کے بیان کرے اور وہ صادق بہی ہو یہہ بظاہر محال ہے یعنے جسکو رویت ہوتی ہے اوسکو بیان کی قوت نہین رہتی ہے کیونکہ دوئی دور ہو جاتی ہے اور جن کو دوئی رہتی ہے اون کو حقیقت سے آگہی بوا جبی نہین ہوتی ہے اس سے مطلب کو سمجھہ لو - فقط

۱۷ - برہم بدیا اُپ نکھد

یہہ سترا گیر ہین یہ نمبر ۵

اور اتھربن بید مین بدنمبر ۱۵ اضے
برہم کے گیان مین

۱- پرجاپت کے معنے ہین سوجو ذات کا صاحب اور سہارا ہے ہیولی عناصر کثیف سے جیسے ہرن گربھہ ہیولے عناصر لطیف کا موسوم ہے اور لفظی معنی جننے والا غرور اور گمان اور شک کا ہے جب پرجاپت کے قول کے بہہ ادب نکلد ہے

۲- جاننا علم الہی کا کہ حکما اسکو ما قبل الطبیعت کہتے ہین سب سے پہلے واجب ہے اور سکے علم سے کل کا علم حاصل ہوتا ہے کیونکہ اجب تک ہر قسم کا علم نہو یہہ علم نہین آتا ہے اسیوجہ سے مابعد الطبیعت بھی اسکا نام ہے سب علوم سے یہہ علم اعلی اور اشرف ہے کیونکہ اس سے کشف اور اشراق یعنی انبھو ہوتا ہے عالم اس علم کا جس چیز کی ماہیت سے ناواقف ہوا وسکو اپنے غور سے بقوت اشراق اور وہب کے معلوم کر سکتا ہے اس علم سے برہما اور بشن اور مہیش موجود ہوے ہین اور اسی علم سے قایم ہین اور فنا بھی ہوتے ہیں وہ جو صانع اس صنعت کا ہے کہ جسکی عجیب اور غریب اور طرح طرح کے فعل اور صفت ہین اوسکی کثرت کو دکھلا کے یہہ علم وحدت کو دکھلاتا ہے یہہ علم تمام عالم کے علم کا خلاصہ ہے اور نتیجہ ہے اور حاصل مطلب ہے جہل اور غفلت وغیرہ اسباب کے جلانے کو یہہ علم آگ ہے اور گناہ اور بداعمالی کے دہونے کو یہہ علم ایک صاف پانی ہے

۳- تمام مدعا اس علم کا ایک اسم اوم مین کہ پرنو سے محفوظ ہے ظاہر کی آنکہہ سے یہہ ایک چہوٹا نام معلوم ہوتا ہے مگر پروردگار کا نام ہے جو سب سے بزرگ اور کل عالم کا محیط ہے اس اسم کے حروف مثل عناصر تمام جسم اس موسوم کے ہین کہ موسوم اس اسم سے پایا جاتا ہے اور نظر آتا ہے

۴- تین حرف اسکے تینون بید اور تینون عالم تینون دیوتا اور تینون آگ کی کیفیت رکھتے ہین اور اون کی حقیقت کو بتاتے ہین ہر ایک حرف اس اسم کے مثل بدن اور نیم ماترا آتما اوس بدن کے ہین پہلے حرف سے معلوم کرو کہ رگ بید اور آگ عنصری اور زمین اور برہما چار لفظ ایک معنی مین ہین دوسرے حرف سے معلوم ہو کہ یجر بید اور آتش آفتاب اور بشن اور عالم فضا یعنی اعراف اصطلاح نام ایک شے کے ہین۔ تیسرے حرف سے سام بید اور آتش غریزی اور بہشت اور مہادیو ایک ہین چوتہے جو نیم ماترا ہے وہ عین سرور ہے

۵- پہلا حرف آفتاب دوسرا چاند تیسرا برق ہے چوتہا جو نیم ماترا ہے وہ برہمانڈ ہے

۶- تین حرف کو مثل گہر اور چوتہے حرف کو چراغ سمجہو کہ روشنی گہر کی چراغ سے ہے

۷- سب کو چہوڑ دو اور وہ جو عین سرور ہے اور لطیف ہے اور مثل چہلنی کے سب کے اوپر ہے اور برہمانڈ یعنی دماغ مین ہے اوسمین محویت کرو

۸- اس اسم کے پڑہنے اور سمجہنے سے رگ سکہنا کہ درمیان دونو ابرو کے ہے اور کمال باریک کہ مثل ادہ سر بال کے ہے جو بوقت توڑنے نال نیلوفر کے نکلتا ہے اور مثل آفتاب کے منور ہے اور اوس سے بہت رگ اور ملی ہین وہ راہ نجات کی ہے جاننے والا اس کیفیت کا وقت مرگ کے اوس رگ کی راہ آفتاب سے جاملتا ہے یعنی یہہ وہ رگ ہے جس سے کرن آفتاب کی آنکہہ کے نور سے متصل ہوتی ہین۔ پھر آفتاب سے برہما کے لوک کو پہونچتا ہے یعنی سدرۃ المنتہی کو۔

۹- اس اسم کا ذکر اس طرح سے کرنا چاہیے کہ مثل آواز گھڑیال کے کہ جب بجاتے ہین اول بلند آواز ہوتی ہے پہر آہستہ آہستہ وہ آواز تمام ہو جاتی ہے۔

۲- جب ایک مرتبہ کا ذکر تمام ہووے دوسری دفعہ بدستور سابق کرے

۳- جو کمال آرام اور اطمینان سے یہہ شغل کرے اور محسوسات سے دلکو ضبط کرے تب اوسکو تمیز ہو جاوے کہ جہان وہ آواز تمام ہوتی ہے وہ پرنو برہم سے پرے ہے۔ جب اس علم سے ہو پربرہم مین محو ہو جاوے

۱۰- وہ آواز جو پرنو اوم کے کہنے سے ظاہر ہوتی ہے وہی آواز چیداکاش کی ہے اور ظاہر ہو کے پہر اوسمین محو ہو جاتی ہے

۱۱- جو کوئی اس اسم کو یا یعنی آواز طبعی جانے اور اوسمین محویت پیدا کرے اور اعتقاد درست رکہے وہ امیدوار پاوے آرام تمام اور بے زوال کا سودی

حالت سے مراد ہے۔
۸ - حالت سُکہپت یا جبروت مین
اختیار واحد اور جمع اور غیریت کا
نہین رہتا ہے اور حواس کسیطرف
متوجہ نہین ہوتے ہین جیو آتما اور
پرم آتما ایک ہی ہوجاتا ہے اور
دانائی سے بھر جاتا ہے اور بکمال
حالت سرور مین ہوتا ہے اس
حالت مین بجائے ۲ موہنہ کے ایک
موہنہ رکھتا ہے کہ عین علم ہے یہہ تینون
حالت تینون عالم کے حجاب مین
جو ہی حالت تُریا عین علم ہے جسکو
لاہوت کہتے ہین اور سب حالتین
اور سب عالم اسمین محو ہین۔ جیسے
ستی بالا کے دانون مین یہہ سب
حالتون مین اعلےٰ ہے
۹ - جو اس حالت مین آجاوے
وہ جانے کہ مین سب مین موجود
ہون یہہ جاننا اس حالت تُریا مین
گویا حالت جاگرت کی شبیہہ ہے
جب سمجھے کہ مین برہم ہون۔ تب
وہ حالت سپن مین ہے جب عقل
اور عاقل اور معقول کو ایک سمجھے
یہہ شبیہہ عالم سُکہپت کی ہے جب
عین سرور مین آجاوے وہ حالت
تُریا کی ہے اور یہہ حالت ذات
بے صفت کی ہے
۱۰ - تینون حالت تینون عالم کی علت
بایا ہے کہ نمود بے بود ہے آتما عین
علم ایک حالت پر ہے جب حالت
چہارم مین ہے تو لطافت اور کثافت
سے منزہ ہے۔ سُکہوپت مین لذت
سرور کی لیتا ہے یہہ شبیہہ منزہ
کی ہے اوسکو نادانی نہ کہنا چاہیے
بلکہ دانائی ہے اوس حالت کی
کیفیت بیان نہین ہوسکتی او قسمت
نہین کی جاتی یہہ نادانی ہے نہ دانائی
اور ادراک سے برتر ہے اسواسطے
بجز اسکے ہم اور کچہہ نہین کہتے کہ ایک
آتما ہے اور منزہ دوئی سے اس
حالت کو عارف چہارم مرتبہ کہتے ہین
۱۱ - پرجاپت مجموعہ کثیف اور عالم
ناسوت سے مراد ہے الوہیت اور
حالت سُکہپت اور جبروت ہے اور
تُریا ذات بحت اور عالم لاہوت
ہے جسکا تعین کچہہ نہین اور الکہہ ہے
۱۲ - جسکا دل عالم ناسوت کی سیر
کرتا ہے وہ سپن اور جاگرت اور
تُریا سے معطل رہتا ہے جو عالم
خواب مین رہتا ہے وہ او تینون
حالتون سے معطل رہتا ہے جو عالم
سُکہپت مین ہوتا ہے وہ اون
حالتون سے منزہ ہو
جاتا ہے جو تُریا مین ہوتا ہے وہ
ہمیشہ ایک حالت مین رہتا ہے یعنے
اون تینون حالت کو تغیر ہوتا ہے
اور یہہ تغیر سے منزہ رہتا ہے۔
۱۳ - آتما دانائی اور بینائی اور
گویائی وغیرہ سے جدا ہے کہ سب
کی کیفیت جانتا ہے اور یہی دلیل
اوسکے جدا ہونے کی ہے اور گواہ
اسکے وہی نطق اور بصر ہین
۱۴ - یہہ چارون قسم مایا کی ہین
ورنہ وہ پرنو متعدد نہین ہے
۱۵ - اوم یعنی آتما کے جو چار حرف
ہین اول اوسکا الف ہے اسمین
عالم جاگرت اور جو اسکے متعلقات سے
ہین سب ہین اور اسکے معنے ہشبد
ہین یعنی سب سے مقدم برہم ہے پس
الف لطیف اور کثیف اور تخم اور
گواہ سب کچہہ ہے کیونکہ تمام برہم
ہین بالقوہ موجود ہین مثل ملکوت
وغیرہ اور دوسرا واؤ ہے وہ آتما
ہے یعنی بزرگی دینے والا پس دوگانگی
کی کیفیت رکھتا ہے کہ الف کے بعد
ہوا اور سب صفت آکا یعنی الف
کی رکھتا ہے۔ تیسرے میم یہہ دکھلانے
والی اور محو کرنے والی اور لطیف
اور کثیف اور تخم اور گواہ ہے۔
چوتہے نون سب اسمین موجود
ہین کہ حالت تُریا ہے اور اسمین
ناسوت اور ملکوت اور جبروت سب
محو ہوجاتے ہین اور خود بخود روشن
اور رضا ہے۔ اور اسکی چار صفت
ہین۔
پہلی صفت محو کرلینا کل کو کہ آتما سب
مین محیط ہے اور وقت جتا پہر لے
وہ بصورت سوت اور آگ اور آفتاب
ہوکے تمام شعاع اپنے کو اپنے مین
کشش کرکے نیم ماترا کرلیتا ہے۔
دوسری صفت لطف کنندہ ہے کہ اپنے
تئین آپ جو بندہ کو بخشش دیتا ہے
اور اپنے آپ کو آپ سمجھتا ہے جیسے
کہ آفتاب اپنی تاریکی کو اپنے مین
محو کرلیتا ہے اور روشن کردیتا ہے۔
تیسرے دانائی اور علم محض ہے کہ
سب کو اپنے علم مین چھپا دیا جیسے کہ
جو آگ مین پڑے سب کو مثل اپنے
رنگ کے کرنے
چوتہی بے تعین اور ترکیب مطلق ہے
پس چارون صفت آتما مین یعنی پرنو
مین موجود ہین۔
۱۶ - آتما کی جو چار قسم ہین یہی ہین
اور یہہ تمام عالم کہ نام اور صورت رکھتا
ہے تمام آتما ہے پس پرنو بطریق اول
کے عین ذات ہے اور آتما ہے اور
ایک رنگ سے جیسے آتما چار قسم کی ہے
پرنو بہی چار قسم کا ہے جیسے آتما ایک ہی

پہ تو بھی ایک ہے تمام عالم ایک
ذات ہے غیر کوئی نہیں ہے اور
اوسمین دوئی مطلق نہیں ہے -
۱۷ - اگر خیال کرو تو اوم کی نیم ماترا
یعنی نون غنہ بھی ایک حصہ ہے
اور جو دوسری طرح غور کرو تو اوم
منزہ چون اور چرا سے ہے نیم ماترا
بھی تلفظ سے باہر ہے یعنی ملفوظ
نہیں ہوتی ہے -
۱۸ - تین حرف اوم کے بمنزلہ ہستی
عالم کے ہین نیم ماترا محض سرور ہے
۱۹ - اس کیفیت سے اوم کو پہلو
تصور کرو -
۲۰ - تیسرا حرف پرنو کا تیسرا پانو
پرنو کا ہے یہہ چار چیز کہ آوا لپس
لینا کل کا - عطا کرنا اپنے کو آپ
سو - تلاش کرنا اپنے کو آپ
۴ - دانائی اور یقین اور لطافت
اور کثافت اور تخم اور گواہ وہی
ہے اور سب عالم اس کے اندر ہین
پس نیم ماترا کے اندر سمجھہ سب کو
ایک لقمہ کر کہا جاوے یعنی ان کا
خیال دل سے دور کرے
۲۱ - پہلے حرف مین جملہ سرتی رگ بید
اور برہما اور آٹھہ دیوتا یعنی آٹھہ
وزن گا تیری اور آگ ظاہری
ہے اور لطیف اور کثیف اور تخم اور
گواہ سب ہین - دوسرے حرف
مین جملہ سرتی ججر بید اور عالم فضا
اور بشن اور گیارہ رودر یا دہ وزن
ترشٹپ اور آتش اور آفتاب
اور لطافت اور کثافت اور تخم
اور گواہ ہین
تیسرے حرف مین سام بید اور
رالک مہادیو اور بارہ مہینے ساتمام
کے اور وزن جگتی اور رحمانیت غریزی

کل عالم کی ہے - اور اس مین
بھی لطافت وغیرہ چارون ہین
چوتھے حرف مین عالم ذات اور وہ
اتھربن بید اور تمام منتر آگ کے
اور صفت بادشاہی اور فنا کرنے
کی اور عنصر اور کل اوزان منظوم
ہین - اور لطافت وغیرہ چارون
اس مین ہین - پس ہر ماترا مین چار
ماترا ہین موجود ہین
جب ہر ماترا مین چارون ماترا موجود
ہین پس ان ہر ایک کو سولہ تصور کرو
اور ان سب اجزا کو ایک کر کے
ہجن کرو -
۲۲ - جو گیانی اور عارف ہے وہ
تمام خواہش کو گیان کی آگ روشن
کر کے اور دنیا کے سامان کو بھسم کر دیتا
ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو
جاتا ہے اور تعینات کی طرف متوجہ
نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور
بے باک سب کو یکسان سمجھتا ہے
خواہ وزن خواہ دیوتا خواہ انسان
خواہ حیوان یا کوئی اور ہو اور بیداری
اور خواب کے عالم سے عالم سکھپت
مین آجاتا ہے اور آرام سے اس
کو بھی محو کر کے خود بصورت کل عالم
کے ہو کے سب پر یکسان نظر رکھتا
ہے یہی حیات جاودان ہے اور
یہی ہما کا سایہ ہے اور یہی سیمیا
اور یہی پارس پتھر اور کامدھین
گا ہے اور چنتا من مہرہ ہے جب
اس حالت مین آتا ہے - کثیف
اور لطیف اور تخم اور گواہ اور
اصل کل اور بخشنے والا اپنے کو
آپ اور تلاش کرنے والا اپنے کو
آپ اور علم اور عقل کو چھوڑ دیتا
ہے - اور ان سب تعینات سے

ور گذر کے اوس مرتبہ کو پہونچتا
ہے کہ بے نہایت ہے -
۲۳ - وہ ذات جملہ صفات سے
دل کے تخت پر جلوس فرماہے اور
مقید نہین ہے جسم اوسکا گو ہے بید اور
تمام منترون کی دیوتا اور تمام رنگ
اور وزن یعنی منتر وغیرہ اور
حرف اور آواز جو کہ ہونیوالی اور
مفہوم ہین ان کو عین آگ تصور
کرو اور وہ جو اول تنفس اوپر
کھینچنے سے اشارہ ہے - پہلے حرف
کو جب ہما ناف مین دوسرے کو
بشن دل مین تیسرے کو مہیش میان
دونو ابرو کے تصور کر کے نیم ماترا
کو سر تاج ان کا جانو اور ام الدماغ
مین تصور کرو - اسی طرح ناسوت
اور ملکوت اور جبروت کو تصور
کرو اور لاہوت کو مقام اعلے
اور ان سب کو فانی سمجھو اور نیم ماترا
کو جو چوتھا حرف ہے واحد اور
ایک نور اور باقی اور جاودان
سمجھو -
۲۴ - بدن لطیف اور بدن کثیف
سکھپت کی حالت ہے جیو آتما ان
تینون بدن مین رہتا ہے - چاہیے
کہ اسکو علم کی آگ سے روشن
اور قوت اور روشنی سے تمام صفات
کو ایک کر کے تمام نور کر دو -
۲۵ - جیسے مجموعہ کل اجسام کثیف
کا پرجاپت اور مجموعہ کل اجرام
لطیف کا ہرن گربہہ ہے ویسے ہی
مرتبہ الوہیت ان دونون کا آتما
ہے جیسے عالم ناسوت اور ملکوت
اور جبروت اور برہما اور بشن
اور مہیش اور شہوت اور غضب
اور تمیز ہین ان سب کو علم سے

۶۱ - پرتو کی چار حالت ہین اور آتما کی بہی حالت چار ہین - ۱ - حرف پرتو سے پہیپا نا کل شے کا اور یہہ حالت آتما کی ہے ۲ - حرف عطا کرنا اپنا اور آتما کا علی ہذا القیاس - ۳ دانائی و لا نائی دونون کی تعریف مساوی ہے - ۴ - غیر کو بہی نہین دیکہتا -

۶۲ - عالم کی پیدائش کی تعریف ست جگ ۱۷ لکہہ ۲۸ سال - ترتیا ۱۲ لکہہ ۹۶ سال دواپر ۸ لکہہ ۶۴ سال - کل جگ ۴ لکہہ ۳۲ سال میزان ۴۳ لکہہ ۲۰ سو ۲۰ سال - جب اس میزان کی ہزار دفعہ ہووین ایک روز عمر برہما کی سے گذرے عمر برہما کی سو برس کی ہے جب ہزار برہما گذرین تب ایک گہڑی بشن کی عمر سے گذرے اور اس کی بہی سو برس کی عمر ہے جب دس لاکہہ بشن ہو جاوین ایک گہڑی ردور کی عمر سے گذرے اور اس کی عمر بہی سو برس کی ہے - جب اگیارہ ردور تمام ہووین ایک گہڑی شیو کی ہووے - اوس کی عمر بہی سو برس کی ہے - جب ایکہزار شیو ہو جاوین ایک پل مایا کی عمر سے گذرے - یہہ حساب ایک فرض ہوا ہے لیکن اسکی قدرت لا انتہا ہے

مولف - جسکی یہہ قدرت ہے اوس کی جناب مین بہت ادب سے سجود نا محدود ہین - انسان کی عمر کے پل اور مایا کی تمام عمر کے پل کو تشخیص کرکے ضرب کرے اور حاصلضرب کو برہما اور شیو کی عمر سے ضرب کرے پہر جو حاصلضرب ہوا اوس سے فی نفسہ ضرب کرے اوسکی حاصلضرب کی تعداد شمار اوسکی جناب پاک مین کاتب اور مولف اور قاری اور سامع کی قبول ہووین فقط

۱۹ - منڈوک اُپ نکہد یہہ سر اکبر ہین بہ نمبر ۱۲ اور اتہربن بید ہین بہ نمبر ۱۲ گیان کی فضیلت کرم کانڈ سے ہے

۱ - سب سے پہلے جو مفہوم اور موسوم ہوا اور عقل کل کہلایا وہ برہما ہی یعنی صفت رجوگن -

۲ - تمام علوم اور عقول اور نفوس اور اجرام افلاک سب اس سے ظاہر ہوے -

۳ - برہم بدیا یعنی علم توحید تمام علوم سے اعلے اور اکبر ہے اور سب علوم کی تکسیب سے غرض حصول اس علم کی ہے سب سے پہلے اتہربا اپنے فرزند کو برہما نے برہم بدیا پڑہائی اور اوس نے تمام نیک افعال رکہیشرون کو پڑہایا -

۴ - جیسا برہما ایک صفت موصوف کا نام ہے اسکا فرزند بہی ویسا ہی فرض کرنا چاہیئے اور ماحصل مطلب یہہ ہے کہ متقدمین سے متاخرین کو پہونچی ہے

۵ - سونک رکہیشر نے انگرس رکہیشر سے استفسار کیا کہ وہ کیا علم ہے کہ جس کے جاننے سے تمام علوم متعلق حکمت نظری اور عملی پر علم ہو وسے اور معقول اور منقول کا نتیجہ سمجہہ مین آوے اوس نے جواب دیا کہ وہ برہم کا گیان ہے اور اوسکی دو فرع ہین ایک کا نام علم صغیر دوسرے کا نام علم کبیر - علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اوس کے فروعات سے جیسے کہ چہہ شاستر اور ۱۸ پوران اور صرف اور نحو یعنی بیاکرن اور نظم اور نثر اور ریاضی اور طبعی اور اوس کے فروعات مثل نجوم اور طب وغیرہ کے ہین کہ ان کی تعلیم سے تمیز نیک اور بد اور نیک افعالی اور بد افعالی کی پیدا ہوتی ہے اور قدرت تہذیب اخلاق کی ہو جاتی ہے اور معلوم کرنے اقوال مختلف رکہیشرون کی اور اخبار اور تواریخ ہر ولایت سے کہ پڑہنے والا با ادب ہو جاتا ہے اور تمام خلق بموجب آئین اور اعتدال کے کرتا ہے اور عیوب سے پاک ہو جاتا ہے اور ایسا ہوشیار ہو جاتا ہے کہ کسی شعبدہ باز کے دم مین نہین آتا ہے اور کسی سے نہین ہارتا ہے - علم اکبر مراد ہے علم الہی سے جس کو مابعد الطبعیت اور ماقبل الطبعیت کہتے ہین اس سے اوس ذات پاک کو پاتا ہے جو بے زوال ہے اور فنا سے آزاد ہے اور اوسکی کیفیت الکہہ ہے کیونکہ اوس کی ماہیت حس ظاہری اور باطنی سے منکشف نہین ہوتی ہے - نہ وہ مجسم ہے اور نہ اوسکا کوئی رنگ ہے اور نہ اوس کی کوئی

صفت تمیز میں آتی ہے اور ویسی
کوئی کیفیت نہیں رکھتا جس سے ہم تشبیہ
دین - اوسکی حقیقت کو جیسا کہ
واقعی ہے جاننے کو برہما جو عقل
کل اور صانع تمام مصنوعات کا ہے
حیرت سے حیران اور حسرت سے
سرنگون ہے باوجود اس لطافت
کے ہر جزو اور کل مین آشکار اور
موجود ہے - تمام جہان اوس کے
وجود سے موجود ہوا باوصف اسکے
اوسکی صورت بے کم اور کاست
بحالت اصلی ہے - اوس سے تمام
عناصر صورت اور سیرت عنصری
مین آگئے - اور اوسمین معدوم
ہونگے جو عارف اور حکیم ہین
اور علم اور عقل سے مشرف ہین
وے تصور کرتے ہین کہ جسطرح
مکڑی تار اپنے دہن سے نکال
پھر نگل جاتی ہے - اوسیطرح وہ
اجرام اور اجسام اور آسمان اور زمین
اور کواکب اور نباتات اور جمادات
اور حیوانات ناطق اور مطلق کو
موجود اور معدوم کرتا ہے -

۱ - جب وہ وحدت سے کثرت
کیطرف رجوع کرتا ہے غذا پیدا
ہوتی ہے -

۲ - جان یا پران - ۳ دل ۴ ہستی
۵ تمام عالم ۶ عمل ۷ نتیجہ عمل

۸ - سنکراچارج کی تفسیر مین
لکھا ہے کہ جب وہ وحدت سے متوجہ
کثرت کا ہوتا ہے پہلے غذا موجود
ہوتی ہے کہ اعتدال تینون صفات
کا یعنی پرکرت کہ سب اوس سے
پیدا ہوئے ہین ہے -

۲ - پران کہ مجموعہ ارواح ہے یعنی
اجرام اور پران کر ہیہ -

۳ - دل اشارہ نیلوفر سے ہے کہ اسکے
برگ کثیر ہین کہ پیدایش جمیع خواہش
کی اس سے ہوتی ہے -

۴ - مجموعہ عناصر کثیف مراد ہر جاہت
سے ہے

۸ - وہ ذات پاک جزو اور کل کا عالم
ہے - کہ سستی کہلاتا ہے اور مجمل اور
مفصل پر قادر ہے اور یہہ علم اوس
کو بغیر تعلیم لدنی ہے اور اوسکی ذات
مطلق سے ہرن گر بہہ ظاہر ہوا ہے

۹ - جس سے نام اور صورت اور غذا
پیدا ہوتی ہے اوس کو سچ جانو -

۱۰ - تینون بید ون مین جو عمل ہین
اون کے کرنے سے مراد ملتی ہے -

۱ - عمل کے ثواب کی پانیون سے ایک
راہ جگ ہے - جبکہ آگ بہت
مشتعل ہو - اور اوس سے شرر
آہستہ آہستہ پیدا ہو دین - پس
اوسوقت جو کچھہ اوسمین ڈالا
جاوے تعمیل حکم بید کی ہو -

۲ - اس کے نتیجہ مین ساتون بہشت
مین جگہہ ملے کیونکہ آگ کی سات
زبان ہین -

۳ - جس زبان مین ہوم کرے اوس
مین جگہ پاوے -

۴ - اس عمل سے شعاع آفتاب کی
راہ سے آفتاب کو فایز ہوتا ہے پہر
اندر کے لوک کو -

۵ - پہر بسبب نتایج جگ کے اوسکے
پران کو بہشت مین لذیذ نعمتین ملتی
ہین پس وہ خوش ہوتا ہے -

۶ - یہہ چہوٹے علم کے عمل کی تعریف
ہوئی لیکن اس کشتی کو ایک سخت
مصیبت ہے کہ جب ۱۸ شخص امداد
کرتے ہین تب یہہ عمل تمام ہوتا
ہے -

۷ - اگر کوئی ایسی عمل ہی بغیر نتیجہ امید
کے فقط الشیت میت کرے تو بہی
بہتر ہے جو کہ الشیت میت نہین کرتے
ہین اور فایدہ کی توقع رکھتے ہین
سخت غافل اور نادان ہین - کہ
پہیری اور مرگ تو اون کی ہمراہ رہتی
ہے اور غفلت مین اور بالیعنی جہل
کے پڑے ہین مثل ایک اندہے کے
کہ دوسرے اندہے کا ہاتہہ پکڑ لی
جاتا ہے اور آخر دونون چاہ مین
پڑ گئے -

۸ - جو نادان جانتے ہین کہ بید کے موافق
یہہ عمل کرنے سے بہشت ملیگا اور
بسبب ان عملون کے الشیہ ملیگا وہ
غلط کرتے ہین کیونکہ بید کے حکم کے
موافق جب اون کے عمل کی میعاد
ختم ہوگی وے پہر دنیا یعنی جہنم مین
واپس آوینگے -

۹ - یہہ عمل دو قسم کے ہین کہ اون کا
نتیجہ ملتا ہے ایک جگ دوسرا خیرات
جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر جانتے
ہین اور آتما کو نہین پہچانتے - یا
اوس کے پہچاننے کو فضول اور بے ضرر
جانتے ہین - وے احمق ہین اور
اس حماقت کا سبب یہہ ہے کہ
اوسکا دل حد سے زیادہ جورو اور
لڑکون کی محبت اور حواسون اور
اندریون کی لذت مین غرق ہے اور
زن اور زمین اور زر کے اسباب
کو منتہائے مراتب ولذایذ کا جانتا ہے
پس جو فعل کرتا ہے مراد زیادہ ہونے
اور قایم رہنے ان اسبابون کے لیے
کرتا ہے - اور نتیجون سے کا متوقع
رہتا ہے فرض کرو کہ وہ چاند کے
لوک مین پہنچتا ہے اور نتیجہ اپنے عمل
کا پاتا ہے - لیکن بعد تمام ہونے

...اد مقررہ کے پہر جہنم کو آتا ہے ۔
...رے جو ساوک اور ریاضت دل
...بغیر امید نتیجہ کے کرتے ہین وے زن
...فرزند کہ تہی ہون یا آزاد ہون
...کو چہپاتے ہون گرہستی ہون
...سنیاسی کہلاتے ہون جب وے مرتے
...ن شتابع کے راہ سے آفتاب مین
...داخل کرکے وہان پہونچتے ہین کہ
...ان خوف مرگ اور پیدایش کا نہین
...سر دربار ہی ہے اور اوسکی
...لطف انت کنی ہے اور وہ ہرن
...یہہ ہو کہ ہیولی عناصر بسیط کا ہے
... جو یہہ برہم گیانی ہو اوسکو لازم
...کہ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قطع
...ے کہ یہہ مقتضائے پست ہمتی
...ہے اور لایق جو انحرفی یعنی شجاعت
...یہہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور
...ے اور جملہ اعمال یعنی کرمون کو
...ترک کر دے اور سمجہے کہ عقل اور عامل
...اور نتیجہ تمام اسباب فانی ہین
... ۔ آتما جو جاودانی ہے اوسکے
...سمجھنے کو کوئی عمل اقسام مذکورہ سے
...درکار نہین ہے فقط گیان سے خود
...بخود حاصل ہوتا ہے ۔
۱۰ ۔ گو وہ عاقل اور عالم اور عامل کو
...ہے یعنی برہم وال اور حواسون کو
...ضبط کرکے اور صدق کو شب ولا اور غرور
...و تکبر کو چہوڑ آتما کے گیان کو سمجہا
...ے ۔

... ۔ اس جسم بدپا سے بے زوال
...ہو جاتا ہے اور اوس ذات کو بے
زوال کو پاتا ہے جب ایسا مرد صادق
...وہی بے مستغرقہ اور بے پردہ
...اوسکو یہہ راہ راست بتلا دے ۔
۱۱ ۔ بے تکلف اور بے حجاب سچ
یہہ بات ہے یعنی جسطرح ایک روشن

آگ سے ہزارون چنگاریان اوڑتی
ہین اور سب چنگاریون کی صورت
اور رنگ آگ کی مانند ہوتی ہین
اسیطرح اوس نطفہ بے زوال سے
بیشمار جیو آتما ظاہر ہوتے ہین اور
اوسمین محو ہو جاتے ہین ۔
۲ ۔ وہ ذات عین سرور ہے اور
عین نور ہے اور ظاہر اور پوشیدہ
ہے ۔ اور ظاہری اور باطنی حواس
سے باہر ہے اور پاک اور لطیف
اور بہتر تر ہرن گر بہہ ہے
۳ ۔ جب اسم اور صفت سے بیان
کرتا ہون مراد سمجہانے سے ہے ورنہ
وہ ہر ایک سے منزہ ہے
۴ ۔ تمام عالم اوسکی صورت ہے اور
کواکب اور عناصر اور اجرام اور اجسام
اور صفات اور اطراف اور نطق
اور کیفیت اور لطیف اور کثیف
سب وہی ہے
۵ ۔ جب وہ دم لیتا ہے تمام عالم
دم لیتا ہے اور سکونت کی حالت
مین تمام عالم فانی ہوتا ہے ۔ کیونکہ
کل عالم دل اوسکا ہے اسواسطے
جیو آتما مین محو ہو جاتا ہے ۔
۶ ۔ ساتون جیسے زمین کے مثل ہا
پاؤن اوسکے ہین اور وہ جان
سب جہان کی ہے ۔
۷ ۔ وہ محیط کل عالم کا ہے اور اوسکا
ایک نام ویراٹ پرش بہی ہے یعنی
شخص کل ہے
۸ ۔ پانچ آگ خاص ہین جو اوس
سے مخلوق ہوئے ہین ۱ ۔ بہشت ۲
ابر باراندہ ۳ زمین ۴ مرد ۵ عورت
۲ آفتاب یعنی پہلی آگ جو موسوم بہ
بہشت ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ تمام نباتات اوس سے زمین پر

پیدا ہوئی ہین اور اوگتی ہین اور مرد
جو سبب نطفہ کا ہے اور عورت جو
محل نطفہ کا ہے اوسکی قوت سے
ہین اور تمام مخلوق اور چارون بید
اور ارادہ خلایق کا اور عمل جگ اور
خیرات اور تعین اوقات اور عبادت
اور نتایج سب اسکی متعلقات سے
ہین اور چاند اور کواکب اور فرشتے
یعنی نیک افعال اور حیوان ناطق
یعنی بد افعال آدمی اور حیوان اور
نباتات وغیرہ سب اس سے
فیض پاتے ہین اور کیفیت ساتون
بہشت یعنی ساتون سیارہ اور
تمام پہاڑ اور دریا اور موجودات
کی اوسکی روشنی سے ثابت ہوتی
ہے ان وجوہات سے آفتاب کو عزت
اور فضیلت ہے پس وہ جو سب مین
پر ہے اسمین ہی ہے جو اس ترکیب
سے آفتاب کو عین برہم سمجھے اور یہہ
سمجھے کہ میرے دل مین وہ آفتاب
ہے اوسکی تمام گرہ جہل اور غفلت کی
کھل جاتی ہین چونکہ عقل کی قوت آفتاب
سے ہے اسواسطے سب سے اسکو
فضیلت ہے ۔ آفتاب کی عظمت بیان
سے باہر ہے اگر کوئی چہوٹے نشانہ
پر تیر لگا دے احتمال ہے کہ خطا کرے
یہہ ایسا نشانہ ہے کہ اسپر تیر لگانے
سے خطا ہونے کا احتمال نہین ہو
سکتا ہے ۔ تمام قوت ابر اور زمین
اور مرد اور عورت اس کے سبب سے
ہین ۔
۹ ۔ جسم آدمی کا شہر برہم کا یعنے
برہم پوری ہے اور عقل ہے اوسمین
روشنی ہے اور دل مین جو سوراخ
ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہی
مسخر کرنے والا ہے اور حکومت الا

ہے اوس سے محبت کرو اور سنک
نتائج عمل جگ اور کرم وغیرہ کا دور
کرو کہ سب قیود کی حرکات ہین وہ
برہم غیر مقید ہے اور اوسکی روشنی
سے آفتاب اور چاند اور سب
کواکب کی روشنی برابر ہو سکتی نہین
بلکہ جیسے آفتاب کے مقابل ذرہ نظر
آتا ہے اوسکے مقابل ان سب کو
ذرہ کے برابر سمجھنا بہی پست ہمتی اور
بے ادبی اور بے تمیزی ہے۔
۱۲۔ اس سمجھہ اور اس کلام کے برابر
کوی کام اور کوی عبادت نہین ہے
۱۔ ایک درخت پر دو پرندے
بیٹھے فرض کرو۔
۲۔ ایک درخت کے پہلون کو نہایت
لذیذ سمجھہ کے کہا رہا ہے یہہ جیو آتما
ہے۔
۳۔ دوسرا فقط تماشا دیکہتا ہے
یہہ پرم آتما ہے۔
۴۔ درخت مراد بدن انسان سے
ہے
۵۔ میوہ منتہا مراد نتیجہ اعمال نیک
سے ہے۔
۶۔ جو پرندہ پہل کو کہاتا ہے وہ نادان
اور اپنی حقیقت سے ناواقف ہے
اس سبب سے متفکر اور آزار
مین ہے جب دوسرے پرندے
کی حقیقت سے واقف ہوگا اوس
کے کہانے کی ہوس چہوڑ دیگا
اور علتیات کے شرد مین نہ رہیگا
کہ جیو آتما کو جب عرفان ہوتا ہے
تب معلوم کرتا ہے کہ یہہ از خود منور
ہے اور محتاج امداد غیر کے نہین ہے
اور محیط عالم اور ہیولی عالم ہے اور
ایسا معظم ہے کہ ہر ان کر یہہ اسکے سے
موجود ہوا ہے جو عارف ہوگا وہ

اعمال کے توہمات مین پہنسا نہ رہیگا اور
آتما سے مشغول ہوگا۔ تمام عناصر اور
ہر شے مین پران ہین جو یہہ سمجہے
وہ موحد اور عارف ہے۔
۷۔ اگر کوی حجت کرے کہ گیسا گیانی ہے
جو زیادہ بات کرتا ہے کہ برہم
بات کراتا ہے کہ بزرگ ہے اور یہہ
کہے کہ گیسا گیانی ہے کہ خود بخود
عیش مین ہے۔
جواب دے۔ کہ برہم اپنے آپ
کہیل کرتا ہے۔
۸۔ اگر یہہ عمل بہی کرے اسکو عیب
نہین یہی شرف ہے
۹۔ جب سب خواہشون کو چہوڑ دے
اور محویت حاصل کرے اور راستی
اختیار کرے وہ برہم کو پاوے اور
وہ فقط گیان سے پایا جاتا ہے۔
ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین
ہے اور نہ مباحثہ منطقی دنیا کا شناست
یعنی ترک بدیا کا وہ دوگانگی سے
منزہ ہے اور جب تک دل دوگانگی
سے پاک نہ ہو وہ بہت دور ہے
دل کی خاصیت ہے کہ جسکا تصور
کرتا ہے اوس کو حالت خواب
مین دیکہتا ہے کیا جو آتما کی خواہش
کرے اوس کو دیکہہ نہ سکے جسطرح
جاہل متاع دنیا کو چاہتے ہین حکما
آتما کو چاہتے ہین جسکا دل آتما کیطرف
متوجہ ہو اوسکو آسایش جسمانی کا
خیال نہین ہوتا ہے۔ اس کی تلاش
کو علم اور سچار اور صحبت نیک اور
تہذیب اخلاق شرط ہے۔ جب
گیانی مرتا ہے اسکے حواس اور
اعضاے اعمالی اپنے اپنے دیوتاؤن
کے پاس جاتے ہین اور کہتے ہین کہ
اعمال کا بدلہ ہمکو ملے وہ کہتے ہین کہ

نتیجہ اعمال کا بیوقوفون کے واسطے ہے
تم اپنے اصل سے جیسے دریا جب
پہاڑون سے نکلتی ہین گنگا اور جمنا
اور چناب وغیرہ بہت نام اور صفت
جدا جدا رکہتی ہین جب سمندر مین
جا ملتے ہین پہر اون کا نام اور نشان
کچہہ باقی نہین رہتا سمندر کہلاتے
ہین۔ اسیطرح سب کو جانو۔
۱۲۔ نامعقول سے اس راز کو چہپانا
چاہیے کہ احمقون کو بہشت کی نعمتون
کا متوقع کرنا اور دوزخ کے عذاب
سے ڈرانا عین مصلحت ہے۔ فقط

۲۰۔ کیین اپ نکہد یہہ ستر اکبر ہین یہ نمبر ۲۴ اور اتہربن بید ہین یہ نمبر ۲۵ تک

علم توحید

ایک چیلہ سائل اور برہسپت مجیب
۱۔ پران اور دل کہ یہی اصل اصول ہین
کس کے حکم اور مرضی سے حرکت کرتے
ہین۔ اور نیک اور بد فعل کرتے ہین
اور نطق کس کے حکم سے اور بصر کس
کے حکم سے علی ہذالقیاس تمام حواس
ظاہری اور باطنی کس کے حکم سے اپنے
فعل کے فاعل ہوتے ہین۔
جواب سماعت ایک قوت عالمگیر ہے
اوس سے حصہ ہر ایک کے کان کو ملا ہے
اسیطرح بصر اور نطق اور تمام حواس
کی قوت کو سمجہو ان سب کا موکل وہ
نور ہے کہ جس کے جاننے سے عارف راسخ
دم اور ثابت قدم ہوتا ہے اور جب
اس جسم فانی کو چہوڑتا ہے مکت
پاتا ہے اوس موکل کی ماہیت جاننے

اور تم جو سب بہوشت ہو وہان
دخل نہین کتہیر ہو اور وہان
بہوک اور پیاس بہی نہین ہوتی
ہے اور کیسیطرح کا سوچ اور بچاؤ
بہی نہین رہتا ہے غرضکہ بہہ تن
سمروپ ہے اور مین سنتا ہون کہ
جگ کے کرنے سے وہان رسائی
ہوتی ہے آپ صاحب کمال ہین
ضرور اسکی کیفیت جانتے ہونگے
پس مجہہ کو مفصل سمجہا دیجے
۱۳ - ملک الموت نے کہا کہ
وہ جگ جس سے اس تعریف کا
بہشت ملتا ہے اوسکا موکل وہ
ہے جو بہ صورت کل عالم کی ہستی ہے
اور اوسکا مسکن گویا فی الحقیقت
کا دل ہے - وہ سب سے پیشتر
اور سب سے بڑا ہے اور سب
قسم کے جگ اور اون کے موکلون
کی صورت اور صفت سے جدا ہے
چنانچہ اوسکے کان مین بموجب
بید کی تحریر کے سمجہا دیا اور جب
نچکیتا اچہی طرح لطافت کو سمجہہ گیا
ملک الموت نے دعا دی کہ عالم مین
جگ تیرے نام سے مشہور ہوگا
اور ایک مالا جسمین بہشت فایدے
ہے اوسکو عطا کی اور نام اوس
جگ کا ناچ کیت مقرر کر دیا اور
کہا کہ جو کوی تین مرتبہ اس جگ کو
قرات کرے اور سمجہے اور تعمیل کرے
ماں اور باپ اوسکے حق مین
خوش ہووین -

تین مرتبہ کے عمل کی تعریف

۱ - خیرات - ۲ - جگ ۳ بید کا پڑہنا
صورت کل عالم کے موکل کی اور جگ
کی آگ کی ایک ہی ہے - جو کوی ہمیشہ
کو کہ بہہ ہم اشارہ ہین مگر بہہ ہی ہے

بموجب علم بید کے جانے اور یقین کرے
وہ آرام اور تسیر دوام حاصل کرتے
جو اس ناچ کیت کو سمجہے اور اسکی
سمجہہ کے موافق عمل کرے وہ تمام
سنگریہ کی جگ کی اپنے جسم مین
تصور کرے اور دوام سے اتصال
نادانون اور صاحبان غضب
اور شہوت اور حسد اور لالچ
آزاد ہو جاوے اور یا ندوہ غم
ورجا سے فارغ ہو کے بہشت اعظم
کو پاوے کہ بہشت کا دینے والا
گیان ہے
۱۴ - نچکیتا نے کہا تیسری آرزو یہہ
ہے کہ مردون کے حق مین روایت
مختلف ہین
۱ - بعضی کہتے ہین کہ جو کچہہ تہا یہہ جسم
تہا جو اختلاط پنج عنصر سے مرکب
ہوا اور حرارت غریزی سے متحرک
ہوا جب وہ گذر گیا یعنی مر گیا ہر
ایک عنصر متفرق ہو گیا اور کچہہ
باقی نہین رہا جسکا مذکور ہو -
خلاصہ یہہ ہے کہ جو آتما کو کوی شئے
مثل جوہر لطیف کے نہین جانتے
ہین اور جسم کے ہمراہ عقل اور
قوتون کی روح کو فانی سمجہتے ہین
۲ - بعضے کہتے ہین کہ جو آتما عقل اور
بدن اور دل اور حواس سے جدا
ہے بعد جدا ہونے جسم سے جیسے
عمل کیے ہوتے ہین ویسے مکان
مین جاتا ہے -
۳ - تم کہو کہ سچ کیا ہے اور حقیقت
اسکی کیا ہے اور اصل اسکی کیا تہی
۱۵ - ملک الموت نے جواب دیا کہ
اسکی کیفیت واجبی برہما اور تپسی
اور مہیش بہی جانتے ہین اور ان
کو بہی با وجود اس فضل و کمال کے کم

عقل کل مین نوع بہ نوع کے ایسے
وہم اور قیاس سے شک ہین
اور یہہ جواب سخت مشکل ہے
مین کیا کہون سخت حیران ہون
اور بات پوچہہ
۱۶ - نچکیتا نے کہا کہ جب یہہ جواب
ایسا مشکل ہے کہ کسیکو اسپر علم نہین
پہنچتا ہے تو آپ اپنی راے کے موافق
فرماوین کہ میرے واسطے وہ بہی
مفید ہوگا -
۱۷ - ملک الموت نے جواب دیا کہ
دولت دنیا اور کثرت اولاد و احفاد
سلطنت روے زمین اور زیادتی
عمر اور اقسام نعمت طعام اور
شراب اور لباس اور ...
جو کچہکو درکار ہے طلب کر -
حقیقت استفسار نکر کہ بعد مرنے
کے کیا ہوتا ہے کہ کہنا اسکا مشکل
ہے اور سمجہنا اشکل - اگر کوی مرکے
زندہ ہوتا - تو وہ اجبی کہتا جو معلوم
ہی نہین وہ کیا کہون
۱۸ - نچکیتا نے کہا کہ جن نعمتون سے
تم متوقع کرتے ہو یہہ سب فنا پذیر
ہین جدا جانے کل کون ہے کہ
مرنے کے بعد یہہ سب ہیچکارہ
ہو جاتے ہین اور ان کے پانے سے
پیاسہ والا سیر بہی نہین ہوتا ہے
اور افزایش کو حریص رہتا ہے
پہران کو مین کیا کرون جب مین
آپسے عظیم المرتبت کے حضور مین
حاضر ہوا مجہکو تحقیقات اور طلب
نعمت عظمی کی چاہیے اور جزو کے
حقیقت اشیا کا طلب کرنا بہی
پسند ہمنی ہے - تمام جہان پیری
اور موت اور عاقبت کے خوف
سے ڈرتا ہے پس مین آپ کی مہربانی

صفت اسکا بیم اور رجا سے نجات حاصل
کرون اور یہہ سوال سے میری مراد
ہے۔

۱۹۔ ملک الموت نے کہا دنیا مین دو
چیزین ہین ایک نیکوی دنیا دوسرے
نیکوی عاقبت۔ ان دونون کی
قید مین تمام جہان پہنستا ہے اور
ان دو مین سے ایک کو ہر کوئی
چاہتا ہے پس اسکی حقیقت مین
کہتا ہون۔

۱۔ ان مین جو کوئی نیکوی آخرت کی
چاہتا ہے وہ محمود ہے
۲۔ جو کوئی نیکوی دنیا کی چاہتا ہے
وہ آخرت کی خوبی سے محروم رہتا
ہے۔
۳۔ عالم اور عاقل کو چاہیے کہ
عاقبت کی نیکوی کا طالب ہووے
اسیطرح فقط دنیا کی دولت کے خواہان
ہوتے ہین اور وے سب نعمتا
جنکو بہت خرابی جمع کرتے ہین
آخر کو [illegible] محروم ہو جاتی ہین
[illegible] کوئی چیز
محسوسات کی طلب نکی اور دنیا
اور عقبی کی [illegible] نتیجہ اوس سے ایک
دوسرے کے خلاف ہین تو طالب
راہ معرفت کا ہو ایسی تو لائق تعریف
کی ہے۔
جاہل اور غافل خواہش لذات کے
دنیا اور عقبی مین کرکے بہت تکلیف
اوٹھاتے ہین اور حقیقت سے
ناواقف رہتے ہین بعضی سمجھتے
ہین کہ جو کچھہ ہے یہی عالم ہے اور
[illegible] بعضی [illegible]
[illegible] کرتے ہین
جیسے میرے جنگل مین پہنستے ہین
حیران رہتے ہین حق کی معرفت

کرنے والی اور دوسری راہ کے نصیحت
اور سمجھنے اور دیکھنے والے کم ہین کیونکہ
اس رمز کے سمجھنے کو ذہن رسا چاہیے
سمجھانے والا بہی جب ایسا ہو کہ آتما
سے وصل ہوگیا ہو تب لایق تعلیم کے
ہو سکتا ہے کیونکہ وہ نہایت لطیف ہے۔
اور محسوسات سے بتایا نہین جاتا
ہے جس نے بید کی رمز دلیل سے
سمجھی ہو وہ لایق ارشاد کے ہے۔
تو نے ضرور دنیا اور اوسکی لذات
کو فانی سمجھا ہے تیرے برابر کوئی
سایل بہی مین نے نہین دیکہا۔
افسوس جنہون نے بہی کبہی مرتبہ عکس
کے اور بہشت کی امید مین پہنسا
ہو لیکن اگر مین عکس نہ کرتا اور طالب
لذات محسوسات کا نہ ہوتا تو خوف
ہوتا اور مین عین [illegible] تہا اور محتاج
[illegible] تہا تو [illegible] سے بہی
بہتر ہے کہ او نہین بہی خواہش
بہری ہے کہ اوس سے خواہش
پیدا ہوتی ہین اگر چہ امید نتیجہ
نیک اور نیک افعال ایک مرتبہ
رکہتی ہین لیکن اس سے بہی بہتر
مرتبہ وہ ہے کہ بیم اور رجا سے آزاد
ہو وے۔
جس مرتبہ کا تو متلاشی ہے وہان تک
بڑے بڑے اولیا بہی نہین پہونچتے
ہین کہ اون کی خواہش سد راہ
ہو جاتی ہین اور کمال دانش سے
خواہش دور ہوتی ہے جو دانا ہین
وے خواہش محسوسات ظاہری اور
باطنی اور دنیاوی اور عاقبت کو ترک
کرتے ہین اور دل کو جیو آتما اور جیو
آتما کو دل سے ملا دیتے ہین پس وے
نور اعظم سے وصل ہوکے بیم اور رجا
سے آزاد ہو کے عین سرور ہو جاتے

ہین اور آتما کو سمجھتے ہین کہ ہم ہین
لیکن اس بدن کو جو فنا ہونے والا
ہے آتما نہین جانتے ہین اور آتما کو
محسوسات سے جدا جانتے ہین اور
مین یقین کرتا ہون کہ او[illegible] گہر کا
دروازہ تیرے واسطے کہل گیا ہے
۲۰۔ نچکیتا نے کہا وہ آتما کہ نیک
اور بد اور اون کے نتایج اور
ماضی اور حال اور استقبال اور
خلق اور خالق اور مخلوق اور
نفی اور اثبات اور شک اور یقین
سے منزہ ہے اوسکی کیفیت کو
ارشاد کرو۔
۱۲۔ ملک الموت نے کہا جو کچھہ تمام
بید دل مین لکہا ہے اور عبادت اور
ریاضت اور ترک لذات سے
غرض ہے معلوم کرنا اوسکی حقیقت
کا ہے اور وہ فقط اوم ہے یہی
پرنو ہے اور سب سے برتر ہے اگر
اس مطلق کو سمجھی مطلق ہو جاوے
اگر اوسکو مقید سمجھے مقید ہو جاوے
۲۔ یہی مطلق ہے اور یہی مقید
اور یہی مفرد ہے اور یہی مرکب
اور یہی وسیلہ اوس کے پانے کا ہے
مثل اوس کے دوسرا کوئی وسیلہ
نہین ہے۔
۳۔ اس کے علم سے منتہاے مراتب
کو پہونچتا ہے۔
۴۔ آتما نہ پیدا ہوئی نہ مرے گی
اور جو موجود ہوا وہ معدوم ہوگا
۵ نہ اوس سے کچھہ پیدا ہوا نہ اوس
سے کچھہ پیدا ہوگا اور نہ وہ کسی
سے پیدا ہوا ہے۔
۶۔ وہ بحالت خود دایم اور قایم
اور بے زوال ہے۔
۷۔ بدن کے مرنے اور شکست ہونے

۱۴ ۔ تعریف سے یا پرے جو اوسکی
حقیقت کو سمجھے وہ خوف مرگ سے
ایمن ہو وے اور سرور دائمی پاوے
۱۵ ۔ جو عالم کو بہروہ دیکھتا ہے
وہ نتیجہ نیک پاوے کہ جو شخص راہ
سے غافل ہین سخت گمراہ و رنج
اور بدبختی مین مبتلا ہین اور وہم باطل
کے زعم مین اُن کے سخت نقصان
اٹھاتے ہین ۔
۲ ۔ آتما کو ہرگز کوئی نہین پہچانتا ہے
اسکا سبب یہ ہے کہ تمام خلقت
کو اپنی خواہش سے ہٹا کے باہر کی طرف
متوجہ کر دیا ہے پس بیرونی محسوسات کو
دیکھتے ہین اور وہ جو آتما ان کے
اندر ہے اوس کو نہین دیکھتے ہین
۳ ۔ وہ مالک ہے جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے ۔
۳ ۔ جو کوئی دانا اور صاحب ہمت
ہے وہ حواسون کو باہر سے اندر کرکے
آتما کو دیکھتا ہے اور نادان بچون
کی طرح گرفتار محسوسات ظاہری کا
رہتا ہے
۴ ۔ پس نادان کی حالت دام مین
خیالات مرگ اور غم اور رنجا اور
بہشت اور دوزخ لگے رہتے ہین
اور کسی طرح اوس سے باہر نہین
نکل سکتے ہے
۵ ۔ جو غافل اور عاقل ہین اوس
چیز سے جو فانی اور محسوسات کے متعلق
ہے نظر نہین کرتے اور بے زوال کو
تلاش کر کے قابو کرتے ہین ۔ وہ جو بدن
مین متصرف ہے اور بتصرف حواسون
پیدا کرتا ہے اور رنگ اور بو اور لمس
وغیرہ سے لذت لیتا ہے وہ جیو آتما ہے
ہر ایک حس دوسری مدد کا کام کرتی ہے ۔
دوسری مدد کے کام مین متصرف نہین

ہو سکتی ہے اسی دلیل سے معلوم
ہوتا ہے کہ جیو آتما بدن سے
جدا ہے اور سب پر محیط ہے اور
جیو آتما آتما ہے ۔
۶ ۔ جو سپنا نہین دیکھتا اور بیداری
مین دیکھتا ہے وہ کامل ہے اور
محیط ہے ۔
۷ ۔ حکما اسکی حقیقت کو تحقیق کرکے
بے اندوہ ہو جاتے ہین
۸ ۔ جو جیو آتما کو شہد لیپ اور لینے
والا لذتون کا جانتا ہے وہ ماضی
و حال و استقبال پر قادر ہو جاتا
ہے پس خوف موت اور عاقبت سے
ایمن ہوتا ہے ۔
۹ ۔ جب معلوم ہوا کہ جیو آتما اور
آتما واحد ہے اور اول خلقت ہرن
گربہ ہے اور وہ درمیان سوراخ
دل کے مقیم ہے اور یہ سب مقید ہونے
کے اعضا مین محجوب ہے پس یہ مقید
وہی آتما ہے کہ ہرن گربہ کا صانع
ہے وہ پیدا ہوگئے تمام دیوتا اور
حواس اور دیگر انہ لذات محسوسات
ہوا ہے ۔
۱۰ ۔ وہی عناصر ہے اور عناصر آتما
ہین آگ جو لکڑی مین محجوب ہے
دیوتا احتیاط سے پوشیدہ رکھتی ہین
مثل حمل کے کہ شکم مادر مین رہتا ہے ۔
۱۱ ۔ سید خوان ہشیار ہر روز دونون
ڈھالتے کسی چیز کے آگ مین آگ
کی تدبیر کرتے ہین ۔
۱۲ ۔ آفتاب کہ ہوا کے لباس مین
و ... کر کے ہوتے ہین پس مقام
سپاس سے طلوع ہوتا ہے اور مقام
مقرری مین غروب ہوتا ہے یہ محال
نہین کہ اپنی جائے معین سے تجاوز
کر کے جہان آتے جا نہین سکتا ۔ وہ

مکان بہی آتما ہے ۔
۱۳ ۔ جو آتما دل مین ہے اور حق
ہے اور علم ہے اور عین سرور ہے
وہی آتما ہے
۱۴ ۔ جو آتما کو جدا جدا جانتا ہے
وہ کہین جاوے اور کوئی عمل کرے
آفت اور اندوہ سے خالی نہین
ہے ۔
۱۵ ۔ پس چاہیے کہ ہمیشہ دل مین
تصور کرے اور غور سے سوچے
پس معلوم کرے کہ مین وہی آتما ہون
کچھ جدائی جیو آتما اور آتما مین نہین
ہے ۔
۱۶ ۔ جو مین اور تو اور وہ جانتا ہے
اور قوم مین اور مقام مین نوع بہ نوع
سے تفاوت سمجھتا ہے اور حقیر اور
شریف تصور کرتا ہے وہ کم بخت
ہے ۔
۱۷ ۔ جو کل شے مین اوسکو محیط سمجھے
وہ موت سے نہ ڈرے اور بہشت
اور دوزخ کو یکسان سمجھے اور جو
اپنے مین آتما یعنی برہم کو سمجھے وہ
دوسرے سے کسی شے کچھ نہ مانگے اور
نتایج کی امید کرے ۔
۱۸ ۔ آتما کو مثل مینہہ کے تصور کرو
اور مینہہ پہاڑ اور دریا مین یکسان
برستا ہے او پہاڑ کی بلندی سے
نیچے آتا ہے ۔
۱۹ ۔ سب پیدائش کل عالم کی آتما ہے
۲۰ ۔ جو صفات کا نگران رہے وہ
صفات مین گرفتار رہیگا جیسے کہ صاف
پانی صاف برتن مین نظر آوے
اور رنگین مین رنگدار پس وہ
آتما صاف دل مین صاف نظر آتا ہے
اور کثیف مین کثیف ۔
۲۱ ۔ جیو آتما کی روشنی سب جگہ

سترستون غود عبارت ستوگن اور
رجوگن اور تموگن سے ہے۔
۹- دروازے سے اشارہ ہے دو کان
اور دو آنکھہ و دو سوراخ ناک و
ایک سوراخ موہنہ اور دو سوراخ
شرمگاہ سے۔ پانچ دیوتا اشارہ
ہے پانچون پران سے کہ پران اور
اپان اور بیان اور اودان اور
سمان ہین۔
۹- اس ہیئت مجموعی کو ایک گھر
فرض کرکے دل کے سوراخ مین قرص
آفتاب کا تصور کرے۔
۱۰- اور آفتاب کے قرص کے شعلہ مین
پرنو کو اور اوسمین مثل شعلہ چراغ اوپر
کو رواں تصور کرے۔ اور اوس کو
عین نور ذات پاک کا فرض کرے
اور اسی تصور کو کامل کرے۔
۱۱- اس ترکیب سے جوگی اور سالک
وقت ترک کرنے جسم کے دایرہ آفتاب
مین سوراخ کرکے راہ سے رگ سکھمنا
کے برہمانڈ کو توڑکے پرم لوک کو جاتے
ہین
۱۲- جو کوئی کاہلی اور غفلت سے یہہ
شغل نہین کرتے ہین کم بخت ہین اور
مشغول ہوتے ہین وے اس
ترکیب کی برکت سے عین سیدھے
جاتے ہین اور منزل مطلوب کو
پہونچتے ہین۔
۱۳- صبح اور دوپہر اور شام کو
یہہ عمل ہر روز کیا کرے اگر ہر وقت نہ
ہوسکے۔ اور وقت کرنے کے اس
اوپ نکہد کو بھی واسطے دریافت
دستور کے مطالعہ کرے اور پرمیشر
کا بھروسا رکھے۔

۲۴- جوگ تت اپنکہد

یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ۲۱ اور اتہربن بید مین بہ نمبر ۱۲ ہے جوگ کے اور حبس نفس اور ذکر کے ادب مین پرجاپت کا قول

ا- سب سے بزرگ مرتبہ مین البتہ
ہین وے بھی جوگ کیا کرتے ہین اور
ہمیشہ دھیان مین اوس کے جو محیط
عالم کا ہے رہتے ہین۔ حیف ہے
کہ دنیا کے آدمی اوس نور منور کو
جوکہ سب کے دلون مین بہرا ہے
خیال نہ کرکے اور بہولکے محسوسات
کی طرف جو کہ فنا ہونے کو ہین
مشغول رہین۔
سخت نادان ہین وے کہ جس
پستان سے طفولیت مین دودہ
پیتے تھے اوس پستان کو جوانی مین
ہاتھہ مین پکڑ سبب لذت کا جانتے
ہین کیونکہ جسم عورت کے متعدد ہون
پستان وہی ہین کیا غفلت ہے
کہ جس دروازے سے برآمد ہوتے
ہین اور وقت برآمد تکلیف پاتے
ہین پھر اوسی دروازے مین داخل
ہونے کو لذت تمام سمجھتے ہین جس
صورت کو کبھی ماں کہتی ہین اوسی
کو جورو فرض کرتے ہین اور جس
ہیئت کو پدر کہتی تھے شوہر سمجھتے
ہین اور پسر کو فرض کرتے ہین۔
۲- غور سے دیکھو تا کہ معلوم ہو کہ جو
باپ تہا وہی بیٹا ہو جاتا ہے
جیسے کہ چرخ چوب چاہ کی دولچی
جو چرخہ کے اوپر چڑہتے ہین خالی
ہوتی ہین اور تلی کی بھری جاتی
ہین اسی غفلت اور نادانی مین
تمام عالم سیر کرتا ہے اور راہ خلاصی
اور نجات کی تلاش نہین کرتا ہے
۳- آدمی کو چاہیے کہ اپنے خالق
کا تصور کرے اور اوس نور
پاک کو یاد کرے۔
۴- اوس کے تصور کو اور ذکر کو
اوم کا لفظ سب سے اعلے ہے اسکے
۴ حرف ہین۔ ا- تین حرف تینون
عالم سے اشارہ ہے بہشت اعراف
دوزخ بالائے آسمان خلا دنیا
سُرگ فضا مرت لوک
۲- تینون بید سے اشارہ ہے
رگ بید ججر بید شام بید
۳- تینون دیوتاون سے اشارہ
ہے برہما بشن مہیش رجوگن۔
ستوگن تموگن۔
۴- تینون آگ سے اشارہ
ہے آگ عنصری آگ آفتاب
حرارت غریزی اور یہہ حاوی
تمام محسوسات کے ہین۔
۵- وہ جو نصف حرف ہے کہ مثل
نون غنہ کے ملفوظ نہین ہوتا ہے
وہ پرم پد ہے جیسے کہ پہول مین خوشبو
اور دودہ مین مکہن اور تل مین
تیل اور پتہر مین سونا اور جسم
مین جان۔
۶- سینہ مین جو دل ہے وہ مشبہ
گل کنول کی ہے اور نال اوپر کو
اور منہ پہول کا تلے کو اور اوس
کے درمیان دل اصلی ہے۔
۷- پہلے حرف پر نو کے کہنے سے
دل پاک ہوتا ہے۔

دوسرے حرف کے پڑھنے سے دل شگفتہ ہوتا ہے
تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز انا ہو کی ظاہر ہوتی ہے۔
چوتھے درجہ مین جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے۔
۷ - جب دل صاف اور پاک مثل بلور کے ہو جاوے شغل لطیف اوس پاک نور کی کہ آفتاب کے نور سے زیادہ منور ہے انعکاس کرے
۸ - اگر اس طرح سے تصور قائم ہو اور یہ چاند مین روشنی نہ آوے تو نوون دروازے کہ جن سے ہوا بر آمد ہوا کرتی ہے مسدود کرے۔
۱ - مقعد کا ۲ آلہ تناسل کا دونو پاون کی ایڑی سے ۳ اور ۴ دونو کان کو دونون انگشت ابہام سے ۵ - ۶ دونو آنکھ کو دونو انگشت سبابہ سے ۷ اور ۸ دونون ناک کے دونو انگشت وسطی سے ۹ یعنی دونون لب انگشت خنصر اور بنصر دونون ہاتھ کی سے
۹ - اسکا نام کنہک ہے یعنی حبس دم بزرگ اور اس شغل سے ہمت ہوتی ہے۔
۱۰ - نفع حبس دم سے یہہ ہے کہ حبس سے حواس کا وہ چراغ کہ بدن کے گھڑے مین ہے ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور گل ہونے نہین پاتا اور تمام جسم کو منور کرتا ہے
۱۱ - جس جگہ دونون ناک کے نتھنون کے سوراخ اتصال پاتے ہین اوسکو شہر جسم کا کہتے ہین اوسکو غور

کرے۔
۱۲ - تقلیل اور برکت اس جوگ سے جاہل اور جہل اور وبال اوس عشق حقیقی کا میسر ہو پس تمام تفرقہ دافع ہو دین اور ہمیشہ ہمیشہ سرور حاصل ہو۔ فہو المراد

۲۵ - امرت ناواپ کہہ
یہہ سفر اکبر ہین بہشت ہم
اور انہر جتا ہیدہ ہین بہ نمبر

۲۶
حبس نفس اور علم کی تعریف

اس ہر بشر کو چاہیے کہ سب کاموں سے علم کو مقدم سمجھے۔ کہ یہہ ذریعہ بہتری دونون جہان کا ہے اور جو مقلد کو سو خوش کرتا ہے اور مطلب کو پریشان کرتا ہے پڑھا کو پڑھے اور حفظ کرے اور غور کرے اور مکرر پڑھے اور اوس کے معنی سمجھے اور معلوم کرے کہ شغل کو واسطے دفع کرنے تاریکی کے ہاتھ مین لیتے ہین کہ روشنی سے ٹھوکر نہین لگتی ہے۔
۲ - تاریکی مین جب چلنا پڑتا ہے مثل اندہے کے دوسرے کا ہاتھ پکڑنا پڑتا ہے جب کمال حاصل ہو جاوے اور ہر قسم کے منقول اور ہر انواع کے معقول سے فضیلت پاوے مباحثہ علمی بھی چھوڑ دے کہ علم الہی سب سے آخر ہے جب وہ حاصل ہوا گویا روز روشن ہو گیا پھر مشعل کی

ضرورت نہین ہے۔
۴ - جو اس مرتبہ اشراق کو پہونچے وہ پابند تیم اور وابستہ کا نہین ہے جو بغیر تحصیل علم کے باطنی اوس مرتبہ کا ہو وہ نادان ہے کہ اندہے سے آنکھ والون کے کام درست اور اچھے نہین ہوتے ہین۔
۵ - فضیلت انسان کو فقط علم سے ہے بے علم اور حیوان دونو برابر ہین بلکہ انسان حیوان سے کمزور ہین۔
۳ - اصل مطلب کے پانے کی راہ یہہ ہے کہ اول علم سے کوشش کرے یعنی لہر اثر اوس کے سمجھے اور مستقر گین یعنی بہشت کو صفت رکھے بہشت اور نا امیدی والا اعراب کا اور برا لینے والا خواہشون کا جو تمام عالم کی نعمت سے لیتے ہین اور تمام خیالات اور حواس ظاہری اور باطنی کو دور یعنی فانی اور فنا کرنیوالا سمجھے اور اوسپر استقلال سے جمے اور مرا تب ثلاثہ عناصر کثیف یعنی پرجا پت اور لطیف یعنی ہرن گربہہ اور الوہیت یعنی برہم سب کو چھوڑ دے اور نا چیت سمجھے پھر اوس منزل اور مرتبہ کو دریافت کرے جہان صوت اور آواز کو رسائی نہین ہے اور لفظ بھی وہان نہین رکھا جاتا ہے۔
۳ - اس دولت کے پانے اور اس نازنین سے ہم آغوش ہونے اور اس محل مین پہونچنے اور اس آبحیات کے پینے کو چھ شرط ہین
۱ - پرتیاہار یعنی ضبط کرنا حواس عشرہ ظاہری اور باطنی کا۔
۲ - دہیان یعنی تصور استغراق کے۔

۲۔ پرانا یام یعنی حبس نفس
۳۔ دھارنا یعنی دل کو باندہنا ایک چیز خاص سے یعنی عشق حقیقی ۔
۵۔ تریک یعنی حیرت کو دلایل عقلی سے دفع کرکے مرتبہ بہ مرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا ۔
۱۱۔ سمادہ یعنی استغراق مین ایسا شاشت کرنا کہ پاؤن پیچھے کو نہ ہٹے بلکہ آگے کو بڑہے غرضکہ بجاے خود قایم رہے اور کثافت حواسون کو تمام جلاوے تاکہ رادھنگ یا بد کوئی نہ ستاوے جیسے سونا اور رنگ معدن سے مٹی پہرے نکلتی ہین اور طالب اوسکا خاک کو جلاکر سونا صاف اوٹھالیتا ہے اسیطرح یہہ حواسون کی خواہشون کو خاک کر اوس نقد خالص کو اوٹھالے
۴۔ سمادہ حبس نفس سے بخوبی ہوتی ہے اور یہہ اسکی خوبی ہے کہ تصور پر قایم رہتا ہے ۔
۵ حبس نفس کے تین جز ہین ۔
ا کا نام پورک یعنی کشش کرنا دم کا اوپر کی طرف ۔
۲ کا نام کنبھک یعنی روکنا دم کا دماغ مین ۔
۳ کا نام ریچک یعنی چھوڑنا دم کو واسطے اخراج کے ۔
۶۔ جبکہ دم کو دماغ مین روکے جس قدر امکان ہو اوم کا ذکر کرے جب دم کو رہا کرے یعنے اندر سے کھینچ کے باہر کرے اور یہہ تصور کرے کہ جو ہوا آکاش سے ہوت آکاش مین جسد کے داخل ہوی ہے اوسکو پھر مین اوس کے گمرہ مین شامل کرتا ہون جب دم کو

کشش کرے یہہ ترکیب کرے یعنی جسطرح کنول کے پھول کی ڈنڈی کو پانی سے ایک سرا لگا دوسرا منہ سے لگا پانی کو اوپر کھینچتی ہین اسیطرح ہوا پران کو اندر موتہد کے کشش کرے اور پھر اس حالت مین دم کو باہر نکلنے نہ دے اور زیادہ آنے بھی نہ دے اور کسی عضو کو اوس حالت مین متحرک نہ کرے اور وہ ہوا جو کسی مقدار جسم مین بھری ہے اوس کی حفاظت کرے
۶۔ اس حبس نفس سے مثل اندہے کے آنکھہ اور بہرے کے کان اور آپ بے حس مانند چوب کے ہوجاتا ہے پھر منزل مقصود کو پاتا ہے ۔
۷۔ چونکہ عزیمت اور فتح دل کے تعلق ہے جو دل کو معہ اوسکی حواسون کے آتما کی طرف متوجہ کرے ۔ اور کوشش کرے کہ پھر وہان سے سرکنے نہ پاوین اسی کا نام دھارنا ہے ۔
۸۔ یعنی لغوی ۔ دل کو آتما سے لگانا دھرنا ہے ۔
۲۔ قول بید پر یقین کرنا ترک ہے ۔
۳۔ تمام اجسام اور اجرام مین آتما کو برابر جاننا استغراق اور سمادہ ہے ۔
۹۔ آسن کی ترکیب جہان کہ آرام ملے اور پریشانی خاطر نہ ہو اور کسی طرح کا وہم اور شک وہان پیدا نہ ہو اور زمین بھی ہموار و صاف و پاک ہو وہان گھاس کو بچھاکے فرش کرے اور بیٹھے
۲۔ استقلال کو دل کا حصار سمجھے کہ آتما کل اشیا محیط ہے اور ہر طرف ہے اور وہ میری محافظ ہے ۔
۴۔ پیرنو کا دھیان دھرے ۔

۴۔ واسطے نشست کے مربع خواہ دوزانو یا جسطرح کہ دل چاہے اور عادت ہو غرضکہ تکلف نہ کرے اور تصدیعہ نہ اوٹھاوے بیٹھے ۔
۵۔ اپنا منہ شمال کی طرف کرے ۔
۶۔ ایک اونگلی سے ایک نتھنا ناک کا بند کرے
۷۔ دوسرے نتھنے مین ہوا کو کھینچ کے دوسری اونگلی سے بند کرے کہ دم نہ نکلنے پاوے
۸۔ پیرنو کو غبن حرارت کہ دل مین ہے جانے اور اوم کو برہم جانے دم کو روکے رہے اور یہہ خیال رکھے
۹ کہ ذکر اوم سے تمام کثافت دور ہوتی ہے اور برہم مین حرارت ہے پس ذکر قلب سے کرے
۱۰۔ اول اوم کی حقیقت سمجھ کے شغل کرے اور ایک مرتبہ کی کشش مین ۸۰ مرتبہ اوم کا تلفظ قلب سے کرے
۱۱۔ جب استعمال ہوجاوے جسقدر زیادہ ہو سکے عدد مین زیادہ کرے ۔
۱۲۔ جب تلے کو چھوڑنا چاہیے دم کو ناف سے کھینچ کے اوپر کو لاوے اور ناک کے نتھنی سے رہا کرے ۔
۱۳۔ احتیاط چاہیے کہ اوس حالت مین نظر اوپر اور تلے اور یمین اور یسار کو نہ ہو اور کوی عضو حرکت نہ کرے اور بے حرکت بیٹھا رہے ۔
۱۰۔ پانچ چیز کی تمیز پیدا کرے ۔
۱۔ عادت ضبط کرنے دم کی ۔
۲۔ مقدار وقت روکنے دم کا ۔
۳۔ حد کھینچنے دم کی ۔ اور حد چھوڑنے دم کی
۴۔ دلکو ایک طرف رکھنا ۔
۵۔ جیو آتما اور پرم آتما کو ایک جاننا

جبکہ حبس دم کو شروع کرے ابتدا
مین ذکر اوم فقط بارہ مرتبہ ایکدم
مین کرے آہستہ آہستہ پہر مشق
سے زیادہ کرے -
۱۴ - اسمین تصور پرنو کا رکہے
اور تصور کرے اور ہر قسم کی آواز
اور حرف اور روشنی وغیرہ سے
برتر سمجہے اور جانے کہ یہی باعث
حیات ہے غرضکہ اسیطرح راہ
حق کو تلاش کرے - دروازہ آمد
رفت پران ایک سوراخ دل مین
ہے اوسکا نام سکہمنا رگ ہے اور
وہ ام الدماغ مین سے راہ رکہتی ہے
یہہ پل مشہور ہے وجہہ یہہ ہے
کہ راہ پار اوترنے کی ہے ورنہ
بصورت پل کے نہین ہے -
۱۵ - عارف کے پران وقت مرگ
کے اس رگ سے خارج ہوتے ہین
۱۶ - سالک کو بموجب تفصیل کے
چاہیے کہ چہوڑدے اور ترک کرے
۱ - غصہ ۲ - کاہلی ۳ - بہت سونا
۴ - بہت جاگنا - ۵ - بہت کہانا
۶ - فاقہ کرنا ۱۷ - جو تین مہینے تک
یہہ عادت کرے اور کسی روز خلاف
نہ کرے آپ سے آپ وہ حالت
پیدا ہووے کہ چوتہے مہینے مین تمام
دیوتا اوسکو نظر آنے لگین اشارہ
یہہ ہے کہ راہ ملکوت کی اوس پر
منکشف ہووے پانچوین مہینے مین
خوبصورت اور سیرت دیوتا ون
کی پا جاوے چہٹے مہینے مین سب
سے آزاد اور برتر ہوکے عین
ذات ہو جاوے اور پرنو کا شغل
کیا کرے
۱۸ - پانچ ماترا کے شغل اور سمجہ سے
راہ مشغول زمین کی پاوے کہ زمین

بہی پانچ عنصر رکہتی ہے رنگ - بو
مزہ - لمس - آواز - چار ماترا کے
شغل سے پانی کی کیفیت حاصل کرے
کہ پانی مین چار صفت ہین یعنی سوا
بو کے اور سب ہین - تین ماترا کے
شغل سے آگ کا مرتبہ پاوے کہ اس
مین مزہ بہی نہین ہے - دو ماترا
کے شغل سے ہوا کا مرتبہ پاوے
کہ اس کے رنگ بہی نہین ہے ایک
ماترا کے شغل سے بہوت آکاش کا
مرتبہ ملے کہ اسمین فقط آواز ہے
۱۸ - پہر جس مرتبہ مین ہے کسی
ماترا کو وہان گنجایش نہین ہے وہان
اندیشہ کو جگہ نہین پس اندیشہ
بہی نہ کرو -
۱۹ - ایسا سمجہنا اور سوچنا بہی مشبہ
ہے اور اپنے کو آپ جاننا اور اپنے
مین مشغول ہونا بہی تشبیہ ہے -
۲۰ - مقعد سے سینہ تک اور
گلے سے سینہ تک تبیس انگشت
کی وسعت ہے اوسمین پران جو
مقیم ہے اوسکا نام جیو آتما ہے
اور کسی کو پران کہتے ہین اور
تنفس کو پران اسواسطے کہتے ہین کہ
جیو آتما اوس کو متحرک کرتا ہے -
۲۱ - اکیس ہزار چہہ سو بار پران
کو ہوا حرکت دیتی ہے یعنی اتنی ہی
مرتبہ آدمی روزانہ تنفس کرتا
ہے جو اعتدال سے مزاج کو رکہتا
ہے -
۲۲ - پانچون پران اور اپان اور
سمان اور اودان اور بیان اوسی
رگ سے متحرک ہوتے ہین
۲۳ - ۱ - کل کی حرکت ایک لاکہہ تیرہ ہزار
ایک سو ۸۰ مرتبہ ہے
۲۴ - پران باد سینہ مین رہتی ہے

اپان باد مقعد مین سمان باد ناف
مین اودان باد گلے مین بیان باد
تمام بدن مین یعنی سب مسامات مین -
۲۵ - ہر ایک ہوا کے رنگ کا بیان
پران کا رنگ یاقوت کا اپان کا
رنگ بیر بہوٹی کا کہ پران مین رہتی
ہے - سمان کا رنگ بلور اور
گائے کے دودہ کا کہ اپان مین رہتی
ہے اودان کا رنگ صندل کا
کہ سمان مین مقیم ہے بیان کا رنگ
شعلہ آگ کا کہ تمام بدن مین ہے -
۲۶ - جبکہ پران ام الدماغ کو توڑکے
نکلین وہ جہان مرے اوسکو وہ
سب زمین تمام زمین سے بہتر ہوتی
افضل ہے اور جسکو یہہ مرتبہ حاصل
نہ ہو پاک زمین پر مرے - تاکہ زمین
پر بہنا ہوگا
مولف - اس ترکیب مین نہ کچہہ
خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ روپیہ جمع
کرنا اور نہ بہت سے روپیہ لگا کے بیاہ
کرنا تاکہ اولاد ہو اور نہ [illegible] کرنا
اور نہ تیرتہہ کو جانا اور سیر
کرنا اور نہ کسیکا داس بننا اور نہ
اولٹا لٹکنا اور نہ [illegible] اور
نہ [illegible] کو [illegible] اور نہ [illegible]
اور جسم آئینہ کے قرار پہ قربان دینا
[illegible] مین ہوتی ہے جو
آسمان تک کے مرتبہ کو ناچیز سمجہے وہ
کسی [illegible] پروا کرے یہہ مرتبہ بغیر
پڑہنے اوپر کہی اور دوسرے پڑہنے
اور لکہنے کے اور بات سننا کے
میسر نہین ہوتا ہے -

۲۶ مئی ناداونپ کہد
یہہ مراکیس بہ نمبر ۱۱۰۱

حرکت زیادہ نظر آوے وہ اسکی شرح
ہین درج کرو۔

۴ - پیٹ کا موہنہ بطرف نیرت
یعنی گوشہ مابین مغرب اور جنوب
کے ہے جب دل کا اسپر اجلاس
ہوتا ہے خواہش کرنے گناہون کی
ہوتی ہے جیسے چوری اور ڈکیتی
اور جعلسازی اور رشوت خواری
پس تمام جرایم صغیرہ اور کبیرہ کو
اسکی تفصیل تصور کرو۔

۵ - پیٹ کا موہنہ مغرب کو ہے
جب اسمین دل آتا ہے ہنسنا اور
کھیلنا اور خوش ہونا اور ناچ
دیکھنا اور پتنگ لڑانا جو جو ایسی
حرکات ہین اون کو رغبت ہوتی
ہے۔

۶ - پیٹ کا موہنہ گوشہ شمال اور
مغرب مین ہے اوسکا نام بایب ہے
جب دل اسپر سوار ہوتا ہے قصد
سفر کرنے اور حرکت کرنے اور دوڑنے
کو کرتا ہے یعنے حرکت آزادی کو کرنا
ہے۔

۷ - پیٹ کا منہ بطرف شمال کے ہے
اس طرف دل جب جاتا ہے ارادہ
مجامعت اور جو حرکات اس
قسم کے متعلقات ہین اوسطرف
متوجہ ہوتا ہے۔

۸ - پیٹ کا منہ ایشان کون ہے
جو کہ درمیان گوشہ شمال اور
مشرق کے ہے اس طرف دل رجوع
کرنے سے سخاوت اور فضولخرچی
کیطرف ارادہ ہوتا ہے۔

۹ - جب دل کے اندر مقیم ہوتا ہے
ترک لذات اور عجیب خیالات
عالم سے خواہش کرنا چاہتا ہے۔

۱۰ - جب دل کا مالک دروازہ [illegible]
پر دل کے آتا ہے جاگتا ہے یعنی کیفیت
جاگرت کی ہوتی ہے۔

۱۱ - جب اندر دایرہ دل کے آتا ہے
حالت سپن یعنی خواب دیکھتا ہے۔

۱۲ - جب کہ چھوٹی سوراخ ہین کہ
جا دل کے برابر ہے آتا ہے حالت
سکھپت یعنی خواب غفلت کہ بیخبری
عالم سے مراد ہے ہوتی ہے اور آرام
سے سوتا ہے اور خودی سے خبردار
رہتا ہے

۱۳ - جب دل کو چھوڑ دیتا ہے اور
مرتبہ تریا پاتا ہے تب یہ جیو آتما
آتما مین داخل ہو جاتا ہے اور
آواز اناہد سنتا ہے

۷ - جیو آتما تعینات سے جب رہا
ہوکے اناہد سے محو ہو جاوے پرم
آتما و برم برہم ہو جاتا ہے۔

۸ - جب اچھا جاپ پرمشاق ہو جاوے
خیال کرے کہ کس طرح کی آواز تمیز
ہوتی ہے کہ آواز تمیز اناہد دس
قسم کی ہوتی ہے

۹ - دس قسم کی آواز اناہد کی
تعریف

۱ قسم مثل چڑیا کے بچہ کے چون
کی معلوم ہوتی ہے۔

۲ - مسلسل و مکرر چون چون کی
آتی ہے

۳ - آواز گنگولہ یعنی گھنٹہ کی

۴ - آواز سنکھ یعنی ناقوس کی

۵ - آواز بین کی

۶ - آواز تال یعنی تاڑے کی۔

۷ - آواز نے یعنی بانسری کی

۸ - آواز پکہاوج کہ جو نہر کے مارتے
ہی نزدیک کان کے ہوا اوٹھتی ہے

۹ - آواز نفیری عزوری کی

۱۰ - آواز گرج بادل کی کہ ڈڈ ڈ ڈ ڈ ڈ

کے موافق ہوتی ہے۔

۲ - یہ آواز جب تک کان مین
آوین چھوٹتا تاوے اور دل کے
خیال مین ٹھہرا رہتا وے وے سوچین
آواز ناہد ہے۔

مولف - جوکوئی ایکساعت ہوا
کو منتشر ہونے دو فوسے آواز
بند کرکے کان کے اور دسون کان
کے بند کرکے سماعت کرے اور
آنکھ کی حقیقت کسی مشاق سے معلوم
کرے اور اوس کے امتحان کرنے مین
کچھ خرچ ہی نہین ہوتا ہے اور
مشتی مدت کا اقرار ہی نہین ہوتا
ہے۔

۵ - علامت تصدیق ہونے اون
آواز دل کی ہے۔

۱ - آواز سے بدن کے بال کھڑے ہو
جاتے ہین۔

۲ - آواز سے عشق اور محبت دل
مین آتی ہے۔

۳ - آواز سے بدن مین کاہلی پیدا
ہوتی ہے۔

۴ - آواز سے سر گھومنے لگتا ہے
مثل نشہ کے۔

۵ - آب حیات اُم الدماغ سے
تالو کو اوترتا ہے۔

۶ وہ پانی حلق مین پڑتا ہے۔

۷ - کشف و استغراق ہوتا ہے کہ
ضمیر خلایق پر آگاہ ہو۔ اور دور
کی آواز سنتا ہے۔ اور نادیدہ
اشیا کو دیکھتا ہے غرضکہ حواسین
کی طاقت مین سب مثل خوارق
عادت کرسکتا ہے۔

۸ - وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل
سے برآمد ہوتی ہے کہ وساہی
اسکے سننے اور سمجھنے سے عاجز ادرہ

ناف کے رگ سکہنا ہے اور رگ
کثرت سے برنگ سُرخ اور زرد و
سبز اور گلگون اور صندلی اوس
سے پیوستہ ہین اور رگ سکہنا
نہایت باریک سفید ہے وہان
جو اپان باو ہے اوسمین پہونچا وے
جیسے مکڑی تار نکال کے پھر نکل
جاتی ہے اور تار کے راہ سے اپنے
تئین اوپر چڑہاتی ہے اوسیطرح
اوس ہوا کو دل مین پہونچا کے
پھر حلق مین پھر ام الدماغ تین
پہونچا وے اور وہان نگاہ رکہے
۱۳ - پھر دل کی کار و کو عقل کی
سان پر دہرے اور اطمینان
سے تمام نامراد صورت اور صفات
کو قطع کرے - کہ یہہ سبب غیر بینی
اور دوئی کے ہین
۱۴ - اس ترکیب سے جیو آتما اور
پرم آتما ایک ہو جاتے ہین
۱۵ - حربہ اندر کا جو مشہور ہے
یہی ہے اس سے جہل اور نادانی
کا نی جاتی ہے
۱۶ - مرم یعنے راز پوشیدہ اور
رمز سکہنا عبارت ہے اوس
مقام سے جہان نتھنے ناک کے ہر دو
سوراخ مین ایڑا اور پنگلا کے
مجتمع ہوے ہین
۳ - وہان پران باو کو ہر حصے
یعنے چار مساوی بارہ حصے کر کے
نگاہ رکہے جو اسکی حقیقت کو سمجہے
وہ منتہائے مراتب کو پہونچے
کہ وہ محویت پیدا کرتی ہے
۴ - حقیقت یہہ ہے کہ رگ سکہنا
صفت ستوگن کی رکہتی ہے وجہ
یہہ ہے کہ بوقت حبس کے جو ۷۲
ہزار رگ اس سے ملی ہین وے

سب دور ہو جاتی ہین اور راہ رگ
سکہنا کی بستہ نہین ہوتی ہے کہ راہ
آمد و شد پران کی ہے بسبب مشغولی
اور سلوک کے اون رگون کو اون
کے افعال سے باز رکہتی ہے جیسے
تل کو پہول مین بسانے سے خوشبو
ہو جاتی ہے اور پہولیل ہو جاتا ہے
۴ - بوئے نیک اور بد مثل عمل
نیک اور بد کے ہے آدمی جزائے عمل
نیک اور بد سے اوس عالم کو جاتے
ہین -
۵ - جو راہ اون رگون کی چھوڑ کے
اور بند کر دے وہ عالم پاک مین
جاتا ہے
۶ - جو ایسا کرتا ہے وہ دل کو ان
خیالات سے کہینچ کے اور نیک اور بد
سے پاک کر کے گوشہ تنہائی مین
بیٹہہ رہتا ہے اور کسی کی آواز کو
نہین سنتا ہے اور کسیکو اپنے ہمراہ
نہین لیتا ہے اور کسی چیز کی خواہش
نہین کرتا ہے اور سلوک یعنی خلق
اور ادب سے بسر کرتا ہے
۷ - شاہین اور باز جب جال مین
پہنس جاتا ہے اپنے چونچ سے اوس
کے بند کاٹ کے اوڑ جاتا ہے اور
اپنے گہر مین جا پہونچتا ہے اسی
طرح سے جسکو گیان ہو جاتا ہے وہ
تمام بند تعلقات جسمی اور مجازی
کے قطع کر کے جد آکاش مین کہ یہی
اسکی اصل ہے جا ملتا ہے -
۸ - چراغ اور بتی اور تیل وغیرہ
کئی چیز کے اتفاق سے روشنی ہوتی
ہے اون سب کی قوت اتفاقیہ کے
دفع ہونے سے روشنی محو ہو جاتی
ہے اسیطرح سے سزا اور جزا
اوسکی جسنے اعمال کے بدلے کی خواہش

نہ کی معدوم ہو جاتی ہین کہ سوختہ
کو کوئی سوخت نہین کرتا -
۹ - چاہیے کہ جس شخص کو چہری
اور اوسکو چہری کا حرکت دینے
والا اور ترک لذات اور تعلقات
اور تصورات کو اسباب صفائی چہری
تصور کر کے تمام بند دام دنیا اور
عقبی اور اعمال نیک اور تپ وغیرہ
کا ٹے -

۲۸ - ارنگ اُپ نکہد مے سرِ اکبر مین بہ نمبر ۳۵ اور انہرن بیدین بہ نمبر ۲۲ کے ترک دنیا اور لذات بیان ہین

اور الکسا نے کہ بشر کو پرجا پت نے سمجہایا
۱ - تمام افعال یعنی کرم کے چہوڑنے کی
مشروط یہہ راہ ہے اولاد و اقربا
و برادر و جورو و زنا ر و جنگ کرنا و
بید کا پڑہنا سوا ے اُپ نکہد اور بید
ساتون بہشت کی جسکا نام اس
تفصیل سے مشہور ہے ۶ بہو لوک
۱ - بہور لوک ۲ بہوی لوک ۳ سور لوک
۴ مہ لوک ۵ جن لوک ۶ تپ لوک
۷ - ست لوک ہفت طبق زمین
جسکی تفصیل یہہ ہے - ۱ - تل ۲ تتل ۳
ستل ۴ تلاتل ۵ مہاتل ۶ رساتل
۷ باتال -
۱۰ - تمام برہمانڈ یعنی جو کرہ بیضاوی
مین مفہوم اور موسوم اور موہوم اور
متشکل ہے سب کو چہوڑ دے کہ کچھ
باقی نہ رہے مگر چند چیز رکہنی کی لائق

اون کی تفصیل اسطرح ہے -
۱- ڈنڈ یعنی چوب دستی اور عصا
۲- کپڑا استر پوشش -
۳- کمنڈل یعنی برتن مٹی پانی پینے کو
تین آگ جو واسطے ہین قوم یعنی
شرم کے مقرر ہین اون کی تفصیل
ہے -
۱- برہم چاری یعنی تلاش کرنے والا
برہم کا -
۲- گرہست یعنی دنیا دار اور کہنے والا
سوا نیک دنیا کا مثل کھیت اور
مراوت اور درستی معاملگی اور انتظام
معیشت عیال کا -
۳- بان پرست جو کہ جنگل مین گذران
کیا کرتے ہین - ان تینون آگون کو
اپنے معدہ مین ڈال لے یعنی کہا دے
۴- گائیتری جو ایک منتر ہے اوسکو
زبان کی آگ سے جلاوے یعنی زبان
سے ذکر نہ کرے -
۴- زنار کو خاک مین دباوے یا
پانی مین بہاوے
۵- کسی درخت کی ڈالی کے تلے بسر
کرے اور سب لذت کی خواہش کو
دل سے دور کرے
۶- پہر کسی قسم کا برتن یا کسی مہم کے سر انجام
کا اسباب فراہم نہ کرے
۷- بعد اس تعمیل کے پہر دستی بہی
پہینکدے
۸- کسی کے ساتھہ نہ رہے تنہا رہے
۹- کسی سے کسی شے یا لفظ کا دعوی
یا حجت نہ کرے
۱۰- کوئی دعا کسی مدعا کی حصول کو
نہ پڑہے -
۱۱- صبح اور دوپہر اور شام کو غسل کرے
۱۲- بجاے نشست ہیا آتما کی تصور
مین محو رہے اگر کبہی دل گہبراوے

تو یہہ جو سچا اس آپکہد مین ان ہین
کبہی کوئی پڑہے -
۱۳- منت یعنی مدعا اپنا فقط
برہم سے رکہے اور اسی کو بمنزلہ
زنار جانے
۱۴- جو اسطرح سے تمام کائنات کو
چہوڑدے وہ دعوی رکہنے اپنے تحقیق
مین نے شہوت اور غضب اور خوشی
اور طمع اور محبت اور تن پرستی
اور خود نمائی اور غرور اور مکر اور
فریب اور جہوٹہہ وغیرہ نیک اور
بد جہان اور اپنے آرام کو ترک کیا ہے
پس جنگل کے وحشیون سے کہوے
کہ تم مجہہ سے خوف نہ کرو جو تم ہو
وہی مین ہون عصا سے کہوے کہ
اندیسے جسطرح حربہ اپنے پاس رکہا
ہے اسیطرح تمکو مین نے اپنے پاس
رکہا تہا ستر عورت کے کپڑا سے کہوے
کہ تمکو مین فقط واسطے حفاظت اپنی
ستر کے رکہا ہے -
۱۵- طعام کو بطور دوا واسطے دفع
اشتہا کے کہاوے لذت سے غرض
نہ رکہے -
۱۶- چار چیز منع ہ اسکے پاس باقی
ہین - ۱ ترک لذت ۲ ترک آزادی
حیوانات ۳ نگاہداشت سامان
یا احتیاج ۴ ترک کذب -
ان چارون سے کہے کہ مین نے سبکو
چہوڑ تم کو رہنے دیا ہے اور تمہاری
حفاظت کرتا ہون تمکو چاہئے کہ
تم بہی میرے محافظ رہو اور رفاقت
کرو -
۱۷- یہہ سب حرکات کرکے تین دفعہ
کہے کہ مین نے سب کو چہوڑ سنیاس
لیا ہے -
۱۸- زمین مین سووے اور زمین

پر رکہہ کر کہاوے اور مٹی یا لکڑی کے
برتن یا کدو کے توبنے سے پانی پئے
۱۹- سواے چار مہینے موسم برسات
کے ایک جگہ قیام نہ کرے آٹہہ مہینے
تنہا پہرتا رہے اور چار مہینے مین
فقط ساون اور بہادون یکجا رہے
۲۰- پڑہنا بید کا اور رسومات آبا
واجداد سب کو چہوڑ دے دیہات
اور شہرون مین نہ جاوے
۲۱- ہر لقمہ سے طعام زیادہ نہ
کہاوے بلکہ کم کہاوے
۲۲- بہیک کے مانگنے کو کوئی برتن
نہ رکہے - ہاتہہ مین یا پاون کو برتن
بناکے لیوے یا پیٹ پر رکہہ کہا لیوے
اور زمین پر رکہہ کے منہ سے کہاوے
۲۳- جب کسی گہر گدائی کو جاوے
کچہہ طلب نہ کرے جتنی عرصہ مین
گاے دوہی جاتی ہے ٹہرا رہے جو
کچہہ ملے بہتر نہین تو دوسری جگہ
جاوے -
۲۴- اگر ضرورت سوال کی ہو تو تین
مرتبہ پرنو یعنی اوم کی آواز بلند کرے
کہ صاحب مکان کو معلوم ہو -
۲۵- گدائی تین گہر یا پانچ نہایت
سات گہر تک کرے اگر سیر نہ ہو
بہوکا پڑا رہے - اور گدائی کرکے جنگل
مین چلا جاوے -
۲۶- یہہ طریق سنیاس کا ہے
اور اسکا مرتبہ بلند ہے اسیطرح کا
سنیاس سواے عارف اور گیانی
اور سے ہو ہی نہین سکتا ہے
۲۷- گیانی اور سنیاسی برہم آتما کو سب
جگہ مثل آکاش کے محیط کے جانتے
ہین اور عبودیت سے ربوبیت کا
مرتبہ پاتے ہین
۲۸- یہہ حکم بید کا ہے جو کوئی سنیاس

کرنا چاہیے اسی ترکیب سے تحلیل کرے
اور پھر چیلا اور گرہست وغیرہ
چاروں ترکیب کو بجالاوے اور
ان اسباب اور سب عیال اور
اقربا کو خوش کرکے اور مال اور
اسباب کو تقسیم کرکے تمام سفر بجا
لاوے۔

۲۹۔ بعد قطع کرنے چوٹی اور جنیو کے
اپنے بیٹے کو اپنے روبرو کھڑا کرکے
کہے کہ تو برہم ہے اور گھر کا مالک اور
قوم کا محافظ اور جگ اور کرم کا
کا کرنے والا اور تمام علوں کا محرم
اور علوم کا یاد کرنے والا اور میرے
دلی ارادوں کا پورا کرنے والا تو ہے
اور جملہ میری صفات نے تجھ میں
حلول کیا ہے تو اون کو نگاہ رکھنا۔

۳۰۔ جو شخص لاولد ہو وہ اپنے
سے آپ یہہ کہے گھر سے باہر نکلے

۳۱۔ پہلا پورب یا اوتر کو جاوے
اور جو پونیا کپڑا اوسکا رہتا ہے وہ پہراوے
پیوے یا درخت کے پتوں سے
تن پوشی کرے اور بھوکھ اور پیاس
کی تکلیفات کا تحمل کرے

۳۲۔ وہ ترکیب اور عادت اختیار
کرے جس سے اوسکا بدن فربہ نہ ہو
اور مدام مشغول اوس ذات پاک
میں رہ سکے۔

۲۹۔ پرمہنس اپنکہد

یہہ سر اکبر میں بہ نمبر ۴۳ اور
اتھرون بید میں بہ نمبر ۲۳ ہے
سنیاس کے آداب میں
نارد سوال و برہما جواب

۱۔ پرم ہنس یعنی طلب راہ حقیقت
اور ترک لذات اور جوگ کرنے کو
پرم ہنس کہتے ہیں یعنی نفس سے
پرم ہنس اور جیو آتما سے پرم آتما
ہوسکے آداب ہیں اور راہ گذران
کے بیان میں۔

۲۔ اس راہ پروا جبی اور سچائی
کے ساتھ چلنا سخت مشکل ہے
اور چلنے والا اس راہ کا کمیاب ہے
لیکن جو اس راہ پر سچے دل سے چلے
وہ ہر عیب سے پاک ہوگا اور
انتہا سے مراتب کو پہونچیگا کہ جسکی
تعریف بید میں رقم ہے اور عالم بید
کے اس عاقل کو مہاپرش کہتے ہیں

۳۔ دل اوسکا عین آتما اور آتما عین
دل ہوجاتا ہے یعنی حالت دوئی جاتی
رہتی ہے اور یکتائی پیدا ہوجاتی ہے
اور یہی مقصود اعلی ہے

۴۔ جو کوئی اس راہ پر چلنا چاہے
اوسکو لازم ہے کہ اول چاروں بید
کو پڑھے کہ یہہ حاوی تمام حکمت
نظری اور عملی اور معقول اور منقول
کے ہیں۔
دوسرے معنے اور مدعا کو سمجھے اور سوچے
اور جو شکوک جسمیں پیدا ہوں وہ
دلیل سے رفع کرے جہل مرکب کو دخل
نہ دے اور حیرت کو دفع کرے
تیسرے موافق اچھی سمجھ کے عمل کرے
اور عمل کی کیفیت یہہ ہے کہ پہلے
ترک عیال اور اطفال کو کرے بتفادہ
تعلقات اوسکی لذات کے۔ دوسرے
لذات حواس ظاہری اور باطنی
کو ترک کرے۔
تیسرے تیم اور رجا اس جہان اور
اوس جہان کو دور کرے۔
چوتھے ترک رسومات کو جو مثل زنار اور

چوٹی اور کنگھی اور جگ اور تپ اور
کرم کانڈ اور اوپاسنا وغیرہ ہیں
پانچویں ترک تمام مراقبات جو دید اور
شنید اور عالم اور عالمیان سے متعلق
ہیں اور پڑھنا اور لکھنا اور عمل کرنا
کہ یہہ سب خلایق دنیا کے ہیں اور فکر
کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

۵۔ خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے دنیاداری کی
تمام لذات کو حاصل کرے اور علم کو واسطے
دفع کرنے حیرت کے پڑھے اور عمل کو
واسطے قدرت پانے کے اعمال پر کرے
جبکہ حیرت دفع ہوجاوے اور قدرت
کامل ہوجاوے تب ان حرکات کی طرف
متوجہ کثرت کی کرتی ہیں دفع کرے
اور خود اسیون کو انتہا سے الفاظ
کی طرف متوجہ کرے یہہ غرض یعنی
کہ مثل برہم کے سب افعال کو چھوڑکے
گذران کرے

۶۔ ایک کپڑا اوسکے ستر کے چھپانیکو
اور ایک چوب دستی واسطے حفاظت
سوختگان کے اور ایک برتن مٹی یا
لکڑی کا واسطے پینے پانی کے رکھے اور
واسطے مدافعت آفات موسم کھنبہ جو
جو لوگوں کے پھینکے ہوئے پرانے کپڑے ہوں
کو پیوند کرکے اور لایق پہننے کے بناکر
اپنے پاس رکھے۔

۷۔ غذا واسطے قوت بدن کے ضروری
ہے کہ بغیر اسکے حیات ناممکن ہے سو وہ
اس ادب سے حاصل کرے کہ اپنے تئین
ناچیز تصور کرے۔ اور سمجھے کہ جو
مجھکو غذا دیگا ثواب میرے افعال کا اوسکا
ہو لیکن گا بس گدائی کرکے حاصل کرے

۸۔ یہہ راہ سنیاس کی جو مذکور ہوگی
مرتبہ ادنے میں ہے اعلے مرتبہ اور ہے

۹۔ بالا پوش بھی دور کرے یعنی
کناری وغیرہ مذکورہ بالا کیونکہ جسکا

دل محو ہوجاوے اوس کو رنج اور
راحت اور سردی اور گرمی اور
تعریف اور مذمت کا دہیان از خود
نہین رہتا ہے ۔

۱۰۔ جسم کے واسطے چھ صورتین ہین
اول نیستی کہ حقیقت مین پہلے کچھہ
نہ تہا پس نیست تہا ۔
دوسرے پیدایش یعنی ہستی کہ
موجود اور موسوم اور رنگ اور
وضع اور قطع سے مرکب ہوا ۔
تیسرے بڑہنا یعنی چہوٹے سے بڑا
اور پتلے سے موٹا ہوتا ہے اور
طاقت پاتا ہے ۔
چوتہے تغیر حالت جیسے طفولیت
اور جوانی اور پیری
پانچوین تغیر کیفیت کہ کبہی بیمار اور
کبہی صحیح اور کبہی لاغر اور کبہی فربہ
ہوتا ہے
چہٹے فنا یعنے مرنا جلنا بہنا غرضکہ
خاک ہونا کہ صورت نیستی کی ہے

۱۱۔ جیو آتما چہون صورتون سے
منزہ ہے

۱۲۔ سنیاس کا لازمہ ہے کہ اون
چہون حالت کے سبب سے مسرور
اور مغموم نہو اور مدح اور ذم سے
متغیر نہو اور بدن کے تعلقات کو
چہوڑدے اور کسی کی تعریف یا
شکایت نکرے اور عجب اور غرور
اور رشک اور خصومت اور طمع
اور حرص اور حسد اور تعصب اور
غضب اور غرور اور خودستائی اور
خودفہمی نکرے جس سے لوگ
اوسکو ولی اور صاحب کشف اور اولیا
اور بزرگ سمجہین اور اسکی تعریف کرین
اور رجوع کرین اور وہ حرکت نہ
کرے کہ جو علم یا شغل سنیاس مین نہین
ہے عوام اسکو اوس صفت سے موصوف
کرین اور کسی چیز سے نفرت نہ رکہے
اور کسی جاندار سے دشمنی نہ کرے
اور نہ اون کی جان اور مال کا طمع
کرے اور کسی مرغوب کے حصول
سے بہجت اور مکروہ کے وقوع سے
کدورت نہ کرے بلکہ ان دونون
کو ایک کردے اور کسیکو تصدیق
نکرے اور نہ کسیکا منکر رہے ۔
غرضکہ جسم کو خس اور مردار سمجہہ
کر اس سے بے تعلق ہوجاوے ۔

۱۳۔ ایسا تصور کرے کہ مین نے
اس جسم کو معرفت کی آگ سے
جلادیا ہے ۔ اسی واسطے رسم ہے کہ
سنیاسی کو بوقت مرنے کے داہ کرم
نہین کرتے ہین اور اگیانی کو کہ مانک
اور شبہہ اور وہم اور رجا مین پہنسا
رہتا ہے اور جسکو کچہہ سمجہتا ہے
جلانے مین تعلقات وجود سے جدا
ہوجاتا یہہ ہی کاشی کروٹ اور
مثل اسکے اور خودکشی کی رسمین تہا
ہین یہہ نہین کہ بغیر اپنی موت کے
کسیطرح اپنے تئین ہلاک کرنا ۔

۱۴۔ بدن کا تعلق چہوڑنے کے آخر
پہونچتا ہے کہ عین آتما ہوجاوے
کہ وہ محض گیان اور علم اشراف ہے
اور کمال سرور ہے اور لاثانی اور
جوہر بسیط ہے تصور کرے کہ وہ آتما
مین ہی ہون اور جز اور کل مین
ہون کہ پرم جسکا نام ہے وہ ہی
میرا نام ہے

۱۵۔ ایک جاننا جیو آتما اور پرم آتما
اور دیسا تما کا اور جز و اور کل کا اور
چہوڑ دینا امتیاز ایک دیگر اور تکرار
اور تقسیم وحدت اور کثرت کا اور
نفی اور اثبات کا اور عاشق اور عشق
اور معشوق کا اور اسیر اور جیوتما
اور ماپا کا یہہ ہی کمال اور اسباب
گذران اور وجہ معاش سنیاس
کی ہے

۱۶۔ جو بدستی کو ڈنڈی کہتے ہین اور
چہٹے نمبر مین لکہا ہے کہ موذیان کی
مدافعت کو رکہے اوس سے مراد یہہ
ہے کہ گیان کی ڈنڈی سے موذیان
یعنی اگیان کو دفع کرے یہہ مطلب
ایک ڈنڈی کا ہے یہہ نہین ہے کہ
سانپ اور بچہو کو موذی سمجہہ کے
اون کی مدافعت کو ڈنڈی رکہے اور
ایک ڈنڈی اپنا لقب کرے ۔ جو
کوئی اپنا لقب ڈنڈی یا سنیاسی
کرے اور گیان نہ رکہتا ہو اور جاہل
مطلق اور شہوت اور غضب مین
گرفتار ہو وہ مردود دارین ہے
کہ دنیا کی لذات سے محروم رہا اور
وہان بہی کچہہ میسر ہونے کو نہین
ہے

۱۷۔ جو فخر یا دولت یا شکم سیری کو
لباس سنیاسیون کا پہنے یا اون
کی وضع اختیار کرے اور عوام کو
کسی حیلہ سے فریب دیکر معتقد کرے
وہ رہزن اور خونی اور دزد کے
موافق گنہگار اور سزاوار ہے

۱۸۔ جو سنیاس اصغر سے اکبر مین
آوے وہ پرم ہنس ہے اور پرم آتما

۱۹۔ ایسا پرم ہنس جہات یعنی مشرق
اور مغرب وغیرہ کو اپنا لباس ستر
پوش جانتا ہے کسیکو سلام نہین
کرتا ہے اور نہ کسی سے کراتا ہے
کسی کی تواضع نہین کرتا اور نہ کسی
سے تعظیم کو چاہتا ہے ۔

۲۰۔ تمام عمل جوگ اور تپ اور
برت اور تیرتہہ وغیرہ ہین اون سے

ہوا خوش کرنے دیوتا یا پتھرون کی
ارواح کی ہے۔ یہہ ہمیشہ کچھہ نہین
کرتا اور کسی سے غرض نہین رکھتا اور
نہ کسی کو دوست جانتا ہے۔ خواہش
زندگی اور لذات محسوسات نہین
رکھتا اور خوف موت اور توہمات
صعوبات دوزخ کو خیال مین نہین
لاتا ہے۔ اوسکے پاس کوئی آوے منع
نہین کرتا۔ کیونکہ اوسکو خیال ہی
نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہے
عنصر اور جوہر اور عنصر اور جیسا اندر
تھا ویسا جہان اور دنیا۔ کچھہ
اوسکے واسطے لازم نہین ہے
کہ یہہ سب حرکات ایک گشت تماشا
نیک نگاہ سے ہین۔ یہہ شخص حضور
ہے یہہ کسی سے جدا ہے اور نہ
پیوستہ اور نہ طالب ہے اور نہ
نفور اور اوسکے نزدیک شب و روز
برابر ہین اور تو سب مساوی ہین
اسکو کچھہ ضرور نہین کہ کسی مقام
خاص مین رہے کہ سب جہان اوسکا
ہے اور جہان تک جانا ہووے وہی
ملک سلطنت اسکا ہے
۲۱- جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے
اگر کہین قیام کرنا چاہے۔ تو وہ
مقام ہے جہان قبر سے علاوہ
جاتے ہین یا ویرانہ مین یا جنگل مین
کسی درخت کے سایہ مین۔
۲۲- گدائی کو بعد تو اخت دوپہر کے
کہ سب آدمی پکانے اور کھانے سے
فارغ ہوگئے ہون اور لگا اپنے
حصہ پاکھنگی مین جاوی اور اوس
صورت سے کہ کوئی اسکی تعظیم نہ کرے
جب کسی سے کچھہ طلب کرے اگر وہ
دیوے تو خوش اسکے قلب کو نہ ہو
اور جو نہ دیوے ملال نہ ہو جتنی دیر

ہین گائی کا دودھ نکالتے ہین اوتنی
دیر انتظار کرے زیادہ توقف
کسی کے دروازے پر نکرے گوشت
اور شہد سنیاسی کو لینا اور کھانا
منع ہے اس سے سوا اچھا یا برا
جو دے سو لے اور کھا لے۔
سونا اور چاندی اور جواہرات یعنی
معدنی اشیا کا سنیاسی کو لینا منع
ہے پس ہرگز نہ لیوے بلکہ نگاہ سے
بھی نہ دیکھے جو کوئی سنیاسی کو سوا
طعام پختہ کے کچھہ اور دے گنہگار
ہے کہ یہہ طامع نہین ہین اور ان
کو طعام پختہ نہ دے تو بھی گنہگار ہے
کہ ان کا یہہ حق ہے دنیا دارون پر
۲۳- جو تکلیف اور سختی اس پر
گذرے اوس سے ملول نہ ہو۔ بلکہ
اوسکی مدافعت کو کوشش اور لذت
کا خیال نہ رکھے
۲۴- جو اس صفت سے موصوف ہو
وہ آتما ہے کہ اپنے مین آپکو اور جگت
کو اپنے مین دیکھتا ہے اور صفت
احدیت کی بجا لاتا ہے اور وہ فوق
ہے اور بسبب اندک تعلق کے رہنے
جسم کے پرمہنس سے موسوم ہے۔

۳۴- دھیان اپکھہ کے سرا کے بین یہ نمبر ۵ اور اتھرب بید مین ہو کر کے تصور کے قایم کرنیکو

۱- قطرہ شغل کا یعنی خلاصہ جوگ
اور راہ سلوک کا واسطے نفع سالکو
کے رقم ہوتا ہے۔
۲- لفظ اوم تمام آوازون سے افضل
ہے جسمین دم کے تین جزو مین کھینچنا

ہے کہ سبب سے ہر دم اوم کا ہے کہ یہہ
آواز یہہ ہم سے آواز کی ہے اور یہہ
انا ہد شبد سے بھی برتر ہے
۳- جوگی اور عارف جو اسکی صفت
سے واقف ہو تمام شکوک اوسکے
دل سے برطرف ہو جاوین
۴- یہہ لطیف سے لطیف اسقدر ہے مثال
سے ہے کہ اگر ایک بال کی نوک
کے ہزار حصہ کرو اور اوس کے ایک
حصہ کو دیکھو تو وہ بھی اسکی لطافت
کے آگے کثیف ہو۔
۵- تمام عناصر اور اجرام اور اجسام
اور ذی روح اور غیر ذی روح اوسمین
ہین ہین کیونکہ اوس مرتبہ مین لطیف
ہے کہ جیسا اس مثال سے یقین کرو
۱- پھول مین خوشبو نظر نہین آتی
ہے مگر یقین ہے کہ ہے۔
۲- دودھ مین مکھن ظاہر نہین ہے
مگر صنعت عقل کے ساتھہ کرنا سے حاصل
ہوتا ہے اور جدا ہونے کے بعد پھر
اوسمین نہین ملتا۔
۳- تل مین تیل ہے۔
۴- پتھر مین سونا ہے
۵- تسبیح مین رشتہ ہے اسی طرح
برہم تمام اشیا مین موجود ہے تحقیق
کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے
اوسکا پانا مشکل ہے اگر نادانی کو دور
کرے پھر یہہ خود ہی ہے جیسے کہ تل
مین تیل اور پھول مین خوشبو ہے
اوسی طرح آتما جسم کے اندر بھی ہے
اور جسم سے باہر بھی۔
۶- اصل بھی آتما ہے اور فرع بھی
آتما ہے اور جسم بھی آتما ہے اور
سایہ بھی آتما ہے جو آتما جسم کثیف
اور لطیف سب مین ہے

اوراتھربن بید میں بہ نمبر ۱۳ حصے
لفظ اوم کی فضیلت میں

ا - پہلا داور انگرا اور سنت کمار نے اتھرباہی رکھشیر سے استفہام کیا کہ سب سے پہلا شبد کیا ہے -
۲ - شغل کس لفظ کا افضل ہے -
۳ - شغل کرنے کی کیا ترکیب ہے -
۴ - شغل کرنے والا کون -
۵ - شغل سے مقصود کون ہے -

۱ - جواب سب سے پہلے آواز لفظ اوم کی ظاہر ہوئی -
۲ - اسی اسم کا ذکر کرنا بہتر ہے کہ اس اسم کے چار حرف ہیں اور وہ مراد چار بیدون سے ہے - چار حرف اشارہ آفرینش کا رکھتے ہیں -
۳ - الف یعنی اکار مفتوح عالم جاگرت اور ناسوت اور رگ بید معہ تمام شرتی اور برہما اور بشن اس حرف کے دیوتا ہیں اور انکا تیتری اس کے وزن کا نام ہے اور پہلے آگ ظاہری اوس میں ہے -

دوسرا حرف واو مضموم یعنی اوکار سے مراد فضا و ملکوت و سپن اور یجر بید اور تمام شرتی اور بشن اور رودر اس کے دیوتا ہیں اور وزن اسکا ترشٹپ ہے اور اوس میں حرارت غریزی ہے

تیسرا حرف میم ساکن یعنی مکار یعنی جبروت اور سکھپت اور شام بید معہ اوسکی شرتی اور آسمان سے اشارہ ہے اور مہادیو اور سورج اسکے دیوتا ہیں اور وزن جگتی ہے اور آگ سوم نور آفتاب کی اسمیں سے نسبت رکھتی ہے -

چوتھا نیم ماترا یعنی نون غنہ ہے - کہ اوسکا تلفظ نصف ہوتا ہے اور اس صورت سے رقم ہوتا ہے یہہ اشارہ برہم سے ہے کہ عالم ذات اور تریا اور لاہوت ہے اور اتھربن بید معہ اس کی شرتی کے ہے اسکا موکل پرم آتما ہے -

۳ - غرض یہہ ہے کہ جو تینوں حرف سے اشارہ ہے اور جو اون کے متعلق ہیں سب اس سے موجود ہوئے ہیں اور اسی سے قائم رہتے ہیں اور اسمیں محو ہوجاتے ہیں اور اسکا وزن ورات ہے تمام اوتار اور تمام آتش اور تمام صفات اسی میں ہیں

ا - پہلی ماترا کو برنگ نارنجی تصور کرے اور برہما کو اس کا موکل فرض کرو -
دوسرے کو گندم رنگ سبزی مایل اور بشن کو موکل فرض کرو -
سیوم کو سفید رنگ اور مہادیو تصور کرو -
چوتھے کو سب رنگ کا تصور کرو اور موکل اسکا اوس پرش کو جو ہر جگہ موجود ہے یہہ صفت پرش کی ہے اور اسمیں تمام عناصر اور تمام موجودات ہوئے ہیں مراد یہہ کہ دنیا سب روپ کا تصور کرو -

۴ - اسکی قراءت کا ادب اوسکے سمجھ کہ ایک طرح سابق بھی ذکر ہے اور ... ان ۳ ماترا کی یہہ ہے کہ ۳ ماترا کو تصور کرو اور ماترا اوس وقت کو کہتے ہیں جسمیں ایک ماترا ادا ہو جاوے [illegible] دم فرض کرلو اور چوتھی نیم ماترا کو [illegible] ماترا کے پچاس

اس لفظ اوم کے حروف کو باعتبار بیان مذکورہ قراءت کرو تو قلب روشن ہوجاوے اور اعلی سے متصل ہو - وجہ یہہ ہے کہ قراءت حرف اول کی پران باو کو بلندی کی طرف متوجہ کرتی ہے اس سبب سے اسکا نام ہرنو ہے یعنی اوڑانے والا پران کا اوپر کو اور اسکا نام پہلے بھی قیاست بھی ہے یعنی محو کرنے والا اسکا شاغل وقت مرنے کے پرم آتما میں محو ہوتا ہے کہ جو اس شغل سے واصل ہیں اونکی جان اور طرف سے برآمد ہوتی ہے اور شاغل اس اسم کی اس کے بدن میں محو ہوجاتی ہے اور اوسکو عالم ذات اور نور پاک کر دیتی ہے اسواسطے اسکا نام چتروہا بھی ہے یعنی چاروں بید اسمیں ہیں اور برہما اور بشن اور مہیش اور برہم سب اسمیں ہیں اس وجہ سے ویرتا نام ہے یعنی سب کا کھینچنے والا تارک بھی اسکا نام ہے کہ پار لگاتا ہے اور غم اور اندوہ سے چھوڑاتا ہے اور بشن نام ہے بسبب پرورش کرنے کے اور برہما نام بسبب پیدا کرنے کے اور پرکاش نام ہے بسبب روشنی کرنے کے دلوں میں اور بدیت نام ہے کہ مثل برق کے شاغل کے دل کو روشن کرتا ہے - مہادیو نام ہے کہ سب دیوتاؤں سے اکبر ہے - اور سب سے بزرگ - چاروں حرف میں چاروں عالم ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور لاہوت ہیں اور ایک ایک حرف میں بھی یہہ چاروں عالم ہیں پس جو اسکا شغل کرے

مرتبہ برہما کا پاوے جو حواسوں
کو ضبط کرکے دل سے ذکر کرے یعنی
یہ مرتبہ پاوے یعنی پرانوں پر غلبہ
پاوے جو ہرن گربہہ میں لکھا ہے
رہے برہما دیو ہو جاوے بعد ختم
اس اسم کو اناہت میں محو کرے
پس وہی ذات بزرگ ہو جاوے
جس سے کہ موجود ہوا ہے
۴ - جو دیوتا اور بشن اور مہیش
اور اندر اور آفتاب اور چاند
اور سب دیوتا اور حواس اور
عناصر ہیں شغل کرنے والے اور شغل
شغل اور ذکر اور ذاکر اور مذکور
ہیں ہوتا ہے - ذکر کا کرنے والا اول
اسم ... ہو جاتا ہے اور فقط
اسم باقی ... رہتا ہے ... تصور سے
کو ... تمام جگہ ... اور ... اور پاشتا
... اور ... ہوتا ہے ... اور ...
... سب کو پاتا ہے -
... اسکا ذکر کرنا فرض ہے
پس چاہیئے کہ اسمیں مشغول ہوں
... اور ... بعد عمل کرکے
پھر ... میں نہ پڑے گا -

۱۴ - پہر نواپ نکھد کے
... میں بہ نمبر ۴۸ اور
اتھر بن بید میں بہ نمبر ۳۲ کے

تعریف میں اوم کے

۱ - ... یہ ماجرا موجود ہوا متفکر ہوا
کہ وہ کون سا کلمہ ہے جو حاوی کل
کائنات کا ہو پس نہایت فکر اور
غور سے اوسکو کشف ہوا کہ اوم ہے
۲ - یہہ حاوی اور صاحب کل کا ہے
اور کلام الٰہی ہے اور جو کچھ ہیں اور
تھے ہیں سب اسمیں ہیں
۳ - تمام آتش اور تمام دیوتا اور
تمام عالم اور تمام گفتار اور بید اور
جگہ اور متحرک اور ساکن اسی
سے پاسے جاتے ہیں
۴ - پہلی صورت سے پانی اور اجتماع
... اسکا پانی سے ... ہوتا ہے -
دوسری صورت سے آگ اور ...
... کہ روشنی سے ... ہوتی
ہے
۵ - الف سے اوم کے کہ آکار ہے
ماترا اول زمین ... تات ... رگوید
۴ آگ ۵ اسم اول کلمہ توحید
کہ لفظ ہو ہے ۶ وزن گایتری
۷ - نو شرتی شام بید کی - ۸
سمت پورب کی ۹ - ... فصل
بسنت کے - ۱۰ گویائی بدن میں
۱۱ - زبان ولذت زبان کی -
واو سے کہ ماترا دوم اوکار ہے
۱ - عالم فضا یعنی اعراف ۲ ہوا -
۳ - ججر بید ۴ اسم دوم ... لفظ
دوم اوکار ہے -
۵ - وزن ترشٹپ ۶ پندرہ شرتی
شام بید کی ۷ سمت مغرب ۸ دو
مہینے فصل ... کے - ۹ پیران بدن
میں - ۱۰ ناک ۱۱ قوت شامہ
یعنی بو پائی میم سے یعنی ماترا سوم
کہ مکار ہے -
۱ - بہشت ۲ آفتاب ۳ شام بید
۴ لفظ سوہ ۵ اسم سوم کلمہ توحید کا
۶ - وزن جگتی ۷ سترہ شرتی
شام بید کی ۸ سمت شمال ۹ دو ماہ
فصل باران ۹ نور جو بدن میں ہے
۱۰ - آنکھ ۱۱ - بینائی - نیم ماترا سے
کہ ماترا چہارم ہے لفظ ۱ - پانی
۲ - چاند ۳ اتھر بن بید ۴ کلمہ ...
۵ - تمام اسم اوم ۶ - جیو آتما
۷ - وزن انشٹپ ۸ - ۲۸ شرتی
شام بید کی ۹ - سمت جنوب ۱۰
دو مہینے جاڑے کے ۱۱ دل بدن میں
۱۲ - علم اور فہمید اور شرتی بید کی
اور بید انگ عالم قضا اور عالم خواب
اور ... تمام ... اور تمام امر دینی اور
۷ کلام توحید کے اور ... کہ تمام
آواز اسی سے پیدا ہوتی ہیں
اور باجے اور ... اور ... اور زبان
ہر ... جو سب آوازات ... میں ...
ہے اور ... شرتی شام بید کی
اور سمت ... کی جو کہ ...
ہے اور چار مہینے دو فصل پانی کے
متعلق ہیں ۶ - یہہ لفظ اوم کا
ایک کلمہ نورانی شرتی ہے اور بید کا
کے وجود سے اسکا وجود پیشتر ہے
اور بید ہی ہے اور تخم بید کا یہہ کلمہ
ہے جو ... کسی منتر کا ... کے
پڑھے اثر نہ ہو - خدمت گورو اور
سب ... کی ریاضت مقدم ہے اور
یہہ اتھر بن بید سے ہے اور ...
سے بلندی کو اور نقصان سے کمال
کو پہونچاتا ہے تمام منتروں کا اثر
خود ... ہے - جیسی وقت بچہ
پیدا ہونے کے بھی ہووے ...
... کا ہے - اسیطرح اگر قرات اول
اور آخر اسکی درست نہ ہووے
تو اثر نہ ہووے - ... اول اور آخر
اسکا ذکر کرتے ہیں تاکہ جگ میں
کوئی نقصان نہ ہو اور کمال کو پہونچے
یہہ آواز آسمانی ہے اور تمام دیوتا
اس کے اندر ہیں جسکو اسکی حقیقت

پر عمل نہین ہے اوسکو بیدون کے
پڑہنے سے نفع بھی کچھہ نہین ہے
جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ
آزاد ہو جاتا ہے
۷ - جو کوئی کچھہ اچھا ۔ کہتا ہو تین
شبانہ روز فاقہ کرے اور گہاس
کا فرش رکھے اور مشرق کیطرف
منھہ رکھے اور ہزار دفعہ پر نو کا
ذکر کرے پس تمام حجاب اور تپ
کا نتیجہ حاصل ہو
۸ - سب کلام کے شروع مین قرات
اوم کی چاہیے کہ اسمین اسم
اعلیہ ملتا ہے جو اسکی فضیلت سے
جاہل ہے وہ بمنزلہ مثل حیوان کے
بے زبان ہے اور جو واقف ہے
وہ خود رگ بید اور ججر بید اور
شیام بید ہے - جس عالم کو اس
کے قاری کا دل چاہے پہونچے اور
مجسم علم اور عقل ہو جاوے -
۹ - چاہتا ہے اصل اس کلام
کی اور ترتیب اسکی قرات کی استفسار
کی اور صحت تلفظ کی چاہی کہ مذکر ہے
یا تانیث یا واحد یا تثنیہ یا جمع اور
کس چیز کے اجتماع سے اوس کے
معنی پر علم ہو اور قرات پست
یا بلند یا اوسط طرح پر چاہیے
اور دہیان اوسکا کس طرح سے
کرے اور مخرج اسکے الفاظ کا کہان
سے ہوتا ہے اور تلفظ کی اور تعلیم کی
اور بہر فعل کے ادا کرنے کی تعداد اور
یہہ کہ کس شرتی رگ بید مین اسکی
تعریف ہے اور اسکا دیوتا کون
ہے اور کون سی ساعت کس شغل کے
پڑہنے کو مقرر ہے -
۱۰ - پر جاپت نے جواب دیا کہ تمام سوال
کے تین حصے کرکے جواب دیتا ہون

۱ - اصل اسکا ا ہے اور بعضی او
کہتے ہین یعنی اول محیط ہے اور
بمعنی دوم پروردگار اور محیط سے
برتر ہے - پس اس سے او ہوتا ہے
یعنی جسطرح برہم محیط کل کا ہے یہہ
محیط تمام کا ہے اس سے ایک حرف
سے دو معنی برآمد ہوتے ہین جو کل
اسم سے مشتق حرف سے اسکو آمیزش
دو - یا اسکو کسی حرف سے اگر چہ
تلفظ مین تفاوت ہو معنی واحد ہین
پکار کے پڑہے یا آہستہ ساوی ہے
کہ اسکی نسبت سب سے برابر ہے
تبدیلی الف مفتوح کی اور میم جزم
سے دو صورت اوم کی ہوتی ہین
چونکہ تین حرف اسکے ہین پس تین
طرح سے اسکو پڑہتے ہین اور بسبب
ہیم یا تین اسکے ساتھہ ہے تینون طرح سے
پڑہ لیتے ہین - مخرج اسکا دونون
لب سے ہے اور تلفظ دو جگہہ سے
ہوتا ہے الف کے تلفظ سے منہ
کشادہ ہوتا ہے میم کے تلفظ سے
دونون لب بند ہوتے ہین حرف
اس اسم کے مفرد ہین مرکب نہین
ہین اس کے قرات کو کچھہ بلندی
اور اوسط اور پستی کی شرط نہین ہے
واحد اور تثنیہ اور جمع اور مذکر اور
مونث کی اطلاق اسپر نہین ہے
کاملین اس طریق سے پڑہتے اور
پڑہاتے ہین کہ شاگردون کو احتیاج
ایسے سوالات کی باقی نہین رہتی
ہے اور مجرد پڑہنے کے ترتیب کو
سمجھہ لیتے ہین -
۲ - متاخرین عارف تجویز کرتے
ہین کہ صحت مخارج حروف موافق
بیاکرن یعنی صرف اور نحو اور
جاننا معنی الفاظ اور دونون نظم اور

اوقات عمل پر نگاہ چاہیے اس
واسطے لازم ہے کہ پہلے بیاکرن کا
علم حاصل کرے گا بہتری اسکا وزن
ہے کہ دیوتا ایک حرف سے ادا کرتے
ہین اور اسکا رنگ سفید ہے
۳ - اتہربن بید بزرگ ہے اور اوم
اول اسمین بید کے لکہا جاتا ہے چار
کلمہ بید رگ ہین - رگ بید کی
ابتدا لفظ سوہ سے ہے اور اسمین
تعریف آگ کی ہے گا بہتری کی
ججر بید مین تعریف ہوا اور عالم فضا
اور باران سے ترشش وزن شام بید
مین تعریف آفتاب اور نور وزن
جگتی اور عالم بہشت کی ہے
۱۱ - اتہربن بید تعریف مین عناصر کے
ہے اور اس سے تمام ساکن اور
متحرک کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اس سے اسکی فضیلت زیادہ ہے
۱۲ - بیاس رکہشر کا قول ہے
کہ سلوکون مین کہ آخیر رگ ساون کے
یہہ اتہربن بید کو نشان دیتا ہے
شیام بید کی فضیلت ہے کہ ترک
لذات اور سلوک کی اس سے تمیز
ہوتی - اتہربن بید سے بغیر سلوک
اور ترک لذات وہی کیفیت حاصل
ہوتی ہے جو اوسکا نتیجہ ہے - تینون
بید کا خلاصہ اتہربن بید ہے -
۱۳ - نادانی سے جو آشنا کو غیر سمجھی
ہے اوسکا علاج ستاد اتہربن بید
سے ہوتا ہے -
۱۴ - جب تک اور کہے یعنی میں
وہ ہون دوگانگی باقی ہے - اس
واسطے سادہ اور استغراق افضل
ہے -

ــــــــ ؛ ــــــــ

۴۴ - سونک آپ نکہد
یہہ سر اکبر مین ہے نمبر ۴۹
اور اتہرین بید مین ہے نمبر
۴۳ سے

اوم کی فضیلت مین

ا - سُر اور اُسر ایک وقت مین
جنگ کرتے تہے اوسوقت حقارت
سُرون کی ہوئی تب اندر نے گایتری
سے کہا کہ تو سُرون کی مدد ہوگا بتری
نے جواب دیا کہ جب سُر عاجز ہوسے
ہین کس طرح غالب ہو سکتی ہون
پہر اندر نے کہا کہ پرنو کو تیرا مدداوس
تیری کمک کو ہمراہ کیا جاوے گا
گایتری نے جواب دیا - کہ اگر وہ
میری مدد ہوگی پس نیکنامی مین شریک
ہو جاوے گی - اندر نے کہا کہ وہ
ایسا بزرگ ہے کہ ایسی نیکنامی وغیرہ
کا طالب اور محتاج نہین ہے اور
کوئی غیر کی نیکنامی مین شراکت
نہین کرتا ہے اور تیری اللہ داگ
بہی کرے گی گایتری نے اوم کہا
یعنے سچا ہے -

۲ - تمام رنگ اور بو اور صورت
اور مزہ اور لمس پرنو مین ہین اس
واسطے پرنو یعنی اوم کا ایک نام اندر
بہی ہے بمعنی بادشاہ حرفون کا
اور عناصر اور جانداروں کا یہہ
کوئی غیر اور مجسم نہین ہے

۳ - پرنو کے پڑہنے کو صبح کے وقت
آہستگی چاہیے کہ دشمن آہستگی
سے دفع ہوتے ہین اسواسطے حکم
ہے کہ جو کوئی نت صبح کو پڑہے -
آہستہ سے قرات کرے - کہ اول
کلمہ ہر منتر کا اوم ہے اور وزن
اسکا گایتری ہے اس وجہ سے
اسکا نام انشٹپ ہے بمعنی توحید
اور موکل اسکی آگ ہے -

۴ - دوپہر کو موافق وزن ترشٹپ
کے پڑہتے - اور موکل اسکا اندر
ہے اور شام کو موافق وزن
جگتی کے اور موکل اس کا آفتاب
ہے -

۵ - آہنگ سے پڑہنا سبب بزرگی
کا ہے -

۶ - جو کچہہ ہے - پرنو ہے اور جو
چاہیئے اس سے حاصل کرو

۷ - پرنو کی چار ڈالی اور ۲ پانو
اور ۲ سر اور ۷ ہاتہہ ہین
اور تین صورت سے گرفتار رہے -
باآنکہ سب سے بزرگ اور روشن
ہے

ا - شاخ عبارت ہے ۴ حرف سے یعنی
ماترا ۲ - ۳ پاؤن عبارت ہے
الف اور واؤ اور میم سے ۳ -

۲ - سر کی مراد یہ ہے کہ الف اور واؤ
کو ایک جا پڑہتے ہین اور میم اور نون
غنہ کو یک جا پڑہتے ہین تفصیل
سات سر کی - ا کہرج ۲ رکہب
۳ گندہار ۴ مدہم ۵ پنچم ۶ دہویت
۷ - نکہاد

۵ - گرفتاری تین سے مراد ہے
کہ تین صفت یعنی تین گن سے
بستہ ہے یعنی ست و رج و تم

۶ - تین آگ یا تینون بید یا
تینون عالم مین آہنگ سے
پڑہنا پرنو کا بمعنی اندر ہے کہ
بزرگی اوس کی پرنو کے پڑہنے
سے ہے -

۷ - چونکہ اس ایک کلام سے
تمام عالم بستہ ہے اس واسطے
اسکو فضیلت ہے -

تمام شد

حصہ دوم الکہہ پرکاش

مطبع

آتم پرکاش وزیر آباد مین دیوان آتما رام جنکے اہتمام سے شایع ہوا

اشتہار

ہمارے مطبع میں حال کی تو تصنیف شدہ یکا و کتابیں بذریعہ ویلیو پے ایبل
بھیجی جاتی ہیں

ناٹک پورن بھگت - چھند اور کبت میں قیمت فی جلد ۲/

سداما چلتر - بھاشا زبان سے اردو حروف میں بطریق چھند او کبت کے قیمت ۱/

دستور العمل - آتم بھگتی کے بیان میں نظم قیمت فی جلد ۶/

عقل بڑھانیوالا ناول - جلد اول و دوم قیمت فی جلد ۱۰/

جیون مکت - بدھ مکت کے حاصل کرنیکا ادی قیمت ۸/ قضا و قدر قیمت ۲/

امرت بانی مصنفہ بابا سائیں داس ۴/ حیرت الفنون مختلف فنون اور صنائع میں عجائب

ہدیہ مہاراج - اگرچہ علم منطق کی بہت سی کتب زبان عربی میں تصنیف ہو کر طبع ہوئی ہیں لیکن یہہ
کتاب کمال سعی و مشقت سے بنظر رفاہ عام کہ اکثر ہندیان جو علم عربی سے ناواقف ہونے کے سبب منطق
سے بے بہرہ رہتے ہیں بزبان اردو بہ عبارت صاف و سلیس طبع کیگئی ہے - قیمت ۸/

رسالہ اختصار النجوم مصنفہ دیوان دونچند صاحب چودہری ٹپی وزیرآباد کہ جسے ایک بچہ بھی پڑھ کر
علم نجوم حاصل کرسکتا ہے قیمت ۴/ سدامان ناٹک مصنفہ پنڈت شوناتھہ کول منتظر قیمت ۱/

المشتہر ------------

مہتمم مطبع پنجاب آرگن وزیرآباد